# ترکِ موالات عن الرّوافض

## جلد ششم

### بریلوی مسلک علماء کے فتاوی جات

یہ کتاب اہل اسلام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے، جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں.....شیعہ کو زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ دینے، ان کے ساتھ لین دین کرنے، خرید وفروخت کرنے، تجارت کرنے، ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، شادی بیاہ، غمی وخوشی میں شرکت کرنے، ان کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کا جنازہ پڑھنے یا پڑھانے، ان کیلئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنے، ان کے ساتھ دوستی اور محبت رکھنے، اختلاط اور میل جول رکھنے، اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے، ان کو ووٹ دینے، ان کو قربانی میں شریک کرنے، ان کو جج اور قاضی بنانے، ان کو عہدہ دینے، اور اُن کے ماتمی جلوسوں میں شرکت کرنے اور ان کے ساتھ اتحاد کرنے کی ممانعت اور اس کا شرعی حکم اور اس کے خطرناک نتائج.....!

تالیف

مولانا محبّ اللہ قریشی صاحب

# ترکِ موالات عن الرّوافض

## (جلد ششم)

## بریلوی مسلک علماء کے فتاوی جات

یہ کتاب اہل اسلام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے، جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں.....شیعہ کو زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ دینے، ان کے ساتھ لین دین کرنے، خرید و فروخت کرنے، تجارت کرنے، ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، شادی بیاہ، غمی و خوشی میں شرکت کرنے، ان کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کا جنازہ پڑھنے یا پڑھانے، ان کیلئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کرنے، ان کے ساتھ دوستی اور محبت رکھنے، اختلاط اور میل جول رکھنے، اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے، ان کو ووٹ دینے، ان کو قربانی میں شریک کرنے، ان کو جج اور قاضی بنانے، ان کو عہدہ دینے، اور اُن کے ماتمی جلوسوں میں شرکت کرنے اور ان کے ساتھ اتحاد کرنے کی ممانعت اور اس کا شرعی حکم اور اس کے خطرناک نتائج.....!

(..... تالیف .....)

مولانا محبّ اللہ قریشی صاحب

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

نام کتاب........................ **ترکِ موالات عن الرّوافض**

**جلد ششم**........................ بریلوی مسلک علماء کے فتاوی جات

تالیف........................ حضرت مولانا محب اللہ قریشی صاحب

صفحات........................ 357

اشاعت........................مارچ 2024ء

ناشر........................ تحفظ ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ اکیڈمی کوئٹہ

# فہرست مضامین: جلد ششم

## اجمل العلماء حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اجمل صاحب قادری رضوی سنبھلی کا فتویٰ..... 27


(1) بچپن میں سنی بچی کا نکاح شیعہ سے کر دیا تو بلوغت کے بعد نکاح کا حکم ........ 27

(2) اہل سنت والجماعت مرد یا عورت کا شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا، جس سنی مرد یا عورت کا ناواقفی یا غلطی سے رافضی تبرائی مرد یا عورت سے عرفاً نکاح ہو چکا ہے اس پر فرض ہے کہ وہ فوراً جدا ہو جائے ........ 28

(3) نابالغی میں شیعہ کے ساتھ کیا گیا نکاح کا حکم ........ 30

(4) رافضی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، جو ان کے کفر میں شک کرے اس کا حکم ........ 32

(5) سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخ کا حکم ........ 33

(6) جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ رافضی ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے، اس کا حکم ........ 34

(7) شیعہ کافر و مرتد ہے، ان کا سنی المذہب عورت سے نکاح بالاتفاق باطل و حرام ہے ........ 36

(8) شیعوں سے نکاح و قرابت داری کرنے، ان سے میل جول اور اختلاط رکھنے کا حکم۔ اور جو شخص شیعوں کے ساتھ نکاح و قرابت کرتا ہے اور ان کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے اور ان کے ساتھ کھاتا پیتا ہے اس کی امامت کا حکم ........ 37

(9) روافض کو اہل قبلہ کہنا اور جاننا قرآن و حدیث کے مخالف ہے ........ 38

(10) خوجہ مذہب والا فرقہ درحقیقت روافض کی شاخ ہے، اُن کا جنازہ پڑھنے پڑھانے اور اُن کے ساتھ میل جول رکھنے، اور اُن کے مذہبی اُمور میں شرکت کرنے کا حکم ........ 39

(11) صحابہ کرامؓ کے گستاخ سے سلام و کلام کرنا، عزت کرنا، وعظ و تبلیغ سننا، کھانا پینا، نکاح کرنا، بیعت کرنا، اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور تعلقاتِ اسلامی برتنا ........ 42

(12) صحابہ کرامؓ کے گستاخ و بے ادب کی امامت کا حکم ........ 44

(13) ماتم کرنے اور تعزیہ کو قرآن کی طرح کہنے والوں کا حکم ........ 45

(14) تعزیہ بنانے اور روافض کے مرثیہ پڑھنے کا حکم ........ 46

(15)تعزیہ بنانے اور محرم کے دیگر رسموں کا حکم، اور ایسے اُمور کو بجالانے والے کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس سے بیعت کرنے کا حکم............................................................ 46
(16)شیعہ کی مجالس میں شرکت کرنے اور اُن کے ساتھ تعلقات رکھنے والے سے میلاد پڑھوانے کا حکم.......... 47
(17)شیعوں کے ساتھ میل جول رکھنا............................................................ 48
(18)غیر مسلم گورنمنٹ کا مسجد کو آثار قدیمہ میں شامل کر کے تفریح گاہ بنانا اور تماشہ کے لئے عام اجازت دینا...... 48

## مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی کا فتویٰ.....50

(1)حضور اکرم ﷺ پر جھوٹ باندھنے، سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا انکار کرنے اور حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخ کے ساتھ تعلقات رکھنے، اس کا مرید ہونے اور اس کو پیشوا ماننے اور اس کی مجلس میں بیٹھنے کا حکم............ 50
(2)صحابہ کرامؓ کو گالی دینے والوں کا حکم............................................................ 54
(3)حضور اکرم ﷺ کی توہین اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے والوں سے رشتہ داری کرنا.................. 54
(4)اہل تشیع کی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم............................................................ 55
(5)شیعہ گستاخ ذاکرین کی مجلس قائم کرنے والوں کے ساتھ تعلقات رکھنا.......................... 56
(6)اثنا عشری شیعہ فرقہ اور اسماعیلی فرقہ کے ساتھ نکاح کرنے، ان کا ذبیحہ اور نذر و نیاز کی چیزیں کھانے، ان کی نماز جنازہ پڑھنے، ان کو شریکِ نماز جنازہ کرنے، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے اور قومی و صوبائی اسمبلی کی رکنیت کیلئے یا بلدیاتی رکنیت کیلئے بطور کونسلر منتخب کرنے کا حکم............................................................ 57
(7)شیعہ بیوی والے کی امامت............................................................ 58
(8)مسلمان کا امام باڑہ اور غیر مسلم کی عبادت گاہ کے لئے چندہ دینا............................................................ 58
(9)شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنے اور ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم جو شیعہ کی نماز جنازہ پڑھائے............... 58
(10)شیعہ لڑکے سے سنی لڑکی کے نکاح کا حکم............................................................ 61
(11)سنی لڑکے کا شیعہ لڑکی سے نکاح کا حکم............................................................ 61
(12)تفضیلی شیعہ کا سنی لڑکی سے نکاح............................................................ 62
(13)شیعہ لڑکی کو سنی کر کے نکاح کرنے کا حکم............................................................ 62
(14)شیعہ کے ساتھ نکاح کرنے اور اس نکاح کو جائز سمجھنے والوں اور اس میں شرکت کرنے والوں کا حکم.......... 63

(15) شیعہ اور قادیانی وغیرہ سے تعلقات رکھنا ........ 64
(16) غیر مسلم کے ساتھ محبت اور دوستی وتعلقات قائم کرنا ........ 64
(17) غیر مسلم کو سلام کا جواب دینے کا حکم ........ 64
(18) مسلمان میت کو کافر سے غسل دلانا ........ 65
(19) غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے کا حکم ........ 65
(20) بدعقیدہ امام کے پیچھے نماز پڑھنا ........ 66
(21) کافر اور مشرک کے لئے بخشش کی دعا کرنا ........ 66
(22) غیر مسلموں کے ساتھ کھانا پینا اور تعلقات رکھنا ........ 67
(23) کافر کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کرنا ........ 67

## پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن کا فتویٰ..... 68

(1) محرم کے مہینے میں نکاح کرنا ........ 68
(2) دس محرم کو کاروبار کرنا ........ 68
(3) جس کتاب میں صحابہ کرامؓ کی گستاخی ہو، اُس کو ضبط کیا جائے ........ 68
(4) مسلمان اور غیر مسلم کے درمیان وراثت ........ 69
(5) مسجد کی تعمیر میں غیر مسلم کا چندہ لگانا ........ 70
(6) غیر مسلموں کا مسجد بنانا ........ 71
(7) غیر مسلموں سے معاملات اور اُن کی عبادت گاہوں میں جا کر اُن کے طریقے سے عبادت کرنا ........ 73
(8) کافرہ عورت کے ساتھ نکاح کرنے کا حکم ........ 76

## حضرت علامہ مفتی محمد خورشید مصطفیٰ و حضرت علامہ مفتی ذوالفقار احمد رضوی و حضرت علامہ محمد شکیل احمد تحسینی کا فتویٰ..... 77

(1) مسجد کی تعمیر کے لئے رافضی سے چندہ لینا ........ 77
(2) سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخ کے ساتھ ملنے جلنے اور شادی غمی میں شرکت کرنے کا حکم ........ 78

(3) تعزیہ داری میں اعانت کرنے اور محرم کے دیگر بدعات کا حکم ........ 79
(4) روافض کے ساتھ تعلقات رکھنا ........ 80
(5) کافر کے جنازہ میں شرکت کرنا ........ 80

## صدر الشریعہ، حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی صاحب اعظمی کا فتویٰ..... 82

(1) شیعہ اور قادیانی کی بنوائی ہوئی مسجد، شرعاً مسجد نہیں ہے ........ 82
(2) شیعہ امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھنے والوں کا حکم ........ 82
(3) نابالغ شیعہ بچے کی جنازہ میں شرکت کرنا ........ 83
(4) لاعلمی میں شیعہ سے نکاح کیا، بعد میں معلوم ہوا تو نکاح کا حکم ........ 83
(5) سنی عورت اور شیعہ مرد کا نکاح کرنا ........ 84
(6) سنی عورت کا نکاح شیعہ اسماعیلی اور اثنا عشری کے ساتھ کرنا ........ 84
(7) شیعہ، مرتدین ہیں، وہ مسجد کے متولی نہیں بن سکتے ........ 85
(8) تعزیہ بنانے اور محرم کے دیگر بدعات کا حکم ........ 86
(9) نوحہ کرنے، مرثیہ پڑھنے اور تعزیہ داری کرنے کا حکم ........ 87
(10) رافضیوں سے دُور رہنا چاہئے ........ 87
(11) تعزیہ بنانا ........ 87
(12) رافضیوں اور قادیانیوں کو حق پر جاننے والے کے ساتھ تعلقات رکھنا ........ 88
(13) ایسی انجمن میں شریک ہونا جس میں شیعہ اور قادیانی ہوں ........ 88
(14) تعزیہ اور علم بنانا ........ 88
(15) محرم الحرام کے بدعات کی شرعی حیثیت اور اس میں چندہ دینے، شرکت کرنے اور اس کا تماشا دیکھنے والوں کا حکم ........ 89
(16) رافضی کی تعظیم کرنا ........ 91
(17) محرم کے خرافات کی مجلس کی دعوت کیلئے اپنی طرف سے کارڈ بھیجنا، اپنے گھر میں مجلس منعقد کرنا اور اس قسم کی خرافات کی ترتیب دینا اور اس میں مشغول رہنا، اور دوسروں کو مدعو کرکے انہیں بھی ان خرافات میں شریک کرنا...... 91

(18)تعزیہ داری بنانے اوراس میں اعانت کرنے کا حکم.......... 93
(19)تعزیہ کے جلوس میں جانا.......... 94
(20)تبرائی رافضی کی مجلس میں شرکت کرنا.......... 94
(21)تعزیہ داری میں مال صرف کرنا.......... 94
(22)تعزیہ وتابوت وعلم کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا اوراس میں شرکت کرنا.......... 95
(23)شیعوں کی اذان میں صحابہ کرامؓ پرتبرا ہے.......... 95
(24)محرم میں تین رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت.......... 95
(25)محرم میں ماتم کرنا اور شہدائے کربلا کی تربتیں بنا کر نکالنا.......... 96
(26)شیعہ کی اذان میں خلفائے اربعہؓ کی توہین ہے.......... 96
(27)صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کے ساتھ میل جول اوراتحاد کرنا.......... 96
(28)رافضی کوسردار بنانا.......... 97
(29)سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ پرسیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کوفضیلت دینے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم.... 97
(30)کسی کورافضی کہنا.......... 98
(31)رافضیوں کوبُرانہ جاننے والے کا حکم.......... 98
(32)محرم الحرام میں کوچہ وبازار وشاہراہِ عام پرشہدائے کربلا کی خودساختہ لاشوں (تربتوں) کے ساتھ خواتین کا آہ وبکا، سینہ کوبی اور برہنہ سری ہونا اور منگھڑت واقعات کابیان کرنا.......... 99
(33)رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا.......... 99
(34)گستاخِ صحابہؓ کافر ہے.......... 99
(35)روافض کی گواہی.......... 100
(36)مرتدین کے ساتھ کھانا پینا، اورمیل جول رکھنا.......... 100
(37)مرتد ومرتدہ کا نکاح.......... 101
(38)مرتد کا نکاح.......... 101
(39)مرتد کا نکاح.......... 101

(40)مرتد کا ذبیحہ ............ 101
(41)مرتد کی گواہی اور میراث ............ 101
(42)مرتد کی گواہی ............ 101
(43)مرتد نے کسی کو وکیل بنایا ............ 102
(44)مرتد کسی کا وارث نہیں ہوسکتا ............ 102
(45)ایسے جانور کو بیچنا جس کو کافر نے جھٹکا دے کر مارا ہو ............ 102
(46)حربی کفار کو قربانی کا گوشت دینا ............ 102
(47)غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا ............ 103
(48)کافر کی گواہی مسلمان کے خلاف مردود ہے ............ 103
(49)کافر کے مال سے نیاز دینے اور اس میں شرکت کرنے کا حکم ............ 104
(50)کافر کے جنازہ وغیرہ میں شرکت کرنا ............ 104
(51)کافروں کی دعوت میں شرکت کرنا ............ 105
(52)کفار کے تہواروں میں شرکت کرنا ............ 105
(53)کفار سے موالات ............ 106
(54)کافرہ عورت سے نکاح کرنا ............ 106
(55)کافر کو عبادت گاہ کا راستہ بتانا ............ 106
(56)کافر کو سلام کرنا ............ 106
(57)کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت کرنا ............ 106
(58)کافر کی گواہی ............ 107
(59)مسلمان کے لئے کافر کی خدمت گاری کی نوکری ............ 107
(60)کافر باپ مسلمان بیٹے کا ولی نہیں بن سکتا ............ 107
(61)کفار کو سلام کرنا ............ 107
(62)مشرکین کے برتنوں میں کھانا پینا ............ 107

(63) کافر کے لئے مغفرت کی دعا کرنا ........ 107
(64) بدمذہبوں سے میل جول رکھنا اور اُن کی تعظیم کرنا ........ 108
(65) بدمذہبوں کی کتابیں مطالعہ کرنا ........ 108
(66) بدمذہبوں سے علم حاصل کرنا ........ 109

## بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، بحر العلوم، علامہ مفتی عبد المنان اعظمی کافتوی..... 110

(1) شیعہ کے ساتھ میل جول رکھنے والی کی امامت ........ 110
(2) شیعہ کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنا ........ 111
(3) تعزیہ داری اور اس کا حکم کرنے والے کا حکم ........ 111
(4) شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنا ........ 111
(5) شیعہ کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنا ........ 112
(6) لاعلمی میں شیعہ مرد کے ساتھ نکاح ہوگیا ........ 112
(7) شیعہ مذہب میں تقیہ کرنا ثواب ہے، اس لئے ان سے نکاح نہ کیا جائے ........ 113
(8) شیعہ مذہب اختیار کرنے سے نکاح کا حکم ........ 114
(9) تعزیہ داری اور قوالی کا حکم ........ 114
(10) سنی لڑکی کا نکاح اسماعیلی لڑکے کے ساتھ کرنا ........ 114
(11) لاعلمی میں شیعہ لڑکے کے ساتھ نکاح کرلیا ........ 114
(12) شیعہ اور قادیانی کے ساتھ نکاح کرنے اور ایسی نکاح پڑھانے والے کا حکم ........ 115
(13) روافض اور دیگر گمراہ فرقوں کے ساتھ معاملات کرنا ........ 115
(14) خوجہ مذہب والوں کو اپنی مسجد اپنی جماعت کے ساتھ شریک کرنا، اُن کو اپنے قبرستان میں دفن کرنا، اُن کی تجہیز و تکفین و نماز جنازہ میں شریک ہونا ........ 116
(15) تعزیہ عزت کے قابل نہیں ہے ........ 116
(16) شیعہ اور کافر و مرتد کے ساتھ خلط رکھنے یا ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کا حکم ........ 117
(17) رافضی کا ذبیحہ کھانے اور اُن کو ملازم رکھنے کا حکم ........ 117

(18) سنی عورت کا نکاح شیعہ کے ساتھ کرنے اور اُن سے خلط ملط رکھنے کا حکم ........ 117
(19) رافضی کی طرح عقیدہ رکھنے والوں سے دُور رہنا چاہئے ........ 118
(20) روافض کی نمازِ جنازہ پڑھنا ........ 119
(21) شیعہ کافر ہے، اور امام باڑہ و تعزیہ کو مساجد پر قیاس کرنا زی جہالت ہے ........ 120
(22) تعزیہ بنانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا ........ 123
(23) شیعہ مذہب اختیار کرنے کی وجہ سے نکاح ٹوٹ جائے گی ........ 123
(24) امام باڑہ کا وقف نہیں ہو سکتا، لہٰذا اِس جگہ پر مسجد بنالیا جائے ........ 123
(25) امام باڑہ کے لئے زمین وقف کرنا ........ 125
(26) شیعہ کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنے والے کو کسی دینی ادارے کا رُکن یا مسجد کا متولی بنانا ........ 125
(27) تعزیہ و چوک کی تعظیم اور اس کا احترام کرنا ........ 126
(28) تعزیہ داری کا حکم ........ 126
(29) تعزیہ داری بنانے اور اس کی منت ماننے وغیرہ کا حکم ........ 127
(30) تعزیہ داری بنانے اور اس کی تجارت کرنے کا حکم ........ 127
(31) تعزیہ کے مروجہ گشت میں شرکت کرنا ........ 127
(32) تعزیہ داری اور محرم کے دیگر بدعات کا حکم ........ 128
(33) اسلام کی شان و شوکت کے لئے محرم الحرام میں جلوس نکالنا ........ 128
(34) ماتم اور مرثیہ وغیرہ کرنے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم ........ 129
(35) چوک اور تعزیہ بنانا اور وہاں فاتحہ دینا اور غم منانا ........ 129
(36) مروجہ تعزیہ داری اور قوالی کا حکم ........ 130
(37) حضرت حسینؓ کی شہادت پر مراسم عزاداری میں تعزیہ رکھنا، تعزیہ نکالنا، سیاہ پوش ہونا، ننگے سر ہونا وغیرہ وغیرہ کا حکم ........ 130
(38) مروجہ تعزیہ داری اور مراسم سوگ منانے کا حکم ........ 131
(39) تعزیہ داری، ماتمِ حضرت حسینؓ، چوک کے اوپر شربت و مالیدہ چڑھانا و فاتحہ کرنا ........ 131

(40) بوہری مرتد کے مال میں وراثت جاری نہیں ہوگا ........ 131
(41) یہ عقیدہ رکھنا کہ تعزیہ داری سے ایمانی جوش پیدا ہوتی ہے ........ 132
(42) حضرت ابو سفیانؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کو بُرا کہنے والے کی امامت ........ 132
(43) تعزیہ داری میں ڈھول تاشا، علم و تعزیہ گشت اور ماتم و مرثیہ و نوحہ کا حکم ........ 133
(44) تعزیہ بنانا اور اس کا رکھنا ........ 133
(45) آج کل کی تعزیہ داری ........ 133
(46) شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانے والے کی امامت ........ 133
(47) تعزیہ داری اور اس سے متعلقہ خرافات کا حکم ........ 133
(48) کافروں سے دلی دوستی رکھنا ........ 133
(49) کافر کو مٹی دینا ........ 134
(50) مُردہ کفار و مشرکین کی تصاویر پر پھول ڈالنا ........ 134
(51) غیر مسلموں کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کرنا ........ 135
(52) غیر مسلم کا مسجد میں آنا ........ 136
(53) کافر کے کھانے یا شرینی پر فاتحہ دینا ........ 136
(54) غیر خدا کی پوجا کرنے والوں سے نکاح کرنا ........ 136
(55) مسلمان مرد اور کافر عورت کا نکاح ........ 137
(56) کافروں کے رسموں وغیرہ میں چندہ دینا ........ 138
(57) کافر کا پیسہ مسجد میں لگانا ........ 138
(58) غیر مسلم میت کی دعوت میں شریک ہونا ........ 138
(59) غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا ........ 139
(60) کافروں کو سلام کرنا ........ 139
(61) مسجد کی تعمیر میں غیر مسلم کا چندہ ........ 139
(62) غیر مسلم کی روپیہ مسجد میں صرف کرنا ........ 139

(63) غیر مسلموں کو قربانی کا گوشت دینا ........ 140

## شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام الفقہاء، مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ مصطفیٰ رضا قادری نوری کا فتویٰ..... 141

(1) روافض سے مسجد کے لئے روپیہ لینا اور اُن سے میل جول رکھنا ........ 141
(2) روافض کو منافع پر قرضہ دینا ........ 142
(3) سنی وسنیہ کا نکاح قادیانی اور قادیانیہ، رافضی و رافضیہ کے ساتھ کرنا ........ 142
(4) ایک لڑکے نے شیعہ کے مکان میں سکونت اختیار کی، اُن کی طرح لباس اختیار کیا، اُن کی طرح عبادت کرنے لگا، وہیں کھاتا پیتا رہا ہے، ایسے لڑکے کا کیا حکم؟ اور ایک سال سے اپنی بیوی بچہ کے پاس بھی نہیں آیا اور بیوی بچہ کا نان ونفقہ بھی بھیجا نہیں ہے، اس صورت مسئولہ میں لڑکی اپنے خاوند کے نکاح میں رہی یا نہیں ........ 143
(5) رافضی مرتد ہے، اُن سے محبت کرنا حرام ہے ........ 147
(6) رافضی اور قادیانی کے ساتھ میل جول رکھنا اور کھانا پینا ........ 148
(7) تعزیہ داری کے لئے جبراً چندہ وصول کرنا ........ 149
(8) رافضی کافر ہیں ........ 149
(9) رافضی اور قادیانی کے پیچھے نماز پڑھنے اور اُن سے تعلقات رکھنے کا حکم ........ 149
(10) کفار کے مذہبی جلوس میں شرکت اشد حرام اور رشتۂ اتحاد قائم کرنا کفر ہے ........ 149
(11) کافر کیلئے مغفرت کی دعا کرنا اور کافر کو مرحوم کہنا سخت اخبث کام، موجب تجدید ایمان وتجدید نکاح ہے ... 151
(12) غیر مسلموں کے میلوں میں تماشائی بن کر جانا حرام ہے ........ 152

## سید محمد باقر علی شاہ کا فتویٰ..... 155

(1) حضور اکرم ﷺ کا صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ کو اپنے سسر بنانے کا اعزاز اور عثمان غنیؓ و حضرت علیؓ کو اپنی دامادی میں لینا ایک ایسا فیصلہ تھا جو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے تھا، اب ان حضرات پر تبرّا کرنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور صحابہ کرامؓ کے حق میں تبرّا بازی کرنے والوں سے رشتہ، ناطہ، اور باعتبار عقیدہ کے کسی قسم کا حُسنِ تعلق پیدا نہ کریں ........ 155

(2) جس شخص کا دل صحابہ کرامؓ کی محبت سے خالی ہو، ایسے شخص کا ہمارے آستانے سے دُور کا بھی واسطہ نہیں.... 157
(3) گستاخ صحابہ کرامؓ سے تعلق نہیں رکھنا چاہیے.......... 157
(4) شیعہ کا اہل سنت کے ساتھ بغض وعداوت کا نظارہ ملاحظہ فرمائیں، اور ان حالات میں کون سُنی اِن یہودی النسل لوگوں کیلئے دل میں محبت واُلفت کے جذبات رکھے گا.......... 158

## محمد علی نقشبندی صاحب کا فتویٰ..... 161

(1) اہل تشیع، سنی میت کی نماز جنازہ میں دعا کی جگہ لعنت کرتے ہیں، لہذا اگر دنیا سے رخصتی کے وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہاں سرخروئی چاہتے ہو تو کسی شیعہ سے دوستی نہ رکھو.......... 161
(2) شیعہ مرتدین ہیں، ان پر مرتدین کے احکام لاگو ہوتے ہیں، شیعہ کے ساتھ نکاح جائز نہیں، ان کا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے، اہل سنت کو شیعوں سے رشتہ کرتے ہوئے شرم آنی چاہیے، شیعہ کے عقائد پر مطلع ہونے کے بعد بھی اگر کوئی سنی :اہل تشیع: سے رشتہ کا لین دین کرتا ہے تو ایسے شخص کو خلفائے ثلاثہؓ سے کوئی دینی وروحانی رشتہ نہیں، بلکہ اُسے اہل سنت کہلانے کا قطعاً کوئی حق نہیں پہنچتا اور اہل تشیع، اہل سنت کے ساتھ کتنی بغض وعداوت رکھتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں.......... 162
(3) اہل تشیع، موجودہ قرآن کریم کو نامکمل اور محرف تسلیم کرتے ہیں، اور حضور اکرم ﷺ کے سسر اور داماد کو ظالم، کافر اور ملعون قرار دیتے ہیں۔ ایسے بدعقیدہ لوگوں سے کسی سنی کا دینی اور مذہبی تعلق جائز نہیں، ان گستاخ لوگوں کے ساتھ نہ رشتہ ناطہ کریں نہ کرائیں، اور نہ ہی ان کی محافل ومجالس میں شمولیت کریں.......... 166
(4) سنی کی دوکان سے خریدا ہوا حلال گوشت شیعوں کے نزدیک خنزیر سے زیادہ حرام ہے، اہل تشیع کی اہل سنت سے دشمنی اور بغض وعداوت کا مظاہرہ ملاحظہ فرمائیں.......... 167

## احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ..... 168

(1) شیعہ کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنے، ان کا ذبیحہ کھانے اور ان سے مناکحت کرنے کا حکم.......... 168
(2) رافضیوں سے ملنا جلنا اور خرید وفروخت کرنے کا حکم.......... 169
(3) شیعہ کے گھر میں کھانے کا حکم.......... 169
(4) روافض کی طرح قرآن کی چالیس پارے ماننے والے کا حکم.......... 169
(5) رافضی کے سلام کا جواب.......... 170

(6) نکاح میں رافضی کی گواہی ........ 170
(7) شیعوں کے ساتھ تعاون کرنے والوں کا حکم ........ 170
(8) شیعہ کے ساتھ مناکحت اور اُن کے ذبیحہ کا حکم ........ 171
(9) تعزیہ سے بچنے کا حکم ........ 171
(10) تعزیہ کے خلاف مولوی احمد رضا خان بریلوی کا فتوی ........ 171
(11) کفار کے مذہبی جلوس میں شرکت اشد حرام اور رشتۂ اتحاد قائم کرنا کفر ہے ........ 173
(12) کافر کیلئے مغفرت کی دعا کرنا اور کافر کو: مرحوم: کہنا سخت اخبث کام، موجب تجدید ایمان وتجدید نکاح ہے ........ 174
(13) غیر مسلموں کے میلوں میں تماشائی بن کر جانا حرام ہے ........ 175
مولانا محمد عبدالرحیم المعروف بہ نشتر فاروقی، مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کا فتوی..... 178
(1) آغاخانیوں کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک رکھنا ........ 178
(2) شیعہ کی نماز اور اذان کا حکم ........ 179
(3) مرتد کے ساتھ تعلقات رکھنا اور معاملات کرنا ........ 179
(4) پاکستان میں رہنے والے کافر حربی ہیں؟ ان کو قربانی کا گوشت دینا، ان کی عیادت کرنا جائز نہیں ........ 180
(5) غیر مسلم کو قرآن مجید یا انگلش ترجمہ دینا ........ 181
(6) شریعت کا مذاق اُڑانے اور شریعت کا حکم نہ ماننے والے کے ساتھ تعلقات رکھنے اور ان کی تقریبات میں شرکت کرنے کا حکم ........ 181
(7) بدمذہب لوگوں سے میل جول رکھنے والے کی امامت ........ 181
حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ محدث الوری
بانی مرکزی انجمن حزب الاحناف، لاہور کا فتوی..... 183
(1) تعزیہ داری میں شرکت کرنے والے کی امامت کا حکم ........ 183
(2) رافضی تبرائی کے مسجد کا حکم ........ 183
(3) تعزیہ میں چندہ دینے والے کی امامت ........ 184

(4)شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا.......... 184
(5)تعزیہ میں چندہ دینے والے کی امامت.......... 186
(6)غیر مسلموں کے تہواروں میں مسلمان کی شرکت اور چندہ.......... 187
(7)بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا.......... 187

**شیخ الحدیث ،فقیہ اعظم ،مولانا الحاج ابوالخیر محمد نوراللہ النعیمی القادری بانی دارالعلوم فریدیہ بصیرپور کا فتویٰ..... 188**

(1)شیعوں کے مجالس میں شرکت کرنا.......... 188
(2) گستاخِ صحابہؓ کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم.......... 188
(3) خلفائے ثلاثہؓ کی صحابیت اور خلافت کے منکر کو قربانی میں شریک کرنا.......... 189
(4)جو شخص کہے کہ قرآن کریم کی ترتیب حضرت عثمان غنیؓ نے غلط دی ہے،اس کے پیچھے نماز پڑھنا.......... 189

**فقیہ الہند،حضرت مولانا محمد مسعود شاہ محدث دہلوی کا فتویٰ..... 191**

(1)اہل تشیع کے ساتھ مواکلت ومشاربت ومناکحت ومصاحبت،اور اہل سنت والجماعت کی مسجدوں میں ان لوگوں کا مجتمع ہونا اور وعظ کہنے کیلئے چھوڑنا.......... 191
(2)تعزیہ بنانے اور اس میں اعانت کرنے اور اس کے بنانے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم.......... 192
(3)سنی عورت کا نکاح شیعہ مرد کے ساتھ کرنے ،ان کے جنازہ پر جانے ،ان سے خلط ملط رکھنے ،ان کی مجالس میں شریک ہونے ،ان سے معاملات کرنے ،ان سے مواکلت ومشاربت کرنے ،ان سے خلط ملط رکھنے کا حکم.......... 193

**صاحبزادہ اقتدار احمد خان بدایونی نعیمی کا فتویٰ..... 196**

(1)شیعہ تبرائی کا نماز جنازہ پڑھنے اور ایسے شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانے والے کی امامت کا حکم.......... 196
(2)گیارہویں شریف کا کھانا شیعہ ملنگوں کو دینا.......... 198
(3)شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا اور اُن کو مسلمانوں کے مساجد میں امام بنانا.......... 199

**حضرت مولانا محمد امتیاز القادری کا فتویٰ..... 201**

(1)شیعہ اور سنی کا اتحاد ناممکن ہے.......... 201

(2) قرآن کو چالیس پارے کہنے والوں سے میل جول رکھنا ........ 202
(3) غیر مسلم کو نمستے یا نمسکار کرنا ........ 202
(4) کافر کے مجلسوں میں جانا اور وہاں بیٹھ کر گیتا سننا ........ 203
(5) غیر مسلم سے جھاڑ پھونک کروانا ........ 203
(6) غیر مسلموں کے مورتی وِسرجن کرنے والے جلوس میں شرکت کرنے کا حکم ........ 203
(7) غیر مسلم اقوام کے شعائر اپنانا ........ 205
(8) موت کے بعد کافر کی تصویر پر پھول چڑھانا ........ 205
(9) غیر مسلم سے مسجد میں کام کروانا ........ 206

**مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی، خلیفہ حضور تاج الشریعہ نوری**

**دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خان کاشی پور اترا کھنڈ کا فتوی..... 207**

(1) ایک مقرر کی تقریریں جو رافضیت زدہ ہے، ایسے مقرر کی عبارات کا شرعی حکم اور ایسے مقرر کی صحبت و مجالست سے احتراز کرنے، اسے واعظ یا امام بنانے، اس کا وعظ سننے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے، اس سے مذہبی سماجی ہر طرح کا بائیکاٹ کرنے اور اسے کسی جلسہ میں مدعو کرنے کا حکم ........ 207
(2) عید غدیر اہل تشیع کا مذہبی تہوار ہے۔ اہل سنت کا اس دن عید منانا اہل تشیع کے باطل افکار و عقائد کی تائید کا موجب اور اُن کے اس باطل و کفریہ عقیدہ کو تقویت دینے کے مترادف ہے، اور ایسے جلسوں میں شرکت کرنا جہاں اہل تشیع کے باطل و فاسد کفریہ عقائد کی تشہیر ہو، حرام بلکہ ان کے کفریہ عقائد پر راضی ہونے اور ان کی تشہیر میں مدد کرنے کے سبب کفر ہے ........ 220
(3) ماتھے پر تلک لگانے والے سے میل جول، سلام کلام، اسے مسلمانوں کی طرح غسل دینے، بطریق مسنون کفن دینے، اس کی نماز جنازہ پڑھنے، اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے، اور کفار و مشرکین سے تعلقات و رشتہ داری، اُن سے میل جول اور محبت رکھنے کا حکم ........ 222
(4) کافروں کے مذہبی پروگرام میں شرکت اور پرماتما کے نام پر دیا جلانے، اور ایسے شخص کو کسی دینی جماعت یا انجمن یا مسجد کمیٹی کا صدر بنانے کا حکم ........ 224
(5) کافر کی تعریف اور تعظیم کرنے اور اُن کے مجالس میں شرکت کرنے کا حکم ........ 225

(6) کافر کو قربانی کا گوشت دینا.......... 226

## تاج الشریعہ، حضرت العلام، مفتی محمد اختر رضا قادری از ہری،

## اور استاذ الفقہاء، حضرت علامہ مفتی قاضی محمد عبد الرحیم بستوی کا فتویٰ..... 227

(1) آغاخانیوں کے ساتھ برتاؤ.......... 227
(2) حضرت امیر معاویہؓ کو کافر کہنے والوں کے ساتھ کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے شادی بیاہ کرنا، ایسے پیر سے بیعت کرنا.......... 228
(3) شیعوں کی نماز اور اذان کا حکم.......... 232
(4) شیعوں کے اذان کا جواب دینا یا اس پر روزہ افطار کرنا.......... 232
(5) مرتد کے ساتھ تعلقات وغیرہ کا حکم.......... 233
(6) غیر مسلم کو قرآن کریم دینا.......... 234
(7) غیر مسلموں کے مندر میں گھنٹی بندھوانے والے سے تعلقات رکھنا.......... 234
(8) غیر مسلموں کے ساتھ ہولی کھیلنا.......... 235

## فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی

## صدر شعبۂ افتاء دار العلوم اہل سنت فیض الرسول کا فتویٰ..... 236

(1) سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخوں سے بائیکاٹ کرنے اور اُن سے تمام تعلقات منقطع رکھنے کا حکم...... 236
(2) محرم میں جعلی و اختراعی دُلدُل کا مجسمہ بنانے بنوانے والے، اس دلدلی میلہ میں شرکت کرنے والے، اور ایسے لوگوں سے میل جول، اٹھنے بیٹھنے کا حکم.......... 238
(3) مروجہ تعزیہ بنانے اور تعزیہ پرست امام کی امامت کا حکم.......... 239
(4) مروجہ تعزیہ داری بنانے، اس کے ساتھ ڈھول بجانے، اور تعزیہ پر اشیاء خوردنی رکھ کر نیاز کرنے، اور محرم کے دوسرے خرافات وبدعات کا حکم.......... 240
(5) تعزیہ کے سامنے کچھ رکھ کر فاتحہ دلانے، تعزیہ کے جلوس کو گلی کوچوں میں گھمانے، اور اس میں مردوں اور عورتوں کی شرکت کرنے اور محرم کے دیگر خرافات وبدعات کا حکم.......... 241

(6)تعزیہ داری کیلئے اہتمام خاص کرنا اور اس کے انتظام کیلئے لوگوں سے چندہ لینا اور دینا، اور ایسے لوگوں سے سلوک رکھنا ........ 242

(7)مسجد کی تعمیر میں بوہرے کا چندہ لگانا ........ 244

(8)تعزیہ میں زکوۃ و فطرہ اور ذاتی پیسے لگانے کا حکم ........ 244

(9)ماہ محرم میں شادی کرنا ........ 245

(10)ناواقفیت کی بناء پر سنی لڑکی کا نکاح شیعہ کے ساتھ کر دیا گیا ........ 245

(11)صحابہ کرامؓ کو جہنمی کہنے والے، قرآن کریم کو جھٹلانے والے اور دیگر کفریہ عقائد رکھنے والے سے نکاح کرنے کا حکم ........ 245

(12)تعزیہ داری اور تعزیہ دار کا حکم ........ 247

(13)تعزیہ داری اور روضۂ حضرت حسینؓ بنانے کا شرعی حکم ........ 247

(14)تعزیہ کی منت ماننا ........ 248

(15)رافضی کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی ........ 248

(16)مروجہ تعزیہ داری اور اس میں شرکت کرنے اور اس کی تائید کرنے اور اس کی تائید کرنے والوں کا حکم ........ 249

(17)رافضیوں سے دوستی کرنے والے کا انجام، اور بدمذہبوں و مرتدوں کا مذہبی بائیکاٹ کرنا ........ 250

(18)اسماعیلی کھوجا شیعہ کو ہلال کمیٹی اور انجمن اسلام وغیرہ ادارے کا صدر مہتمم یا رکن بنانا ........ 252

(19)رافضی اور گمراہوں کے پیچھے جماعت سے نماز پڑھنا ........ 253

(20)رافضی کی شمولیت سے قطع صف ہوتی ہے یا نہیں؟ اُس نماز میں خلل ہوگا یا نہیں؟ رافضی کو مسلمانوں کی مسجد میں آنے سے روکنا چاہئے ........ 254

(21)رافضی یا کافر کا بچہ مسلمان نے گود لیا تو اس کی تجہیز و تکفین کا حکم ........ 254

(22)آج کل کے رافضی مرتد ہیں اُن کے لئے ایصال ثواب کرنا حرام ہے ........ 255

(23)اگر حسینؓ نہ ہوتے تو صدیقؓ کی صداقت، فاروقؓ کی عدالت، عثمانؓ کی سخاوت، علیؓ کی شجاعت، نبیﷺ کی نبوت اور خدا تعالیٰ کی قدرت نہ ہوتی، ایسے الفاظ کہنے والے کے ساتھ سماجی بائیکاٹ کرنے کا حکم ........ 256

(24) روافض سے میل جول رکھنا، اُن کے یہاں کھانا پینا، شادی بیاہ میں شرکت کرنا، اُن کے مجالس میں شرکت کرنا ........ 257
(25) امام باڑہ کے لئے زمین وقف کرنا ........ 258
(26) محرم کی دسویں تاریخ کو رُلانے کی تقریر کرنے کا حکم ........ 258
(27) رافضیوں کے اجلاس یا محفل میں شریک ہونے، ان کے ساتھ میل جول، اور اُٹھنے بیٹھنے کا حکم، اور جو ایسے کام کرے اس کے پیچھے نماز پڑھنے اور ایسے شخص کو پیر بنانے کا حکم ........ 259
(28) تعزیہ داری کا حکم ........ 260
(29) عشرہ محرم میں مصنوعی کربلا اور روضہ بنانے اور دیگر رسوم باطلہ کا حکم ........ 260
(30) مرتد اور بدمذہب کا نکاح پڑھانے والے کی امامت ........ 261
(31) مرتد کو اسلامی طریقہ پر غسل وکفن دینے، اس کے جنازے کی نماز پڑھنے پڑھانے، اور مسلمانوں کے قبرستان دفن کرنے کا حکم ........ 262
(32) غیر مسلموں کے اسکولوں میں مسلمان بچوں اور بچیوں کو داخل کرانے اور وہاں پر سرسوتی اور گنپتی کی پوجا کرانے کا حکم ........ 262
(33) غیر مسلموں سے سیتارام، جے رام جی وغیرہ سے سلام کرنے والے شخص سے مسلمانوں کا رابطہ ضبط رکھنا اور اس کے یہاں طعام میں شرکت کرنا ........ 263
(34) کفار کے میلوں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور مذہبی جلوس کی شان وشوکت بڑھانا ........ 264
(35) غیر مسلموں کو قرآن مجید بانٹنا ........ 264
(36) کافر کی ارتھی کے ساتھ اور تیرہویں میں جانے کا حکم ........ 265
(37) غیر مسلم کو تعویذ دینا ........ 265
(38) کافر کو قربانی کا گوشت دینا ........ 266
(39) مرے ہوئے کافر کیلئے دعائے مغفرت کرنا ........ 266
(40) امام پر کفر عائد ہو، تو اس کی اقتدا کیسی ہے ........ 267
(41) کافر کو مسجد میں لانا ........ 268

(42) کفر بکنے والے اور کفر کی حمایت کرنے والے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا........................ 268
(43) غیر مسلم کے دفن میں شریک ہونا........................................................................ 269
(44) کافروں کے یہاں جا کر اُن کے کھانوں پر فاتحہ دینے اور اُن کے یہاں کھانے پینے کا حکم................ 269
(45) کافر و کافرہ سے نکاح کرنے کا حکم........................................................................ 270
(46) مسلم نے کافرہ سے ہندو رسم کے مطابق نکاح کیا، پھر وہ مسلمان ہوگئی تو دوبارہ نکاح کی ضرورت.......... 271
(47) جن اسکولوں میں کفریہ و گمراہ کن اقوال پڑھائے جاتے ہوں، اُن میں اپنے بچوں کو پڑھانے کا حکم....... 272
(48) غیر مسلم میت کے ساتھ اس کے مرگھٹ تک جانا........................................................ 273
(49) غیر مسلم کی شیرینی پر فاتحہ دینا........................................................................ 273
(50) کافروں کے مذہبی امور میں میل جول اور شرکت کرنا................................................... 273
(51) کافر میت کے پاس جانا..................................................................................... 274
(52) غیر مسلم کو دینی جلسہ میں مدعو کرنا.................................................................... 274
(53) بدعقیدہ لوگوں سے دُور رہنا چاہئے...................................................................... 274
(54) بدمذہب اور شریعت کے احکام کو نہ ماننے والوں کے ساتھ تعلقات.................................... 275
(55) بدمذہب کی تقریب میں شرکت کرنا........................................................................ 275

## شیخ الاسلام، مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ کا فتوی..... 277

(1) اگر غلطی سے شیعہ کے ساتھ نکاح ہو گیا................................................................ 277
(2) غالی شیعہ کے ساتھ نکاح کرنے اور اس میں شریک ہونے کا حکم.......................................... 277
(3) غیر مسلم سائل کو مال دینا.................................................................................. 278

## حضرت مولانا بدر الدین احمد صدیقی کا فتوی..... 279

(1) سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخوں سے بائیکاٹ کرنے اور اُن سے تمام تعلقات منقطع رکھنے کا حکم...... 279
(2) روافض، قادیانی مرتدین اور دوسرے کھلے کفار و مشرکین کے ساتھ میل جول، اُٹھنا بیٹھنا، اور اُن کو دوست بنانا........................................................................................................ 281
(3) کفری عقیدہ رکھنے والوں سے میل جول اور دوستی رکھنا.................................................. 282

(4) کافروں سے دوستی رکھنا ........ 283

## علامہ مفتی محمد رکن الدین نظامی انواری، مفتی اوّل

## دارالافتاء جامعہ نظامیہ حیدرآباد، دکن کا فتویٰ..... 284

(1) رافضی سے سنی عورت کا نکاح ........ 284
(2) مفتیٰ بہ قول کے مطابق فرقہ شیعہ کافرومرتد ہے، ان کے ساتھ نکاح نہیں ہوتا ........ 288
(3) شیعہ سے راہ ورسم رکھنے، اُن کی مجالس میں جانے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم ........ 289
(4) صحابہ کرامؓ سے عداوت رکھنے اور بغض رکھنے والوں سے دشمنی رکھنا اور اُن سے اظہار ناراضگی کرنا واجب ہے، اور اُن سے راہ ورسم رکھنے، ان کی مجالس میں شریک ہونے، ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے احتراز کریں ........ 290
(5) صحابہ کرامؓ سے بغض رکھنے اور بُرائی سے ان کا ذکر کرنے والوں سے بغض رکھنا چاہئے، اور ایسے پیر سے بیعت کرنا درست نہیں جو حضرت امیر معاویہؓ سے بغض رکھتا ہو ........ 295

## استاذ العلماء مفتی محمد فضل کریم رضوی حامدی

## خلیفہ حجۃ الاسلام حامد رضا خان کا فتویٰ..... 296

(1) رافضی کی امامت ........ 296
(2) شیعہ اور سنی اماموں کا ایک ہی مسجد میں الگ الگ جمعہ پڑھانا ........ 296
(3) تعزیہ کے بنانے اور اس کے دیگر رسوم کی ادائیگی میں وقف شدہ زمین کی آمدنی خرچ کرنا ........ 297
(4) امام باڑہ میں جانے کیلئے مسجد کا دروازہ استعمال کرنا ........ 298
(5) محرم میں تعزیہ وعلم بنانے کا حکم ........ 298
(6) محرم کے رسوم کا شرعی حکم ........ 299
(7) مروجہ تعزیہ داری اور اس میں چندہ دینا ........ 299
(8) تعزیہ داری کا حکم ........ 299
(9) مشرکانہ افعال بکنے والے کے ساتھ تعلقات رکھنا ........ 299
(10) کافرومشرک مُردہ کا کھانا کھانے والے کی امامت ........ 300

(11) غیر مسلم امیدوار کو ووٹ دینے والی کی امامت ........ 300
(12) غیر مسلم کے مرگھٹ تک جانا ........ 301
(13) بدمذہب کا ذبیحہ ........ 302

## محقق عصر، تاج الفقہاء، مفتی محمد اختر حسین قادری، استاذ فقہ و معقولات وصدر شعبۂ افتاء دار العلوم علیمیہ کا فتوی..... 303

(1) رافضی باجماعِ مسلمین مرتد ہے، اُن سے نکاح جائز نہیں ........ 303
(2) آج کل کے رافضی مرتدین کے حکم میں ہیں ........ 304
(3) سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی گستاخی کرنے والا جہنمی کتا ہے، اس سے بائیکاٹ کرنا چاہیے ........ 305
(4) صحابہ کرامؓ اور علماء کی شان میں گستاخی کرنے والے پیر سے بیعت کرنے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے، اس کو اپنا پیشوا ماننے اور اس کی تائید و حمایت کرنے والوں کا حکم ........ 306
(5) کافر و مرتد کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ........ 308
(6) غیر مسلم کو مندر کیلئے زمین وقف کرنے اور ایسے شخص کے ساتھ تعلقات رکھنے اور اس کا جنازہ پڑھنے وغیرہ کا حکم ........ 308
(7) کافر کی نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھنے والوں کا حکم ........ 310
(8) دین اسلام کا کسی دین باطل و کفر سے اتحاد کو صحیح سمجھنے، اور ادیان باطلہ کی تعظیم و احترام کرنے، اور ایسی تنظیم کی رکنیت قبول کرنے کا حکم جس کے دستور کی دفعات میں ادیان باطلہ سے اتحاد، ادیان باطلہ کا احترام اور ادیان باطلہ کو تسلیم و قبول کر لینے کو تنظیم کے مقاصد و نصب العین کے طور پر پیش کیا گیا ہو ........ 310
(9) کفار کے مذہبی تہواروں اور جلوسوں میں شرکت کرنے اور اُن کو دیکھنے اور ان کے دیوی دیوتاؤں کی تعظیم و احترام اور استقبال و مبارکبادی دینے کا حکم ........ 312
(10) کافروں سے دوستی اور تعلقات رکھنے اور اُن کے مُردوں کو جلانے کے لئے جانے کا حکم ........ 314
(11) غیر مسلموں کے مذہبی جلوس میں شرکت کرنا ........ 315
(12) غیر مسلموں کے مذہبی تہوار میں چندہ دینا ........ 315
(13) کافروں کی مجلسوں اور مذہبی میلوں میں شرکت کرنے، ان کی تعظیم کرنے اور اُن کو مبارکباد دینے کا حکم.. 315

(14)غیر مسلموں کے تعزیت کیلئے جانے اور اُن کے تہواروں میں شرکت کرنے اور مندروں کے سامنے سر جھکانے یا ہاتھ جوڑنے کا حکم ...... 316

(15)بدمذہب کا نکاح پڑھانے والے کی امامت ...... 318

## حضرت حافظ الحدیث والقرآن، مفتی اعظم پاکستان، حضرت پیر سید محمد جلال الدین مشہدی حضرتِ اعلیٰ درگاہِ مقدسہ جلالیہ بھکھی شریف کا فتوی..... 319

(1)شانِ اُلوہیت و رسالت میں گستاخی کرنے اور گستاخِ صحابہؓ کا شرعی حکم اور اس کی امامت ...... 319

(2)شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنے اور اُن کو مسلمانوں کی جنازہ میں شریک ہونے کا حکم ...... 321

(3)شیعہ رافضی کے لئے دعائے مغفرت کرنا ...... 322

(4)شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے کا حکم ...... 323

(5)شیعہ کا جنازہ پڑھنے اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کرنے کا حکم ...... 323

(6)شیعہ کا جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والوں کا حکم ...... 323

(7)شیعہ کو قربانی کے جانور میں شریک کرنا ...... 324

(8)رافضی کا ذبیحہ کھانا ...... 325

(9)شیعہ کا جنازہ پڑھنے والوں کا حکم ...... 325

(10)شیعہ لڑکی سے نکاح کرنا ...... 326

(11)شیعہ لڑکے سے بچپن میں لڑکی کا نکاح کر دیا ...... 327

(12)شیعہ لڑکی اور سنی لڑکے کا نکاح سنی عالم پڑھائے ...... 327

## محمد خلیل خان القادری البرکاتی النوری کا فتوی..... 329

(1)شیعہ لڑکے سے شادی کرنا ...... 329

(2)جس نے اپنی لڑکی شیعوں میں دی، اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم ...... 330

(3)سنی اور شیعہ کے درمیان نکاح کرنا اور ایسوں لوگوں سے تعلقات رکھنا ...... 331

(4)شیعیت سے توبہ کے بعد کیا نکاح قائم رہے گا جبکہ فریق آخر بدستور شیعہ ہو ...... 332

(5)اگر کسی شیعہ نے دھوکہ دے کر اپنے آپ کو سنی ظاہر کر کے سنی عورت سے نکاح کرلیا تو اس نکاح کا حکم ........ 332
(6) آج کل کے رافضیوں پر مرتدین کے احکام لاگو ہوتے ہیں ........ 333
(7) آغاخانیوں سے تعلقات رکھنا ........ 333
(8)کسی شیعہ اور مرتد کو مسجد میں جلسے کی اجازت دینا ........ 334
(9) آج کل کے رافضی مرتدین کے حکم میں ہیں ........ 336
(10) سنی کا نکاح شیعہ سے حرام ہے،اور سنی عورت رافضی کے نکاح میں دینا اسے اس کے ایمان وعقیدہ سے محروم رکھنا ہے ........ 336
(11) آغاخانی مرد کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح کرنا ........ 337
(12)شیعوں سے نکاح کرنا حرام ہے ........ 337
(13)شیعہ وسنی کا نکاح نہیں ہوسکتا ........ 338
(14)رافضی مرتد ہیں ان سے نکاح نہیں ہوسکتا ........ 339
(15) کون سے شیعہ سے نکاح ،زنا نہ ہوگا،اور اس کے اولاد کا حکم ........ 340
(16)بوہری لوگوں کے مال سے مسجد کی تعمیر ........ 341
(17)رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا ........ 341
(18)شیعہ کی امامت ........ 342
(19)رافضی اور قادیانی کو زکوۃ دینا ........ 342
(20)اسلام قبول کرنے کے بعد غیر مسلموں سے تعلق رکھنا ........ 342
(21)اگر کوئی کافر مسلمان ہوجائے تو مسلمانوں پر اس کی حفاظت لازم ہے ........ 343
(22)غیر مسلم سے مسجد کی مرمت کے لئے امداد لینا ........ 344
(23)مسجد کی مرمت میں غیر مسلم مستری سے مدد لینا ........ 344
(24) کافر کو مسجد میں مزدوری پر لگانا ........ 344
(25)غیر مسلم سے مسجد یا گنبد بنانا ........ 345
(26) کافروں سے دوستی اور محبت رکھنا ........ 345

(27)بدمذہبوں کے ساتھ تعلقات رکھنا............346

**مجدددین وملت،حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی صاحب کافتوی..... 347**

(1)اہل تشیع کے ساتھ کھانا پینا اور اسلامی برتاؤ کا حکم............347

(2)شیعوں کے ساتھ میل جول اور اتحاد کرنا............349

(3) کفار کے ساتھ محبت و دوستی اور اُن کے شادی غمی میں شرکت کرنا............350

(4) کفار کے ساتھ دلی محبت و دوستی اور اُن کی رسومات میں شرکت کا حکم............351

**تاج المحدثین،حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین رام پوری کافتوی..... 353**

(1)روافض کی اذان میں صحابہ کرامؓ پر تبرا ہے،اس کو بند کرنا ضروری ہے............353

(2)بتوں کے نام چڑھانے والی چیزیں کھانا............353

**مولوی محمد عرفان رضاخانی کافتوی..... 354**

تعزیہ کو جائز سمجھنے والے کی امامت اور دیگر رسوماتِ محرم کا حکم............354

**مولوی حکیم محمد حشمت علی حنفی قادری بریلوی کافتوی..... 355**

تعزیہ داری میں چندہ دینے اور شرکت کرنے کا حکم............355

**محمد ریاض رضوی،صدر عالمی تنظیم اہل سنت پاکستان کافتوی..... 356**

شیعوں سے تعلقات رکھنا اور ان کی مجالس میں شرکت کرنا............356

**مولوی ابوالعلی امجد علی اعظمی سنی حنفی قادری رضوی کافتوی..... 357**

تعزیہ کی منت ماننا............357

# اجمل العلماء حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اجمل صاحب قادری رضوی سنبھلی کا فتوی

## بچپن میں سنی بچی کا نکاح شیعہ سے کردیا تو بلوغت کے بعد نکاح کا حکم:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: زید نے اپنی بیٹی ہندہ کا عمرو سے نکاح کردیا سن صغیر میں، اب وقت بلوغت کے انکار کرتی ہے عمرو کے نکاح سے بسبب اختلاف مذہب کے، کیونکہ عمرو کا مذہب شیعہ ہے۔ اب ہندہ کے والد کا انتقال ہوگیا ہے، نکاح فسخ ہوگا یا نہیں؟

**جواب**: رافضی تبرائی جو حضرات شیخینؓ کی شان میں گستاخی کریں اگر چہ صرف اس قدر کہ انہیں امام وخلیفہ نہ مانے تو وہ کتب فقہ کی تصریحات اور ائمہ ترجیح وفتوی کی تصحیحات پر کافر ہے۔

درمختار: میں ہے: فی البحر عن الجوهره معزیا للشهید من سبّ الشیخینؓ اوطعن فیهما کفر ولا تقبل توبته وبه اخذ الدبوسی وابو اللیث وهو المختار للفتوی، انتہی: وجزم به فی الاشباه واقره المصنف:

**ترجمہ**: یعنی بحر الرائق میں بحوالہ جوہرہ نیز امام صدر الشہید سے منقول ہے کہ جو شخص حضرات شیخینؓ کو برا کہے یا ان پر طعن کرے وہ کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں اور اسی پر امام دبوسیؒ وامام فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ نے فتوی دیا

ہےاور یہی قول فتوی کیلئے مختار کیااو راسی پراشباہ میں جزم کیااور شیخ الاسلام امام غزے تمرتاشی نے اسے برقرار رکھا۔

اور روافض زمانہ توصرف تبرائی ہی نہیں بلکہ علی العموم منکرین ضروریات دین بھی ہیں۔لہذا رافضی سے نکاح حرام بلکہ خالص زنا ہے۔چنانچہ علامہ شامیؒ نے محرمات نکاح میں تصریح کی کہ:

ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیۃ فی علیؓ او ان جبرئیل علیہ السلام غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیقؓ او یقذف السیدۃ الصدیقۃؓ فھو کافر لمخالفۃ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ:

**ترجمہ**: یعنی اگر رافضی ایسا ہے کہ حضرت علیؓ کے خدا ہونے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے وحی میں غلط کرنے کا اعتقاد رکھتا ہے یا سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا انکار کرتا ہے یا حضرت عائشہ صدیقہؓ کو تہم کرتا ہے تو وہ ایسی قطعی باتیں جن کا دین سے ہونا ضروری ہے ان کی مخالفت کرنے کی وجہ سے کافر ہو جائے گا۔

**حاصل جواب یہ ہے کہ**..... اگر عمرو ایسا ہی رافضی ہے تو اس کا ہندہ مسلمہ سیہ سے نکاح ہی نہیں منعقد ہوا کہ ایسے کافر کا مسلمہ سے شریعت میں نکاح ہی نہیں ہوسکتا اور وقت بلوغ خیار فسخ کا حق تو ابتداء صحت نکاح کو مستلزم ہے اور صورت مسئولہ میں ابتداء ہی سے نکاح کا انعقاد نہیں ہوا۔(فتاوی اجملیہ:ج 1:ص 201)

## اہل سنت والجماعت مرد یا عورت کا شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا،جس سنی مرد یا عورت کا ناواقفی یا غلطی سے رافضی تبرائی مرد یا عورت سے عرفاً نکاح ہو چکا ہے اس پر فرض ہے کہ وہ فوراً جدا ہو جائے:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:اہل سنت و جماعت مرد وعورت کا نکاح شیعہ کے ساتھ ہوتا ہے یا نہیں؟اور ایسا نکاح منعقد ہو چکا ہوں تو ان کا شرعاً کیا حکم ہے؟

**جواب**: تبرائی رافضی کافر ومرتد ہیں۔ملا علی قاریؒ شرح شفا:میں فرماتے ہیں:سب الشیخینؓ کفر:

:شرح فقہ اکبر :میں لکھتے ہیں:قد ذکر فی کتب الفتاوی ان سب الشیخینؓ کفر و کذا انکار امامتھما کفر:اسی میں ہے:لو انکر خلافۃ الشیخینؓ عنھما یکفر:

:فتاوی بزازیہ:میں: خلاصہ:سے ناقل ہیں:ان الرافضی اذا کان یسب الشیخینؓ

اویلعنهما فهو کافر:

لہذا تبرائی رافضی کتب معتمدہ فقہ حنفیہ کی تصریحات اور تمام ائمہ کی ترجیح وفتوی کی تصحیحات کی بناپر بلاشک کافر ومرتد ہیں۔

بالجملہ جب رافضی کابدلائل صریحہ کافر ومرتد ہونا آفتاب سے زیادہ روشن طور پرثابت ہو چکاتو ان کفار ومرتدین سے کسی اہل سنت وجماعت مرد یاعورت کانکاح کس طرح جائزہوسکتا ہے؟

خودحدیث شریف میں یہ مسئلہ موجود ہے،حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضوراکرم ﷺ نے فرمایا:ان اللّٰہ اختارنی واختارلی اصحاباواصهارا وسیأتی قوم یسبونهم وینتقصونهم فلاتجالسوهم ولاتشاربوهم ولاتؤاکلوهم ولاتناکحوهم:

اسی حدیث شریف سے روافض کاحکم صاف طورپرمعلوم ہوگیا کہ ان سے نکاح کرنے کی صریح ممانعت وارد ہے۔

بالجملہ اس حدیث شریف نے تمام لوگوں کوگمراہوں بےدینوں مرتدوں سے نکاح کرنے،ان کے پاس بیٹھنے، ان کے ساتھ کھانے پینے کی ممانعت فرمائی۔

اس صریح حدیث شریف کے بعدکسی اورعبارت کے پیش کرنے کی ضرورت تونہیں تھی لیکن اطمینان خاطر کے لئے چندفقہ کی کتابوں کی عبارات بھی پیش کی جاتی ہیں۔

:هدایه متن هدایه:میں ہے:ولایجوزان یتزوج المرتدمسلمة ولاکافرة مرتدة وکذا المرتدة لایتزوجهامسلم ولاکافر:

:ملتقی الابحر:میں ہے:ولایصح تزوج المرتد ولاالمرتدة احدا:

:کنزالدقائق:اوراس کی شرح:عینی:میں ہے:ولاینکح مرتدولامرتدة احدا مطلقاً لامسلماولاکافرا ولامرتدالان النکاح ینعقدالملة ولاملة له:

:تنویرالابصار:اوراس کی شرح:درمختار:میں ہے:ولایصح ان ینکح مرتداومرتدة احد من الناس مطلقاً:شامی:میں ہے:قوله مطلقا ای مسلما اوکافراومرتدا:

خلاصہ مضمون ان عبارات کایہ ہے کہ مرتد کانکاح کسی مسلمان عورت یاکافرہ اورمرتدہ سے جائزنہیں،اسی طرح مرتدہ کاکسی مسلمان اورکافرمرد سےنکاح صحیح نہیں مخلوق میں سے کسی کے ساتھ مرتد ومرتدہ نکاح کی صلاحیت نہیں

رکھتے ،اس لئے کہ نکاح مذہب پر اعتماد کو چاہتا ہے اور مرتد کا کوئی مذہب ہی نہیں اور اسی طرح عالمگیری، قاضی خان، بحر وغیرہ کتب میں ہے۔

حاصل جواب یہ ہے کہ رافضی تبرائی کافر و مرتد ہیں اس لئے ان سے کسی اہل سنت و جماعت مرد یا عورت کا نکاح نا جائز و غیر صحیح و باطل ہے۔

بالجملہ یہ تو وہ لوگ ہیں جن کا کافر ہونا قطعی یقینی ہے اور علمائے کرام تو ایسے گمراہوں سے نکاح کرنے کی ممانعت فرماتے ہیں جن کو بتاویل کافر کہتے ہیں۔

چنانچہ علامہ قاری: شرح شفا: میں تحریر فرماتے ہیں: اھل البدع علی رائ من کفرھم بالتاویل لاتحل ای لاحد من اھل السنة مناکحتھم ولااکل ذبائحھم ولاالصلوة علی میتھم:

لہذا جب اہل سنت کا ایسے گمراہوں سے نکاح حلال نہیں تو جو بلا تاویل کافر یقینی طور پر کافر ہیں ان سے کس طرح حلال ہو سکتا ہے؟

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ جس سنی مرد یا عورت کا نا واقفی یا غلطی سے رافضی تبرائی مرد یا عورت سے عرفاً نکاح ہو چکا ہے اس پر فرض ہے کہ وہ فوراً جدا ہو جائے، کیونکہ یہ وطی زنا ہے، اور اس سے جدا ہونے کے لئے طلاق کی بھی ضرورت نہیں، طلاق تو جب ہو کہ عند الشرع نکاح ہو چکا ہو، اور یہ جو رسم کے طور پر نکاح ہوا تھا وہ شرعاً نکاحِ باطل تھا جو سرے سے ہوا ہی نہیں تو طلاق کی کیا حاجت؟ نہ اسے عدت کی ضرورت کہ زنا کیلئے عدت نہیں۔ اس کا حکم صاف بکثرت کتابوں میں موجود ہے، یہاں بخیال اقتصار صرف ایک عبارت نقل کرتا ہوں۔

فقہ کی مشہور کتاب: در مختار: میں ہے: فی مجمع الفتاویٰ نکح کافر مسلمة فولدت منه لایثبت النسب منه ولاتجب العدة لانه نکاح باطل:

: ردالمحتار: میں: لانه نکاح باطل: کے تحت فرماتے ہیں: ای فالوطی فیه زنا لایثبت به النسب:

مجمع فتاوی میں ہے کہ کافر نے مسلمان عورت سے نکاح کیا، اس سے اولاد پیدا ہوئی تو نسب ثابت نہیں ہوگا، اور نہ عدت واجب ہوا، اس لئے کہ یہ نکاح باطل ہے، اس میں وطی زنا ہے۔ (فتاوی اجملیه: ج 1: ص 202)

## نابالغی میں شیعہ کے ساتھ کیا گیا نکاح کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: میرا مذہب اہل سنت والجماعت

ہے، میرے والد نے میری نابالغی میں جس وقت میری عمر 12 سال کے قریب تھی، اُس وقت مجھے نامعلوم ہوتے ہوئے ایک شیعہ (رافضی) سے شادی کردی، بعد شادی کے مجھے چند باتوں پر سے جس کے کرنے سے میرے خاوند نے مجھے منع کیا اور ہمیشہ مجبور کیا کرتا تھا، اس پر مجھے معلوم ہوا کہ شیعہ مذہب ہے، اور شیعہ مذہب پر چلنے کو مجبور کرتا ہے، اور اس پر کبھی کبھی مار پیٹ بھی کرتا ہے، اس پر بھی میں اس کے کہنے کے مطابق نہیں چلی تو اندازاً چار یا ساڑھے چار سال ہوئے کہ وہ مجھے چھوڑ کر اپنے ماں باپ میں چلا گیا، قریب پانچ سال ہوئے کہ میرے والد نے گھر دامادی کا قرارنامہ لکھوا کر میری شادی کردی تھی جس کے میں پہلے بھی خلاف تھی اور اب بھی خلاف ہوں۔ لہٰذا ایسی صورت میں یہ نکاح جائز ہے یا ناجائز؟ اور اگر ناجائز ہے تو ایسی صورت میں عدت بھی ہے یا نہیں؟

**جواب**: رافضی تبرائی جو حضرات شیخینؓ کی شان میں گستاخی کریں اگر چہ صرف اس قدر کہ انہیں امام وخلیفہ نہ مانے تو وہ کتب فقہ کی تصریحات اور ائمہ ترجیح وفتوی کی تصحیحات پر کافر ومرتد ہے۔

در مختار: میں ہے: فی البحر عن الجوهره معزیا للشهید من سبّ الشیخینؓ او طعن فیهما کفر ولا تقبل توبته وبه اخذ الدبوسی وابو اللیث وهو المختار للفتوی، انتهٰی: وجزم به فی الاشباه واقره المصنف:

شرح فقه اکبر: میں ہے: ان سب الشیخینؓ کفر وکذا انکار امامتهما کفر:

فتاوی بزازیه: میں ہے: فتاوی خلاصه: سے ناقل ہیں: ان الرافضی اذا کان یسب الشیخینؓ او یلعنهما فهو کافر:

اور کافر ومرتد کا کسی مسلمان عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا، چنانچہ: هدایه: میں ہے: لایجوز ان یتزوج المرتد مسلمة: تو اگر وہ رافضی تبرائی ہے تو وہ نکاح شرعاً ناجائز ہوا۔

حدیث شریف میں یہ مسئلہ موجود ہے، حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ان اللّٰه اختارنی واختار لی اصحابا واصهارا وسیأتی قوم یسبونهم وینتقصونهم فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تؤاکلوهم ولا تناکحوهم:

اس حدیث شریف میں روافض کیلئے صاف حکم موجود ہے کہ ان سے نکاح نہ کرو۔ اور اس زمانہ کے روافض علاوہ تبرائی کے علی العموم ضروریات دین کے بھی منکر ہوتے ہیں۔ چنانچہ علامہ شامی نے محرمات نکاح میں تصریح کی کہ:

ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوهیة فی علیؓ او ان جبرئیل علیه السلام

غلط في الوحي او كان ينكر صحبة الصديقؓ او يقذف السيدة الصديقةؓ فهو كافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدين بالضرورة:

لہذا روافض سے نکاح حرام ہے،اور جو واقعی سے اس میں مبتلا ہےاس پر فرض ہے کہ وہ فوراً جدا ہو جائے، کیونکہ یہ وطی زنا ہے،اوراس سے جدا ہونے کیلئے طلاق کی بھی ضرورت نہیں،اور نہ سے عدت گذارنے کی ضرورت ہے کہ زنا کیلئے عدت نہیں۔

فقہ کی مشہور کتاب: در مختار: میں ہے: في مجمع الفتاویٰ نكح كافر مسلمة فولدت منه لايثبت النسب منه و لاتجب العدة لانه نكاح باطل:وفي ردالمحتار تحت قوله :لانه نكاح باطل:اى فالوطى فيه زنالايثبت به النسب:

حاصل جواب یہ ہے کہ اگر وہ ایسا رافضی ہےتو مسماۃ مذکورہ کا نکاح ابتداء ہی سے منعقد نہیں ہوا اور جب یہ نکاح باطل قرار پایا تو اس پر عدت بھی واجب نہیں ۔(فتاوی اجملیہ:ج1:ص219)

# رافضی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، جو اِن کے کفر میں شک کرے اس کا حکم:

**سوال: 1**....کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: کافر کی بخشش ہوگی یا نہیں؟ کیا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا؟ جو شخص کہے کہ کافر کی بخشش ہوگی اس پر شرعاً کیا حکم ہے؟

**2**....رافضی جو اپنے کفریہ عقائد کی بنا پر حقیقتاً کافر ہو گئے ہیں،کیا یہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے؟نیز ان پر حکم تکفیر کس بنا پر عائد ہوا ہے؟اور جو شخص کہے کہ رافضی کو کافر نہیں کہنا چاہئے نہ سمجھنا چاہئے ۔گنہگار ہیں،ان کی بھی بخشش ہوگی۔ ایسے شخص پر شرعاً کیا حکم ہے؟

**جواب: 1**....کافر کی ہرگز ہرگز مغفرت نہ ہوگی اور کافر ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا، جو اِن کے خلاف کہتا ہے وہ عقائد اور آیاتِ قرآنیہ کی مخالفت کرتا ہےاس پر توبہ لازم ہے۔

**2**....رافضی جب اپنے کفریہ اقوال کی بنا پر کافر ومرتد ہو چکے تو وہ ہرگز ہرگز مغفرت کے قابل نہیں اور یہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ان پر حکم تکفیر ان کا کابر کی شانِ اُلوہیت ورسالت میں توہین آمیز کفری اقوال کی تائید اور تصدیق کی بنا پر ہے۔اور جو اِن کے کفری اقوال وعبارات پر مطلع ہو جانے کے بعد پھر ان کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

:در مختا: میں ہے:من شك في كفره وعذابه فقد كفر:والرضا بالكفر كفر:

(فتاوی اجملیہ:ج1:ص268)

# سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخ کا حکم:

**سوال:** زید باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو ظالم اور غاصب اور غدار کہنے کے علاوہ انہیں نفرت کی نظر سے بھی دیکھتا ہے (معاذاللہ)، نیز اپنے پیر کی بھی توہین کرتا ہے۔ اور امام اعظمؒ کو بھی بُرا جانتا ہے۔ اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

**جواب:** سیدنا حضرت امیر معاویہؓ بلاشک صحابی ہے۔ بخاری شریف: جلد 1: صفحہ 531 میں حضرت ابو ملیکہؓ سے مروی ہے:

قال اوتر معاویۃؓ بعدالعشاء برکعۃ وعندہ مولیٰ لابن عباسؓ فاتی ابن عباسؓ: وقال فقال: دعہ فانہ صحب رسول اللہﷺ:

**ترجمہ:** سیدنا حضرت امیر معاویہؓ نے فرض عشاء کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھی اور ان کے پاس سیدنا حضرت ابن عباسؓ کے غلام حضرت کریب تھے تو اس کریب نے سیدنا حضرت ابن عباسؓ سے یہ واقعہ آکر بیان کیا۔ سیدنا حضرت ابن عباسؓ نے اس کو جواب دیا کہ ان پر اعتراض نہ کرو، کیونکہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ حضور اکرمﷺ کے صحابی ہیں۔

تو سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کا صحابی ہونا سیدنا حضرت ابن عباسؓ کے قول سے ثابت ہوگیا۔ اور ایک حدیث شریف میں یہ بھی وارد ہے:

دخل النبیﷺ علی زوجتہ ام حبیبۃؓ وراس معاویۃؓ فی حجرھا وھی تقبلہ فقال لھاالتحبینہ قالت ومالی لااحب اخی فقال النبیﷺ فان اللہ ورسولہ یحبانہ:

**ترجمہ:** نبی کریمﷺ حضرت ام المؤمنین ام حبیبہؓ کے پاس تشریف فرما ہوئے تو اِن کی گود میں سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کا سر رکھا تھا اور وہ محبت کے بوسے لے رہی تھی۔ تو حضور اکرمﷺ نے فرمایا: کیا تم معاویہ سے محبت رکھتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنے بھائی سے کس طرح محبت نہ رکھوں۔ تو حضور اکرمﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی معاویہ کو محبوب رکھتے ہیں۔

تو اس حدیث شریف سے ظاہر ہوگیا کہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ خدا تعالیٰ جل شانہ اور رسول کریمﷺ کے محبوب و پیارے ہیں۔ اور جو بدبخت ان سے نفرت کرتا ہے تو وہ محبوب خدا تعالیٰ اور محبوب رسولﷺ سے نفرت کرتا ہے۔ بلکہ اس کی یہ نفرت حقیقتاً خدا تعالیٰ جل شانہ اور رسول کریمﷺ سے نفرت ہوئی۔ جو اس کیلئے دنیا و آخرت کے

خسارہ کا موجب ہے،اور پھر اس بد گو کا حضرت امیر معاویہؓ کو ظالم، غاصب، غدار کہنا، اس کے مستحق لعنت ہونے کا سبب ہے کہ حدیث شریف میں ہے جس کو بالفاظ مختلفہ طبرانی اور حاکم اور دارقطنی نے روایت کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: فلا تسبوا اصحابی فمن سبھم فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین: یعنی تم میرے صحابہ کو گالی مت دو، جس نے صحابہ کو گالی دی، اس پر خدا تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کا صحابی ہونا بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے۔زید اُن کو ظالم، غاصب، غدار کہہ کر انہیں منہ بھر گالیاں دیں تو زید پر بحکم حدیث خدا تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوئی۔ تو زید جلد اپنی رافضیت اور تبرا گوئی سے توبہ کرے اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو گالی دے کر اپنی عاقبت کو برباد نہ کرے۔

(فتاوی اجملیہ: ج1: ص116)

# جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ رافضی ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے، اس کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: یہاں پر ایک عالم صاحب آئے ہوئے ہیں، انہوں نے ایک مقام پر تقریباً چالیس پچاس آدمیوں کے مجمع میں فرمایا کہ کافر ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا، اس کی بھی شفاعت اور بخشش ہوگی، اور کافر سے مراد قادیانی، رافضی وغیرہ لیتے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ میری اُمت میں تہتر فرقے ہو جائیں گے ایک ناجی باقی ناری، لیکن ناری ہمیشہ نار میں نہ رہے گا، اپنی سزا پاکر بخشا جائے گا، اللہ تعالیٰ نے کہیں قرآن پاک میں نہ فرمایا کہ کافر ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔انہیں تہتر فرقوں میں قادیانی رافضی وغیرہ ہیں۔

ان عالم صاحب کا بیان سن کر عوام کے خیالات بہت منتشر ہو گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ گنہگار اور فرقۂ باطلہ میں کیا فرق رہا؟ مستحق عذاب نار گنہگار بھی اور کافر بھی، بہر حال گنہگار مسلمان کم سزا پائیں گے اور کافر زیادہ۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ عالم صاحب کا قول صحیح ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو عالم صاحب پر شرعاً کیا حکم ہے؟

**جواب:** اس عالم کی اتنی بات تو صحیح ہے کہ اس امت میں تہتر فرقے ہوں گے، ان میں ایک فرقہ ناجی ہے اور باقی بہتر فرقے ناری ہیں اور رافضی قادیانی وغیرہ ناری فرقوں میں سے ہیں۔اس کے علاوہ حدیث شریف پر یہ افترا ہے کہ:

1.....ناری فرقوں کے لئے: خلود فی النار: نہیں ہے۔

2.....اور اہل کفر قابلِ مغفرت ہیں۔

3.....اور حضور اکرم ﷺ اہل کفر کی شفاعت کریں گے۔

اس کی یہ تینوں باتیں قرآن کریم وحدیث کے بالکل خلاف ہیں۔اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:وعداللّٰہ المنٰفقین والمنٰفقٰت والکفّار نار جھنّم خٰلدین فیھا: یعنی اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کاوعدہ دیا ہے،جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوگیا کہ کفار ومنافقین کیلئے:خلود فی النار: ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ نار میں رہیں گے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ کفر کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔قرآن کریم میں ہے:ان اللّٰہ لا یغفر ان یّشرک بہ ویغفر مادون لمن یّشآء: یعنی بیشک اللہ تعالیٰ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کفر کی مغفرت نہیں کرتا۔تو اگر کافر کی مغفرت مان لی جائے تو اس سے کفر کی مغفرت لازم آئے گی اور یہ قرآن کریم کی صریح مخالفت۔تو ثابت ہوگیا،اللہ تعالیٰ جل شانہ کافر کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔

اسی طرح یہ بھی قرآن کریم میں ہے:فما تنفعھم شفاعۃ الشّافعین:کفار کوشفاعت کرنے والوں کی شفاعت کچھ نفع نہ دے گی۔

اس آیت کریمہ اور پہلی آیات سے ثابت ہوگیا کہ کافر قابل مغفرت نہیں اور اس کیلئے شفاعت نافع نہیں،کوئی شفیع ان کی شفاعت نہیں کرے گا،تو حضور اکرم ﷺ بھی کفار کی شفاعت نہیں کریں گے۔

لہٰذا اس نام کے عالم کا قول غلط وباطل ہے اور آیات قرآنی اور حدیث شریف اور کتب عقائد کے خلاف ہے، اور خدا تعالیٰ جل شانہ اور حضور اکرم ﷺ کا صریح مقابلہ اور مخالفت ہے،تو اس پر تجدید ایمان ضروری ہے۔

(فتاوی اجملیہ:ج1:ص271)

# شیعہ کافر و مرتد ہے، اِن کا سنی المذہب عورت سے نکاح بالاتفاق باطل وحرام ہے:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: ایک مسماۃ سنی المذہب کا نکاح اس کے تایا نے جو خود حنفی سنی المذہب ہے ایک رافضی سے کر دیا، مسماۃ کا والد پاکستان تھا۔ نکاح ہندوستان میں ہوا۔ اب مسماۃ کا باپ اپنی صاحبزادی کو پاکستان لے آیا ہے۔ لڑکی کی عمر بوقت نکاح 17 سال تھی، اب 23 سال ہے۔ سوال یہ ہے کہ مسماۃ کا نکاح ہوا یا نہیں؟ کیا دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟

**جواب**: آج کل کے عام طور پر روافض ضروریات دین کے منکر ہیں اور خصوصاً جو حضرات شیخینؓ یعنی امیر المؤمنین خلیفہ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ وامیر المؤمنین خلیفہ دوم سیدنا فاروق اعظمؓ پر سب وشتم اور لعن طعن وتبرا کرتے ہیں یا اس سے راضی ہیں، وہ بلاشبہ کافر و مرتدین ہیں۔

فتاوی عالمگیری: میں ہے: الرافضی اذا کان یسب الشیخینؓ ویلعنھما والعیاذ باللّٰہ فھو کافر (وفی ایضا) من انکر خلافۃ عمرؓ فی اصح الاقوال کذافی الظھیریۃ: وفیہ اخر احکامھم، وھولاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین: کذافی الظھیریۃ:

ان عبارات سے ثابت ہوگیا کہ عام طور پر روافض منکرین ضروریات دین، اور خارج عن الاسلام اور کافر مرتدین ہیں۔ پھر جب ان کا کافر و مرتد ہونا ثابت ہوگیا تو اِن کا کسی سنی المذہب عورت سے نکاح بالاتفاق باطل وحرام ہے۔

فتاوی عالمگیری: میں ہے: تصرف المرتد ای ردتہ علی اربعۃ اوجہ، منھا ماھو باطل بالاتفاق نحو النکاح فلایجوز لہ ان یتزوج امرأۃ مسلمۃ لامرتدۃ ولاذمیۃ ولاحرۃ ولامملوکۃ:

لہذا اس مسماۃ سنی المذہب کا جو اِس رافضی سے نکاح کیا گیا ہے تو بلاشبہ یہ نکاح شرعاً باطل ہے، سرے سے منعقد ہی نہیں ہوا، تو یہ عورت اپنا دوسرا نکاح کسی سنی المذہب سے یقیناً کرسکتی ہے۔

(فتاوی اجملیہ: ج1: ص273)

## شیعوں سے نکاح وقرابت داری کرنے،ان سے میل جول اور اختلاط رکھنے کا حکم۔اور جو شخص شیعوں کے ساتھ نکاح وقرابت کرتا ہے اور ان کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے اور ان کے ساتھ کھاتا پیتا ہے اس کی امامت کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:زید سنی العقیدہ ہے اور ایک مسجد میں پیش امام ہے،اس کی شادی سنی العقیدہ شخص کے یہاں ہوئی ہے،زید کی بیوی بھی سنی العقیدہ ہے،زید کی بڑی سالی کا نکاح ایک شیعہ کے ساتھ ہوا ہے،اور ابھی زید کے خسر نے اپنی دولڑکیوں کی شادی سنی العقیدہ کے ساتھ کی،ان شادیوں میں پیش امام اور ان کا ہم زلف جو کہ شیعہ ہے مع اہل وعیال شریک رہے۔

کیا ایسے شخص کے پیچھے باوجود سنی ہونے کے شیعوں میں قرابت داری کرے نماز جائز ہے؟

**جواب:** شیعوں اور بدمذہبوں سے نکاح وقرابت داری کرنا اور اس کی بناپر ان سے میل جول اور اختلاط رشتہ داروں کی طرح کرنا ممنوع وخلافِ شرع ہے۔حدیث شریف میں ہے:

ان اللّٰہ اختارنی واختارلی اصحاباواصھارا وسیأتی قوم یسبونھم وینتقصونھم فلاتجالسوھم ولاتشاربوھم ولاتؤاکلوھم ولاتناکحوھم:

**ترجمہ:** یعنی بیشک اللہ تعالٰی نے مجھ کومنتخب کیا اور میرے لئے اصحاب خویش واقارب منتخب کئے اور عنقریب ایک قوم آئے گی جو انہیں گالیاں دے گی اور ان کی تنقیص شان کرے گی،پس تم ان کے پاس مت بیٹھو،اور ان کے یہاں مت کھاؤپیو،اور ان کے ساتھ مت نکاح کرو۔

اس حدیث شریف سے تمام بدمذہبوں سے عموماً اور شیعوں سے خصوصاً نکاح وقرابت داری کرنے،ان سے میل جول اور اختلاط رکھنے کی مخالفت ثابت ہوگئی اور زید کو اگر چہ سنی العقیدہ ہے وہ اگر شیعوں کے ساتھ نکاح وقرابت کرتا ہے اور ان کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے اور ان کے ساتھ کھاتا پیتا ہے اور ان سے قرابت کی بناپر میل جول کرتا ہے تو وہ کھلی ہوئی حدیث شریف کی مخالفت کرتا ہے،جو اس کے فسق کو مستلزم ہے،پھر جبکہ اس کا یہ فسق ظاہر ہوگیا تو اس کے پیچھے نماز مکروہ واجب الاعادہ ہے۔(فتاوی اجملیہ:ج 1:ص 274)

# روافض کو اہل قبلہ کہنا اور جاننا قرآن وحدیث کے مخالف ہے:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں: زید کہتا ہے کہ اہل قبلہ کو ہم کافر نہیں کہتے ،اور اہل قبلہ زید اُس کو کہتا ہے جو قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتا ہو۔

میرے خیال سے قادیانی، رافضی، چکڑالوی اور جس قدر فرق باطلہ نظر میں آتے ہیں سب قبلہ رُخ ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔ زید کے قول کے بموجب اس فرقہ والوں کو کفر کا فتوی دینا خلافِ شریعت ہوا۔ یا اہل قبلہ کی شرح شریعت نے اور طرح کی ہو گی؟ چاہتا ہوں کہ اہل قبلہ کی شرح مطابق شرع شریف مفصل اور مدلل طور پر فرمائی جائے۔

**جواب**: زید جاہل ہے اور اپنے اس قول (کہ اہل قبلہ وہ ہے جو قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتا ہو) میں کاذب اور مفتری ہے۔ اہل قبلہ کے اس معنی کے لحاظ سے تو جو شخص پانچوں وقت قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا ہو اور صرف ایک وقت بت کو سجدہ بھی کرتا ہو تو زید اُس کی بھی تکفیر نہیں کرے گا۔ کہ وہ خود ہی یہ کہتا ہے کہ ہم اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے۔ بلکہ زید کے نزدیک روافض وغیرہ فرق ضالہ کی بھی تکفیر غلط قرار پاتی ہے کہ وہ بھی اہل قبلہ ہیں، یعنی قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں، بلکہ زید کے نزدیک منافقین کی وہ تکفیر جو قرآن وحدیث میں وارد ہوئی اور خلف وسلف تمام امت سے منقول ہے، وہ بھی غلط اور باطل ٹھہرتی ہے کہ منافقین بھی تو قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے، تو وہ بھی اہل قبلہ ہوئے اور زید بایں معنی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتا۔ لہذا زید احکام قرآن کا مخالف، احادیث کا منکر، ساری امت کے عقیدہ کو غلط اور باطل قرار دینے والا ٹھہرا۔

الحاصل زید کی یہ اہل قبلہ کی تعریف غلط اور باطل ہے۔ کتب عقائد اور فقہ میں اہل قبلہ کی صحیح تعریف موجود ہے۔ عقائد کی مشہور کتاب: شرح فقہ اکبر: میں ہے:

جان لو کہ اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین میں موافق ہوں، جیسے عالم کا حادث ہونا، اجسام کا حشر ہونا، اللہ تعالیٰ جل شانہ کا علم تمام کلیات وجزئیات کو محیط ہونا، اور جو اہم مسئلے اس کے مثل ہیں۔ جو شخص عمر بھر طاعتوں اور عبادتوں میں رہے اور اس کے ساتھ یہ اعتقاد بھی رکھتا ہو کہ عالم قدیم ہے، یا حشر نہ ہوگا، یا اللہ تعالیٰ جل شانہ کو جزئیات کا علم نہیں، وہ اہل قبلہ نہ ہوگا۔

اور اہل سنت کے نزدیک اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہنے سے مراد ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی علامت اور نشانی نہ پائی جائے اور کوئی موجب کفریات اس سے صادر نہ ہو۔

یہی حضرت ملا علی قاریؒ اسی :شرح فقہ اکبر: میں چند صفحات کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں رکھتے تھے اس سے فقط قبلہ کی طرف رخ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو وحی میں سہو ہوا، انہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ کی طرف بھیجا تھا۔اور بعض نے تو یہ کہا کہ حضرت مولیٰ علیؓ خدا ہیں۔یہ لوگ اگر چہ قبلہ کی طرف نماز پڑہیں مسلمان نہیں۔اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے۔

فقہ کی مشہور کتاب :ردالمحتار حاشیہ در مختار: میں ہے:لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان فمن اھل القبلۃ المواظب طول عمرہ علی الطاعات:

**ترجمہ**: ضروریات اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگر چہ وہ اہل قبلہ ہی سے ہو اور تمام عمر طاعات میں گذارے۔

ان عبارات سے ظاہر ہو گیا کہ اہل قبلہ وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتے ہوں۔نہ ان میں کفر کی کوئی نشانی پائی جائے، نہ ان سے کوئی بات موجب کفر صادر ہو تو فقہائے کرام اہل قبلہ کے یہ معنی مراد لے کر حکم فرماتے ہیں کہ اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں۔اور جس پر کوئی علامت کفر کی ہو یا اس سے کوئی کفری قول صادر ہوا ہو، یا وہ کسی کفر سے راضی ہو وہ اہل قبلہ میں داخل ہی نہیں، چاہے وہ قبلہ کی طرف رخ کر کے ہماری سی نماز پڑھے، شرعاً اس کی تکفیر کی جائے گی۔لہذا زید سخت جاہل ہے، کوئی کتاب اس کی موافقت نہیں کر سکتی اور اس کا یہ قول سراسر غلط اور باطل ہے۔

(فتاوی اجملیہ:ج1:ص277)

## خوجہ مذہب والا فرقہ درحقیقت روافض کی شاخ ہے، اُن کا جنازہ پڑھنے پڑھانے اور اُن کے ساتھ میل جول رکھنے، اور اُن کے مذہبی اُمور میں شرکت کرنے کا حکم:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درج ذیل مسائل میں کہ:

1.....خوجہ مذہب والا فرقہ درحقیقت روافض کی شاخ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو روافض کی اقسام ثلثہ میں سے کس

قسم میں داخل ہے؟اور اگر نہیں تو اس فرقہ کا اصل مذہب کیا ہے؟ یہ فرقہ ناجیہ میں داخل ہے یا نہیں؟ خوجہ مذہب کی حقیقت واضح فرمائیں۔

2.....خوجہ مذہب والے کی نماز جنازہ سنیوں کو پڑھنی پڑھانی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ نیز خوجہ مذہب کے دیگر مذہبی اُمور میں ان کے کھانے پینے میں سنیوں کی شرکت شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ جو باوجود علم کے خوجہ مذہب یا کسی گمراہ فرقہ سے تعلقات مذہبی قائم رکھے، ان کے بتائے مشورہ میں ان کے کھانے پینے میں شرکت کرے، ایسے لوگوں کا شرعاً کیا حکم ہے؟

3.....آغا خان کس عقیدہ کا آدمی ہے؟ اس کی اتباع شرعاً درست ہے یا نہیں؟ جو شخص آغا خان کو اپنا مذہبی پیشوا ومقتدا جانے، امام فی المذہب عقیدہ رکھے اور اس کو باعلان آقا و نامدار رکھے، ایسے شخص کا شرعاً کیا حکم ہے؟ اور یہ آغا خان کے متبعین کو شرعاً کافر و مرتد سمجھنا روا ہے یا نہیں؟

**جواب: 1**.....خوجہ مذہب روافض ہی میں داخل ہے اور یہ فرقہ ہرگز ہرگز فرقہ ناجیہ نہیں ہے کہ فرقہ ناجیہ صرف اہل سنت والجماعت ہے۔ ترمذی شریف میں حدیث شریف ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

میری اُمت تہتر مذہب پر متفرق ہو جائے گی لیکن سوائے ایک مذہب کے سب کے سب دوزخی ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ ایک فرقہ کون سا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ مذہب جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہو گیا کہ جو فرقہ صحابہ کرامؓ کو نہ مانے اور ان کے طریقہ پر نہ چلے وہ یقیناً دوزخی ہے، اور ظاہر ہے کہ جب خوجہ مذہب روافض سے ہے تو وہ نہ صحابہ کرامؓ کو مانتے ہیں نہ ان کے طریقہ پر چلتے ہیں ہے تو ان کا دوزخی ہونا حدیث شریف سے ثابت ہو گیا۔

دارقطنی: کی حدیث میں ہے جو حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: سیأتی من بعدی قوم لهم نبز يقال لهم الرافضة فان ادركتهم فاقتلهم فانهم مشركون قال فقلت يارسول الله ﷺ اما العلامة فيهم؟ قال يفرطونك بماليس فيك ويطعنون على السلف:

**ترجمہ**: عنقریب میرے بعد ایک قوم آئے گی جس کا لقب رافضی کہا جائے گا، تو اگر انہیں پائے تو اُن کو قتل کر ڈالنا کہ وہ مشرک ہیں۔ حضرت علیؓ نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! اُن کی علامت کیا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا وہ لوگ تیرے متعلق حد سے تجاوز کریں گے یہاں تک کہ جو بات تجھ میں نہیں ہے وہ بھی کہیں گے اور سلف پر طعن

کریں گے۔

اس حدیث شریف نے روافض کا نام اور علامت اور حکم سب کچھ ہی ظاہر کردیا تو یہ فرقہ رافضی ہونے کے باوجود فرقہ ناجیہ کیسے ہوسکتا ہے.....؟؟؟

**2**.....جب فرقہ خوجہ گمراہ روافض میں سے قرار پایا تو اس فرقہ کے کسی شخص کی نماز جنازہ سنیوں کو کس طرح جائز ہوسکتی ہے؟ حدیث شریف میں تو یہاں تک ممانعت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

:ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم: اور بدمذہب بیمار ہوں تو اُن کی عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو اُن کی نماز جنازہ میں حاضر نہ ہوں۔

اسی طرح ان کے مذہبی اُمور اور کھانے پینے میں سنیوں کو شریک ہونا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے جس کو عقیلی حضرت انس؄ سے راوی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

:عن انس؄:ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابا واصھارا وسیأتی قوم یسبونھم وینتقصونھم فلاتجالسوھم ولاتشاربوھم ولاتؤاکلوھم ولاتناکحوھم لاتصلوا علیھم ولاتصلو معھم:

**ترجمہ**: یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو منتخب کیا اور میرے لئے اصحاب خویش واقارب منتخب کئے اور عنقریب ایک قوم آئے گی جو انہیں گالیاں دے گی اور ان کی تنقیص شان کرے گی، پس تم ان کے پاس مت بیٹھو، اور ان کے یہاں مت کھاؤ پیو، اور ان کے ساتھ مت نکاح کرو۔

اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہوگیا کہ ان کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا شرعاً ممنوع ہے۔ اب باوجود اس کے جو اُن کے اُمور میں شرکت کرے، ان کے ساتھ کھائے، پئے، وہ فاسق اور مرتکب حرام ہے، اور ان احادیث کے احکام کے خلاف ہے۔

**3**.....مذہب خوجہ اور آغاخان کی کوئی کتاب اگر نظر سے گزری ہوتی تو اس سے اُن کا پورا عقیدہ اور اُن کے مذہب کی پوری حقیقت پیش کردی جاتی لیکن چونکہ اس مذہب کی گمراہی وضلالت اور آغاخان کا گروہ ضال سے ہونا علم نہیں ہے۔ اس لئے مجمل احکام تحریر کئے گئے۔

لہٰذا اس کا اتباع کسی طرح شرعاً درست نہیں اور جو شخص اسے اپنا پیشوا ومقتدا اور امام فی المذہب یا آقائے نامدار مانے اور اس کا اتباع وپیروی کرے وہ یقیناً گمراہ ضال اور بے دین ومخالف اہل سنت والجماعت ہے۔

(فتاوی اجملیہ:ج1:ص291)

## صحابہ کرامؓ کے گستاخ سے سلام وکلام کرنا،عزت کرنا،وعظ وتبلیغ سننا،کھانا پینا،نکاح کرنا،بیعت کرنا،اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور تعلقاتِ اسلامی برتنا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین درج ذیل مسائل کے بارے میں کہ:زید جو حنفی سنی مسلمان ہونے کا دعوی کرتا ہے،سنی مسلمانوں کے مجمع میں اپنے مندرجہ ذیل عقائد کا اعلان کرتا ہے،اس استحکام کے ساتھ کہ اگر مارتے مارتے مار بھی ڈالا جائے تو عقائد نہ بدلوں گا:

1.....حضور اکرم ﷺ کے خلیفۂ اوّل حضرت علیؓ تھے اور آخر خلیفہ حضرت حسنؓ،ان کے علاوہ کوئی خلیفہ حق نہیں، خلفائے ثلاثہؓ ہرگز خلیفہ نہیں۔(معاذاللہ)

2.....حضور اکرم ﷺ کا جنازہ پڑا ہوا تھا اور اصحاب مع خلفائے ثلاثہؓ حضرت علیؓ کے گھر کے کواڑ توڑ کر اندر گھس گئے،کواڑ توڑ کی شدت میں خاتون جنت کا حمل ساقط ہو گیا تھا۔یہ تھے اصحاب۔نیز اصحاب نے خاتون جنت کے مکان میں آگ لگادی تھی۔(معاذاللہ)

3.....حضور اکرم ﷺ کے بعد سب سے افضل درجہ اہل بیت کا ہے،صحابہؓ کا دوسرا درجہ ہے۔

4.....حضرت امیر حمزہؓ سیدالشہدا نہیں ہیں،ان کے سیدالشہدا ہونے کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ حضرت حسینؓ سیدالشہدا ہیں۔

5.....زید مذکور سلسلہ قادریہ میں بیعت ہے۔

6.....زید مذکور کا دعوی ہے کہ ایک دوسرے مرشد سے وہ چاروں سلاسل میں خلافت بھی حاصل کر چکا ہے۔

7.....زید مذکور میلاد شریف پڑھتا ہے اور بزعم خود تبلیغ کا بڑا شائق ہے،ہر جگہ کوشش کرتا ہے کہ اس کو تبلیغ کا موقع دیا جائے۔

## براہ کرم بحوالہ قرآن وحدیث شریف فتوی صادر فرمایا جائیں کہ:

1.....کیا زید مذکور کی بیعت سلسلہ قادریہ طیبہ میں قائم رہی اور فسخ نہ ہوئی؟

2.....کیا زید مذکور کی خلافت اربعہ سلاسل میں قائم رہی اور فسخ نہ ہوئی؟

3.... کیازید مذکور کو حنفی سنی مسلمانان کے مجمع میں میلاد شریف پڑھنے اور تبلیغ کرنے کا حق ہے؟

4.... کیازید مذکور کو ان جملہ حقوق سے محروم نہ کیا جائے اور شدت کے ساتھ نہ روکا جائے؟

5.... کیازید مذکور سے قطع تعلق کرنا ضروری نہیں؟

6.... کیازید مذکور سے تعلقات اسلامیہ رکھنے والا گنہگار نہیں؟

**نوٹ**:

زید مذکور کا یہ بھی بیان ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بوقت وصال ارشاد فرمایا تھا کہ قلم دوات لاؤ تا کہ میں ایک وصیت لکھ دوں جس سے آئندہ تمہارے درمیان نفاق باقی نہ رہے۔

اس سے زید کا منشا یہ ہے حضور اکرم ﷺ حضرت علیؓ کو خلیفۂ اوّل مقرر کرنا چاہتے تھے لیکن جان نثاران رسالت نے یہ عرض کیا کہ ہم کو کسی وصیت کی ضرورت نہیں ہم سب کیلئے کتاب اللہ کافی وافی ہے (معاذاللہ)۔

**جواب**: 2:1.... زید مذکور اپنے عقائد مندرجہ فی السوال کی بنا پر ہرگز ہرگز حنفی سنی مسلمان نہیں بلکہ کھلا ہوا تبرائی رافضی کافر مرتد ہے، اس کے عقیدے نمبر ایک پر ہی ردالمحتار: میں تصریح فرمائی: وان انکر خلافة الصدیقؓ وعمرؓ فھو کافر: اگر سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ کی خلافت کا انکار کیا تو وہ کافر ہے۔

تو جب زید کا کافر ہونا ثابت ہو چکا تو خود اس کی سلسلہ قادریہ کی بیعت اور سلاسل اربعہ کی خلافت فسخ اور قطع ہو گئی، تو یہ نہ کسی کو بیعت کر سکتا ہے، نہ کسی کو اس کی بیعت کرنی جائز۔

3.... زید مذکور مسلمانوں کے کسی مجمع میں نہ میلاد شریف پڑھ سکتا ہے نہ ان عقائد کی تبلیغ کر سکتا ہے، کیونکہ ان میں اس کی تعظیم لازم آتی ہے: وقد وجب اھانته شرعاً:

6:4.... زید مذکور کا جب کفر ثابت ہو چکا تو اس سے قطع تعلقاتِ اسلامی ضروری ہے۔ مسلم شریف کی حدیث ہے جو حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

:یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا اباء کم فایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم:

**ترجمہ**: آخر زمانہ میں ایسے فریبی اور جھوٹے ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم نے سنا نہ تمہارے باپ دادا نے، تو تم اپنے آپ کو اُن سے بچاؤ اور انہیں اپنے سے بچاؤ، کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

دوسری حدیث شریف میں ہے جس کو عقیلی نے حضرت انس ؓ سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

عن انسؓ:ان اللّٰہ اختارنی واختارلی اصحاباواصہاراو سیأتی قوم یسبونہم ویذتصونہم فلاتجالسوھم ولاتشاربوھم ولاتؤاکلوھم ولاتناکحوھم:

**ترجمہ:** یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو منتخب کیا اور میرے لئے اصحاب خویش وا قارب منتخب کئے اور عنقریب ایک قوم آئے گی جو انہیں گالیاں دے گی اور ان کی تنقیص شان کرے گی، پس تم ان کے پاس مت بیٹھو، اور ان کے یہاں مت کھاؤپیو، اور ان کے ساتھ مت نکاح کرو۔

اِن احادیث سے ثابت ہوگیا کہ جو شخص حضرات صحابہ کرامؓ کو گالیاں دے، یا ان کی تنقیص شان بیان کرے، یا ان پر افترا کرے، یا ان پر جھوٹا الزام لگائے، یا ان کیلئے خلافِ واقعہ باتیں گڑھ کر مسلمانوں کو فریب دے۔ اس سے قطع تعلق کا اسلامی حکم خود حضور اکرم ﷺ نے دیا ہے۔

زید کے ان اقوال میں صحابہ کرامؓ کو گالیاں بھی ہیں، ان کی تنقیص شان بھی ہے۔ ان پر افترا بھی ہے، ان پر جھوٹے الزام بھی ہیں، تو زید سے قطع تعلق کا حکم حدیث شریف سے ہی ثابت ہوگیا۔

لہٰذا اس زید سے سلام وکلام کرنا، اس کی عزت وعظمت کرنا، اس کا وعظ وتبلیغ سننا، اس کے ساتھ کھانا پینا، اس سے نکاح کرنا، اس سے بیعت کرنا، اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور تعلقاتِ اسلامی برتنا سب ناجائز وحرام ہیں۔ اور جو اس سے تعلقات باقی رکھےگا وہ گنہگار اور مرتکب حرام ہے۔(فتاوی اجملیہ:ج1:ص298)

# صحابہ کرامؓ کے گستاخ وبےادب کی امامت کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: جو امام، صحابہ کرامؓ کی تنقید کرتا ہو، اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا ہو اگرچہ تنقید کرتے ہیں تو اس کا یہ معنی نہیں کہ ہم ان کی تنقیص وتوہین کرتے ہیں۔ کیا ایسے عقائد والے امام کے پیچھے نماز درست ہے؟

زید کا عقیدہ صحابہ کرامؓ کی تنقید کسی حد تک درست نہیں، جب سرکار دو عالم ﷺ کی یہ حدیث ہے کہ: میری سنت اور خلفائے راشدینؓ کی سنت کو اپنے اُوپر لازم رکھو اور اسے دانتوں سے پکڑلو۔ پھر ہم اسے تنقید کرتے ہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کا معنی یہ نہیں کہ ہم اس کی تنقیص وتوہین کرتے ہیں۔

تو کیا اس تنقید کرنے والے پر خلاف سنت کا فتوی عائد نہیں ہوگا؟

**جواب:** کسی پر تنقید کرنا اکثر اس کی توہین وتنقیص کو مستلزم ہوا کرتی ہے، اور جو تنقید کا عادی بن جائے تو

اس سلسلہ میں تنقید میں ایسی باتیں کہے گا جو توہین و تنقیص کو مستلزم ہوں گے۔

لہذا شخص مذکور فی السوال سے شانِ صحابہ کرامؓ میں اگر ایسی تنقیص اتفاقاً صادر ہو گئی ہے تو اس پر توبہ لازم ہے، اور پھر جب وہ ایسا آئندہ نہ کرے تو اس کی اقتدا میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر وہ حضرات صحابہ کرامؓ پر ایسی تنقیص کرنے کا عادی ہی ہو گیا تو وہ تنقیص کنندہ شانِ صحابہؓ کا گستاخ و بے ادب ہے۔ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے، اس کے ساتھ میل جول نہ رکھا جائے، خود حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

:لاتسبوا اصحابی فانه یجیء قوم آخرالزمان یسبون اصحابی فلاتصلوا علیهم ولاتصلوا معهم ولاتناکحوهم ولاتجالسوهم وان مرضوا فلاتعودوهم:

**ترجمہ**: میرے صحابہ کو بُرا مت کہو، بیشک آخری زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو میرے صحابہ کو بُرا کہے گی تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو، ان کے ساتھ نکاح نہ کرو، ان کے ساتھ نہ بیٹھو، اور اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔

اس حدیث شریف میں شانِ صحابہ کرامؓ کے گستاخ و بے ادب کا حکم ظاہر ہو گیا کہ نہ اس کو امام بنایا جائے، نہ اس سے معاملات باقی رکھیں جائیں۔ (فتاوی اجملیہ: ج1: ص304)

# ماتم کرنے اور تعزیہ کو قرآن کی طرح کہنے والوں کا حکم:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: ڈھول تاشہ محرم وغیرہ میں بجانا، ماتم کرنا خصوصاً جبکہ مسجد بھی قریب ہو، زیر مسجد ڈھول کا بجانا کیسا ہے؟ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تعزیہ کا ادب قرآن کی برابر ہے، یہ خیال کیسا ہے؟

**جواب**: محرم میں ڈھول تاشہ بجانا اور ماتم کرنا حرام و ناجائز ہے اور مسجد کے قریب ان کا بجانا اشد حرام اور شرمناک جرأت ہے، پھر خصوصاً اوقاتِ نماز و جماعت میں ان کو بجاتے رہنا انتہائی شدید ترین حرام کا ارتکاب کرنا اور عبادت میں خلل اندازی کرنا ہے جو مسلمان کی شان سے بہت زیادہ بعید ہے۔

پھر جو لوگ اس تعزیہ کا ادب قرآن کریم کے برابر خیال کرتے ہیں وہ سخت جری و دلیر ہیں کہ کلامِ الٰہی کے برابر اس منگھڑت تعزیہ کو خیال کر کے اپنی دین سے بے تعلقی اور انتہائی جہالت کا اظہار کرتے ہیں (العیاذ باللہ)۔ لہذا ان لوگوں پر شرعاً توبہ و استغفار لازم ہے بلکہ انہیں تجدید ایمان و نکاح کرنا بھی ضروری ہے۔

(فتاوی اجملیہ: ج4: ص37)

## تعزیہ بنانے اور روافض کے مرثیہ پڑھنے کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بعض آدمی محرموں کے سامنے کھڑے ہوکر مرثیہ پڑھتے ہیں۔زید کہتا ہے کہ یہ طریقہ غلط ہے،بکر صحیح بتاتا ہے۔زید کا قول صحیح ہے یا بکر کا؟

محرم کو بعض آدمی کاندھا لگانا ثواب سمجھتے ہیں،عام آدمیوں کو بھی کاندھا لگانا چاہئے یا نہیں؟

**جواب:** اس زمانہ میں تعزیوں کا بنانا شرعاً ممنوع ہے،پھر اس کو نقل روضہ شہید کربلا قرار دے کر اور اس کے سامنے کھڑے ہوکر روافض کے مرثیئے پڑھنے غلط عقیدہ وفعل ہے،لہذا زید کا قول صحیح ہے۔

تعزیوں کا گشت کرانا یا منگھوت کربلا کی طرف دفن کے لئے لے جانا سب جاہلانہ رسم ہے،پھر اس کے کاندھا لگانے کو ثواب سمجھنا جاہلانہ خیال اور روافض کا طریقہ ہے،شریعت میں ان اُمور کی کوئی اصل نہیں۔لہذا انہیں ہرگز کاندھا نہ لگانا چاہئے۔(فتاوی اجملیہ:ج4:ص42)

## تعزیہ بنانے اور محرم کے دیگر رسموں کا حکم،اور ایسے اُمور کو بجالانے والے کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس سے بیعت کرنے کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع ان مسائل میں کہ:

1.....حضرت حسینؓ کی یادگار کے سلسلہ میں جو عزاداری ہندوستان یا دیگر مقامات پر ہوتی ہے،اس کی کیا اصلیت ہے اور اس کی بابت کیا جواز ہے؟

2.....کیا تعزیہ ہر سال دفن کرنا جائز ہے؟اگر ہے تو کہاں سے ثبوت ہے؟

3.....بروقت ادا کرنے رسم عزاداری ننگے سر ہونا،منہ پیٹنا،سیاہ پوش ہونا،میلا اور بوسیدہ لباس زیب تن کرنا کہاں تک درست ہے؟اور سات محرم الحرام کو حضرت عباس علمبردار کا علم نکالنا،اس کے ہمراہ ننگے پیر پھرنا،نوحہ کرنا اور اقسام اقسام کے مرثیئے پڑھنا کیسا ہے؟نیز ڈھول اور تاشہ وغیرہ بجانا،یا تعزیہ کو سجدہ تعظیمی کرنا،تعزیہ کے سامنے جاکر دلی مرادیں طلب کرنا،عورتوں کو اس کی زیارت کرنا جیسا کہ آج کل عموماً طریقہ ہوتا ہے،ان کا کیا حکم ہے؟مزار اور قبر پر سجدہ تعظیمی کرنا یا بوسہ دینا کہاں تک جائز ہے؟

اگر یہ فعل کسی امام یا مولوی سے وقوع میں آتے ہیں یا وہ اس کی تاکید کرتا ہے تو اس کے پیچھے نماز درست ہے

یا نہیں؟ اور اس کے ہاتھ پر بیعت جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: تعزیہ داری میں اصل جواز کھو کر کے بہت سے خرافات تراش لیئے ہیں، کسی میں پریاں کسی میں براق کی تصویریں، اس کو کوچہ بکوچہ گشت کرانا، اس کے ساتھ باجے تاشے اور ڈھول بجانا، طرح طرح کے کھیل تماشے کرنا، علم نکالنا، مہندی لگانا، اظہارِ غم کرنا، ننگے سر ہونا، روافض کے مرثیئے پڑھنا، نوحہ گانا، سینہ زنی اور ماتم کرنا، سیاہ پوش ہونا، بوسیدہ لباس پہننا، ننگے پیر پھرنا، تعزیہ کو جھک کر سلام کرنا، سجدہ تعظیمی کرنا، اس سے مرادیں مانگنا، اس کو حاجت روا جاننا، عورتوں کو اس کی زیارت کو آنا، مردوں اور عورتوں کا خلط ملط ہونا، لنگر لٹانا، روٹیوں کا اُوپر سے پھینکنا، یہاں تک کہ اس کیلئے ہر آبادی اور ہر شہر کے قریب ایک کربلا گڑھ کر اُس میں تعزیہ کو توڑ کر دفن کردینا وغیرہ خرافات و رسوم سب ناجائز وحرام ہیں اور قرآن وحدیث کے خلاف ہیں۔

اور اس امام یا مولوی کا ایسے ناجائز اُمور کو خود کرنا گناہ عظیم اور بڑی جرأت ہے، اور دوسروں کو ان ناجائز اُمور کے کرنے کی تاکید کرنا اور سخت دلیری ہے، اور اس کے فسق وفجور کی بین دلیل ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کی اقتدا میں نماز نہ پڑھی جائے نہ اس کے ہاتھ پر بیعت کرنی چاہئے۔ (فتاوی اجملیہ: ج4: ص88)

## شیعہ کی مجالس میں شرکت کرنے اور اُن کے ساتھ تعلقات رکھنے والے سے میلاد پڑھوانے کا حکم:

**سوال**: زید عشرہ محرم و دیگر مواضعات میں جا کر اہلِ تشیع کی مجالس میں شریک ہو کر مرثیہ سوز و سلام پڑھتا ہے، اور معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ زید شیعہ لوگوں کی تمام حرکات تبرا وغیرہ میں قطعی شریک کار رہتا ہے یعنی تبرا کہتا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کو بُرا بھلا کہتا ہے، رمضان المبارک کی سنت تراویح کا قائل نہیں ہے، تینوں خلفاءؓ کو بُرا کہتا ہے اور اہل تسنن میں شریک ہو کر سنی بن جاتا ہے اور میلاد پڑھتا ہے۔

ازراہِ نوازش مطلع فرمائیں کہ زید سے میلاد پڑھوانا جائز ہے یا نہیں اور مسلمانوں کو زید کے ساتھ کس قسم کے تعلقات رکھنے چاہئے؟

**جواب**: اگر زید میں فی الواقع یہ اُمور فسق و بدعقیدگیاں ہیں تو اس سے شرعاً ترکِ تعلق کیا جائے اور سلام وکلام سے اجتناب کیا جائے، اور ایسے شخص سے ہرگز ہرگز میلاد مبارک نہ پڑھوایا جائے، کیونکہ اس میں اس کی تعظیم واکرام لازم آتا ہے اور شرعاً وہ تعظیم واکرام کے قابل نہیں بلکہ مسلمانوں پر اس کی اہانت وتحقیر لازم۔ ہدایہ میں ہے

والفاسق من اهل الاهانة(فتاوی اجملیہ:ج4:ص132)

## شیعوں کے ساتھ میل جول رکھنا:

:عن جابربن عبداللّٰہ قال:قال رسول اللّٰہﷺ:ان مجوس ھذہ الامۃ المکذبون ما قدراللّٰہ،ان مرضوا فلاتعودھم وان ماتوا فلاتشھدوھم وان لقیتموھم فلاتسلموا علیھم:

:عن انسؓ:ان اللّٰہ اختارنی واختارلی اصحاباواصھارا وسیأتی قوم یسبونھم وینتقصونھم فلاتجالسوھم ولاتشاربوھم ولاتؤاکلوھم ولاتناکحوھم لاتصلوا علیھم ولاتصلوا معھم: یہ الفاظ رافضی وغیرہم فرق باطلہ کو شامل ہے۔(فتاوی اجملیہ:ج1:ص276)

## غیر مسلم گورنمنٹ کا مسجد کو آثار قدیمہ میں شامل کر کے تفریح گاہ بنانا اور تماشہ کے لئے عام اجازت دینا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:کسی مسجد کو ایک معاہدہ یا اقرار نامہ کے ذریعہ سے جس کی نقل استفتاء کے ہمرشتہ ہے گورنمنٹ ہند بن کے محکمہ آثار قدیمہ کی سپرد کردینا اور اس محکمہ کو مندرجہ اقرار نامہ اختیارات دے دینا اور پابندیاں قبول کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** مسجدیں خاص اللہ تعالیٰ جل شانہ کی مِلک ہیں:قال اللّٰہ تعالیٰ:وانّ المسٰجدللّٰہ:

اور کافر کی ولایت مسلم پر جائز نہیں:لاولایۃ للکافر علی المسلم کما قال اللّٰہ تعالیٰ:لن یّجعل اللّٰہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلا:

اقرار نامہ کی رو سے بہت اُمور میں غیر مسلم حکومت کے مقابلہ میں متولیان مسجد کو مجبور ہوجانا پڑتا ہے۔کیونکہ مسجد کی تعمیر وحرمت قربت ہے اور یہ غیر مسلم سے صحیح نہیں۔

مسجد کی تعمیر مسلمان کے پاک مال سے ہوسکتی ہے۔کافر کا مسجد بنانا اور اپنے روپیہ اور اختیار سے اس کی تعمیر کرنا یا مرمت کرنا جائز نہیں۔کیونکہ مسجد کی تعمیر ومرمت قربت ہے اور وہ غیر مسلم سے صحیح نہیں:در مختار: میں ہے:وشرط سائر التبرعات کحریۃ وتکلیف ان یکون قربۃ فی ذاتہ:

مسجد عبادت کیلئے ہے سوائے معتکف کے،دوسرے کیلئے اس میں کھانا پینا،سونا،پہننا بلکہ دنیا کی باتیں کرنا تک ممنوع ہے۔ان اُمور کی مسلمانوں کو بھی اجازت نہیں چہ جائیکہ مومن وکافر سب کے لئے ایک تماشا گاہ بنا دینا۔

الاشباہ والنظائر: میں ہے:ومن البیع والشراء کل عقدلغیرالمعتکف ویجوز لہ بقدر حاجۃ ان لم یحضرالسلعۃ وانشاد الضالۃ والاشعار والاکل والنوم لغیر غریب ومعتکف والکلام المباح:

مسجدوں میں بلحاظ حرمت مسلمانوں کے بچے تک لانے کی ممانعت ہے۔حدیث شریف میں ہے:جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم وبیعکم وشراء کم ورفع اصواتکم وسیوفکم واقامۃ حدودکم:

مسجد میں آواز بلند کرنے کی ممانعت بھی اسی حدیث شریف سے معلوم ہوگئی، پھر چہ جائیکہ ہر شخص مومن یا کافر کو سیر یا تماشا کے لئے مسجد میں آنے کی تمام اجازت دینا۔

مسجد میں مسلمانوں کو بھی خاص نماز و ذکر کرنے کے لئے آنے کی اجازت ہے اوران کے داخل ہونے کے بھی بہت پابندیاں ہیں۔چنانچہ جنب یعنی بے غسل اور حائضہ اور نفساء مسجد میں داخل نہیں ہوسکتے۔اسی طرح پیاز، لہسن یا کوئی ایسی چیز کھانے والا جس کی بدبو کھانے کے بعد اس کے منہ سے آتی ہو مومن بھی داخل نہیں ہوسکتا۔اسی طرح جس کے بدن پر نجاست لگی ہوئی ہو وہ بھی مسجد میں داخل نہ ہوگا۔

نیز مسلم وغیر مسلم بے پردہ عورتیں بھی آئیں گی علاوہ اس کے کہ بے پردہ عورتوں کا اور پردہ نشینوں کا دن میں جماعتوں کے اوقات میں بھی آنا ممنوع ہے۔

لہذا اب کون تحقیق کرے گا کہ وہ عورتیں حائضہ ہے یا نہیں؟اوراس عام داخلہ کی اجازت کی صورت میں پاک اور ناپاک کا امتیاز کس طرح رہے گا؟اور یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اس کے بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہے یا نہیں؟اور کس کس کا منہ سونگھا جائے گا کہ شرابی تک مسجد میں آئیں گے،اس لئے اس تعمیم سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

یہ اقرار نامہ متولیوں کے شرعی اختیارات سلب کرتا ہے اوراس سے تولیت کو نقصان پہنچتا ہے اور یہ واقف کے منشاء کے خلاف ہے۔

علاوہ بریں متولیوں کو ایسا اقرار نامہ لکھنا اور کسی غیر مسلم کو اسے اختیارات دینا جائز نہیں۔کیونکہ واقف نے جب تصرف کی اجازت نہ دی ہو تو متولی اس تصرف کا اختیار نہیں رکھتا۔(فتاوی اجملیہ:ج2:ص368)

# مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی کا فتوی

## حضور اکرم ﷺ پر جھوٹ باندھنے، سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا انکار کرنے اور حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخ کے ساتھ تعلقات رکھنے، اس کا مرید ہونے اور اس کو پیشوا ماننے اور اس کی مجلس میں بیٹھنے کا حکم:

**سوال:** ایک شخص یہ کہتا ہے کہ میرے پاس ایک کتاب ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس معاہدہ پر حضرت علیؓ کے دستخط نہ ہوں تو وہ معاہدہ باطل ہے۔ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کے سلیکشن میں حضرت علیؓ موجود نہیں تھے، اس لئے ان کی خلافت صحیح نہیں نیز حضرت علیؓ کو دیگر خلفائے راشدین یعنی سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ، سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ اور سیدنا حضرت عثمان غنیؓ پر فضیلت دیتا ہے۔

اسی طرح مذکورہ شخص سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو صحابی ماننے سے انکار کرتا ہے۔ دلیل میں یہ کہتا ہے کہ انہوں نے سیدنا حضرت علیؓ سے جنگ کی اور سیدنا حضرت علیؓ کی خلافت کو تسلیم نہیں کیا۔ سیدنا حضرت علیؓ نے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے نام خط لکھا، انہیں اپنے پاس مدینہ بلایا مگر وہ حاضر نہیں ہوئے۔ جنگ صفین میں صلح کرنے کیلئے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے نمائندہ حضرت عمرو بن عاصؓ نے سیدنا حضرت علیؓ کے نمائندے حضرت ابوموسی اشعریؓ کو

دھوکہ دیا۔

مذکورہ بالا سوالات کا جواب کتاب وسنت اور فقہ حنفی کی رو سے، بحوالہ کتب معتبرہ عنایت فرما کر مذکورہ شخص اور اس کے معتقدین کو گمراہی سے بچائیں۔ نیز اس بات کی وضاحت فرمائیں کہ کیا ایسا شخص سنی مسلمان ہو سکتا ہے؟ کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کو پیشوا جاننا جائز ہے؟ اور جو اس کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اُن کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** مذکورہ شخص نے جس کتاب کا حوالہ دے کر بات کہی ہے، جو سوال میں مذکور ہے، یہ کتاب شیعہ کی لکھی ہوئی ہے اور یہ بات کہنے والا حضور اکرم ﷺ پر افتراء کر رہا ہے، ایسے شخص کے متعلق حدیث شریف میں فرمایا:

ربعی ابن حراش سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ کو خطاب کرتے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر جھوٹ نہ باندھو، کیونکہ جو بھی مجھ پر جھوٹ باندھے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

دوسری روایت حضرت انسؓ سے ہے کہ: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا، پس اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

## خلافت سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ:

قائل مذکور نے افتراء علی النبی ﷺ کر کے جو روایت گھڑی اس کا مقصد خلیفہ اوّل سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا انکار کرتا ہے اور سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت اجماع قطعی سے ثابت ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔

فتاوی عالمگیری: میں ہے کہ: جو شخص سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی امامت کا انکار کرے گا تو وہ کافر ہے۔ اور فتاوی بزازیہ: میں ہے کہ جس نے سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا انکار کیا وہ کافر ہے، صحیح قول کے مطابق۔

شرح مواقف میں سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کو ایسے اجماع سے ثابت کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ جو حق پر مضبوطی سے قائم تھے اور ان کے اتفاق سے اس اجماع کا ثبوت ہے اور ان کے ایسے اتفاق کو اجماع قطعی کہتے ہیں۔

لہٰذا شخص مذکور خلاف سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کا انکار کرنے کے باعث کافر ہے اور جھوٹی روایت بیان کر کے حدیث شریف کی رو سے جہنمی ہے۔

## سیدنا حضرت امیر معاویہؓ:

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ صحابی رسول ہے اور حضور اکرم ﷺ کے رشتہ دار ہیں، صحابہ کرامؓ کے بارے میں قرآن وحدیث میں جتنی بشارتیں آئی ہیں، ان میں سیدنا حضرت امیر معاویہؓ بھی داخل ہیں۔

اسی طرح صحابہ کرامؓ کے فضائل میں بکثرت احادیث مبارکہ مروی ہیں، اُن میں بھی سیدنا حضرت امیر معاویہؓ داخل ہیں۔ اُن میں سے چند احادیث یہ ہے:

**حدیث نمبر1:**

حضور اکرمﷺ نے فرمایا: میرے کسی صحابی کو بُرا نہ کہو، تمہارا پہاڑ بھر سونا خیرات کرنا اِن کے سوا سیر جو کے صدقہ کے برابر نہیں ہوسکتا، نہ ان کے آدھے کے۔

**حدیث نمبر2:**

حضور اکرمﷺ نے فرمایا: تارے آسمان کیلئے امن ہیں اور میں صحابہ کیلئے امن ہوں اور میرے صحابہ میری اُمت کیلئے امن ہیں۔

**حدیث نمبر3:**

حضور اکرمﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، انہیں اپنے طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بناؤ، جس نے میرے صحابہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، جس نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے (اپنے عذاب کی) گرفت میں لے لے۔

**حدیث نمبر4:**

حضور اکرمﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ تارے ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

**حدیث نمبر5:**

حضور اکرمﷺ نے فرمایا: جب تم انہیں دیکھو جو میرے صحابی کو بُرا کہتے ہیں تو کہہ دو کہ تمہارے شر پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو۔

اِن احادیث کے علاوہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے خصوصی فضائل ہیں۔ اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ حضور کریمﷺ کے کاتب وحی بھی تھے اور کاتب خطوط بھی، یعنی جو نامہ و پیام سلاطین وغیرہ سے حضور اکرمﷺ فرماتے تھے وہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ سے لکھواتے تھے۔

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کا شمار عالم و مجتہدین صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے اور خصوصاً مجتہدین صحابہؓ بڑے اشرف و اعلیٰ مانے جاتے تھے۔

ترمذی شریف میں حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی عمیرہؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضور اکرم ﷺ نے :اے اللہ! معاویہ کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا۔یعنی:ھادی:مھدی:اور معاویہ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

حافظ حارث ابن اسامہ نے ایک بہت لمبی حدیث روایت فرمائی ہے،جس میں خلفائے راشدینؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے فضائل ہیں،اُس میں یہ بھی ہے:و معاویہ بن ابی سفیان اعلم امتی و اجودھا: یعنی معاویہ میری اُمت کے بڑے علم،حلم اور سخاوت والے ہیں۔

کسی نے حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ سے پوچھا کہ ابو عبدالرحمٰن !سیدنا حضرت امیر معاویہؓ اور عمر ابن عبدالعزیزؒ میں کون افضل ہے؟تو آپؒ نے فرمایا:سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے گھوڑے کی باگ کا غبار جو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد کے موقع پر واقع ہوا وہ حضرت عمر ابن عبدالعزیزؒ سے ہزار مرتبہ اچھا ہے۔

کیوں نہ ہو کہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ نے حضور اکرم ﷺ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں۔اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ نے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی بہت سے مواقع پر تعریف فرمائی ہیں،انہیں دمشق کا حاکم مقرر کیا اور کبھی معزول نہ فرمایا۔اسی طرح سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے پورے زمانہ خلافت میں سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو حکومت کے عہدہ پر بحال رکھا۔یہ ان دو بزرگ صحابہ کی طرف سے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی انتہائی عظمت و امانت کا اقرار و اعلان ہے۔اور سیدنا حضرت علیؓ نے بہت سے مواقع پر سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی تعریف فرمائی۔

## قارئین کرام!

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق مختصر فضائل ہم نے نقل کر دیئے ہیں۔لہذا جس جاہل شخص نے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی صحابیت کا انکار کیا وہ در پردہ شیعہ ہے اور:تقیہ:کر کے سنی بنا ہوا ہے۔سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا انکار کر کے اس نے شیعیت کا اظہار کر دیا ہے۔

**حاصل کلام یہ ہے کہ:** جس شخص کے متعلق سوال کیا گیا ہے وہ شیعہ ہے اور سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کے انکار اور افتراء علی النبی ﷺ کرنے کی وجہ سے کافر ہے۔مسلمانوں کا اس سے تعلقات رکھنا،مرید ہونا،اور اُس کی صحبت میں بیٹھنا حرام ہے:قال اللّٰہ تعالیٰ:فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظّٰلمین: نصیحت کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

اور پہلے سوال کے جواب میں جب بیان کر دیا گیا کہ یہ کافر ہے تو اس سے اسلام کی تائید کی اُمید رکھنا ہی غلط ہے،کیونکہ کافر کفر کی ہی تائید کرے گا،اس لئے کہ:الکفر ملۃ واحد: تمام کفار ایک ملت ہے۔

(وقار الفتاوی:ج1:ص76)

## صحابہ کرامؓ کوگالی دینے والوں کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:صحابہ کرامؓ کا گستاخ مسلمان ہے یا کافر؟ زید کہتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی بے ادبی کرنا گناہ ہے،کفرنہیں ہے۔جبکہ عمرو کہتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا بے ادب خارج از اسلام ہے۔اس بارے میں وضاحت فرمائیں کہ گستاخ صحابہؓ مسلمان ہے یا کافر؟

**جواب:** کسی مسلمان کوگالی دینافسق ہے۔حدیث شریف میں فرمایا:سباب المسلم فسوق:یعنی مسلمان کوگالی دینافسق ہے۔

اورصحابہ کرامؓ کوگالی دینابڑا گناہ ہے،لیکن سیدناصدیق اکبرؓاورسیدنا فاروق اعظمؓ کوگالی دینا کفر ہے اور دوسرے صحابہ کرامؓ کوگالی دیناحرام ہے۔

:درمختار: میں ہے کہ:اُس کافر کی توبہ قبول نہیں ہوتی جوشیخینؓ(سیدناصدیق اکبرؓاورسیدنا فاروق اعظمؓ) کویاان میں سے کسی ایک کوگالی دے۔

:بحرالرائق: میں جوہرہ کےحوالے سےالحاکم الشہید سےمنقول ہے کہ جس نے شیخینؓ کوگالی دی یابُرا بھلا کہادونوں صورتوں میں کفر ہے۔(وقار الفتاوی:ج1:ص280)

## حضوراکرمﷺ کی توہین اورحضرت عائشہ صدیقہؓ پرتہمت لگانے والوں سے رشتہ داری کرنا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:شیعہ کافر ہیں یا مسلمان؟

**جواب:** جن لوگوں نےتوہینِ نبیﷺ کی،ختم نبوت کا انکار کیا،حضرت عائشہ صدیقہؓ پرتہمت لگائی وہ کافر ہیں۔

حدیث شریف میں قدریہ کے بارے میں ارشادفرمایا:لاتجالسوھم و لاتفاتحوھم:یعنی قدریہ کے ساتھ نہ اُٹھو بیٹھواورنہ ان سے سلام وکلام کرو۔

لہذاجن کےعقیدوں میں خرابی ہےان سے رشتہ داری جائزنہیں۔(وقار الفتاوی:ج1:ص285)

# اہل تشیع کی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: ہمارے علاقہ میں دستور ہے کہ جب کوئی شیعہ شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کیلئے سنی لوگ بھی پہنچ جاتے ہیں۔ پہلے سنی اپنے ہم عقیدہ امام کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھتے ہیں، پھر شیعہ اپنے ہم خیال کے پیچھے پانچ تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اہل سنت کا شیعہ کی اپنے طریقہ کے مطابق نماز جنازہ پڑھنا از روئے شرع جائز ہے یا ناجائز؟ اور اُن سنیوں پر جو حکم شرعی عائد ہوتا ہے اسے بیان کیا جائیں۔

**جواب:** آج کل کے شیعہ عام طور پر تبرائی ہیں۔ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کی خلافت کے منکر ہیں، ان کو (معاذاللّٰه) غاصب و خائن کہتے ہیں، اپنا کلمہ جدا کرلیا ہے، اور یہ کلمہ پڑھتے ہیں: لاالٰه الّاالله محمّدرّسول الله علیّ خلیفة الله بلافصل: یہ شیعوں کا کلمہ ہے، جو تبرا سے خالی نہیں۔

اسی طرح اذان میں بھی اضافہ کر کے سیدنا حضرت علیؓ کو خلیفۂ بلافصل بتاتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کو گالی گلوچ کرتے ہیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ، جن کی براءت قرآن کریم نے کی، آج تک ان پر تہمت لگاتے ہیں۔

ان شیعوں کے متعلق: فتاوی عالمگیری: میں ہے: ولوقذف عائشةؓ بالزنا کفر باللّٰه: اور جس نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت لگائی وہ اللہ تعالی کا منکر ہے۔

اس کے بعد فرمایا: من انکر امامة ابی بکر الصدیقؓ فهو کافر: جس نے حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی امامت کا انکار کیا وہ کافر ہے۔

اور اسی صفحہ پر ہے: وکذٰلک من انکر خلافة عمرؓ فی اصح الاقوال کذافی الظهیرية: اور اسی طرح جس نے سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کی خلافت کا انکار کیا وہ کافر ہے صحیح تر قول کے مطابق، ایسا ہی فتاوی ظہیریہ میں ہے۔

اور فرمایا: وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدين، کذا فی الظهيرية: اور یہ لوگ مذہب اسلام سے خارج ہیں، اور ان کے احکام مرتدوں کے احکام کی طرح ہیں۔ اسی طرح فتاوی ظہیریہ میں ہے۔

ان عقائد والوں کیلئے مغفرت کی دعا کرنا کفر ہے۔ نماز جنازہ بھی دراصل دعا ہے۔ لہذا ان کی نماز جنازہ پڑھنا

بھی کفر ہے۔جن لوگوں نے جان بوجھ کر ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھی وہ توبہ کریں، پھر سے ایمان لائیں اور شادی شدہ ہیں تو نکاح بھی کریں۔(وقار الفتاوی:ج1:ص289)

## شیعہ گستاخ ذاکرین کی مجلس قائم کرنے والوں کے ساتھ تعلقات رکھنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:ایک شیعہ مذہب کے آدمی نے مجلس کروائی۔اس مجلس میں اس شیعہ ذاکر نے حدیث بخاری کا نام لے کر کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حضرت زبیرؓ کو کہا کہ مجھے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ دفن نہ کرنا۔تو حضرت زبیرؓ نے کہا: کیوں؟ تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا: اس لئے کہ میں دنیا میں رہی ہوں تو بھی پاک نہ ہو سکی تو قبر میں بھی پاک نہیں ہو سکتی اور مجھے فائدہ نہیں ملے گا(معاذاللہ)۔

جب حضرت عائشہ صدیقہؓ کو فائدہ نہیں مل سکتا تو سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کو بھی قبر میں حضور اکرم ﷺ سے کوئی فائدہ نہیں مل سکتا(معاذاللہ)۔

یہ بکواس اس شیعہ ذاکر نے بکی ہے۔کیا مجلس کروانے والے کے ساتھ دینی یا دنیوی تعلقات قائم کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یہ بکواس ہم نے خود اپنی کانوں سے سنی تھی۔پھر بھی اس کے ساتھ ہمارے دینی اور دنیاوی تعلقات قائم ہیں۔اب شریعت کی رو سے آگاہ کر دیں کہ اس مجلس کروانے والے کے ساتھ تعلق قائم کرنا گناہ ہے یا نہیں؟

**جواب:** شیعوں کے متعلق ہر مسلمان جانتا ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہیں اور خلفائے ثلاثہؓ پر تبرا کرتے ہیں۔

لہذا اس مجلس کروانے والے سے ملنا جلنا بھی مسلمانوں کیلئے حرام ہے۔ان سے کسی قسم کے تعلقات قائم رکھنا جائز نہیں۔حدیث شریف میں ایسے فرقوں کے بارے میں جو بعد میں نکلیں گے، فرمایا گیا ہے:

:ان مرضوا فلاتعودوھم وان ماتوا فلاتشھدوھم وان لقیتموھم فلاتسلموا علیھم:اگر یہ(بدعقیدہ) بیمار ہو جائیں تو اُن کی تیمارداری نہ کرو، اگر مر جائیں تو اُن کے جنازے میں نہ جاؤ، اور اگر تم سے ملیں تو اُن کو سلام نہ کرو۔

اس کے علاوہ مسلم شریف میں ہے:فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم: یعنی اپنے آپ کو اُن سے جدا کر لینا اور اُن کو اپنے سے جدا کر دینا، ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں اور فتنوں میں ڈال دیں۔

لہذا مسلمانوں کو اِس حدیث مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے شیعوں اور دیگر گمراہ فرقوں سے ہر قسم کے تعلقات

منقطع کر لینے چاہئیں۔(وقار الفتاوی:ج 1:ص 291)

## اثنا عشری شیعہ فرقہ اور اسماعیلی فرقہ کے ساتھ نکاح کرنے،ان کا ذبیحہ اور نذر و نیاز کی چیزیں کھانے،ان کی نماز جنازہ پڑھنے،ان کو شریکِ نماز جنازہ کرنے،مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے اور قومی وصوبائی اسمبلی کی رکنیت کیلئے یا بلدیاتی رکنیت کیلئے بطور کونسلر منتخب کرنے کا حکم:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

1.....ہمارے دور میں اثنا عشری (شیعہ فرقہ) اور پرنس کریم آغا خان کو اپنا دیوتا تسلیم کرنے والا اسماعیلی فرقہ، قرآن وسنت کی روشنی میں مومن ہے یا نہیں؟

2.....ان کے ساتھ سلسلہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

3.....ان کا ذبیحہ اور نذر و نیاز کی چیزیں کھانا حلال ہے حرام؟

4.....ان کی نماز جنازہ پڑھنا،ان کو شریک نماز جنازہ کرنا،مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور قومی وصوبائی اسمبلی کی رکنیت کے لئے یا بلدیاتی رکنیت کے لئے بطور کونسلر منتخب کرنا حلال ہے یا حرام؟

**جواب**: آج کل کے شیعہ،سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ پر تبرا کرتے ہیں،ان کی خلافت کا انکار کرتے ہیں،ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ جن کی براءت میں قرآن نازل ہوا،اب تک ان پر تہمت لگاتے ہیں۔

ہمارے تمام فقہاء اور آئمہ اربعہ کے نزدیک حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا انکار اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانا کفر ہے۔اور یہ تو اپنا کلمہ بھی علیحدہ کر کے خود ہی مسلمانوں سے جدا ہو چکے ہیں۔

آغا خانی تو خود ہی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے اور حقیقتاً نہ ہی ان کا اسلام سے کوئی تعلق ہے۔ان دونوں گروہوں سے مسلمانوں جیسا کوئی تعلق اور برتاؤ جائز نہیں۔سوال میں مذکور تمام اُمور حرام ہیں۔

(وقار الفتاوی:ج 1:ص 295)

## شیعہ بیوی والے کی امامت:

**سوال**: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: ایک پیش امام صاحب کی شادی ہوئی لڑکی کے والدین نیم سنی اور نیم شیعہ ہیں۔ بعض لوگوں کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے پروپیگنڈہ کرنا شروع کر دیا کہ امام صاحب کی بیوی شیعہ ہے۔ لہذا ان کی اقتدا میں نماز جائز نہیں ہے۔ حالانکہ اب وہ لڑکی شیعہ نہیں ہے۔ بالفرض اگر امام صاحب کی بیوی شیعہ ہو تو اس میں آپ کی اور علمائے کرام کی کیا رائے ہے؟

**جواب**: اگر واقعی وہ لڑکی شیعہ ہے تو امام کا نکاح باطل ہے، اور اس کی امامت ناجائز ہے۔ اور اگر وہ لڑکی شیعہ نہیں ہے تو نکاح بھی جائز ہے اور امامت بھی۔ تحقیق کی جائے اور جیسا ثبوت ملے ویسا ہی حکم لگایا جائے۔

(وقارالفتاوی: ج2: ص184)

## مسلمان کا امام باڑہ اور غیر مسلم کی عبادت گاہ کے لئے چندہ دینا:

**سوال**: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: ایک مسلمان کی تنخواہ سے جبری کٹوتی کر کے مندر، گرجا گھر یا امام باڑہ تعمیر کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

**جواب**: مسلمان کو کافروں کی عبادت گاہ بنانا کفر ہے۔ لہذا مسلمان اپنی تنخواہ میں سے پیسے کاٹ کر مندر وغیرہ میں لگانے پر احتجاج کرے اور اپنی تنخواہ میں سے اس کام کے لئے نہ کاٹنے دے۔

(وقارالفتاوی: ج2: ص271)

## شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنے اور ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم جو شیعہ کی نماز جنازہ پڑھائے:

**سوال**: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: زید جو کہ اپنے آپ کو سنی اور سنی مدرسہ کا فارغ التحصیل بتاتا ہے، اور وہ ایک مسجد میں امامت و خطابت بھی کرتا ہے۔ دو جنازے بیک وقت لائے گئے، جن میں ایک سنی کا تھا اور ایک شیعہ کا۔ زید نے دونوں جنازے آمنے سامنے رکھوا کر نماز جنازہ پڑھائی اور دعائے مغفرت کی۔ نماز کے بعد کچھ لوگوں نے امام مذکور سے پوچھا کہ تم نے شیعہ کی نماز جنازہ کیوں پڑھائی؟ تو امام نے کہا کہ میں نے سنی کی نماز جنازہ پڑھائی شیعہ کیلئے نیت ہی نہیں کی۔ حالانکہ سینکڑوں افراد اس بات کے عینی شاہد ہیں کہ امام نے نماز جنازہ پڑھانے

سے پہلے یہ وضاحت نہیں کی کہ میں صرف سنی کی نماز جنازہ پڑھا رہا ہوں ۔لہذا لوگ بھی صرف اسی کی نیت کریں،اور نہ ہی شیعہ کا جنازہ الگ رکھا ہے بلکہ دونوں جنازے ایک ساتھ رکھے۔اس سلسلہ میں آپ سے حکم شرع دریافت کرنا ہے کہ:

**1**....کیاایساامام،امامت کے قابل ہےیا اسے معزول کردیا جائے؟

**2**....ان مقتدیوں اور مسجد کے منتظمین کیلئے کیا حکم ہے؟ جوشرعی حکم معلوم ہونے کے باوجود بھی ایسے امام کو امامت سے معزول نہ کریں بلکہ بدستوراس کی اقتدامیں نماز پڑھتے رہیں؟

**3**....کیاایسےافراداِس قابل ہیں کہ انہیں مسلک اہل سنت کی مساجد میں منتظم بنایا جائے؟

**4**....ان تمام مقتدیوں کیلئے کیا حکم ہے کہ جنہوں نے شیعہ کی نماز جنازہ امام مذکور کے پیچھے پڑھی؟

**جواب**: آج کل شیعہ عام طور پر تبرائی اورحضرت سیدنا صدیق اکبرؓ اورحضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کی خلافت کے منکراوراِن حضرات کوسب وشتم( گالی گلوچ ) کرتے ہیں ۔اورام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پرتہمت لگاتے ہیں۔حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت پراجماع قطعی ہےاوراس کایقین رکھناضروریاتِ دین میں سے ہے،اس کاانکارکرنا کفر ہے۔

صاحب نورالانوارعلامہ مولانا مولوی حافظ شیخ احمدالمعروف ملاجیون نے اصول فقہ کی مشہورترین کتاب :نورالانوار:میں لکھا ہے:

:فالاقوی اجماع الصحابة نصا مثل ان یقولوا جمیعا اجمعنا علی کذا فانه مثل الایة والخبر المتواتر حق یکفر جاحده و منه الاجماع علیٰ خلافة ابی بکر:

پس صحابہ کرامؓ کااجماع قوی ترین ہے،مثال کےطور پران کا کہنا کہ ہم نے اس پراجماع کیا پس بیشک یہ اجماع آیت قرآنی اورحدیث متواتر کی مثل ہے۔یعنی افادہ یقین میں یہاں تک کہ اجماعِ صحابہؓ کےمنکر کوکافر کہا جائے گا اورخلافت سیدنا صدیق اکبرؓ پرایساہی اجماع ہے۔

:فتاوی عالمگیری : میں ہے:من انکر امامة ابی بکر الصدیقؓ فهو کافر: یعنی جس نے حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی امامت کاانکارکیاوہ کافر ہے۔

علامہ شہاب الدین بزازؒ نے:فتاوی بزازیه: میں لکھا:من انکر خلافة ابی بکرؓ فهو کافر فی الصحیح:یعنی جس نے حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کاانکارکیاوہ کافر ہے،صحیح مذہب میں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی براءت میں قرآن مجید کی متعدد آیات کریمہ نازل ہوئیں، اب ان پر تہمت لگانے والا قرآن کریم کا منکر ہے اور قرآن کریم کا انکار کفر ہے۔

اور یہ بات ہر مسلمان جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت قرآن کریم میں آئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولا تصلّ علیٰ احدٍ منھم مّات ابداً ولاتقم علیٰ قبرہ، انّھم کفروا باللّٰہ ورسولہ وماتوا وھم فٰسقون: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا، بیشک اللہ تعالیٰ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔

قرآن کریم میں ایک اور مقام پر ارشاد ہوا: انّ اللّٰہ لایغفر ان یّشرک بہ: اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے۔

اسی بنا پر علامہ امام قرافی اور ان کے متبعین کا مسلک یہ ہے: الدعآء بالمغفرۃ للکافر لطلب تکذیب اللّٰہ تعالیٰ فیما اخبر بہ: یعنی کافر کے لئے دعائے مغفرت کرنا کفر ہے، بسبب اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تکذیب کی وجہ سے۔

اسی قول کو علامہ طحطاویؒ نے بھی نقل کیا اور لکھا: والدعآء بالمغفرۃ للکافر لایجوز (من ادعی القرافی) انہ کفر: اور کافر کیلئے مغفرت کی دعا مانگنا جائز نہیں، بیشک یہ کفر ہے، جیسا کہ امام قرافی کا قول ہے۔

اس پر اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ: اگر کفار کی مغفرت اور ان کا دوزخ سے نجات پانا شرعاً جائز مانتا ہے تو بیشک منکر نصوص قطعیہ ہے، ورنہ حرام۔

جس امام نے جان بوجھ کر شیعہ کی نماز پڑھائی وہ کم از کم سخت کبیرہ کا مرتکب ہوا اور اگر مغفرت کا قائل جان کر نماز پڑھائی تو اس پر حکم کفر ہوگا۔

لہذا اس پر توبہ کرنا فرض ہے اور بالاعلان توبہ کرے اور اگر شادی شدہ ہے تو احتیاطاً تجدید نکاح بھی کرے اور تجدید ایمان بھی۔ جب تک باعلان توبہ نہ کرے اس کی امامت ناجائز اور اس کی اقتداء میں جو نمازیں پڑھی جائے گی اُن کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ قرآن کریم کا حکم یہ ہے:

:وتعاونوا علی البرّ والتّقویٰ ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان: یعنی نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد مت کرو۔

لہذا کمیٹی کے ممبران اور دیگر مقتدی حضرات کہ جنھوں نے یہ جانتے ہوئے کہ شیعہ کی نماز جنازہ پڑھائی جارہی

ہے،اورانہوں نے پڑھی،اُن سب کیلئے وہی حکم ہے جوامام کیلئے اُوپر لکھ دیا گیا ہے۔پھر جان بوجھ کرامام کی طرف داری کرنا،اس کی اقتداء میں نماز پڑھنااور سب مقتدیوں کی نمازیں ضائع کرنا سخت گناہ ہے اورقرآن کریم کی مذکورہ بالانصوص کے خلاف ہے۔

لہٰذاان لوگوں کوبالاعلان فوراًتوبہ کرنا چاہئے،اوراگرامام اوریہ لوگ توبہ کرنے سے گریز کریں تواہل محلّہ کے مسلمانوں پرلازم ہے کہ وہ ان لوگوں کابائیکاٹ کریں۔شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانے کے بعد،اس امام کے پیچھے جتنی نمازیں پڑھیں اُن کااعادہ کریں،آئندہ اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز کریں،(وقار الفتاویٰ:ج2:ص350)

# شیعہ لڑکے سے سنی لڑکی کے نکاح کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:ایک شیعہ گھرانے کالڑکا جس کی منگنی ایک سنی گھرانے کی لڑکی سے ہوئی،مگراب لڑکی کے والدین نکاح دینے سے انکارکررہے ہیں،اس پر بنا کہ شیعہ وسنی کے مابین مناکحت ناجائز ہے۔جبکہ شیعہ لڑکے کا یہ کہنا ہے کہ میں خلفائے راشدینؓ کا احترام کرتا ہوں،تاہم حضرت علیؓ کوسب سے افضل قراردیتاہوں۔ایام محرم یعنی شہدائے کربلا کی نیاز دیتاہوں۔

ازروئے شرع مطہرہ جواب باصواب بصورت تحریرعنایت کریں کہ اس عقیدے اورنظریہ کے حامل لڑکے کے ساتھ ایک صحیح العقیدہ لڑکی کا نکاح جائز ہے یانہیں؟

**جواب:** کسی شیعہ مرد سے سنی لڑکی کا نکاح باطل ہے۔جب لڑکے کا خاندان شیعہ ہےتواس کا یہ قول قابل قبول نہیں ہے کہ میں خلفائے راشدینؓ کا احترام کرتا ہوں۔اس لئے کہ شیعہ مذہب میں تقیہ فرض ہے۔اورتقیہ کے معنی جھوٹ بولنےاوردھوکہ دینے کے ہیں۔اس لئے ان کی کوئی بات قابل قبول نہیں،مسلمانوں کوان کے دھوکہ میں نہیں آنا چاہئے۔(وقار الفتاویٰ:ج3:ص30)

# سنی لڑکے کا شیعہ لڑکی سے نکاح کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:سنی لڑکا کسی شیعہ لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے یانہیں؟ اگرکسی آدمی نے شیعہ لڑکی کے ساتھ شادی کرلی،شادی سے پہلے اُس آدمی کومعلوم نہیں تھا کہ یہ لڑکی شیعہ ہے۔شادی کے کچھ عرصہ کے بعداُس کوپتہ چلا کہ لڑکی شیعہ ہے،تواب وہ کیا کرے؟اس آدمی کاوہی نکاح رہے گایااس کودوبارہ نکاح کرنا پڑے گایاصرف اس لڑکی کواپنے عقیدے پرلانا کافی ہوگا؟

**جواب**: اِس زمانے کے شیعہ خلفائے ثلاثہؓ کی خلافت کاانکار کرتے ہیں،ان پراور دوسرے صحابہ کرامؓ پر تبرا کرتے ہیں۔لہذا کسی سنی لڑکے کا شیعہ لڑکی سے نکاح نہیں ہوسکتا۔جونکاح ہوا ہے وہ باطل ہے،ان کوفوراً جدا ہونا چاہئے۔شیعہ لڑکی اگراب سنی ہونے کااقرار بھی کرتی ہےتو جونکاح پہلے ہوا،وہ باطل ہو چکا،وہ اس اقرار سے صحیح نہیں ہوگا۔

اگر یہ اطمینان ہوجائے کہ واقعی اس نے اپنامذہب بدل لیا ہے،تو دوبارہ نکاح کرنا ہوگا۔مگر شیعہ مذہب میں تقیہ کرنا فرض ہے،یعنی جھوٹ بول کراپنا کام نکالنا۔لہذااس لڑکی کےاب سنی ہونے کےاقرارکوبھی نہیں ماناجائے گا۔

(وقارالفتاوی:ج3:ص30)

## تفضیلی شیعہ کا سنی لڑکی سے نکاح:

**سوال**: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:ایک شخص یہ کہتا ہے کہ میں تبرائی شیعہ نہیں ہوں بلکہ تفضیلی شیعہ ہوں۔اوروہ شخص ایسی لڑکی سے شادی کرناچاہتا ہے جواہل سنت والجماعت حنفی مسلک رکھتی ہے۔کیاایک تفضیلی شیعہ کانکاح اہل سنت والجماعت لڑکی سے ہوسکتا ہے یانہیں؟

**جواب**: شیعہ لڑکے سے سنی لڑکی کا نکاح باطل ہے۔اس لئے کہ شیعہ آج کل عام طور پر تبرائی اور سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کی خلافت کے منکر ہیں،اوران ہستیوں کوسب وشتم کرنے والے ہیں۔اورحضرت عائشہ صدیقہؓ پر قذف (تہمت)لگانے والے ہیں۔تفضیلی شیعہ کا بھی یہی حال ہے۔ان تمام عقائد کو:فتاوی عالمگیری:اور:فتاوی شامی:وغیرہ کتب فقہ میں کفریات شمار کیا ہے۔

اورکسی کافر سے کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہوسکتا۔شیعہ کے یہاں تقیہ یعنی جھوٹ بولنا فرض ہے۔تفضیلی شیعہ کا بھی یہی حکم ہے۔یہ لوگ سنی لڑکی سے شادی کرنے کیلئے جھوٹ بول کراپنے آپ کوتفضیلی بتاتے ہیں۔اس لئے ان کے قول کااعتبار نہیں کیاجائے گا۔(وقارالفتاوی:ج3:ص31)

## شیعہ لڑکی کوسنی کرکے نکاح کرنے کاحکم:

**سوال**: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:زید جواہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے،اس نے شیعہ رافضی عورت سے شادی کی۔وہ کہتا ہے کہ اس نے سنی کرکے شادی کی ہے۔جبکہ اس کے پاس اس کی کوئی دلیل، گواہ یاتحریر نہیں ہے۔تو اس کی شادی کا کیا جواز ہے؟اس کی اولاد کوکیا سمجھنا چاہئے؟

**جواب:** ضروریات دین جن کو ماننا ایمان کیلئے ضروری ہے۔اور ان میں سے کسی کا انکار کرنا کفر ہے۔اور سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت اور ان کے صحابی ہونے کی تصدیق بھی ان ہی ضروریات میں سے ہے، نیز حضرت عائشہ صدیقہؓ کی پاک دامنی، جس کی شہادت قرآن نے دی ہے، ماننا بھی انہیں میں سے ہے۔

شیعہ بہت سی باتوں میں اختلاف کے ساتھ سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا بھی انکار کرتے ہیں، اور انہیں خائن وغاصب مانتے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر اب بھی تہمتیں لگاتے ہیں (معاذاللہ) اس لئے ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔انہوں نے اپنا کلمہ بھی علیحدہ کرلیا، اور اذان میں بھی تبدیل کرلی۔

لہذا کسی مسلمان کا نکاح کسی شیعہ لڑکی سے نہیں ہوسکتا، اور چونکہ شیعوں کے مذہب میں تقیہ کرنا یعنی اپنے مذہب کو چھپالینا اور جھوٹ بولنا ان کے عقائد میں فرائض میں شامل ہیں، اس لئے ان کے قول پر بھی یقین کرنا مشکل ہے۔جس شخص نے یہ دعوی کیا کہ میں نے شیعہ عورت کو مسلمان کرکے شادی کی ہے، اور کوئی ثبوت بھی پیش نہیں کرتا ہے، وہ جھوٹا ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اور اولاد کا نسب دعوی سے ثابت نہیں ہوسکتا۔(وقار الفتاوی: ج3: ص 32)

# شیعہ کے ساتھ نکاح کرنے اور اِس نکاح کو جائز سمجھنے والوں اور اس میں شرکت کرنے والوں کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: شیعہ لڑکی یا لڑکے کا نکاح سنی لڑکے یا لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟ اور جو اہل تشیع کے ساتھ نکاح کرنے کو جائز سمجھے، اس کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** شیعہ لڑکی سے سنی لڑکے کا نکاح باطل ہے، اس لئے کہ شیعہ آج کل عام طور پر تبرائی اور حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کے منکر ہیں، اور ان ہستیوں کو سب وشتم (گالی گلوچ) کرنے والے ہیں۔اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر قذف لگانے والے ہیں۔تفضیلی شیعہ کا بھی یہی حکم ہے۔

ان تمام عقائد کو فتاوی عالمگیری وغیرہ کتب فقہ میں کفریات میں شمار کیا ہے، جیسے ماسبق جواب سے ظاہر ہے۔اور کسی کافر سے مسلمان کا نکاح نہیں ہوسکتا ہے۔

جو ایسے لوگوں کو مسلمان سمجھے گا اور جانتے ہوئے ان کے ساتھ مسلمان لڑکی کے نکاح کو جائز سمجھ کر پڑھائے اور جو اس نکاح کو جائز سمجھ کر اس میں شریک ہوں گے، ان سب پر یہی حکم ہوگا جو تبراء کرنے والوں کا ہے۔

(وقار الفتاوی: ج3: ص 33)

## شیعہ اور قادیانی وغیرہ سے تعلقات رکھنا:

قادیانی، شیعہ اور غیر مقلد اور گمراہ فرقے ہیں، ان سب سے تعلقات رکھنا اور سلام کرنا منع ہے۔حدیث شریف میں بدمذہب فرقوں کے بارے میں فرمایا گیا: وان مرضوا فلاتعودو ھم وان ماتوا فلاتشھدو ھم وان لقیتم فلاتسلموا علیھم: یعنی اور یہ گمراہ لوگ بیمار ہو جائیں تو ان کی تیمارداری مت کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت مت کرو، اور اگر تم سے ملیں تو انہیں سلام بھی مت کرو۔(وقار الفتاوی:ج3:ص35)

## غیر مسلم کے ساتھ محبت اور دوستی و تعلقات قائم کرنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: میں ہسپتال میں ڈاکٹر ہوں اور ڈیوٹی کے دوران غیر مسلم ڈاکٹرز کے ساتھ کام کرنا ہوتا ہے۔ہم لوگ یعنی مسلم اور غیر مسلم ساتھ مل کر ہوٹل میں کھانا کھاتے ہیں اور دعوت میں شریک ہوتے ہیں۔سوال یہ ہے کہ غیر مسلم کے ساتھ تعلقات قائم رکھنا درست ہے یا نہیں؟

**جواب:** غیر مسلموں کے ساتھ دوستی اور محبت قائم کرنا ناجائز ہیں۔ہوٹل میں اگر اپنا اپنا کھانا ایک ٹیبل پر ساتھ بیٹھ کر کھاتے ہیں، اس سے محبت کا ثبوت نہیں ہوتا۔خود دعوت کرنا یا غیر مسلم کی دعوت قبول کرنا جائز نہیں۔

(وقار الفتاوی:ج3:ص238)

## غیر مسلم کو سلام کا جواب دینے کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

1.....کیا حضور اکرم ﷺ نے کبھی کفار و مشرکین یا منافقین کو سلام کیا؟

2.....اگر کوئی منافق یا مشرک و کافر سلام کرے تو اس کا جواب کس طرح دیں گے؟

**جواب:** حضور اکرم ﷺ نے کفار و مشرکین یا منافقوں کو کبھی سلام نہیں کیا اور ان کو سلام کرنا جائز ہی نہیں ہے، بلکہ فاسق کو بھی ابتداءً اپنی طرف سے سلام کرنا مکروہ ہے۔یہ بات حدیث شریف میں ہے۔اس حدیث شریف کو رئیس المحدثین نے بخاری شریف میں نقل کیا ہے کہ:

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ یہودیوں کا ایک گروہ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا، پس انہوں نے کہا: السام علیک: (سام کا معنی موت کے ہیں) پس میں نے اس کو سن لیا اور میں نے کہا کہ تم پر موت اور

لعنت ہو۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ایسا نہ کہو، بیشک اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ کیا آپ ﷺ نے نہیں سنا کہ وہ کیا کہہ رہے تھے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تحقیق میں نے ان کے جواب میں: وعلیکم: کہہ دیا۔

لہٰذا اگر کوئی غیر مسلم سلام کرے تو اس کے جواب میں: وعلیکم السلام: نہیں کہنا چاہئے، بلکہ صرف: وعلیکم: کہنا چاہئے۔(وقار الفتاوی: ج3: ص 429)

## مسلمان میت کو کافر سے غسل دلانا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: ایک فلاحی کمیٹی میت کے کفن دفن کا انتظام کرتی ہے۔یوں کہ غسل دینے والا مسلمان نہیں ہوتا، بلکہ جمعدار ہوتا ہے، میت کولٹا کر پانی ڈال کر کفن پہنا دیتا ہے۔کیا یہ جائز ہے؟

**جواب:** مسلمان پر مسلمان میت کو غسل دینا، نماز جنازہ پڑھنا، اور دفن کرنا فرض کفایہ ہے، کوئی کافر عبادت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔لہٰذا کسی کافر سے مسلمان میت کو غسل دلانا جائز نہیں۔اور کافر میت کے متعلق شریعت کا حکم یہ ہے کہ اس کو مردہ جانور کی طرح کھینچ کر کسی گڑھے میں مٹی ڈال کر دبا دیا جائے گا۔نہ اس کو کفن دیا جائے گا اور نہ غسل دیا جائے گا۔(وقار الفتاوی: ج2: ص 381)

## غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: مسلمانوں کے قبرستان میں کسی ہندو، بہائی یا عیسائی کو دفن کرسکتے ہیں؟ اگر ان مذاہب کے لوگ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردیئے گئے، تو دین اسلام میں اس کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟

**جواب:** کافر و مرتد میں سے کسی مُردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ناجائز ہے۔ان کی جائے دفن ہندوؤں کا مرگھٹ ہے۔لیکن اگر کسی نے غلطی سے غیر مسلم میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردیا تو اسے قبر سے نکالا نہیں جائے گا۔(وقار الفتاوی: ج2: ص 381)

## بدعقیدہ امام کے پیچھے نماز پڑھنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: کسی مسجد کا امام بدعقیدہ ہو تو آیا اس کے پیچھے نماز باجماعت پڑھیں یا تنہا پڑھیں؟

**جواب:** اگر معلوم ہے کہ امام کا عقیدہ اس درجہ خراب ہے کہ اس پر کفر کا حکم ہوتا ہے، تو ایسے امام کے پیچھے جماعت میں شریک نہ ہو۔ اگر امام کے عقیدے میں خرابی اس سے کم درجے کی ہے تو جماعت میں شریک ہو جائے اور بعد میں اپنی نماز کا اعادہ کرے۔ (وقار الفتاوی: ج2: ص187)

## کافر اور مشرک کے لئے بخشش کی دعا کرنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: میرا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے دفتر میں ایک غیر مسلم کی وفات پر اس کی بیوہ کو پیغام دیا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ مرحوم کی روح کو سکون بخشے۔

سوال یہ ہے کہ کیا ایک غیر مسلم کی روح کو سکون بخشنے کی ایک مسلمان کی طرف سے دعا کی جاسکتی ہے؟ اور اس میں کسی گناہ کی پہلو تو نہیں نکلتا؟ غیر مسلم کے مرنے پر اس کے لئے دعائے مغفرت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** قرآن کریم میں ہیں: ماکان للنّبیّ والّذین اٰمنوا ان یّستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ۔ یعنی نبی اور ایمان والوں کے لئے لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگر چہ وہ رشتہ دار ہوں۔

دوسرے مقام پر فرمایا: فلا یخفّف عنھم العذاب: پس ان پر سے عذاب ہلکا نہ ہوگا۔

ایک اور جگہ فرمایا: انّ اللّٰہ لا یغفر ان یّشرک بہ ویغفر مادون ذٰلک لمن یشآء: اللہ تعالیٰ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

لہذا صورت مسئولہ میں کافر و مشرک کیلئے مغفرت و سکون و راحت کی دعا کرنا کفر ہے۔

فتاوی شامی: میں علامہ ابن عابدین شامیؒ نے امام قرافی کا قول نقل کیا ہے: ان الدعاء بالمغفرۃ للکافر لطلب تکذیب اللّٰہ تعالیٰ فیما اخبر بہ: بیشک مغفرت کی دعا کرنا کافر کیلئے (کفر ہے) کیونکہ یہ دعا اللہ تعالیٰ جل شانہ کے قول کی تکذیب چاہتی ہے اُس چیز میں جس کی اللہ تعالیٰ جل شانہ نے خبر دی۔

(وقار الفتاوی: ج1: ص281)

## غیر مسلموں کے ساتھ کھانا پینا اور تعلقات رکھنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: وہ مسلمان جو ہندوؤں اور دیگر غیر مسلموں کے ساتھ رہتے ہیں، ان کی رہائش بھی ایک جگہ ہے اور کھانے پکانے کا انتظام بھی ایک ساتھ ہے۔ کھانا کبھی ہندو اور کبھی مسلمان تیار کرتے ہیں۔ تو اس صورت میں مسلمانوں کا ہندوؤں اور غیر مسلموں کے ساتھ ایک برتن میں ایک ساتھ کھانا کیسا ہے؟

**جواب:** مسلمان کو کسی غیر مسلم کے ساتھ دوستی اور محبت کے تعلقات رکھنا جائز نہیں ہے۔ لہذا صورت مسئولہ میں ایک ساتھ کھانا پکانا اور محبت کے تعلقات قائم رکھنا جائز نہیں۔ اگر غیر مسلم کھانا وغیرہ فروخت کرتا ہے تو اس سے وہ چیزیں خرید کر کھانا جائز ہیں جن میں گوشت کی ملاوٹ نہ ہو، گوشت غیر مسلم کا پکایا ہوا مسلمان خرید کر بھی نہیں کھا سکتا۔ لہذا اب لوگ جب ایک مکان میں رہتے ہیں تو مسلمانوں کو اپنے کھانے پینے کا انتظام علیحدہ کرنا چاہئے۔

(وقار الفتاوی: ج1: ص345)

## کافر کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کرنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: ایک شخص جو کہ عیسائی تھا اور صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا نبی مانتا تھا فوت ہو چکا ہے۔ اس کی بیٹی مسلمان ہے وہ چاہتی ہے کہ اپنے باپ کی روح کو قرآن مجید پڑھوا کر ایصال ثواب کروائے۔ اس عیسائی کی مسلمان بیٹی اپنے والد کے ایصال ثواب کیلئے قرآن شریف کا ختم پڑھوا سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد امم سابقہ کا کوئی اہل کتاب یہودی و نصرانی وغیرہ جب تک نبی آخر الزمان پر ایمان نہیں لائے گا، کافر رہے گا، اگر چہ اپنے مذہب پر قائم ہو اور کفر و شرک نہ کرتا ہو۔

لہذا صورت مسئولہ میں اگر وہ ایسا ہی تھا جیسا کہ تحریر کیا گیا کہ تثلیث کا قائل نہ تھا جب بھی وہ کافر ہی تھا۔ کافر قابل مغفرت نہیں ہے۔ اس لئے اس کیلئے ایصال ثواب حرام اور دعائے مغفرت کرنا کفر ہے۔

(وقار الفتاوی: ج1: ص279)

# پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن کا فتوی

## محرم کے مہینے میں نکاح کرنا:

**سوال:** کیا محرم میں نکاح کرنا منع ہے؟

**جواب:** محرم میں یا سال کے کسی بھی مہینے میں نکاح کرنا منع نہیں ہے۔

(تفہیم المسائل:ج 1:ص243)

## دس محرم کو کاروبار کرنا:

**سوال:** کیا دس محرم الحرام: یوم عاشورہ: کے دن کاروبار کرنا حرام ہے؟

**جواب:** سال کے کسی بھی دن حلال کاروبار کی ممانعت نہیں ہے۔

(تفہیم المسائل:ج 1:ص382)

## جس کتاب میں صحابہ کرامؓ کی گستاخی ہو، اُس کو ضبط کیا جائے:

**سوال:** میں اسلامیات کی کتاب کا ایک صفحہ منسلک کر رہا ہوں جو saint josiph اسکول کے o,level میں پڑھائی جارہی ہے۔اس میں سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی شان میں کئی گستاخیاں کی گئی ہیں۔آپ سے گزارش ہے کہ اس سلسلے میں فتوی جاری کریں تاکہ مصنف،اسکول اور پبلشر کے خلاف مقدمہ قائم کیا جاسکے۔

**نوٹ:** انگلش عبارات کا ترجمہ درج ذیل ہے..... 21 رمضان کو سیدنا حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد سیدنا حضرت حسنؓ کو چالیس ہزار افراد کی رضامندی سے خلیفہ بنایا گیا۔لیکن سیدنا حضرت امیر معاویہؓ سیدنا حضرت حسنؓ کو خلیفہ نہیں بنانا چاہتے تھے،انہوں نے جاسوس کوفہ بھیجے تاکہ وہاں کے حالات کا پتہ چل سکے۔سیدنا حضرت حسنؓ کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو خط لکھا اور اپنی خلافت کا حق بتایا،مگر سیدنا حضرت امیر معاویہؓ نے مزید جاسوس بھیجے اور اس شخص کیلئے جو حضرت حسنؓ کو قتل کرے دو ہزار درہم اور اپنی بیٹی نکاح میں دینے کا

انعام مقرر کیا۔ آخر میں ایک صلح نامہ ہوا جس کے بعد سیدنا حضرت حسنؓ مسجد میں آئے اور اعلان کیا کہ خون خرابے سے بچنے کے لئے وہ خلافت چھوڑ دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو اس بات سے تسلی نہ ہوئی اور حضرت حسنؓ کو مارنا چاہتے تھے، انہوں نے سیدنا حضرت حسنؓ کی زوجہ سے کہا کہ اگر وہ سیدنا حضرت حسنؓ کو زہر دے تو وہ اس کو دو ہزار درہم، دس جوڑے کپڑے سونے کی کشیدہ کاری کئے ہوئے اور کوفہ کی زیتون کے تیل کی تمام پیداوار انعام میں دیں گے اور اس کا نکاح اپنے بیٹے سے کریں گے۔(معاذاللہ ثم معاذاللہ)۔

**جواب:** استفتاء میں جس نصابی عبارت کی نشاندہی کی گئی ہے، یہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی اہانت پر مشتمل ہے اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے کردار کو مسخ کر کے پیش کیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ جلیل القدر صحابی ہیں، کاتب وحی ہیں۔ ایسی عبارات کو نصابی کتب میں شامل کرنا قوم کی بچوں کے عقائد کو مسخ کرنے اور انہیں گمراہ کرنے کی سازش ہے۔ اس کے ذمہ داروں کو قومی اور دینی مجرم قرار دے کر ان کے خلاف مقدمات قائم کرنا چاہئے۔

وفاقی وصوبائی وزارت تعلیم کیلئے ضروری ہے کہ ایسی نصابی کتاب کو فوراً منسوخ کرے، بازار میں موجود اس کے تمام نسخے ضبط کئے جائیں اور مصنف، تابع اور ناشر کے خلاف کاروائی کی جائے۔

صحابہ کرامؓ ہماری تمام وراثتِ دینی کے امین ہیں، قرآن وسنت کی حقانیت وحجیت کا مدار صحابہ کرامؓ کی صداقت، عدالت اور امانت کو تسلیم کئے جانے پر ہے، ورنہ ہمارے پاس تمام دینی سرمایہ جس میں کتاب وسنت، عقائد وایمانیات، ارکان اسلام اور جملہ ضروریات وتفصیلاتِ دین شامل ہیں، غیر مستند، غیر معتبر اور ناقابلِ اعتبار قرار پائے گا۔ صحابہ کرامؓ کو سب وشتم کرنا، ان کا استخفاف وتوہین کرنا حرام ہے۔ جمہور فقہائے اُمت کے نزدیک موجب کفر ہے اور ایسے شخص کی ضلالت، فسق وفجور اور مبتدع ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔(تفهیم المسائل: ج 4: ص 28)

## مسلمان اور غیر مسلم کے درمیان وراثت:

**سوال:** ایک شخص نے ایک کتابیہ (عیسائی) عورت سے شادی کی، اس سے اس کی اولاد ہوئی۔ پھر اس (شوہر) کا انتقال ہوگیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

1.....کیا وہ عیسائی عورت اپنے شوہر کی وارث بنے گی؟

2.....اور اس کی اولاد نے اگر عیسائی مذہب اختیار کرلیا ہے، تو کیا وہ وارث بن پائیں گے؟

3.....اگر بچے نابالغ ہیں تو کیا وہ وارث بنیں گے؟

**جواب:** حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔

اس حدیث شریف کے تحت علامہ نوویؒ لکھتے ہیں کہ: مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا اور جمہور صحابہؓ اور فقہاءؒ، تابعینؒ اور بعد کے علماء کے نزدیک مسلمان بھی کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

میراث سے محروم کرنے والے چار اسباب ہیں۔ ایک سبب دِین کا اختلاف ہے، یعنی مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دو مختلف ملتوں کے افراد ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

علامہ نظام الدینؒ لکھتے ہیں کہ: دِین کا اختلاف بھی مانع ارث ہے، اور اس سے مراد اسلام اور کفر کے درمیان اختلاف ہے۔ علامہ علاؤالدین حصکفیؒ لکھتے ہیں کہ: دِین کا مختلف ہونا مانعِ ارث ہے، یعنی کہ کفر اور اسلام کا اختلاف۔

اس مسئلہ شرعی اصول کے تحت کتابیہ عورت (خواہ نصرانی ہو یا یہودی) اپنے متوفی مسلمان شوہر کی وارث نہیں بن سکتی۔ مسلمان شوہر اور کتابیہ عورت کی اولاد اگر نابالغ ہے تو وہ دِین میں: خیر الابوین: کے تابع ہیں، یعنی انہیں مسلمان تصور کرتے ہوئے ان کے مسلمان باپ کی وراثت میں حصہ دیا جائے اور اگر وہ بالغ ہیں تو مسلمان ہونے کی صورت میں اپنے باپ کے وارث بنیں گے، لیکن اگر خدانخواستہ بالغ ہونے کے بعد وہ نصرانی یا یہودی بن گئے ہیں، تو مسلمان باپ کی وراثت سے محروم رہیں گے۔ (تفہیم المسائل: ج 3: ص 369)

## مسجد کی تعمیر میں غیر مسلم کا چندہ لگانا:

**سوال:** کیا مسجد کی تعمیر میں غیر مسلم کا چندہ لگانا جائز ہے؟ اگر کسی ادارے میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم بھی ہوں اور ان سے تعمیر مسجد کیلئے چندہ ماہانہ لیا جاتا ہو، تو کیا بلا امتیاز اس رقم کا استعمال تعمیر مسجد میں جائز ہے؟

**جواب:** اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ما کان للمشرکین ان یّعمروا مسٰجداللّٰہ شٰھدین علٰی انفسھم بالکفر، اولئک حبطت اعمالھم وفی النّار ھم خٰلدون، انّما یعمر مسٰجداللّٰہ من اٰمن باللّٰہ والیوم الاٰخر واقام الصّلوۃ واٰتی الزّکوۃ ولم یخش اِلّااللّٰہ فعسٰی اولئک ان یّکونوا من المھتدین:

**ترجمہ**: مشرکوں کیلئے جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مساجد تعمیر کریں، حالانکہ وہ خود اپنی ذات پر کفر کے گواہ ہیں، وہ ایسے (بدنصیب) لوگ ہیں کہ ان کے اعمال رائیگاں چلے گئے ہیں اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، اللہ تعالیٰ کی مسجدیں تو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور وہ نماز قائم کرتے رہے اور زکوٰۃ دیتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے خائف نہ ہوئے۔ پس اُمید ہے کہ وہ لوگ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اس واضح ارشاد کی روشنی میں مسجد کی تعمیر ومرمت، تزئین وآرائش اور مصارف میں غیر مسلم کا مال لگانا جائز نہیں ہے۔ تعمیر مسجد فنڈ میں غیر مسلموں سے رضا کارانہ چندہ لینا یا جبری کٹوتی کرنا جائز نہیں ہے اور ایسی حاصل شدہ رقم کا مسجد پر لگانا ناجائز ہے۔ لہٰذا یہ رقم انہیں واپس کر دینی چاہئے۔ اس پر جملہ مفسرین وفقہائے اُمت کا اجماع ہے۔ (تفہیم المسائل: ج 1: ص 169)

# غیر مسلموں کا مسجد بنانا:

**سوال**: ایک اخبار میں ایک مولانا صاحب نے ہندو کا مسجد کی تعمیر کیلئے زمین وقف کرنا جائز قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ اگر ہندو کے نزدیک مسجد بنانا کارِ ثواب ہے تو اس کا مسجد کیلئے جگہ وقف کرنا صحیح ہے اور اس میں نماز پڑھنا بھی صحیح ہے، چونکہ وہ ایک دفعہ مسجد بن چکی ہے، اس لئے اگر اس کی دوبارہ تعمیر کی بھی ضرورت ہو تو صحیح ہے۔ کیا یہ جواب شرعاً درست ہے؟

**جواب**: یہ جواب شرعاً درست نہیں ہے، نہ غیر مسلموں کا مسجد تعمیر کرنا جائز ہے اور نہ ہی مسجد کی تعمیر کے لئے مسلمانوں کا غیر مسلموں سے چندہ لینا جائز ہے۔ مختصراً دلائل حسبِ ذیل ہیں:

**جواب**: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ما کان للمشرکین ان یعمروا مسٰجداللّٰہ شٰھدین علی انفسھم بالکفر، اولٰئک حبطت اعمالھم وفی النّار ھم خٰلدون، انّما یعمر مسٰجداللّٰہ من اٰمن باللّٰہ والیوم الآخر:

**ترجمہ**: مشرکوں کیلئے جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مساجد تعمیر کریں، حالانکہ وہ خود اپنی ذات پر کفر کے گواہ ہیں، وہ ایسے (بدنصیب) لوگ ہیں کہ ان کے اعمال رائیگاں چلے گئے ہیں اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، اللہ تعالیٰ کی مسجدیں تو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لا چکے ہیں۔

اس آیت کے تحت امام ابو بکر جصاص اپنی تفسیر "احکام القرآن" میں لکھتے ہیں کہ: "اس آیت کا مقتضیٰ یہ ہے کہ کفار کو مسجد میں داخل ہونے، مساجد کو بنانے، اس کے مصالح کا انتظام کرنے اور اس کا نگران بننے سے رُوک دیا

جائے، کیونکہ لفظ ان دونوں باتوں کو شامل ہے۔

امام فخر الدین رازیؒ: تفسیر کبیر: میں لکھتے ہیں کہ: کافر کیلئے مسجد کی تعمیر کرنا جائز نہیں ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ مسجد عبادت کی جگہ ہے، پس مسجد کا معظم ہونا واجب ہے اور کافر مسجد کی توہین کرتا ہے اور اس کی تعظیم نہیں کرتا۔

علامہ علی بن محمد خازن: تفسیر خازن: میں لکھتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مسلمانوں پر واجب کر دیا ہے کہ وہ کفار کو مساجد کی تعمیر سے رُوکیں، کیونکہ مسجدیں تو صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت کیلئے تعمیر کی جاتی ہیں تو جو شخص اللہ تعالیٰ جل شانہ کا منکر ہو، اس کے لئے مساجد اللہ کی تعمیر جائز نہیں ہے۔

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ: تفسیر مظہری: میں لکھتے ہیں کہ: مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ کفار کو مساجد کی تعمیر سے منع کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی مساجد صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت کیلئے بنائی جاتی ہیں۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ جل شانہ کا منکر ہو، اُس کو مساجد بنانے کا کوئی حق نہیں ہے۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ: ردالمحتار: میں لکھتے ہیں کہ: جب ذمی (اسلامی مملکت کے غیر مسلم شہری) کسی ایسی چیز کے بارے میں وصیت کریں جو صرف ہمارے نزدیک عبادت ہے اور اُن کے نزدیک عبادت نہیں ہے، مثلاً وہ حج کی وصیت کرے یا مسلمانوں کیلئے مسجد بنانے کی یا مسلمانوں کی مساجد میں چراغ روشن کرنے کی تو یہ وصیت بالاجماع باطل ہے۔

:فتاوی عالمگیری: میں ہے کہ اگر کوئی ذمی اپنے گھر کو مسلمانوں کی مسجد کی طرح بنا دے اور انہیں اس میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دے اور پھر وہ مر جائے تو وہ گھر اس کے ورثاء کو وراثت میں مل جائے گا (یعنی مسجد نہیں بنے گا)، یہ تمام فقہاء کا قول ہے۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ: تنقیح الفتاوی الحامدیہ: میں لکھتے ہیں کہ اہل ذمہ کا وقف کرنا جائز نہیں ہے، سوائے اُن اُمور کے جو اِن کے اور ہمارے دونوں (مذاہب) کے نزدیک عبادت ہو حتیٰ کہ اگر ذمی اپنے گھر کو مسلمانوں کے لئے مسجد بنا دے تو وہ جائز نہیں۔

اِن دلائل کی روشنی میں مساجد کی تعمیر، توسیع اور ضروریات کے لئے غیر مسلموں سے مالی اعانت لینا جائز نہیں ہے۔

یہودی اور عیسائی تو کافر ہیں، ہندو مشرک ہیں، وہ ہندوستان میں بابری مسجد کو شہید کر چکے ہیں، ان کی مذہبی کتب اور عقائد میں کہیں بھی درج نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت کیلئے مسجد بنانا کارِ ثواب اور رضاء الٰہی کا باعث

ہے۔ایسےلوگوں کے بارے میں قرآن مجید میں فرمان باری تعالیٰ ہے کہ :وہ اپنی جانوں پر کفر کے گواہ ہیں۔

لہذا یہ مفروضہ ہی غلط ہے کہ ہندو تعمیر مسجد کو عبادت الٰہی اور تقرب الٰہی کا ذریعہ یا کارِ ثواب سمجھ سکتا ہے۔مسجد کا تو قیام ہی توحید کے اعلان اور کفر و شرک کے بطلان کیلئے ہوتا ہے۔ہر روز دعائے قنوت میں ہم اللہ تعالیٰ جل شانہ سے یہ عہدو پیمان کرتے ہیں کہ :ونخلع ونترك من يفجرك: اے اللہ! جو تیرا جفا کار اور تیرا دشمن ہے ہم اس سے قطع تعلق کا اعلان کرتے ہیں۔(تفهيم المسائل:ج1:ص174)

# غیر مسلموں سے معاملات اور اُن کی عبادت گاہوں میں جا کر اُن کے طریقے سے عبادت کرنا:

**سوال**: ایک مسلمان شخص اپنے کسی عیسائی دوست کی ترغیب پر ان کے معبد (گرجا) میں جاتا ہے اور اُن کے ساتھ مل کر انہی جیسی عبادات کرتا ہے اور اس کا یہ کہنا ہے کہ وہ اپنے ایمان پر قائم تھا محض ان کی دلجوئی کیلئے اُس نے ایسا کیا۔آپ براہ کرم وضاحت فرمائیں کہ کیا اسلامی نقطۂ نظر سے اس طرح کرنا جائز ہے؟اور اس کا یہ عمل اس کے ایمان پر اثر انداز ہوگا یا نہیں؟

**جواب**: یہ مسئلہ نہایت اہم ہے،اس لئے ہم صورتِ مسئلہ سے ہٹ کر اسلام کا اصولی نظریہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔دینی اُمور میں غیر مسلموں،مبتدعین اور بے دین لوگوں سے تعلق کی دو صورتیں ہیں۔ایک مداہنت ہے اور دوسری مدارات۔مداہنت شرعاً ممنوع اور حرام ہے اور مدارات جائز،بلکہ اس سے اگر دینی فائدہ ہوسکتا ہے تو شرعاً مطلوب ہے۔پہلے اس موضوع کے تمام پہلوؤں کے بارے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں:

1.....ودّوا لو تدهن فيدهنون: انہوں نے یہ چاہا کہ اگر آپ (دین کے معاملے میں) ان سے (بے جا) نرمی کریں،تو وہ بھی نرم ہوجائیں گے۔

2.....ولاتركنوا الى الّذين ظلموا فتمسّكم النّار،ومالكم مّن دون اللّٰه من اولياء ثمّ لاتنصرون: اور تم ان لوگوں سے میل جول نہ رکھو،جنہوں نے ظلم کیا ہے،ورنہ تمہیں بھی (دوزخ کی) آگ لگ جائے گی،اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارے کوئی مددگار نہیں ہوں گے،پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔

3.....يٰايّها الّذين اٰمنوا لاتتّخذوا عدوّي وعدوّكم اولياء،تلقون اليهم بالمودّة وقد كفروا بما جاءكم مّن الحق: اے ایمان والو میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ،تم ان کی طرف

دوستی کا پیغام بھیجتے ہو، حالانکہ وہ اس حق کا کفر کرتے ہیں، جو ان کے پاس آ چکا ہے۔

## مداہنت کی تعریف:

مداہنت یہ ہے کہ کوئی مومن خلافِ شرع کوئی بُرائی دیکھے اور قدرت کے باوجود اس سے منع نہ کرے، روک ٹوک نہ کرے، اس رویے کے محرکات کئی ہو سکتے ہیں، مثلاً:

**الف**..... دینی بے غیرتی اور بے حمیتی۔

**ب**..... اس بات سے شرمائے کہ دوسرے اسے دقیانوسی اور رقدامت پسند کہیں گے۔

**ج**..... دنیوی مفاد اور طمع کے سبب کسی با اثر یا با اختیار شخص کی خلافِ شرع حمایت کی بنا پر ایسا کرے۔

## مدارات کی تعریف:

مدارات یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آئے، بے جا سختی نہ برتے، کسی دینی حکمت یا مصلحت کے تحت نرمی سے پیش آئے۔ اور کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کسی ظالم و جابر کے ناروا ظلم سے بچنے کیلئے اس سے اُلجھنے کے بجائے پہلو تہی اختیار کرے۔ ظاہر ہے یہ رخصت اُن لوگوں کے لئے ہے جو اہلِ عزیمت و استقامت نہیں ہوتے، طبعاً کم ہمت ہوتے ہیں، اگرچہ دل سے بُرائی اور بُرے لوگوں سے نفرت کرتے ہیں۔

## موالاۃ:

ایک چیز کافروں سے موالات یعنی دوستی اور محبت کا رشتہ قائم کرنا ہے، اس کی بھی قرآن میں ممانعت آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے: لایتّخذ المؤمنون الکٰفرین اولیآء من دون المؤمنین: مومن (اپنے) مومن (اہلِ ایمان) کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں۔

:یٰاَیّھا الّذین اٰمنوا لاتتّخذوا بطانۃ مّن دونکم: اے ایمان والو! تم ایمان والوں کے سوا کسی کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔

:یٰاَیّھا الّذین اٰمنوا لاتتّخذوا الیھود والنّصارٰی اولیآء، بعضھم اولیآء بعض، و من یّتولّھم مّنکم فانّہ منھم: اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ، وہ (مسلمانوں کے خلاف) ایک دوسرے کے حمایتی ہیں اور تم میں سے جو کوئی (مسلمانوں کو چھوڑ کر) انہیں دوست بنائے گا، تو وہ انہی میں سے ہوگا۔

:و لاترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار: اور ظالموں سے میل جول نہ رکھو، ورنہ تمہیں بھی

دوزخ کی آگ جلائے گی۔

مسلمانوں کا غیر مسلموں کے عبادت خانوں میں جا کر اُن کے طریقے پر عبادت کرنا حرام ہے اور اگر وہ طریقہ اپنی وضع کے اعتبار سے کفر ہے جیسے بتوں کے سامنے سجدہ کرنا یا آگ کی پرستش کرنا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجسمے کے آگے سجدہ کرنا تو یہ کفر ہے۔اور اس میں یہ عذر مقبول نہیں ہوگا کہ دل میں ایمان ہے اور محض غیر مسلم کی دل داری کیلئے ایسا کیا ہے،شریعت کے احکام کا اطلاق ظاہر حال پر ہوتا ہے۔

:الاشباہ والنظائر: میں ہے کہ:بت کی پوجا کرنا کفر ہے اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں،اور اسی طرح اگر کسی نے یہودیوں اور عیسائیوں کا زنار گلے میں باندھا(اس نے بھی کفر کیا) خواہ وہ اُن کے گرجوں (چرچ) میں داخل ہو یا نہ ہو۔

**2**....سائل پوچھتا ہے کہ وہ حرکاتِ ملعونہ جائز ہے یا نہیں۔بلکہ سائل کو یہ پوچھنا چاہئے کہ کفر ہے یا نہیں؟ان کی عورتیں نکاح سے نکلیں یا نہیں؟

:جامع الفصولین: میں ہے:من خرج الی السدة(قال القاری ای مجمع اهل الكفر) كفرلان فيه اعلان الكفر وكانه اعان عليه:

جوکوئی (دارالاسلام کو چھوڑ کر) کفار ومشرکین کے مجمع میں جائے (السدة: محدث وفقیہ ملا علی قاریؒ نے فرمایا: اس کا معنی مجمع اہل کفر ہے)تو وہ کافر ہو گیا،کیونکہ اس میں کفر کا اعلان ہے،گویا وہ کفر پر اُن کی امداد کررہا ہے۔

وہ مزید لکھتے ہیں کہ:کفر کے اہتمام میں شریک ہونا اور اس پر راضی ہونا کفر ہے:الرضابالكفر كفر: کفر پر راضی ہونا کفر ہے۔وہ لوگ اسلام سے نکل گئے اور اُن کی عورتیں اُن کے نکاح سے نکل گئی۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ لکھتے ہیں:فتاوی تاتارخانیہ میں ہے کہ یہودیوں کی عبادت گاہ اور عیسائیوں کے گرجے (چرچ) میں کسی مسلمان کا داخل ہونا مکروہ ہے،اس لئے کہ وہ شیاطین کے جمع ہونے کی جگہ ہے،اس لئے نہیں کہ وہاں داخل ہونے کا حق نہیں ہے۔

:بحر الرائق: میں فرمایا:ظاہر یہ ہے کہ کراہت سے مراد کراہتِ تحریمی ہے،کیونکہ جب مطلقاً مکروہ بولا جائے تو اس سے:کراہت تحریمی:مراد ہوتی ہے۔

فقہائے کرامؒ نے ایسے مسلمان کو سزا دینے کا فتویٰ دیا ہے جو یہودیوں کے ساتھ ان کے معبد (گرجا) میں مستقل آتا جاتا رہتا ہے۔پس جب وہاں داخل ہونا حرام قرار پایا تو نماز پڑھنا بدرجہ اولیٰ حرام ہے۔

(تفھیم المسائل:ج4:ص32)

## کافرہ عورت کے ساتھ نکاح کرنے کا حکم:

کافرہ عورت سے نکاح قطعی حرام ہے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:و لاتنکحو المشرکت حتّی یؤمن:اور شرک کرنے والی عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔

شرعاً ایسا نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔اگر کوئی شخص ایسے نکاح کے بعد مشرکہ یا کافرہ عورت کے ساتھ ازدواجی زندگی گزار رہا ہے تو اِس کی دو صورتیں ہیں۔

1....اگر وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حرام کو حلال جان کر کر رہا ہے تو یہ صریح کفر ہے اور قرآن کا انکار ہے۔

2....اگر وہ اس فعلِ قبیح کا ارتکاب اسے حرام سمجھتے ہوئے کر رہا ہے تو یہ صریح فسق و فجور ہے،گناہ اور زنا کی زندگی گزار رہے ہے،اور گناہ کبیرہ ہے۔ایسے شخص کو فوراً توبہ کر کے اس معصیت کو ترک کر دینا چاہئے۔اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔

بہر کیف دونوں صورتوں میں جب تک توبہ نہ کرے،اس کے ساتھ میل جول رکھنا شرعاً منع ہے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:و لاترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار: اور ظالموں کی طرف میلان (قلب) نہ رکھو،ورنہ تمہیں (جہنم کی) آگ چھوئے گی۔(تفھیم المسائل:ج2:ص241)

# حضرت علامہ مفتی محمد خورشید مصطفیٰ وحضرت علامہ مفتی ذوالفقار احمد رضوی وحضرت علامہ محمد شکیل احمد تحسینی کا فتوی

## مسجد کی تعمیر کے لئے رافضی سے چندہ لینا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: رافضی سے مسجد ومزار کیلئے چندہ لے سکتے ہیں یانہیں؟

**جواب:** وہ رافضی جو شیخین ؓ پر تبرا بکتے ہیں اور شیخین ؓ پر حضرت علیؓ کو فضیلت دیتے ہیں وہ یقیناً گمراہ ہیں۔ اور اگر خلافت سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ یا سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کے منکرین ہیں تو یقیناً کافر ہیں۔

فتاوی رضویہ میں: فتح القدیر وحاشیہ تبیین: سے ہے: فی الروافض من فضّل علیاً ؓ علی الثلاثۃ فمبتدع وان انکر خلافۃ الصدیقؓ اوعمرؓ فھو کافر:

ان سے چندہ لینا ناجائز ہے۔ اور جو حضرت علیؓ کو شیخین ؓ پر فضیلت نہیں دیتے بلکہ خلیفۂ چہارم مانتے ہیں تو اُن سے لینا جائز ہے۔ (فتاوی ضیاء العلوم: ص 1)

# سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخ کے ساتھ ملنے جلنے اور شادی غمی میں شرکت کرنے کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: زید سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی شان میں گستاخی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ان کو مردود سمجھتا ہوں (معاذاللّٰہ)۔ اور ان کو بُرا کہنا میری نجات کا ذریعہ ہے، اور ان پر طرح طرح کے الزام لگاتا ہے۔

لہذا ایسا عقیدہ رکھنے والے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ ایسے شخص سے ملنا جلنا اور اس کے غم وخوشی میں شامل ہونا چاہیے یا نہیں؟ جو شخص اس سے ملے جلے اس کیلئے کیا حکم ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

**جواب:** زید بدترین خبیث رافضی تبرائی ہے۔اس سے ملنا جلنا حرام سخت حرام، اس کی بیاہ شادی، غمی خوشی میں شریک ہونا حرام ہے۔حدیث پاک میں ہے:

:یأتی قوم لھم نبذیقال لھم الرافضۃ لایشھدون جمعۃ ولاجماعۃ ویطعمون السلف فلاتجالسوھم ولاتواکلوھم ولاتشاربوھم ولاتناکحوھم واذامرضوا فلاتعودھم واذاماتوا فلاتشھدوھم ولاتصلوا علیھم ولاتصلوامعھم:

فتاوی رضویہ میں ہے کہ: اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سورۂ حدید میں صحابہ کرامؓ کی دوقسمیں فرمائیں۔ایک وہ کہ قبل فتح مکہ شرف مشرف بایمان ہوئے اور راہِ خداتعالیٰ میں مال خرچ کیا اور جہاد کیا، دوسرے وہ کہ بعد میں ایمان لائے۔پھر فرمایا: وکلاً وّعداللّٰہ الحسنیٰ: دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا، اور جن سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اُن کو فرماتا ہے: اولٰئک عنھامبعدون: وہ جہنم سے دُور رکھے گئے ہیں۔اور فرماتے ہیں: لایسمعون حسیسھا: اس میں بھنک تک نہ سنیں گے، اور فرماتا ہے: وھم فی ما اشتھت انفسھم خٰلدون، لایحزنھم الفزع الاکبر: قیامت کے دن سب سے بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، اور فرماتے ہیں: وتتلقّٰھم الملٰئکۃ: اور فرشتے اُن کا استقبال کریں گے۔اور فرماتے ہیں: ھٰذا یومکم الّذی کنتم توعدون: یہ کہتے ہوئے کہ یہ تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔

حضور اکرم ﷺ کے ہر صحابیؓ کی یہ شان اللہ تعالیٰ جل شانہ بتاتا ہے، تو جو کسی صحابیؓ پر طعن کرے، پس وہ اللہ

تعالیٰ جل شانہ کو جھٹلاتا ہے۔اوران کے بعض معاملات میں جن میں اکثر حکایات کاذبہ ہیں ارشادِالٰہی کے مقابل پیش کرنا اہلِ اسلام کا کام نہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اسی آیت میں اس کامنہ بندفرمادیا کہ دونوں فریق صحابی ؓ سے بھلائی کا وعدہ کرنے کے ساتھ ہی ارشادفرمایا:و اللّٰہ بماتعملون خبیر: اور اللہ تعالیٰ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کروں گے،بایں ہمہ میں تم سب سے بھلائی کاوعدہ فرماچکا،اس کے بعد کوئی بکے اپناسر خود جہنم جائے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی:نسیم الریاض شرح شفاامام قاضی ابوعیاض: میں فرماتے ہیں و من یکون یطعن فی معاویۃؓ فذالک کلب من کلاب الھاویۃ: جوشخص سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

جوشخص اس سے ملے جلے وہ بھی اسی کی رسّی میں جکڑا جائے گا۔حدیث پاک میں ہے:المـــرء مع من احب:(فتاوی ضیاء العلوم:ص13)

## تعزیہ داری میں اعانت کرنے اورمحرم کے دیگر بدعات کاحکم:

**ســـوال**: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:مروجہ تعزیہ داری جائز ہے یا ناجائز؟علم اُٹھانا،مہندی چڑھانا،تخت یاتعزیہ کوعاشورہ کی رات میں گلی گلی گھمانا،گشت کرانا،تعزیہ پرفاتحہ دینا،محرم الحرام کی پہلی تاریخ سے دس تاریخ تک ڈھول،تاشے بجانا،اورتعزیہ کوعاشورہ کےدن مصنوعی کربلا میں دفن کرنا۔شریعت مطہرہ میں ان کی کیااصل ہے؟قرآن وحدیث کی روشنی میں عام فہم جواب عنایت فرمائیں۔

**جـــواب**: ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری،علم اُٹھانا،مہندی چڑھانا،ڈھول،تاشے،باجے بجانا،تعزیہ پر شیرینی رکھ کرفاتحہ پڑھناوغیرہایہ ساری چیزیں ناجائزوحرام اوربدعت سیئہ ہیں،شریعت مطہرہ میں ان کی کوئی اصل نہیں۔مسلمانوں کوحتی المقدور ان اُمور سے بچنالازم ہے۔

حضرت مولاناعلامہ شاہ عبدالعزیزؒ اپنی مایۂ نازکتاب:فتـاوی عزیزیـہ: میں تحریرفرماتے ہیں:تـعـزیـہ داری درعشریہ محرم وساختن ضرائح وصورت وغیرہ درست نیست: یعنی عشرۂ محرم میں تعزیہ داری اورقبروصورت وغیرہ بنانا جائزنہیں ہے۔

آگےفرماتے ہیں:تعزیہ داری کہ ہمچومبتدعان می کنند بدعت است وھمچنیں ساختن ضرائح وصورت وعلم وغیرہ ایں ھم بدعت است وظاھراست کہ بدعت سیئہ

اســـت: یعنی تعزیہ جیسا کہ بد مذہب کرتے ہیں بدعت ہے۔اور ایسے ہی تابوت ،قبروں کی صورت اور علم وغیرہ یہ بھی بدعت ہے،اور ظاہر ہے کہ بدعت سیئہ ہے۔

اور آگے تحریر فرماتے ہیں:ایں چربھا کہ ساختہ اوست قابل زیارت نیستند بلکہ ازالہ اند،چنانچہ درحدیث شریف آمدہ:من رای منکم منکرا فلیغرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان: یعنی یہ تعزیہ جو کہ بنایا جاتا ہے زیارت کے قابل نہیں، بلکہ اس قابل ہے کہ اسے نیست ونابود کر دیا جائے، جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم میں سے جو شخص کوئی خلاف شرع بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے ختم کرے، اور اگر ہاتھ سے ختم کرنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے،اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو دل سے بُرا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

اور کسی طرح تعزیہ کی مدد کرنا کیسا ہے؟اس کے جواب فرماتے ہیں:ایں ہم جانزنیست چراکہ اعانت برمعصیت می شود اعانت برمعصیت غیرجائز: یعنی یہ بھی جائز نہیں ہے،اس لئے کہ گناہ پر مدد ہے اور گناہ پر مدد کرنا ناجائز ہے۔(فتاوی ضیاء العلوم:ص 41)

## روافض کے ساتھ تعلقات رکھنا:

شیعہ کا عقیدہ تو جو تبرا بکتے ہیں اور سیدنا حضرت علیؓ کو خلفائے ثلاثہؓ پر فضیلت دیتے ہیں وہ یقیناً گمراہ، بددین ہیں۔اور جو شیخینؓ کی خلافت ہی کے منکر ہیں وہ یقیناً کافر ومرتد ہیں۔

فتاوی رضویہ میں:فتح القدیر وحاشیہ تبیین: سے ہے:فی الروافض من فضّل علیاًؓ علی الثلاثۃ فمبتدع وان انکر خلافۃ الصدیقؓ اوعمرؓ فھو کافر:

حدیث پاک میں خاص اس قوم کا نام لے کر اس سے قطع تعلق کا حکم آیا ہے۔حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں: :یأتی قوم لھم نبذیقال لھم الرافضۃ لا یشھدون جمعۃ ولا جماعۃ ویطعمون السلف فلا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تناکحوھم واذا مرضوا فلا تعودھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم:(فتاوی ضیاء العلوم:ص 12)

## کافر کے جنازہ میں شرکت کرنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: زید نے پڑوسی کے حقوق بتاتے

ہوئے کہا کہ غیر مسلم کے جنازے میں جاسکتے ہیں اور جو کلمات وہ کہتے ہیں اس سے بچتے ہوئے جائیں۔قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

**جـــواب**: کافر کے جنازے میں اس اعتقاد سے جانا کہ وہ لائق شرکت ہے کفر ہے اور اگر یہ نہیں تو حرام ہے۔اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ اگر اس اعتقاد سے جائے گا کہ اس کا جنازہ شرکت کے لائق ہے تو کافر ہوجائے گا اور اگر یہ نہیں تو حرام ہے۔

حدیث شریف میں فرمایا گیا اگر کافر کا جنازہ آتا ہو تو ہٹ کر چلنا چاہئے کہ شیطان آگے آگے آگ کا شعلہ ہاتھ میں لئے اچھلتا کودتا ہے خوش ہوتا ہوا چلتا ہے کہ میری محنت ایک آدمی پر وصول ہوگئی۔

لہذا زید اگر یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کافر کے جنازہ میں شریک ہونا جائز ہے تو اس پر تجدید ایمان فرض ہے، اگر بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی، اگر کسی کا مرید ہو تو تجدید بیعت بھی، ورنہ تو بہ پھر بھی لازم ہے۔

(فتاوی ضیاء العلوم:ص2)

# صدرالشریعہ، حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی صاحب اعظمی کا فتوی

## شیعہ اور قادیانی کی بنوائی ہوئی مسجد، شرعاً مسجد نہیں ہے:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: وہ مساجد جن کی تعمیر روافض یا قادیانی یا علاوہ ان کے کسی طائفہ ضالہ نے کی ہو، اس پر احکام مساجد جاری ہوسکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** وہ گمراہ فرقے جن کی گمراہی حد کفر تک پہنچ چکی ہے جیسے قادیانی اور روافضِ زمانہ، ان کی بنائی ہوئی مسجد شرعاً مسجد نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ: انما یعمر مسٰجداللّٰہ من اٰمن باللّٰہ والیوم الآخر:

**نوٹ:**

مسجد ہونے کیلئے زمین کا وقف ہونا شرط ہے، اور کافر وہ بھی مرتد کا مسجد کیلئے وقف درست نہیں، بلکہ مرتد کا کسی کارِ خیر کیلئے وقف، وقف نہیں۔ اس لئے ان فرقوں کی بنوائی مسجد، مسجد نہیں۔ (فتاوی امجدیہ: ج 1: ص 255)

## شیعہ امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھنے والوں کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: ا: ایک میت اہل سنت والجماعت کی نماز شیعہ نے پڑھائی، اور اس میں دھوکے سے اہل سنت والجماعت نے نماز پڑھی، جو نقشبندیوں کی مسجد کے نمازی تھے۔ اور وہ لوگ نماز جنازہ پڑھانے والے کو نہیں جانتے تھے اور چند لوگ میت کے ہمراہ جنازہ میں تھے جو سنی تھے اور امام کے مذہب کو جانتے تھے لیکن ان لوگوں نے ظاہر نہیں کیا۔

اس صورت میں قبر پر نماز جنازہ مکرر ہوگی یا نہیں؟ اور جن جن کو معلوم تھا ان کو تجدید ایمان وتجدید نکاح کرنا

چاہئے یا نہیں؟اور جن لوگوں کو معلوم نہیں تھا ان کے متعلق شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

**جــــواب:** روافض زمانہ قطعاً کفار و مرتدین ہیں، کیونکہ قرآن کریم کو ناقص مانتے ہیں اور آئمہ کرام کو انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دیتے ہے، یا ایسوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں اور وہ دونوں باتیں قطعاً یقیناً بالاجماع کفر ہے۔اور جو اس کے قائل کو کافر نہ جانے وہ بھی انہیں کے مثل: من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر:ان کے پیچھے نماز نا جائز و باطل:کما ھو مصرح فی رسالۃ النھی الاکید:

بالجملہ اس میت کی نماز نہ ہوئی کہ جب امام رافضی تھا تو امام کی نہ ہوئی، اور اقتداء صحیح نہ ہوئی، تو میت کو بغیر نماز کے دفن کر دیا، فرض ہے کہ میت کی قبر پر نماز پڑھی جائے۔اور مقتدیوں میں جسے امام کا حال معلوم نہ تھا، اس پر مواخذہ نہیں، اور جسے معلوم تھا اور اقتداء کی تو اسے صالح امامت سمجھا، ایسے کو تجدید ایمان و تجدید نکاح چاہئے۔

(فتاوی امجدیہ:ج1:ص313)

# نابالغ شیعہ بچے کی جنازہ میں شرکت کرنا:

**ســوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: نابالغ بچے جن کے ورثاء شیعہ یا دیگر فرق ضالہ ہیں، ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنی یا جنازہ کی معیت میں نقل و حرکت شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟

**جواب:** نابالغ سمجھدار ہے تو اس کا اسلام معتبر ہے اور نا سمجھ ہے تو: خیر الابوین: کا تابع ہے، اس میں دیگر ورثاء کا اعتبار نہیں۔لہذا اگر اس کے والدین کفریہ عقائد رکھتے ہوں اور وہ بچہ ناسمجھ ہو تو جنازہ میں شرکت کرنا ناجائز ہے۔(فتاوی امجدیہ:ج1:ص314)

# لاعلمی میں شیعہ سے نکاح کیا، بعد میں معلوم ہوا تو نکاح کا حکم:

**ســوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: ایک عورت کا نکاح ایک مرد سے کیا گیا، کچھ دنوں کے بعد بالتحقیق یہ معلوم ہوا کہ وہ شخص رافضی ہے، یعنی مذہبا شیعہ ہے۔تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ نکاح درست رہا یا نہیں؟ اگر درست نہیں رہا تو اس عورت کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے؟

**جواب:** روافض زمانہ کہ ( معاذ اللہ ) سب شیخین؄ کرتے ہیں اور قرآن کریم کو ناقص بتاتے ہیں اور ائمہ کرام کو انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دیتے ہیں یا ایسوں کو مقتدیٰ و پیشوا مانتے ہیں یا مسلمان ہی جانتے ہیں، بالاجماع کافر و مرتد ہیں، اور ان سے نکاح باطل محض و زنائے خالص ہے۔

فتاوی عالمگیری: میں ہے:لا یجوزللمرتدان یتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا کافرة اصلیة وکذلک لا یجوز نکاح المرتدة مع احد کذا فی المبسوط:

الحاصل وہ نکاح باطل محض ہے،عورت اب دوسری جگہ کسی سنی سے نکاح کر لے۔

(فتاوی امجدیہ:ج2:ص20)

## سنی عورت اور شیعہ مرد کا نکاح کرنا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:مرد رافضی اور عورت سنی المذہب،مرد اُس عورت سے عقد کرنے کا مقصد کرتا ہے۔تو ان دونوں کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: روافض زمانہ بوجوہ کثیرہ کافر ومرتد ہیں:فتاوی عالمگیری: میں ہے:احکامهم احکام المرتدین: سنیہ سے ہرگز کسی رافضی کا نکاح نہیں ہوسکتا،اگر کیا جائے گا تو باطل محض وزنائے خالص ہوگا۔

فتاوی عالمگیری: میں ہے:منهاماهو باطل بالاتفاق نحوالنکاح لایجوزله ان یتزوج امرأة مسلمة ولا مرتدة ولا ذمیة لا حرة ولا مملوکة(فتاوی امجدیہ:ج2:ص57)

## سنی عورت کا نکاح شیعہ اسماعیلی اور اثنا عشری کے ساتھ کرنا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: زید وعمرو دونوں مسلم ہیں،منجملہ اس کے زید نے اہل سنت والجماعت میں پرورش پائی اور عمرو نے قوم بوہاران یعنی فرقہ اسماعیلیہ میں پرورش پائی،یہ دونوں اپنے اپنے مالک کے مذہب پر تھے اور ان کے عقائد از روئے مذہب جس جس فرقہ میں رہے ہیں اُسی کے موافق ہیں۔زید کا لڑکا مذہب اسماعیلیہ والا ہے اور عمرو کی لڑکی اہل سنت والجماعت تو مسلم کے ساتھ نکاح کا منعقد ہونا جائز ہے یا نہیں؟

از روئے شرع شریف مناکحت درمیان اہل سنت وجماعت وفرقۂ شیعہ واسماعیلیہ واثنا عشریہ ہوسکتا ہے یا نہیں؟مشرح طور سے ارقام فرمائیں،کیونکہ بعض علماء نے فرقہ بواہران کا کھانا ناجائز قرار دیا۔

**جواب**: روافضِ زمانہ کہ سبِّ شیخینؓ کرنے کی وجہ سے بحکم فقہاء کرام کافر ہیں۔

فی البحر عن الجوهرة معزیاللشهید من سب الشیخینؓ اوطعن فیهما کفر ولا تقبل توبته وبه اخذ الدبوسی وابواللیث وهوالمختار للفتوی:

اور اگر قرآن مجید کو ناقص بتائے یا ائمہ کرامؒ کو انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل کہتے ہو جیسا کہ عموماً اس زمانہ کے روافض میں پایا جاتا ہے یا ایسوں کو اپنا امام و پیشوا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہوں تو بالاجماع بلا شک وشبہ کافر ہیں۔ بہر حال سنیہ کا نکاح رافضی سے نہیں ہوسکتا۔فرض ہے کہ عورت اس سے فوراً جدا ہو جائے اور جدا کر دی جائے۔

(فتاوی امجدیہ:ج2:ص72)

## شیعہ،مرتدین ہیں،وہ مسجد کے متولی نہیں بن سکتے:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:ایک مسجد خام جس کو قریب سو برس کے گذرتا ہے موجود ہے۔اس کے متولی ہمیشہ سے اہل سنت والجماعت رہے اور ہیں لیکن درمیان میں ایک بیوہ مسماۃ صبیا بیگم جو کہ مذہب شیعہ رکھتی ہے اپنے ثواب کیلئے اس مسجد خام کو پختہ بنوادیا،بعد چند روز کے یہ دعویٰ کرتی ہے کہ میں نے بنوایا ہے اس لئے میں متولی ہوں۔اہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ تم نے ثواب کیلئے بنوایا ہے۔اہل سنت والجماعت کے مسجد کی متولیہ نہیں ہوسکتی،کیونکہ تُو مذہب شیعہ رکھتی ہے۔پس شرعاً کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ مسجد سنیوں کی ہے اور سنی ہی اس کے متولی ہوسکتے ہیں،یہ عورت رافضیہ جس نے اس کو پختہ کرایا ہرگز اس کی متولیہ نہیں ہوسکتی کہ اوّلاً مسجد بنانے والا کوئی اور ہے جس نے بنائی وہی واقف ہیں۔حق تولیت اس کو تھا،وہ نہیں ہے تو عام مسلمان سنی جس کو متولی بنائیں۔

:بحرالرائق:میں ہے:الولایۃ للواقف ثابتۃ مدۃ حیاتہ وان لم یشترطھا وان لہ عزل المتولی:

:ردالمحتار:میں:فتاوی تاتارخانیہ:سے ہے:اھل المسجدلواتفقواعلی نصب رجل متولیاً لمصالح المسجد فعندالمتقدمین یصح ولکن الافضل کونہ باذن القاضی ثم اتفق المتأخرون ان الافضل ان لایعلم القاضی فی زماننا لما عرف من طمع القضاۃ فی اموال الواقاف:

ثانیاً اگر عورت متولیہ ہوگی تو یہ مسجد سنیوں کے ہاتھ سے جاتی رہے گی،وہ اپنے مذہب کے لوگوں کو اس میں رکھے گی اور یہ سنیوں کیلئے سخت مضر ہے اور اس سے بڑھ کر کیا خیانت ہوگی،اور خائن کو متولی نہیں کیا جاسکتا بلکہ اگر خود واقف بھی خائن ثابت ہو تو اسے معزول کر دیں گے۔

:درمختار:میں ہے:ینزع وجوبالواقف فغیرہ بالاولیٰ غیر مامون او عاجز

اوظهر به فسق کشرب خمر ونحوه:

ردالمحتار: میں ہے:وکذااذااجرهاالواقف سنین کثیرة فمن یخاف ان یتلف فی یده یبطل القاضی الاجارة ویخرجها من یدالمستاجر فاذاکان هذافی الواقف فالمتولی اولیٰ:

ثالثاً جب فسق عملی کی وجہ سے متولی نہیں بنایا جاسکتا: کمامر عن الدر المختار: تو یہاں تو فسق اعتقادی ہے کہ یہ اس سے بدرجہا بدتر بلکہ روافضِ زمانہ کی علماء نے تکفیر کی ہے جیسا کہ شیخ مجددؒ نے :ردالرفضة: میں متعدد کتب فقہیہ کی تصریحات اور ائمہ ترجیح وفتاوی کی تصحیحات سے ثابت فرمایا ہے کہ:

وہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ خواہ ان میں ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگر چہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام وخلیفہٗ برحق نہ مانے ایسے رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔

اِن کو کیسے وقف کا متولی کہا جائے اور وہ بھی مسجد کا؟ بالجملہ اس مسجد کے متولی سنی ہی رہیں گے، وہ عورت ہرگز نہ متولی کی جائے۔(فتاوی امجدیہ:ج3:ص112)

## تعزیہ بنانے اور محرم کے دیگر بدعات کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: ایام محرم الحرام میں اپنے بچوں کو سیدنا حضرت حسینؓ کے نام پر فقیر بنانا اور اس کو گود میں لے کر بھیک منگوانا اور سقّہ بنانا اور پیک بنانا اور گلے میں پیلا سرخ ڈورا جس کو کلادہ کہتے ہیں پہنانا اور سبز کپڑے رنگ کر پہنانا اور علم اور تعزیہ پر سرخ سبز رومال رنگ چڑھانا اور یہ کام لڑکپن سے زندگی بھر تک جاری رکھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اور مٹی کے برتنوں کے منہ پر پیلا سرخ ڈورا باندھ کر شربت پلانا اور اس پر حضرت حسینؓ کی فاتحہ دلانا، مصنوعی کربلا کو جانا، علم اور تعزیہ بنانا اور سینہ کوٹ کر ماتم کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

**جواب:** فقیر بننا اور بھیک مانگنا ناجائز بلاضرورت شرعیہ سوال حرام ہے، حدیث شریف میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔ سقّہ بنانا اور زیور پہنانا بھی حرام ہے۔ مگر نہ زیور پہنے نہ رنگے ہوئے ہرے کپڑے کہ عشرۂ محرم میں یہ تعزیہ داروں کی علامت اور منع ہے۔ اور پیک بنا بھی بالکل ناجائز ومہمل اور اس کی کمر میں گھنٹیاں باندھنا حرام ہے۔ کلادہ پہننا پہنانا بھی ناجائز، علم وتعزیہ بنانا ناجائز اور اس پر کپڑے چڑھانا بھی ممنوع ہے۔ شربت کے گھڑوں پر کلادہ باندھنا بھی ناجائز۔ اسی طرح مصنوعی کربلا کو جانا، سینہ کوٹ کر ماتم کرنا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ مسلمانوں کو عمل خیر کی توفیق دے،وہ کام کریں جس سے حضرات حسنینؓ کی روحیں خوش ہوں، نہ کہ بیکار باتوں میں مال ضائع کریں،اور آخرت کا مواخذہ سر پر لیں۔(فتاوی امجدیہ:ج4:ص13)

## نوحہ کرنے،مرثیہ پڑھنے اور تعزیہ داری کرنے کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:تعزیہ داری اُس شخص کے لئے جو اپنے کو حنفی اور سنی المذہب کہتا ہے،شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہیں؟اورمجلس ذکر شہادت میں مرثیہ پڑھنااور شیعوں کی طرح نوحہ کرنا درست ہے یا نہیں؟

**جواب:** تعزیہ داری ناجائز وبدعت ہے،اور ایک نہیں بلکہ بدعاتِ کثیرہ پر مشتمل ہے،مرثیے اکثر روافض کے ہیں جو اغلاط واکاذیب پر مشتمل، بے اصل وپا درہوا حکایات کو متضمن اور بہتوں میں تبرا بھی ہے،ان کا پڑھنا حرام ونہایت سخت حرام ہے،مسلمانوں کو ان سے احتراز لازم ہے،اورنوحہ بھی اُمور جاہلیت سے ہے،حدیث شریف میں نوحہ کرنے پر شدید وعیدیں آئی ہیں۔(فتاوی امجدیہ:ج4:ص15)

## رافضیوں سے دُور رہنا چاہئے:

**سوال:** رافضی لوگوں سے عداوت رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** رافضی اور تمام بدمذہبوں سے دُور رہنا چاہئے، یہ ایمان کے دشمن ہیں،دشمن کو دشمن ہی جاننا چاہئے، اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:واما ینسینک الشیطٰن فلاتقعدبعدالذکریٰ مع القوم الظّٰلمین: اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

حدیث شریف میں فرمایا:ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم:اپنے کو ان سے دُور رکھو اور ان کو اپنے سے دُور کرو،کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں،کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں(فتاوی امجدیہ:ج4:ص15)

## تعزیہ بنانا:

**سوال:** تعزیہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** تعزیہ بنانا ناجائز ہے۔(فتاوی امجدیہ:ج4:ص15)

## رافضیوں اور قادیانیوں کو حق پر جاننے والے کے ساتھ تعلقات رکھنا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: آیا اُس شخص کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا اور سلام وکلام جائز ہے یا نہیں، جو شخص ہر عقائد کو حق سمجھ کر (خواہ وہ عقائد قادیانی کے ہوں یا روافض کے ہوں یا اہلِ سنت والجماعت کے ہوں) اِن مذاہب مذکورہ کے خلاف مذہب والے کے سامنے کہتا ہے، اِن مذاہب کو، اور کہتا ہے کہ میرے دل میں ایسا نہیں ہے؟

**جواب**: جو شخص تمام مذاہب کو حق جانتا ہے وہ گمراہ اور لامذہب ہے، اس کے ساتھ میل جول اور اُٹھنا بیٹھنا، سلام وکلام نا جائز ہے: قال اللّٰہ تعالیٰ: ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار:

(فتاوی امجدیہ: ج 4: ص 19)

## ایسی انجمن میں شریک ہونا جس میں شیعہ اور قادیانی ہوں:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: ایسی انجمن جس کے اندر شیعہ، قادیانی اور فرق باطلہ سب شریک ہوں تو ایسی انجمن دینی کہلانے کے مستحق ہے کہ نہیں؟ اور سنی حنفی لوگ شریک ہوں کہ نہیں؟

**جواب**: ایسی انجمن ہرگز دینی انجمن نہیں ہے، نہ اس میں سنیوں کو شرکت جائز۔ بد مذہبوں سے میل جول نا جائز ہے، اور جب شریک ہوں گے تو علاوہ میل جول کے کبھی اُن کی تعظیم بھی ہوگی، اُن سے تقریر بھی کرائی جائے گی۔

ردالمحتار: میں ہے: فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعاً:

قرآن مجید میں ہے: قال اللّٰہ تعالیٰ: ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار: وقال اللّٰہ تعالیٰ: وامّا ینسینّک الشّیطٰن فلا تقعد بعد الذّکریٰ مع القوم الظّٰلمین:

(فتاوی امجدیہ: ج 4: ص 20)

## تعزیہ اور علم بنانا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: محرم شریف میں ایستادگی علم وتعزیہ کے متعلق لوگوں کے مختلف روایات ہیں، کوئی کہتا ہے کہ ان کے نام کی چیز ہے، اور علموں پر نام پاک آل اطہار وبعض آیات قرآنی بھی رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض روایات میں کہ حافظ محمد علی حضرت شاہ سلیمان موسوی خلیفہ اس کے

خلاف تھے، ایک بار حضور اکرم ﷺ کو تعزیہ کے ساتھ دیکھا، جب سے وہ تعزیہ کیلئے اپنے ہاتھ سے بانس کی کھپچیاں چھیلا کرتے ہیں۔لہذا اس کے متعلق احکام شریعت وطریقت لکھئے؟

**جـــواب**: علم وتعزیہ بدعت ہیں، بلکہ سینکڑوں بدعتوں کے مجموعہ کا نام تعزیہ داری ہے، ایسی روایتوں اور حکایتوں پر شریعت کا مدار ہوتو شریعت نہ ہوئی کھیل ہوا۔ آپ ان تمام افعال کی طرف نظر نہ کیجئے جن کو تعزیہ داری کا جزو لاینفک :تصور کیا جاتا ہے،تو واضح ہو جائے گا کہ تعزیہ داری کتنے قبائح پر مشتمل ہے۔

(فتاوی امجدیہ: ج4: ص62)

## محرم الحرام کے بدعات کی شرعی حیثیت اور اس میں چندہ دینے ،شرکت کرنے اور اس کا تماشا دیکھنے والوں کا حکم:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:اس ملک میں یعنی اکثر حصہ صوبہ متوسط وبرار میں ماہ محرم الحرام کی پہلی تاریخ سے بدعتیں شروع ہوتی ہیں۔تاریخ پانچ محرم الحرام کی صبح کو ایک نیزہ تیار کیا جاتا ہے، وہ اس طور سے کہ لکڑی کا ایک مجسمہ بنایا جاتا ہے جس کی شکل درج ذیل ہے، اور اس پر ایک نعل جو کہ صندل سے چھپا رہتا ہے، اُوپر کی لکڑی میں لگایا جاتا ہے، اس مجسمہ کو وہ لوگ اپنی اصطلاح میں سواری کہتے ہیں ،بعض سواریوں میں ایک شکل بنا کر لگاتے ہیں، جس میں بہت سا صندل پیس کر لگا دیا جاتا ہے، ہم یہ نہیں بتلا سکتے کہ وہ کس طرح بنائی جاتی ہے، مگر اس میں دو آنکھیں سونے یا چاندی کی لگائی جاتی ہیں، اور اس بُت کے شانوں پر دو چاندی کے پنجے لگا دیئے جاتے ہیں اور بعض میں پنجے نہیں لگاتے ہیں۔ان تینوں لکڑیوں میں کپڑا رنگین یا سفید لپٹا رہتا ہے۔

محرم الحرام کی ساتھویں ونویں تاریخوں کو اور کبھی دسویں تاریخ کو وہ سواریاں اٹھائی جاتی ہیں، اس سواری کی خدمت کرنے والے کو مجاور کہتے ہیں، وہ مجاور نہا کر اور لنگوٹ کس کر گھٹنوں کے اوپر دھوتی پہنے ہوئے اس سواری کے سامنے آ کر کھڑا ہوتا ہے، اور تماشائیوں میں سے کوئی ایک آدمی سواری کے سامنے فاتحہ پڑھتا ہے، فاتحہ ختم ہونے کے بعد کہا جاتا ہے کہ بجنے دو باجا۔اور سب لوگ بولو بولو دولھا پکارتے ہیں تب سب تماشائی دولھا دولھا حسین حسین خوب زور سے چلاتے ہیں، اور ساتھ ہی ساتھ تماشائی پکارتے ہیں کہ جو دولھا نہ بولے وہ حضرت حسینؓ کا چور، خوب دولھا دولھا اور حسین حسین کے نعرہ باجے کے ساتھ لگائے جاتے ہیں۔

اس کے بعد اِس سواری کے مجاور کو حال آتا ہے، اور وہ زمین پر گر پڑتا ہے اور تڑپنے لگتا ہے، لوگ سنبھالتے

ہیں،اور سواری جس کا بیان اوپر ہو چکا ہے مجاور کے کمر میں دے دی جاتی ہے،اور وہ مجاور اس سواری کے لینے کیلئے پیشتر سے کمر میں ایک چمڑے کا تسمہ باندھ لیتا ہے، جس میں سامنے کی ایک طرف چمڑے کی تھیلی لگی ہوئی ہوتی ہے وہ سواری کو لگا دی جاتی ہے، دو آدمی اپنے ایک ایک ہاتھ سے اس مجاور کی جو کہ سواری اُٹھائے ہوئے ہے اس کی کمر میں تھامتے ہیں اور دوسرے ہاتھوں سے سواری کو پکڑے رہتے ہیں،تا کہ وہ سواری اس مجاور سے چھوٹ نہ جاوے،اس سواری کے پیچھے دو مضبوط رسی رہتی ہے جس کو تناوا کہتے ہیں،اس کو ایک آدمی پیچھے کی طرف اس مجاور کے سر کے اوپر سے کھینچے رہتا ہے، جس جگہ وہ سواریاں بیٹھائی جاتی ہیں،اس کو امام باڑہ کہتے ہیں۔

سواری اُٹھالینے کے بعد لوگ اپنی اپنی مرادیں مانگتے ہیں، یہ سب مرادیں اُس مجاور سے مانگتے ہیں جو کہ سواری اُٹھائے رہتا ہے،لوگ یہ کہتے ہیں۔یاامام حسین میرا فلاں کام ابھی تک نہیں ہوا،اور کب تک ہوگا،وہ مجاور کہتا ہے کہ جاؤ تمہارا کام ہو جائے گا،اور پردہ نشین عورتیں اس مجاور کے قدموں پر گرتی ہیں اور منتیں مانگتی ہیں کہ ہم کو اولاد دیجئے، ہم بیمار ہیں اچھے ہو جائیں،اگر ہماری مرادیں پوری ہو جائے گی تو نعل چڑھائیں گے اور سونے کی آنکھیں چڑھائیں گے بعض عورتیں اس مجاور کی پاؤں دو دفعہ سے دھو کر پیتی ہیں۔

اس کے بعد وہ سواری تمام شہر میں گشت کرتی ہے اور اس سواری کے پیچھے اکثر عورتیں جس میں بعض پردہ نشین ہوتی ہیں چادر اوڑھے ہوئے چلتی ہیں، عام طور پر رات کے وقت امام باڑوں میں پانچ محرم الحرام سے دس محرم الحرام تک صدہا عورتیں و مرد منتیں مانگتے ہیں،اور سواری کا مجاور اپنی مورچھل ان کے اُوپر پھیرتا ہے اور سواری اُٹھنے کے پیشتر ایک گڈھا تیار کیا جاتا ہے جس میں 9 محرم الحرام کو آگ جلائی جاتی ہے جسے الاؤ کہتے ہیں۔اس الاؤ میں مجاور کودتا ہے اور اپنے ننگے پیروں سے بجھاتا ہے۔

اکثر ہندو اور کمتر مسلمان اس میں چندہ دیتے ہیں،اور اس قدر روشنی کی جاتی ہے کہ رات دن کے برابر معلوم ہوتا ہے۔پردہ نشیں عورتیں یہ تمام واہیات باتیں دیکھتی ہیں اور ان کے مرد شوق سے انہیں اجازت دیتے ہیں۔اس کے علاوہ بہت سے ہندو اور کمتر مسلمان شیر وغیرہ بن کر ناچتے ہیں اور شیر کا فوٹو چہرہ پر لگاتے ہیں۔آیا شریعت مطہرہ میں ایسی رسم جائز ہیں کہ نہیں؟ ان لوگوں کیلئے جو سواری اُٹھائے ہیں، یا اس میں شرکت کرتے ہیں یا کہ منت مانگتے ہیں یا کہ چندہ دیتے ہیں، کیا حکم ہے؟ کیا سید مظلوم ؓ کی روح ان لوگوں پر آتی ہے؟

واضح رہے کہ سواری اُٹھانے والے صوم وصلوۃ کے پابند نہیں ہوتے ہیں۔کہیں ہندو اور کافر بھی سواریاں اٹھاتے ہیں،اور کہتے ہیں کہ امام آئے۔چنانچہ زیادہ تر ایسے ہی بداطوار لوگ اس رسم قبیح کے پابند ہیں،شرابیوں اور

اوباشوں پر زیادہ حال آتا ہے۔اور جو مسلمان سواری اٹھاتے ہیں وہ ایک دوسری سواری سے ملتے ہوئے ہندو کی سواری سے ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے بھائی ہیں۔نیز سواری جب بیٹھائی جاتی ہے تو روپیہ، ناریل، لیموں، شیرینی، دونے کی پتیاں چڑھائی جاتی ہیں۔

**جواب**: یہ سواری اٹھانا اوراس کوگشت کرانا اوراس سے یا اس کے مجاور سے منت ماننی یہ سب اُمور بدعت وناجائز ہیں،عورتوں کا ایسی جگہ جانا گناہ،اُن کے شوہروں پر واجب ہے کہ انہیں روکیں،سواری اٹھانے والے یا اس میں چندہ دینے والے یا شرکت کرنے والے یا اس کا تماشا دیکھنے والے سب مجرم ہیں۔حدیث شریف میں فرمایا: من کثر سواد قوم فھو منھم:

اسی طرح شیر وغیرہ بننا اور ناچنا بھی حرام ہے،اور سواری اٹھانے والے ہندوؤں کو اپنا بھائی کہنا بھی ناجائز ہے اوراس پر چڑھاوا چڑھانا بھی بدعت قبیحہ۔مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان حرکات سے باز آئیں۔

(فتاوی امجدیہ:ج4:ص78)

## رافضی کی تعظیم کرنا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: رافضی اگر اپنے آپ کو سید ظاہر کرے تو تعظیم اس جہت سے کہ نسبت نبی کریم ﷺ کی جانب رکھتے ہیں،واجب التعظیم ہوسکتے ہیں کہ نہیں؟

**جواب**: جس بدمذہب کی بدمذہبی کفر کو نہ پہنچی ہو،اگر وہ اپنے کو سید ظاہر کرے تو اس کی سیادت کی تعظیم کی جائے گی کہ جس چیز کی تعظیم کی جاتی ہے وہ اس میں موجود ہے۔اوراگر بدمذہبی حد کفر کو پہنچی ہے تو اب اس کی تعظیم نہیں کی جاسکتی :قال اللّٰہ تعالیٰ:انہ لیس من اھلک،انہ عمل غیر صالح:

(فتاوی امجدیہ:ج4:ص150)

## محرم کے خرافات کی مجلس کی دعوت کیلئے اپنی طرف سے کارڈ بھیجنا،اپنے گھر میں مجلس منعقد کرنا اوراس قسم کی خرافات کی ترتیب دینا اوراس میں مشغول رہنا،اور دوسروں کو مدعو کرکے انہیں بھی ان خرافات میں شریک کرنا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: جو شخص سیدنا حضرت حسینؓ کی

شہادت کے شب اپنے مکان پر جلوس کرتا ہو، اپنے احباب کو جن میں مسلم وغیر مسلم سب ہوتے ہیں جمع کرتا ہو، قسم قسم کی روشنیاں اور فرحت وسرور کے تمام سامان جمع کرتا ہو۔ بندر، ریچھ، شیر وغیرہ بن کر جو لوگ اس کے وہاں آتے ہوں، ان کو اپنی مجلس میں نچواتا ہو اور اس پر وہ اور اس کے احباب خوش ہوں، ہنسن اور بھیس بدل کے ناچنے کودنے والوں کو اور نقلیں کرنے والوں کو خوش ہو ہو کر انعامات دیتا ہو اور دلواتا ہو، ان خرافات کی مجلس کی دعوت کیلئے اپنی طرف سے کارڈ بھیجتا ہو، شب شہادت میں اپنی مجلس منعقد کرنا اور اس قسم کی خرافات کی ترتیب دینا اور اس میں مشغول رہنا، اور دوسروں کو مدعو کر کے انہیں بھی ان خرافات میں شریک کرنا کیسا ہے؟

اور ایسے قاضی کا شرعاً کیا حکم ہے؟ پھر اگر وہ شخص قاضی ہونے کا دعوی کرے تو کیا اس کا یہ دعوی صحیح ہے اور مسلمانوں کو اس کی تعظیم وتکریم کرنی چاہئے یا نہیں؟

**جواب**: سیدنا حضرت حسینؓ کی شہادت کا واقعہ اس لئے نہیں کہ اس کا سورنگ بنایا جائے اور اس کی یاد میں لہو ولعب کی مجالس قائم کی جائے۔ انہوں نے جان ومال، اہل وعیال کو سنت نبی کریم ﷺ پر قربان کردیا، اور اس واقعہ سے احکامِ شریعت کو مضبوط پکڑنے کی ایسی اعلیٰ درجہ پر ہدایت فرمائی کہ دنیا جب تک قائم رہے گی ہر صاحب عقل ونظر کو مشعل بن کر رہنمائی کرے گا۔

جو لوگ اس شب میں بجائے ذکر وعبادت اور ان کو یاد کرنے کے ایسی باتوں میں مشغول ہوتے ہیں گنہگار ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو انعامات دینا بھی ناجائز ہے اور جو شخص اس مجلس کا بانی ہے اور لوگوں کو خطوط بھیج کر بلاتا ہے وہ سب سے زائد مجرم اور سب کے مجموعہ گناہوں کے برابر اس کا گناہ ہے۔

حدیث شریف میں فرمایا: من سن سنۃ سیئۃ فعلیہ وزرھا ووزر من عمل بھا: قرآن مجید میں ہے: تعاونوا علی البرّ والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان: اور ظاہر ہے کہ مجلس ترتیب دے کر لوگوں کو بلانے والا گناہ پر اعانت کرتا ہے۔

رہا اس کا قاضی ہونے کا دعویٰ کرنا، یہ محض ایک مہمل بات ہے، قاضی وہ ہوتا ہے جس کو بادشاہِ اسلام نے قاضی بنایا ہو، خود بخود دعویٰ کرنے سے قاضی ہو جائے، یہ نہیں ہو سکتا۔

بہر حال ایسا شخص تعظیم وتکریم کے قابل نہیں، بلکہ ایسے شخص کی تعظیم وتکریم کرنا غضبِ الٰہی کا سبب ہے۔

حدیث شریف میں فرمایا: اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتزلہ العرش:

(فتاوی امجدیہ: ج4: ص175)

# تعزیہ داری بنانے اوراس میں اعانت کرنے کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:عشرہ محرم میں تعزیہ داری اور ڈلدل ،قبراورعلم وغیرہ کی صورت بنانے کے متعلق عشرہ محرم میں آرائش ترک کرنا ،لذتوں کا چھوڑنا ،گوشت وغیرہ نہ کھانا ، ماتم زدوں کی طرح غمگین رہنا،تعزیہ داری کے کاموں میں کوشاں او رمددگار ہونا ،خواہ اپنی خوشی سے ،خواہ قرابت یا دوستی یا ہمسائگی یاہمجا نگی کی طرف سے اپنا اسباب استعمال کے لئے دینا اورروپیہ پیسہ سے ان کی مدد کرنا۔

محرم کے دس دنوں میں عوام جہال چوکاری کے نام سے دس روزتک مع نقارا وسرنائی گول مڈل بنا کر پھرتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اپنے بازوؤں کو پیٹتے ہیں ،اوراس میں بعض بعض تو سینہ بھی پیٹتے ہیں ۔عوام اس کو بروقت شہادت سیدنا حضرت حسینؓ کے موجود نہ ہونے کا اپنا دلی افسوس اظہار کرنے کا سبب بتاتے ہیں ۔کیایہ فعل کرنا اوراس کو بطور تماشا دیکھنے جانا کیسا ہے؟

مرثیہ خوانی اورفقط واقعات شہادت پڑھنااورنوحہ خوانی کرنا کچھ اجرت لے کریا بغیراجرت لئے ہوئے تو اس کے حق میں کیساارشاد ہے ۔جوچیزیں تعزیہ ،ڈلدل اورعلم پربطور نذرونیاز کے لاتے ہیں ناریل وغیرہ توڑتے ہیں اور بعض جاہل تو ناریل اپنی گردن کے نیچے رکھ کرتعزیہ کے سامنے زمین پرلوٹتے ہیں اورشب عاشورہ کوحلوہ وغیرہ جوتعزیہ کے سامنے رکھاجاتا ہےتوان سب نذرونیاز کی چیزوں کا جوتعزیہ کے سامنے رکھی جاتی ہیں اورناریل وغیرہ توڑی جاتی ہیں ان سب کابطور تبرک کھانااورتقسیم کرنا کیسا ہے؟اورنذرونیاز کاتعزیہ پرآنا کیسا ہے؟

نویں تاریخ اوردسویں رات کوتعزیہ،دلدل،علم وغیرہ کا سب گشت پھرانا،جس میں باجہ گاجہ جوکاراوغیرہ بھی ہوتا ہےتواس سب گشت میں دیکھنے جانا اوریہ سب گشت کیسا ہے؟

دسویں صبح کوشہادت کادن ہوتا ہےتواس روزبھی اسی جوش وخروش اوردھام دھوم سے تعزیہ،دلدل،علم وغیرہ کےجلوس کودفن کیلئے نکالا جاتا ہے ۔تو اس کے ساتھ جانا اوریہ کرنا کیسا ہے؟

مندرجہ بالا اُمورسب حرام ہیں؟کفرہیں یاشرک ہیں؟اوران کے کرنے سے کیسا گناہ لازم آتے ہیں؟خوب واضح طورپربیان فرمائیں۔

**جواب:** تعزیہ داری بدعت ہے،اسی طرح علم ،ڈلدل اورقبرکی صورت بنانا اورا سے گشت کرانااورنوحہ کرنا اورسینہ کوٹنا یہ سب روافض کاطریقہ ہے،ہمارے مذہب کے خلاف ہے ۔تعزیہ یاعلم کے سامنے فاتحہ نہ دینا چاہئے ۔جس

طرح تعزیہ داری نا جائز ہے اسی طرح اس میں اعانت بھی نا جائز ہے۔(فتاوی امجدیہ:ج4:ص184)

## تعزیہ کے جلوس میں جانا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:ایسی جگہ جانا جہاں علاوہ تعزیہ کے دلدل اور براق کی تصویریں بنائی جاتی ہیں یا ایسے جلوس میں جہاں ان تصویروں کے علاوہ مختلف انواع کے باجے ہوں جانا کیسا ہے؟

**جواب:** تعزیہ داری بدعت سیئہ ہےاور دُلدل اور براق کی تصویریں بنانا حرام ہے،اور تصویر بنانا حرام اور اس کو بروجہ اعزاز رکھنا حرام ہے۔

اِن خرافات میں شریک ہونا نا جائز وحرام ہے ،کہ معصیت کے جلوس کو فروغ دینا اور اس کی شان وشوکت بڑھانا ہے۔(فتاوی امجدیہ:ج4:ص205)

## تبرائی رافضی کی مجلس میں شرکت کرنا:

**سوال:** تبرائی رافضی کی مجلس میں شریک ہونا کیسا ہے؟

**جواب:** ایسی مجلس میں شریک ہونا جبکہ بغرض رَدوانکار نہ ہو حرام وسخت حرام ہے۔کہ اس میں تبرا اور تبرائیوں کے جلسہ کو رونق دینا ہے اور صحابہ کرامؓ کی شان پاک میں گستاخیاں سن کر ساکت رہنا سخت ہولناک چیز ہے۔حدیث شریف میں ہے:الساکت عن الحق شیطان اخرس:حق سے سکوت کرنے والا گونگا شیطان ہے۔

ایک حدیث شریف میں فرمایا کہ جب صحابہؓ کی شان میں کوئی بیجا بات سنو:فقولوا لعنۃ اللّٰہ علی شرکم: تو کہہ دو تمہارے اس فعل بد پر خدا تعالٰی کی لعنت۔اور جب رَدوانکار کی جرأت نہ ہو تو وہاں ہرگز نہ جائے۔ (فتاوی امجدیہ:ج4:ص205)

## تعزیہ داری میں مال صرف کرنا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ تعزیہ وغیرہ کا بنانا اسراف ہے یا نہیں؟اور اس کو جو اسراف نہ جانے اس کے واسطے کیا حکم ہے؟اور جو شخص دس مفتیوں کے فتوی کو نہ مانے وہ کیسا ہے؟

**جواب:** تعزیہ داری نا جائز وبدعت ہےاور اس میں مال صرف کرنا اسراف ہے۔علمائے اہل سنت کے صحیح

فتویٰ کو نہ ماننا گمراہی کی بات ہے۔(فتاوی امجدیہ:ج4:ص167)

## تعزیہ وتابوت وعلم کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا اوراس میں شرکت کرنا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: زمانہ محرم میں دُلدل وتابوت وچوکی وعلم وتعزیہ نکالا جاتا ہے،از روئے مذہب اہل سنت والجماعت حنفی المذہب پرتعزیہ وتابوت ودُلدل وچوکی وعلم کی تعظیم کرنا اورتعظیماً کھڑا ہوجانا جائز ہے یانہیں؟اوراگر فریق مخالف جبراً کسی حنفی المذہب شخص کواس کی تعظیم کرنے پر مجبور کریں تو ایسی حالت میں عام مسلمان پیرو مذہب حنفی پرکیافرض ہے کہ اس مجبور شخص کی مدد کریں یانہیں؟

**جواب:** یہ سب چیزیں بدعت قبیحہ ہیں،ان میں شرکت نا جائز ہے،ان چیزوں کی تعظیم نا جائز ہےاورتعظیم کرنے پرکسی مسلمان کومجبور کیاجائے توضرور اس کی مدد کی جائے:قال اللّٰہ تعالیٰ:تعاونوا علی البرّ والتقوی:(فتاوی امجدیہ:ج4:ص206)

## شیعوں کی اذان میں صحابہ کرامؓ پرتبرا ہے:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:اہل تشیع اذان میں:اشہدان علیا ولی اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ وخلیفتہ بلافصل:پکارتے ہیں۔یہ الفاظ تبرا ہیں یانہیں؟

**جواب:** بیشک اس میں تبرا ہےاوراس کی بناءروافض کےاس عقیدۂ باطلہ پرہے کہ معاذاللّٰہ حضرات خلفائے ثلاثہ(سیدنا صدیق اکبرؓ،سیدنا فاروق اعظمؓ،سیدنا عثمان غنیؓ) کی خلافت کوخلافتِ غاصبہ کہتے ہیں۔کیونکہ جب سیدنا علی المرتضیٰؓ کی خلافت بلافصل ہوئی اور وہ خلافت کے حق میں وصی قرار دیئے گئےتو ان سے پہلے کی خلافتیں باطل ونا جائز ہوئیں،اوروہ حضرات غاصب ٹھہرے(معاذاللّٰہ)۔لہٰذا اُن حضرات متبعانِ حق کوغاصب قرار دینا تبرا نہیں تو اورکیا ہے؟(فتاوی امجدیہ:ج4:ص207)

## محرم میں تین رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:محرم الحرام میں کس کس رنگ کے کپڑے پہننا ممنوع ہیں،اورکس کیلئے؟اس اطراف میں عموماً لوگ تہبند پہنتے ہیں،اورعموماً رنگین ہوتے ہیں۔کیاان کے لئے بھی لازم ہے کہ وہ رنگین تہ بند چھوڑ کرعاشورہ تک سفید ہی تہ بند پہنیں؟

**جواب:** عشرہ محرم میں تین رنگ کے لباس اہل بدعت پہنتے ہیں۔اُن تینوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔اوّل سرخ یا گلابی کہ یہ خوارج دشمنانِ اہل بیتؓ،اظہار مسرّت کیلئے پہنتے ہیں۔دوم سیاہ کہ اس کو روافض پہنتے ہیں۔سوم سبز یا دھانی کہ یہ تعزیہ داروں کا شیوہ ہے۔اگر کپڑا مختلف رنگ کا ہو تو وہ ان تینوں سے خارج ہے۔

(فتاوی امجدیہ:ج4:ص166)

## محرم میں ماتم کرنا اور شہدائے کربلا کی تربتیں بنا کر نکالنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:ایام محرم میں اہل بیت شہدائے کربلا کی تربتیں بنا کر نکالنا اور شاہراہ عام پر ماتم کرتے ہوئے لے جا کر مسلمان مردہ میت کی طرح زمین میں دفن کرنا اہانت اسلام اور توہین اہل بیتؓ ہے یا نہیں؟

**جواب:** اس طرح تربت نکالنا بدعت قبیحہ وناجائز ہے اور ماتم کرنا بھی حرام ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے:نھی عن ضرب الخدو دوشق الجیوب:ایسی حرکتوں سے مسلمانوں کو باز آنا لازم ہے۔

(فتاوی امجدیہ:ج4:ص227)

## شیعہ کی اذان میں خلفائے اربعہؓ کی توہین ہے:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:اذان میں یا صلوۃ میں:علی ولی اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ خلیفتہ بلافصل:کے الفاظ استعمال کرنے سے اہانت خلفائے ثلاثہؓ ہے یا نہیں؟

**جواب:** بلاشبہ یہ لفظ:بلافصل:کھلا ہوا تبرا اور خلفائے ثلاثہؓ کو غاصب ٹھہرانا ہے،نہ صرف خلفائے ثلاثہؓ بلکہ خود حضرت علیؓ کی کھلی ہوئی توہین ہے کہ انہوں نے ان کی خلافت کو جبکہ وہ ناجائز تھی کیوں قبول فرمایا اور کیوں بیعت کی؟انہوں نے اپنے قول وفعل سے(معاذاللّٰہ)حسب زعم قائل باطل کی اعانت کی،اور ایسا کہنے والا یقیناً ان کی توہین کرتا ہے۔(فتاوی امجدیہ:ج4:ص227)

## صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کے ساتھ میل جول اور اتحاد کرنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:کسی ایسی جماعت سے اہل سنت والجماعت کا اشتراک جائز ہے جو صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرتی ہو؟

**جواب**: جولوگ (معاذاللہ) صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں، اُن کے ساتھ سینوں کومیل جول کرنا اور اُن سے اتحاد نا جائز ہے۔

صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے بارے میں حدیث میں فرمایا: لاتجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تصلوا معھم ولا تصلوا علیھم: نہ ان کے ساتھ اُٹھو، بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ، پیو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، نہ ان کا جنازہ پڑھو۔(فتاوی امجدیہ: ج4: ص275)

## رافضی کو سردار بنانا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: کیا شارع علیہ السلام نے رافضی کی قیادت کو جائز قرار دیا ہے؟

**جواب**: رافضی گمراہ بددین ہے اس کو سردار نہیں بنایا جاسکتا۔(فتاوی امجدیہ: ج4: ص304)

## رافضی کو امیر بنانا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: کیا اہل سنت کو رافضی کو شرعی اُمور میں امیر بنانا جائز ہے؟

**جواب**: شرعی اُمور میں رافضی امیر نہیں ہوسکتا۔(فتاوی امجدیہ: ج4: ص304)

## سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ پر سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کو فضیلت دینے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

1.....حضور اکرم ﷺ کے بعد تمام صحابہ کرامؓ وتمام اولاد وامجاد جس میں حضرت سیدہ فاطمہؓ اور حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادگان حضرت قاسمؓ وحضرت عبداللہؓ وحضرت ابراہیمؓ وتمام امہات المؤمنینؓ اور حضرت حسنؓ وحضرت حسینؓ اور سب امام وحضرت علیؓ بھی داخل ہیں کس کا مرتبہ سب سے زیادہ ہیں؟

2.....جوشخص حضرت علیؓ واولاد وامجاد حضرت محمد ﷺ کو حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ پر فضیلت دے اس کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** 1.....حضرات انبیاء کرام و مرسلین علیہم السلام کے بعد سب سے افضل سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ ہیں۔صحیح بخاری شریف میں حضرت عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی:ای الناس احب الیک:سب لوگوں میں حضور ﷺ کے نزدیک محبوب تر کون ہے؟قال:عائشہ۔فرمایا:عائشہ۔قلت من الرجال:میں نے عرض کی مردوں میں کون؟قال ابوھا۔فرمایا:ان کے والد یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ۔

صحیح بخاری شریف میں محمد بن الحنفیہؒ سے مروی ہے کہتے ہیں:قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی ﷺ قال ابوبکر قلت ثم من قال عمر:میں نے اپنے والد حضرت علیؓ سے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب آدمیوں میں بہتر کون ہے؟انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ،میں نے کہا پھر کون؟فرمایا کہ عمرؓ۔

ترمذی شریف میں سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:ابوبکر سیدنا و خیرنا و احبنا الی رسول اللہ ﷺ:ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور ہم میں سب سے افضل اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ہم سب سے زیادہ محبوب ہے۔

2.....یہ شخص بدمذہب گمراہ ہے،اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پڑھی ہو تو پھیرنی واجب ہے۔

:فتاوی خلاصہ و خزانۃ المفتیین:میں ہے:الرافضی ان فضل علیاً علیٰ غیرہ فمبتدع ولوانکر خلافۃ الصدیقؓ فھو کافر:(فتاوی امجدیہ:ج4:ص328)

## کسی کو رافضی کہنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:ایک شخص اہل سنت والجماعت کو بغیر تحقیقات رافضی کہہ دیا اگر واقعی وہ رافضی نہیں تو کہنے والے پر کیا الزام لگایا جاوے؟

**جواب:** اگر واقع میں سنی ہے اس میں رفض کی کوئی بات نہیں تو کہنے والا سخت گنہگار ہے اس پر توبہ فرض اور معافی مانگنا لازم ہے۔(فتاوی امجدیہ:ج4:ص415)

## رافضیوں کو بُرا نہ جاننے والے کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:زید کہتا ہے کہ میں سنی ہوں اور زید کی رشتہ داری رافضیوں میں ہے اور رافضیوں کو بُرا بھی نہیں جانتا ہے اور ان کی موت و زیست میں شریک بھی ہوتا ہے۔ایسی حالت میں زید کو سنی جاننا چاہئے یا نہیں؟

**جواب:** اگر واقع میں رافضیوں کو بُرا نہیں جانتا، تو زید سنی نہیں بلکہ صرف اپنے کو سنی کہنے سے سنی نہیں ہوسکتا، جبکہ بد مذہبوں کی بد مذہبی پر مطلع ہے اور بد مذہبی کو بد مذہبی نہ جانے۔(فتاوی امجدیہ: ج4: ص415)

## محرم الحرام میں کوچہ و بازار و شاہراہِ عام پر شہدائے کربلا کی خود ساختہ لاشوں (تربتوں) کے ساتھ خواتین کا آہ وبکا، سینہ کوبی اور برہنہ سری ہونا اور منگھڑت واقعات کا بیان کرنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں: یہ کہ کوچہ وبازار وشاہراہِ عام پر شہدائے کربلا کی خودساختہ لاشوں (تربتوں) کے ساتھ جو خواتین اہل بیت ہیں، آہ وبکا، سینہ کوبی اور برہنہ سری، من گھڑت واقعات کا بیان کرنا توہین اہل بیتؓ ہے یا نہیں؟

**جواب:** یہ بالکل حرام ہے، شریعت مطہرہ نے نوحہ اور بین سے ممانعت فرمائی اور اس کو فعل جاہلیت قرار دیا، پھر اس کو اہل بیتؓ کی طرف نسبت کرنا اُن کے پاک دامنوں پر بدنما دھبہ لگانا اور ان کی توہین ہے جو ہرگز کسی مسلم کے لئے یہ روا و درست ہو نہیں سکتی۔(فتاوی امجدیہ: ج4: ص469)

## رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا:

وہ بدمذہب جس کی بدمذہبی حدِ کفر کو پہنچ گئی ہو، جیسے رافضی اگرچہ وہ صرف سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو، یا شیخینؓ کی شانِ اقدس میں تبرا کہتا ہو۔ قدری، جہمی، مشبہ اور وہ جو قرآن کریم کو مخلوق بتاتا ہے اور وہ جو شفاعت یا دیدارِ الٰہی یا عذابِ قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہے، ان کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی۔ اور جس بدمذہب کی بدمذہبی حدِ کفر کو نہ پہنچی ہو، جیسے تفضیلیہ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

(بہار شریعت: ج1: ص562: حصہ سوم)

## گستاخِ صحابہؓ کافر ہے:

حضرات شیخینؓ کی شان پاک میں سب وشتم کرنا تبرا کہنا، یا سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحبت یا امامت وخلافت سے انکار کرنا کفر ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی شان پاک میں قذف جیسی ناپاک تہمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔

(بہار شریعت:ج2:ص463:حصہ نہم)

## روافض کی گواہی:

جوشخص بزرگانِ دین ،پیشوایانِ اسلام مثلاً صحابہ کرامؓ وتابعینؒ کوبُرے الفاظ سے علانیہ یادکرتے ہو،اُس کی گواہی مقبول نہیں،مثلاً روافض کہ صحابہ کرامؓ کی شان میں دشنام بکتے ہیں۔

(بہار شریعت:ج2:ص949:حصہ دوازدھم)

## مرتدین کے ساتھ کھانا پینا،اور میل جول رکھنا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: جولوگ حضوراکرمﷺ کی توہین کتابوں میں لکھ گئے ہیں،ان کے اوران کے ماننے والے اوران کے معتقدین ہیں۔ان میں سے اگرکسی نے اہل سنت والجماعت کودعوت دیاتو اہل سنت نے کھالیا،لیکن اپنے دل میں ان کوکافر سمجھتا ہے،اوران کے پیچھے کوئی نماز بھی نہیں پڑھتا ہے۔تو مولاناصاحب!باوجودیکہ ایسا سمجھتے ہوئے جوکھانا کھالیاتو اس کیلئے حلال ہے یاحرام ہے؟اگرحرام ہےتو کیادلیل ہے؟شرعاً حنفی مذہب میں فتوی کس پر ہےحلال پر یاحرام پر؟

**جواب:** بدمذہبوں کےبارے میں حدیث ہے:ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم: اپنے کواُن سے دُوررکھو،انہیں اپنے سے دورکرو،کہیں ایسانہ ہوکہ وہ تمہیں گمراہ کردیں،تمہیں فتنہ میں ڈال دیں۔دوسری حدیث شریف ہے:لاتواکلوھم ولاتشاربوھم: اُن کےساتھ نہ کھاؤ،نہ ان کےساتھ پانی پیو۔

قرآن مجید میں ارشادہوا:واماینسینک الشیطن فلاتقعدبعدالذکری مع القوم الظلمین:اگرتجھے شیطان بھلادےتویادآنے پر ظالموں کےساتھ نہ بیٹھ۔

یہ اُن بدمذہبوں کاحکم ہےجن کی بدمذہبی حدِکفر تک نہ پہنچی ہوکہ اُن سے میل جول اورساتھ کھانا پیناترک کرے۔اورجوسوال میں مذکورہیں وہ تو یقیناًقطعاً کافرومرتد ہیں،اُن سے بدرجہ اولٰی اجتناب کاحکم ہے۔

رہا کھانا،اس کے متعلق یہ تفصیل ہے کہ جب وہ مرتد ہےتواس کے ہاتھ کاذبیحہ مردار ہے،اگرجانوراس نے ذبح کیاہے یااسی کےہم خیال کسی دوسرے مرتد نے جب تو وہ بالکل حرام ومردار ہے۔اوراگرمسلمان کاذبح کیاہوا ہے اوراوّل سے آخرتک یعنی کھانے کےوقت تک برابرنظرمسلم کےساتھ رہاتو وہ گوشت حرام ومردار نہیں،اوراگرنظرمسلم سے غائب ہوگیا مثلاًاس کے گھرمیں گیااوروہاں سے پک کرآیاتواب بھی مردار ہے۔اورگوشت کےعلاوہ باقی اشیاءحلال

ہیں مگر اُس کے یہاں کھانا حدیث وآیت کے خلاف ہے،یعنی یہ فعل نا جائز ہے۔(فتاوی امجدیہ:ج4:ص153)

## مرتد ومرتدہ کا نکاح:

مرتد ومرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا،اگر چہ مرد وعورت دونوں ایک ہی مذہب کے ہوں۔

(بہار شریعت:ج2:ص31:حصہ ہفتم)

## مرتد کا نکاح:

مرتد ومرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا،نہ مسلمان سے،نہ کافر سے،نہ مرتد ومرتدہ سے۔

(بہار شریعت:ج2:ص31:حصہ ہفتم)

## مرتد کا نکاح:

مرتد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے،وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کرسکتا،نہ مسلمہ سے نہ کافرہ سے نہ مرتدہ سے نہ حرہ سے نہ کنیز سے۔(بہار شریعت:ج2:ص459:حصہ نہم)

## مرتد کا ذبیحہ:

مرتد کا ذبیحہ مردار ہے اگر چہ بسم اللّٰہ کرکے ذبح کرے۔اسی طرح کتے یا باز یا تیر سے جو شکار کیا ہے وہ بھی مردار ہے،اگر چہ چھوڑنے کے وقت بسم اللّٰہ کہہ لی ہو۔(بہار شریعت:ج2:ص459:حصہ نہم)

## مرتد کی گواہی اور میراث:

مرتد کسی معاملہ میں گواہی نہیں دے سکتا،اور کسی کا وارث نہیں ہوسکتا اور زمانہ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس میں مرتد کا کوئی وارث نہیں۔(بہار شریعت:ج2:ص459:حصہ نہم)

## مرتد کی گواہی:

مرتد کی گواہی اصلاً قبول نہیں۔(بہار شریعت:ج2:ص942:حصہ دوازدہم)

## مرتد نے کسی کو وکیل بنایا:

مرتد نے کسی کو وکیل کیا، یہ توکیل: موقوف ہے، اگر مسلمان ہوگیا نافذ ہے اور اگر قتل کیا گیا یا مرگیایا دارالحرب میں چلا گیا: توکیل: باطل ہے، اور اگر دارالحرب میں چلا گیا تھا پھر مسلمان ہو کر واپس ہوا اور قاضی نے اس کے دارالحرب چلے جانے کا حکم دیا تھا و: توکیل: باطل ہو چکی اور قاضی نے ابھی حکم نہیں دیا ہے کہ مسلمان ہو کر واپس آگیا: توکیل: باقی ہے۔(بہار شریعت:ج2:ص975:حصہ دوازدہم)

## مرتد کسی کا وارث نہیں ہوسکتا:

مرتد مرد اور عورت، نہ تو مسلمان کے وارث ہوں گے اور نہ ہی مرتد کے۔

(بہار شریعت:ج2:ص1182:حصہ بستم)

## ایسے جانور کو بیچنا جس کو کافر نے جھٹکا دے کر مارا ہو:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: ایک شخص ایک بکرا جھٹکے کیلئے دیتا ہے اور جھٹکے کے بعد گوشت تولا جاتا ہے، گوشت کے وزن پر چھ آنہ فی سیر کے حساب سے فروخت کرتا ہے اور کھال بھی خود ہی بیچ ڈالتا ہے۔شرعاً یہ تجارت کیسی؟ اور ایسی تجارت کرنے والے مسلمان کے ساتھ مسلمانوں کا کیا حکم شرعاً صادر ہوتا ہے؟

**جواب:** جانور کو جھٹکے کیلئے دینا کہ کوئی کافر اسے جھٹکا کر دے پھر یہ مسلمان اسے بیچے یہ حرام ہے، پھر اس کو بیچنا یہ دوسرا حرام ہے کہ اب یہ جانور مردار ہے اور مردار کی بیع حرام و باطل ہے، اور اس کی کھال بھی جب تک پکائی نہ جائے اس کو بیچنا حرام ہے۔(فتاوی امجدیہ:ج3:ص190)

## حربی کفار کو قربانی کا گوشت دینا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: عیدالاضحیٰ میں لوگ قربانی کر کے کفار کو بھی گوشت بانٹتے ہیں۔اس کے بابت کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہاں کے کفار کو قربانی کا گوشت نہ دینا چاہئے، کیونکہ یہاں کے کفار حربی ہیں، اور حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں۔(فتاوی امجدیہ:ج3:ص317)

# غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: جو بکرا قربانی ہوتا ہے، بہت سے بھائی ہندو بھائی کے گھر اپنے دوست آشنا کو ہندو بھائی کو تقسیم کرتے ہیں، بہت سے لوگ منع کرتے ہیں کہ دوسری قوم میں نہ دینا چاہئے، بہت سے لوگ دوسرا بکرا لاکر ہندو بھائی کو تقسیم کرتے ہیں؟

**جواب:** ہندو تو مسلمانوں کو ذبح وقتل کرنے پر تیار ہیں مگر افسوس یہ ہے کہ اُن دشمنانِ دین کو اب تک آپ لوگ بھائی اور دوست ہی تصور کئے ہوئے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے فرمایا: یـاایھـاالـذیـن امـنـوا لاتتّخذوا عدوّی و عدوّکم اولیآءا ے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ۔

سوال کا جواب یہ ہے کہ ان کافروں کو نہ قربانی کا گوشت دینا جائز ہے اور نہ دوسرا بکرا ذبح کرکے اس کا گوشت دینا جائز، کیونکہ جو جانور اللہ رب العزت کی عبادت کیلئے ذبح کیا گیا اس کا گوشت اللہ رب العزت کے دشمن کو دے کر اللہ رب العزت کی خوشنودی حاصل ہوگی یا ناخوشی؟ اس کو ہر عاقل شخص جان سکتا ہے۔

(فتاوی امجدیہ: ج3: ص318)

# کافر کی گواہی مسلمان کے خلاف مردود ہے:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: جیل خانہ میں ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق ثلاثہ تحریری دی، اس پر شاہد ایک مسلمان اور کافر ہے۔ کیا کافر کی شہادت طلاق کے معاملہ میں تسلیم کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ دوسرا شاہد مسلمان ملا نہیں یا اُس وقت حاضر نہیں تھا۔ عندالشرع کافر کی شہادت مسلمان کے ہمراہ طلاق واقع ہونے کے لئے کافی ہے یا نہیں؟

**جواب:** طلاق واقع ہونے کیلئے شہادت شرط نہیں ہے، اگر کوئی بھی گواہ نہ ہو جب بھی واقع ہو جاتی ہے، مگر شوہر اگر طلاق دینے سے منکر ہو تو اُس صورت میں گواہوں کی ضرورت ہوگی کہ بغیر گواہ طلاق کا ثبوت نہیں ہوسکتا۔ اور شہادت میں وہی تمام شرائط ہیں جو دیگر معاملات کیلئے ہیں، یعنی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں۔ کافر کی شہادت مسلم کے خلاف مردود ہے۔

اس صورت میں اگر وہ شخص طلاق دینے سے انکار کرتا ہو تو کافر کی شہادت سے اگر چہ اس کے ساتھ ایک مسلم بھی ہے ثابت نہ ہوگی اور طلاق کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔ (فتاوی امجدیہ: ج2: ص204)

## کافر کے مال سے نیاز دینے اور اس میں شرکت کرنے کا حکم:

**ســـوال**: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: زید دریافت کرتا ہے کہ خاکروب اگر کوئی دُعا منت مانیں اور وہ مقبول ہوجائے، بعد کو خاکروب مسلمانوں کے اہتمام سے شیرینی یا کھانا مرتب کرا کے نیاز دلوائے، بعد کو وہ شیرینی یا کھانا مسلمانوں میں ہی تقسیم ہو تو مسلمانوں کو یہ فعل وخرچ کرنا کیسا ہے؟

**جــواب**: اگر خاکروب کافر ہو تو اس کے مال کی نیاز نہیں ہوسکتی، کیونکہ نیاز نام ہے ایصال ثواب کا اور کافر کے کسی فعل میں ثواب نہیں، پھر ایصال ثواب کے کیا معنی؟ نہ اس کے مال سے نیاز دینا جائز ہے نہ اس میں شرکت جائز ہے، اور اس کا کھانا بھی اچھا نہیں ہے۔(فتاوی امجدیہ: ج2: ص312)

## کافر کے جنازہ وغیرہ میں شرکت کرنا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درج ذیل مسائل میں کہ:

1....چند مسلمان قصداً ہندوؤں یعنی کافروں کی میت کے ساتھ شریک ہوکر کافروں کے ساتھ کافروں کے رسوم ادا کرتے ہیں۔ ایسے مسلمانوں پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

2....وہی مذکورہ بالا مسلمان، مسلمانوں کے جنازہ اور تجہیز وتکفین میں شریک نہیں ہوتے ہیں، باوجودیکہ ان کو خبر ہوتی ہے۔ ان پر کیا حکم ہے؟

3....مذکورہ بالا مسلمانوں کے ساتھ دوسرے دیندار مسلمان برادرانہ رسوم برتیں گے یا نہیں؟

**جواب**: 1....اگر کافر مرجائے تو مسلمان اُس وقت کفن ودفن کرسکتا ہے جب کوئی کافر اس کو کفن دفن کرنے والا نہ ہو۔ ایسی صورت میں بغیر مراعات سنت اس کو الگ گڑھے میں دبا دے۔ اور اگر اس کے مذہب والے موجود ہوں تو مسلمان اس کی تجہیز وتکفین نہ کرے اگر چہ وہ کافر اُس مسلمان کا قریبی رشتہ دار ہو۔

تنویر الابصار: میں ہے: ويغسل المسلم ويكفن ويدفن قريبة الكافر الاصلی عند الاحتياج من غير مراعاة السنة:

در مختار: میں ہے: فيغسله غسل الثوب النجس ويلقه في خرقة ويلقيه في حفرة:

اور صورت مسئولہ میں جبکہ ہندو موجود ہو تو مسلمان کی شرکت کی کوئی حاجت نہیں، بلکہ اس کی شرکت سے لوگوں کی کثرت ہوگی۔ اور اس سے کافر کے جنازہ کی شان نمایاں ہوگی، جس کی ہرگز اجازت نہیں۔

2.....اگر چہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ بعض نے ادا کر لیا تو دوسرے لوگ بری الذمہ ہیں۔ مگر اس شخص کا کافروں کے جنازہ میں شریک ہونا اور مسلمانوں کے جنازہ میں شریک نہ ہونا ظاہر کرتا ہے کہ کافروں کی طرف سے اس کا میلان ہے۔ اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے: ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النّار: ظالموں کی طرف میلان نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

3.....اس شخص سے توبہ کرائیں، اگر وہ اپنی ان حرکتوں سے باز نہ آئے تو اسے علیحدہ کر دیں۔

(فتاوی امجدیہ: ج1: ص316)

# کافروں کی دعوت میں شرکت کرنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: خاکروب اپنے یہاں کسی قسم کی خوشی شادی وغیرہ کرے اور اس میں مسلمانوں کو مدعو کرے مگر اشیاء کا انتظام مسلمانوں ہی سے کرائے، تو مسلمانوں کو دعوت قبول کرنا چاہئے یا نہیں؟

**جواب:** کافر کافر سب برابر ہیں، برہمن ہو یا کوئی، دونوں کے کافر ہونے میں کوئی فرق نہیں۔ اوّلاً مسلمانوں کو کافروں سے اجتناب چاہئے، نہ کہ ان کفار سے اتنا خلط ملط کہ اُن کی دعوت میں شرکت ہو۔ جن کے یہاں جانا اور کھانا عرفاً بھی نہایت قبیح ہے اور اُن کی کمائی بھی جائز نہیں۔ (فتاوی امجدیہ: ج4: ص147)

# کفار کے تہواروں میں شرکت کرنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: اہل اسلام کیلئے ہولی، دیوالی، دسہرہ وغیرہم میں شرکت کرنا شرعاً کیسا ہے؟ اس کوہستانی آبادی میں رجال واناث صغیر وکبیر، اُمور مذکورہ کے جلوس میں شرکت کرتے ہیں اور ہنود کے مانند جھولے وغیرہ میں بلا امتیاز زن وشوہر بیٹھ کر جھولتے ہیں۔ ایسی صورت میں ایمان کے اندر نقص واقع ہوتا ہے یا نہیں؟ شرکت کرنے والوں کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

**جواب:** کفار کے تہواروں میں شریک ہونا حرام اور سخت حرام بلکہ کفر ہے، خصوصاً جبکہ انہیں کے مثل ان کے تمام کاموں میں شرکت کرے۔ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا: من کثر سواد قوم فھو منھم:

(فتاوی امجدیہ: ج4: ص150)

## کفار سے موالات:

موالات ہر کافر سے ناجائز وحرام ہے، قرآن مجید میں اس کی ممانعت وارد ہے۔

(فتاوی امجدیہ:ج3:ص354)

## کافرہ عورت سے نکاح کرنا:

مسلمان کا نکاح مجوسیہ، بت پرست، آفتاب پرست، ستارہ پرست عورت سے نہیں ہوسکتا، خواہ یہ عورتیں حرہ ہوں یا باندیاں، غرض کتابیہ کے سوا کسی کافرہ عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا۔

(بہار شریعت:ج2:ص31:حصہ ہفتم)

## کافر کو عبادت گاہ کا راستہ بتانا:

نصرانی نے مسلمان سے گرجے کا راستہ پوچھا یا ہندو نے مندر کا تو نہ بتائے کہ گناہ پر اعانت کرنا ہے۔ اگر کسی مسلمان کا باپ یا ماں کافر ہے اور کہے کہ تُو مجھے بت خانہ پہنچادے تو نہ لے جائے، اور اگر وہاں سے آنا چاہتے ہیں تو لاسکتا ہے۔ (بہار شریعت:ج2:ص452:حصہ ہفتم)

## کافر کو سلام کرنا:

کافر کو سلام نہ کرے مگر بضرورت، اور وہ آتا ہو تو اُس کیلئے راستہ وسیع نہ کرے بلکہ تنگ راستہ چھوڑ دے۔

(بہار شریعت:ج2:ص452:حصہ نہم)

## کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت کرنا:

کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر اُن کے میلے اور مذہبی جلوس کی شان وشوکت بڑھانا کفر ہے۔ اسی طرح ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے۔ اسی طرح کوئی چیز خرید کر اُس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اُس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔

مسلمانوں پر اپنے دین ومذہب کا تحفظ لازم ہے، دینی حمیت اور دینی غیرت سے کام لینا چاہئے، کہ کفری کاموں سے الگ رہیں، مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اختلاط رکھتے

ہیں، اس میں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے۔

اسلام خدا تعالیٰ جل شانہ کی بڑی نعمت ہے، اس کی قدر کرو اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے اس سے دُور بھاگو، ورنہ شیطان گمراہ کرے گا اور یہ دولت تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے گی، پھر کف افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ (بہار شریعت: ج2: ص466: حصہ نہم)

## کافر کی گواہی:

کافر کی گواہی مسلم کے خلاف قبول نہیں۔ (بہار شریعت: ج2: ص942: حصہ دوازدہم)

## مسلمان کے لئے کافر کی خدمت گاری کی نوکری:

مسلمان نے کافر کی خدمت گاری کی نوکری کی یہ منع ہے بلکہ کسی ایسے کام پر کافر سے اجارہ نہ کرے جس میں مسلم کی ذلت ہو۔ (بہار شریعت: ج2: ص164: حصہ چہار دہم)

## کافر باپ مسلمان بیٹے کا ولی نہیں بن سکتا:

لڑکا مسلمان ہے اور اس کا باپ کافر ہے تو یہ باپ ولی نہیں اور اس کو اذن دینے کا اختیار نہیں۔

(بہار شریعت: ج2: ص206: حصہ پانزدہم)

## کفار کو سلام کرنا:

کفار کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کرے تو جواب میں صرف: وعلیکم: کہے۔

(بہار شریعت: ج2: ص461: حصہ شانزدہم)

## مشرکین کے برتنوں میں کھانا پینا:

مشرکین کے برتنوں میں بغیر دھوئے کھانا پینا مکروہ ہے، یہ اُس وقت ہے کہ برتن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو، اور اگر معلوم ہو تو اس میں کھانا پینا حرام ہے۔ (بہار شریعت: ج2: ص653: حصہ شانزدہم)

## کافر کے لئے مغفرت کی دعا کرنا:

کافر کے لئے مغفرت کی دعا ہرگز ہرگز نہ کرے۔ (بہار شریعت: ج2: ص658: حصہ شانزدہم)

## بدمذہبوں سے میل جول رکھنا اور اُن کی تعظیم کرنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: جو قاضی اور متولی بدمذہبوں کی تعریف و تعظیم کرتا ہو، آپ نیچے بیٹھے اور بدمذہبوں کو اپنے اُوپر بٹھائے، ان سے میل جول رکھے۔ایسے قاضی ومتولی کا یہ فعل کیسا ہے؟ اور ایسے قاضی کے یہاں نکاح خوانی کرانا درست ہے یا نہیں؟ ان کے نائبوں سے نکاح پڑھوانا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** بدمذہبوں کی بدمذہبی جان کر اِن کی تعظیم کرنا حرام ہے۔حدیث شریف میں ہے: من وقر صاحب بدعۃ فقداعان علیٰ ھدم الاسلام: اسی طرح بدمذہبوں سے میل جول رکھنا بھی حرام ہے، اور ایسے قاضی سے نکاح بھی نہ پڑھوانا چاہئے۔(فتاوی امجدیہ:ج4:ص179)

## بدمذہبوں کی کتابیں مطالعہ کرنا:

بدمذہب کے اخبار وکتب عوام نہ دیکھیں اگر چہ وہ آیات واحادیث بھی لکھیں، کیونکہ یہ لوگ اپنی کتابوں اور تحریروں میں موقع پاکر ضرور کچھ باتیں اپنی بدمذہبی کی بھی لکھ دیا کرتے ہیں۔بہت ممکن ہے کہ عامی کے ذہن میں گھر کر جائے اور ہلاک ہو۔

امام ابن سیرینؒ کے پاس دو بدمذہب حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم آپ سے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں۔آپؒ نے فرمایا: نہیں۔عرض کیا: کہ ہم کوئی آیت پڑھ کر سنائیں؟ آپؒ نے فرمایا: نہیں۔یا تم اُٹھ جاؤ یا میں چلا جاؤں گا۔وہ دونوں نکل گئے۔

لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی، تو فرمایا: انی خشیت ان یقراء علیٰ آیۃ فیعرفھا فیقرّ ذالک فی قلبی: میں ڈرا کہ آیت پڑھ کر اس کے معنی میں کچھ تعریف کریں اور میرے دل میں گھر کر لے۔

اسی وجہ سے حدیث شریف میں ایسے لوگوں سے اجتناب تام کا حکم فرمایا ہے: ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم: اپنے کو اِن سے دُور رکھو اور ان کو اپنے سے دُور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔

نیز اُن کی کتابیں وغیرہ اس طرح پڑھنے میں مصنفین کی وقعت ذہن میں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے، اور بدمذہب کی توقیر حرام ہے۔حدیث شریف میں ہے: من وقر صاحب بدعۃ فقداعان علیٰ ھدم الاسلام: جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے، اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

شرح مقاصد:وغیرہ میں ہے:ان حکم المبتدع البغض والاھانۃ والردو الطرد:

(فتاوی امجدیہ:ج4:ص16)

## بدمذہبوں سے علم حاصل کرنا:

بدمذہب کی صحبت سمِ قاتل ہے،شیطان کوگمراہ کرتے دیرنہیں لگتی،فساق کی صحبت سے اعمال میں خرابی کااندیشہ اوربدمذہب کی صحبت سے عقائدخراب ہوجانے کاڈرہے،اورفسادِعقیدہ فسادِعمل سے بدتر ہے۔اس لئے سلف صالحینؒ نے مبتدعین سے پرہیزکرنے کی بہت تاکیدفرمائی ہے۔

یہ تو مطلق صحبت کاحکم ہےاورتلمذوشاگردی میں تو اوربزرگی کی نسبت استاذ سے ہوتی ہے،اورجب اسے علمِ دین کااستاذبناتا ہےتوعلاوہ اس کےکہ اس کی تعظیم وتکریم کرےگا،استاذکواس کےگمراہ کرنے کابہت زیادہ موقع ہاتھ آئےگا۔اسی وجہ سے بدمذہبوں سے پڑھنے والےعموماًبدمذہب ہوتے ہیں،بہت کم عقائدِحقہ پرباقی رہتے ہیں،اورحکم اکثرکیلئےہوتا ہے،اسی واسطےحدیث شریف میں ارشادہوا:ان ھذاالعلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم:(فتاوی امجدیہ:ج4:ص97)

# بقية السلف،حجة الخلف،بحر العلوم، علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی کافتوی

## شیعہ کے ساتھ میل جول رکھنے والی کی امامت:

**سوال**: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:زید ایک مسجد کا پیش امام ہے لیکن شیعہ سے دوستی رکھتا ہے،اُن سے ملتا جلتا ہے،سلام علیک مصافحہ اور معانقہ بھی کرتا ہے،اس کی تعریف بھی کرتا ہے،کھانا وغیرہ بھی ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہے۔امام صاحب کا شیعہ سے دوستی رکھنا دیکھ کر لوگ بھی اس منصب کی جانب مخاطب ہوتے ہیں،وہ لوگ کہتے ہیں کہ پیش امام صاحب محبت رکھتے ہیں،ہم لوگوں کے رکھنے میں کیا حرج ہے۔اب ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: ایسا امام جو بدمذہبوں سے میل جول رکھے فاسق معلن ہے،بالخصوص اُس صورت میں کہ اِس کے طرزِعمل سے سنیوں پر ناگوار اثر پڑے اور مذہب کو نقصان پہنچے۔اس کو امام بنانا جائز نہیں،اور اس کو بشرط استطاعت امامت سے علیحدہ کردینا ضروری ہے۔

فتاوی شامی:میں ہے:مشی فی شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم:

(فتاوی بحرالعلوم:ج 1:ص 337)

## شیعہ کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: کچھ لوگوں نے اپنی لاعلمی کی بنا پر تلاوت کردہ قرآن پاک ایک شیعہ کو دے دیا اور وہ اپنی میت پر ایصال ثواب بھی کر چکا، بعد میں معلوم ہوا کہ شیعہ کو قرآن مجید نہ دینا چاہئے۔ اس کے بعد لوگوں نے بذات خود اعادہ کرلیا۔ لیکن زید کا کہنا ہے کہ جنہوں نے بھی شیعہ کو قرآن مجید پڑھ کر دیا اگر وہ شادی شدہ ہیں تو تجدید نکاح ضروری ہے، اگر شادی شدہ نہیں ہیں تو توبہ واستغفار اور پھر کلمہ پڑھنا ضروری ہے۔ آیا سوال زید کا کہنا صحیح ہے یا غلط؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں تشفی بخش جواب عنایت فرمائیں۔

**جواب:** آج کل کے روافض عام طور سے کافر اور بددین ہیں، ایسے لوگوں کیلئے دعائے مغفرت، ایصال ثواب بحکم قرآن کریم ناجائز ومنع ہے۔ اگر ان کو کافر مانتے ہوئے ایصال ثواب کیا، تب تو یہ صرف حرام ہوا، تو یہ واستغفار سے اُمید عفو ہے۔ اور اگر اِن کو مسلمان سمجھ کر ایسا کیا تو زید کی بات صحیح ہے کہ توبہ واستغفار وتجدید ایمان وتجدید نکاح ضروری ہے۔ (فتاوی بحرالعلوم: ج4: ص285)

## تعزیہ داری اور اس کا حکم کرنے والے کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: محرم شریف کی تعزیہ داری اور باجا بجانا کیسا ہے؟ نیز اس کا حکم دینے والے کے اُوپر شرع مطہرہ کا کیا حکم عائد ہوگا؟

**جواب:** مروجہ تعزیہ داری حرام ہے۔ ایسا حکم دینے والا مجرم اور گنہگار ہے۔

(فتاوی بحرالعلوم: ج1: ص497)

## شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: زید سنی عقیدہ رکھتا ہے اور اپنے عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے شیعہ کی میت کا جنازہ پڑھنا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں زید کو از روئے شرع شیعہ میت کی جنازہ پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ اور اگر زید نے شیعہ میت کا جنازہ پڑھ لیا اور میت کے واسطے دعائے مغفرت بھی کی تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** آج کل شیعہ عموماً تبرائی اور اس حد تک گمراہ ہوتے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں، ان کی نماز

جنازہ اگر کسی سنی نے لاعلمی میں پڑھ لی تو توبہ و استغفار کرلے اور اس سے سخت پرہیز کرے۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج2:ص 37)

## شیعہ کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: کچھ لوگوں نے اپنی لاعلمی کی بنا پر تلاوت کردہ قرآن پاک ایک شیعہ کو دے دیا اور وہ اپنی میت پر ایصال ثواب بھی کر چکا، بعدہ معلوم ہوا کہ شیعہ کو قرآن مجید نہ دینا چاہئے۔اس کے بعد لوگوں نے بذات خود اعادہ کرلیا۔لیکن زید کا کہنا ہے کہ جنہوں نے بھی شیعہ کو قرآن مجید پڑھ کردیا اگر وہ شادی شدہ ہیں تو تجدید نکاح ضروری ہے،اگر شادی شدہ نہیں ہیں تو توبہ واستغفار اور پھر کلمہ پڑھنا ضروری ہے۔آیا سوال زید کا کہنا صحیح ہے یا غلط؟قرآن وحدیث کی روشنی میں تشفی بخش جواب عنایت فرمائیں۔

**جواب:** آج کل کے روافض عام طور سے کافر اور بددین ہیں،ایسے لوگوں کیلئے دعائے مغفرت،ایصال ثواب بحکم قرآن کریم ناجائز ومنع ہے۔اگر ان کو کافر مانتے ہوئے ایصال ثواب کیا،تب تو یہ صرف حرام ہوا،تو بہ واستغفار سے اُمید عفو ہے۔اور اگر اِن کو مسلمان سمجھ کر ایسا کیا تو زید کی بات صحیح ہے کہ توبہ واستغفار وتجدید ایمان وتجدید نکاح ضروری ہے۔(فتاوی بحرالعلوم:ج2:ص 67)

## لاعلمی میں شیعہ مرد کے ساتھ نکاح ہوگیا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:مسماۃ عاصمہ بی بی بنت عبدالرشید میں اور میرے خاندان میں سب اہل سنت والجماعت ہیں۔لہذا ناواقفیت میں میرا نکاح شیعہ کے لڑکے سے کردیا گیا۔لہذا جب میں گئی تو مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ سب لوگ شیعہ ہیں اور میرے ساتھ ناجائز کرنا چاہتے ہیں۔تو میں عرصہ ڈیڑھ سال سے میکے میں بیٹھی ہوں اور اب دوسری شادی کرلیا ہے،اور وہاں رہنا نہیں چاہتی۔شرع کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** اِس وقت کے رافضی:علی العموم:مرتد اور کافر ہیں۔ان سے سنیہ کا نکاح صحیح نہیں،اس لئے مسماۃ عاصمہ کا نکاح اس شیعہ کے ساتھ نہیں ہوا،وہ جہاں چاہے دوسری شادی کرسکتی ہے۔

اللہ تعالی جل شانہ مسلمانوں پر رحم فرمائے جب تک جی چاہتا ہے نہایت خموشی کے ساتھ حرام وحلال ہضم کرتے ہیں اور جب کوئی زحمت میں پڑجاتے ہیں اور شریعت میں گنجائش پاتے ہیں تو فتوی پوچھتے ہیں۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج2:ص 307)

# شیعہ مذہب میں تقیہ کرنا ثواب ہے،اس لئے ان سے نکاح نہ کیا جائے:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: زید ایک کٹرسنی ہے اور اس کا انتقال ہو چکا ہے، زید کی لڑکی عشرت کی پرورش اپنی پھوپھی کے یہاں ہوئی۔(B:A) تک تعلیم حاصل کی ہے، کیونکہ عزیزوں میں کوئی دوسرا سرپرست نہیں ہے، اب وہ شادی کی عمر میں ہے۔ایک شیعہ لڑکے کا رشتہ آیا ہے،لڑکے کا صرف باپ ہے، چچا، پھوپھا الگ الگ ہیں، صرف باپ بیٹے باہم شریک ہیں۔

چونکہ تہذیب شیعہ کے باعث پس وپیش ہوتی ہے اور لڑکے کی طرف سے زوردار کوشش ہو رہی ہے، مگر محض مذہب اور اعتقاد کے فرق ہونے کے باعث ادھر لڑکی والے کی طرف سے کچھ نہیں کہا جاتا ہے اور لڑکا اتنا ضرور کہتا ہے کہ میں شیعہ مذہب کا پابند نہیں ہوں، میں ماتم وغیرہ نہیں کرتا ہوں، گھر میں والد صاحب مجلس وغیرہ ضرور کرتے ہیں مگر میں نکل جاتا ہوں۔۔و اللّٰہ اعلم: یوں تو زبانی بہت کچھ یقین دلاتا ہے مگر آگے چل کر عقد ہونے کے بعد خدا جانے کیا ہو۔

لڑکے کا چال چلن، اخلاق وغیرہ بہت اچھا ہے، شرافت سے نظر نیچے کرکے باتیں کرتا ہے، محض اکلوتا لڑکا ہے، اس لئے اس کے باپ اس کی مرضی کے مطابق اس کا عقد کرنا چاہتے ہیں۔

پس یہ صاف صاف وضاحت کے ساتھ معلوم ہونے کی ضرورت ہے کہ یہ رشتہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ عاقبت لڑکی کی تو نہ برباد ہوگی؟ اگر کیا جائے تو کن شرائط کے ساتھ اس کو تبدیل عقائد کرنا ہوگا؟ اب کیسے ایک یتیم بچی گناہوں سے بچ سکے؟ بالفرض اگر عقد ہونا طے ہو تو کن کن شرائط کے ساتھ اور پہلے کیا کیا کرنا ہوگا کہ وہ راستہ لڑکا اختیار کرے تب عقد کی بات چیت ہو؟ جتنے نقائص ہوں اسے تحریر فرمائیں اور اس کے درستگی کی تدبیر فرمائیں گا۔ جلد تسکین بخش جواب مرحمت فرمائیں۔

**جواب:** اگر لڑکا مذہب شیعہ سے اپنی برأت ظاہر کرے اور علی الاعلان توبہ کرے کہ میں شیعہ کے فاسد عقیدوں سے صدق دل سے توبہ کرتا ہوں اور صدق دل سے سنی مسلمان ہوتا ہوں، اور چاروں خلفاءؓ کو برحق تسلیم کرتا ہوں، اور اس مضمون کی تحریر بھی حاصل کرلی جائے تو فی الحال اس سے شادی جائز ہوگی لیکن چونکہ شیعہ مذہب میں تقیہ کارِ ثواب ہے، اس لئے آئندہ کیلئے خوف ہے کہ کہیں لڑکی کی زندگی تباہ نہ ہوجائے اور اگر اس نے تقیہ کرلیا تو۔

(فتاوی بحرالعلوم: ج2: ص403)

## شیعہ مذہب اختیار کرنے سے نکاح کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: ہندہ کا نکاح بکر کے ساتھ سنی عقیدہ ومذہب پر برسوں پہلے ہوا، اور اس کے بعد ایک عرصہ تک بکر سنی تھا۔ کچھ پہلے بکر کے والد نے اپنے شیعہ ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اور لوگوں کے دریافت کرنے پر بکر بھی اپنے شیعہ ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ ایسی حالت میں کیا ہندہ بکر کی منکوحہ رہے گی یا نکاح فاسد ہوگیا؟

**جواب:** آج کل کے شیعہ عموماً قاذف اور تبرائی ہوتے ہیں، اس لئے ان پر کفر کا فتوی ہے۔ اس لئے شیعہ ہو جانے کے بعد ضرور اُس کی عورت نکاح سے نکل گئی۔ (فتاوی بحر العلوم: ج:2: ص 411)

## تعزیہ داری اور قوالی کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: مروجہ تعزیہ داری کرنا، عرسوں کی مروجہ قوالی سننا، نیز قوالی کی بابت علماء کا یہ قول ہے: لا ھلہ حلال ولغیرہ حرام: لہٰذا اہل ونا اہل کی صحیح تعریف کیا ہے؟ واضح فرمائیں۔

**جواب:** مروجہ تعزیہ داری نا جائز ہے، اور قوالی مع مزامیر حرام ہے۔ یہ تو کسی اہل کیلئے جائز نہ نا اہل کیلئے۔ سب کیلئے منع ہے۔ (فتاوی بحر العلوم: ج4: ص 86)

## سنی لڑکی کا نکاح اسماعیلی لڑکے کے ساتھ کرنا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: ہندہ حنفی المسلک ہے اور زید بوہرہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ہندہ کا عقد زید کے ساتھ لاعلمی کی بناپر ہوگیا ہے۔ صورت مسئولہ میں عقد جائز ہوا کہ نہیں؟

**جواب:** اسماعیلی فرقہ پر کفر کا فتوی ہے، اس لئے سنی صحیح العقیدہ لڑکی کا نکاح اس سے نہیں ہوگا۔

(فتاوی بحر العلوم: ج4: ص 164)

## لاعلمی میں شیعہ لڑکے کے ساتھ نکاح کرلیا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: لاعلمی میں کسی اہل سنت والجماعت کی لڑکی کی شادی کسی رافضی کے لڑکے کے ساتھ ہو جائے تو وہ نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں؟

**جــــواب:** آج کل رافضی عموماً تبرائی اور قاذف ہوتے ہیں،اس لئے سنیہ کا نکاح اُن سے جائز نہیں۔

فتاوی عالمگیری: میں ہے:لا یجوز للمرتد ان یتزوج مسلمۃ ولا کافرۃ:

(فتاوی بحرالعلوم:ج2:ص402)

## شیعہ اور قادیانی کے ساتھ نکاح کرنے اور ایسی نکاح پڑھانے والے کا حکم:

**ســــوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:اگر کوئی سنی حنفی کسی بھی گمراہ فرقے مثلاً: رافضی،قادیانی وغیرہا کے اقرار نکاح جان بوجھ کر یا سہواً انہیں فرقوں کی عورتوں کے ساتھ اجرت یا بلا اجرت پڑھائے تو ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟اگر لڑکی سنی ہو اور لڑکا مذکورہ فرقے کا ہو۔یا لڑکی انہیں گمراہ فرقوں سے تعلق رکھتی ہو تو کیا حکم ہے؟

**جواب:** ایسے گمراہ فرقے جن کے کفر وارتداد کا حکم ہے،ان کا نکاح دنیا میں کسی سے نہیں ہو سکتا۔نہ مسلمان سے نہ غیر مسلم سے۔

فتاوی عالمگیری: میں ہے:لا یجوز للمرتد ان یتزوج المرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ:

جس نے ایسا نکاح لاعلمی میں پڑھادیا تو اپنی اس کوتاہی کا معذرت بارگاہِ خداوندی میں پیش کرے،اور فریقین کو مطلع کرے کہ یہ نکاح ہوا ہی نہیں۔اور جس نے ایسے نکاح کی حرمت کا علم ہوتے ہوئے پڑھایا،اس کو توبہ صادقہ ضروری ہے۔اور مرتدہ کو مسلمان سمجھ کر نکاح پڑھانے والے کو توبہ تجدید ایمان ونکاح بھی ضروری ہے۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج4:ص190)

## روافض اور دیگر گمراہ فرقوں کے ساتھ معاملات کرنا:

**ســــوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: کفار،بدمذہب،روافض اثناعشری،قادیانی، چکڑالوی وغیرہ بدمذہب سے کوئی چیز رہن رکھ کر منافع لینا کیسا ہے؟اگر ایسا کیا گیا تو کیا یہ ربا تو نہ ہوگا؟

**جواب:** کفار کی دو قسمیں ہیں۔مرتد اور غیر مرتد۔جتنے نام آپ نے لکھے ہیں عام طور پر مرتد ہیں،ان سے کسی قسم کا معاملہ شرعاً منع ہے۔فتاوی شامی: میں ہے:ویتوقف کل ما کان مبادلۃ المال بمال او عقد وتبرع عندالامام کالمبایعۃ والصرف والمسلم والرھن والاجارۃ:

اورغیر مرتد ہوں تو اِن سے عقود فاسدہ کے ساتھ انتفاع جائز ہے (فتاوی بحرالعلوم:ج4:ص210)

## خوجہ مذہب والوں کو اپنی مسجد اپنی جماعت کے ساتھ شریک کرنا، اُن کو اپنے قبرستان میں دفن کرنا، اُن کی تجہیز وتکفین ونماز جنازہ میں شریک ہونا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: خوجہ مذہب والوں کواپنی مسجد اپنی جماعت کے ساتھ شریک کرنا، نیز اُن کو اپنے قبرستان میں دفن کرنا، اُن کی تجہیز وتکفین ونماز جنازہ میں شریک ہونا، سنی وشافعی کو جائز ہے یانہیں؟

**جواب:** فرقۂ اسماعیلیہ کی تمام شاخوں پر: علی الاطلاق: کفر وارتداد کا فتوی ہے۔حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ: تحفہ اثناعشریہ: میں تحریر فرماتے ہیں: وحکم ارتداد بر شیعه بلااختلاف منطبق است وبرغلاة وکیسانیة واسماعلیة:

اس لئے ان کے ساتھ تمام شرعی معاملات جن کا ذکر سوال میں کیا گیا، ناجائز ہیں۔

:الاشباہ: میں ہے:اذامات لم یدخل مقابر المسلمین ولااهل ملة انما یلقی فی الحفیر کالکب:

اور جب ان کی نماز نہیں تو وہ مسلمانوں کی نماز میں کھڑے ہوں گے تو قطع صف لازم آئے گا، جس کی سخت ممانعت ہے۔حدیث شریف میں ہے: من قطع صفاًقطعه اللّٰه ومن وصل صفاًوصله اللّٰه:

(فتاوی بحرالعلوم:ج4:ص217)

## تعزیہ، عزت کے قابل نہیں ہے:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: مروجہ تعزیہ کی بناوٹی نقل کو مندر کہنے کے بارے میں کیاحکم ہے؟

**جواب:** آج کل تعزیئے عموماً لانبے نکیلے بنائے جاتے ہیں۔ان کا طرز تعمیر واقعتاً مندروں کے گنبدوں کی طرح ہوتا ہے۔اگر کسی نے ایسا کہا تو بیان واقعہ کیا۔اور جب مروجہ تعزیہ ناجائز ہے تو وہ کسی حرمت کے لائق نہیں۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج4:ص292)

## شیعہ اور کافرو مرتد کے ساتھ خلط رکھنے یا ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

1.....کیا سنی المذہب کے نزدیک شیعہ کے ایک گروہ کے ساتھ میل جول رکھنا اور اُن کے مذہبی کاموں میں اعانت کرنا شیعہ کے دوسرے گروہ کو بُرا سمجھنا کیسا ہے؟ جبکہ دونوں کا عقیدہ ایک ہی ہے۔

2.....ایک غیر مسلم کی طرف سے استغاثہ ہے جس میں بہت سے سنی ہیں۔ کیا انجمن اشرفیہ کے سیکرٹری منجانب مخالف سنیوں کے خلاف گواہی دینا جائز ہے؟ جبکہ انجمن اشرفیہ ومدرسہ کے کاموں میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔

**جواب:** کافرو مرتد کے ساتھ خلط رکھنے یا اُن کے ساتھ مل کر کام کرنے یا اُن سے کام لینے میں دینی نقصان یا اُن کے دین باطل کی اعانت ہوتی ہو تو نا جائز ہے۔ (فتاوی بحر العلوم:ج 4:ص 308)

## رافضی کا ذبیحہ کھانے اور اُن کو ملازم رکھنے کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: کسی رافضی کو سنی حضرات اپنے مدرسے میں کھانا پکانے کی غرض سے ملازم رکھ سکتے ہیں کہ نہیں؟ اور اُس رافضی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ زید اور بکر کے متر ادف قول اس مسئلہ میں یہ ہیں۔

زید کہتا ہے کہ چونکہ اُجرت لے کر رافضی کھانا پکاتا ہے، لہذا اس کے ہاتھ کا کھانا کھانا جائز ہے۔ اور بکر کا قول ہے کہ کسی صورت میں جائز نہیں، خواہ اُجرت لے کر یہ کام انجام دے خواہ بغیر اُجرت لئے ہوئے۔ کس کا قول صحیح ہے؟

**جواب:** اعلیٰ حضرت فتاوی رضویہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ: اسماعیلی رافضی کا ذبیحہ مردار ہے، اور اُن کے یہاں کا پکا ہوا گوشت بھی حرام ہے، مگر یہ کہ مسلمانوں نے ذبح کیا ہو اور اُس وقت سے اس وقت تک مسلمانوں کی نگاہ سے غائب نہ ہوا ہو۔ بقیہ کھانوں پر حرمت کا حکم نہیں، پرہیز مناسب ہے۔ رافضیوں کو بلا ضرورت ملازم رکھنا منع ہے۔

(فتاوی بحر العلوم:ج 4:ص 327)

## سنی عورت کا نکاح شیعہ کے ساتھ کرنے اور اُن سے خلط ملط رکھنے کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: اگر جان بوجھ کر شیعہ کے وہاں رشتہ داری قائم کر دی جائے یا شادی ہو جانے کے بعد وہ شخص شیعہ مذہب اختیار کرے تو لڑکی والے کیلئے کیا مسئلہ ہے؟

اگر چہ وہ سنی ہے اور شیعہ مذہب صرف لڑکے کا ہے اور لڑکی اپنے اسلام پر قائم ہے تو اس لڑکی کے اسلام سے اس کے یہاں آنا جانا کیسا ہے؟

**جواب**: سنی عورت کا نکاح شیعہ کے ساتھ ہوتا ہی نہیں ۔اور اگر شوہر بعد میں شیعہ ہوا تو نکاح ٹوٹ گیا ۔اور اس صورت میں حکم یہ ہے کہ نہ خود وہاں جائے، نہ اُن سے خلط ملط رکھے، نہ لڑکی کو وہاں جانے دے۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج4:ص340)

## رافضی کی طرح عقیدہ رکھنے والوں سے دُور رہنا چاہئے:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین درج ذیل مسائل میں کہ:

1.....ایک شخص کہتا ہے کہ حضرت علیؓ کا مرتبہ تمام صحابہ کرامؓ سے افضل ہے، کیونکہ حضرت علیؓ نوری ہیں اور حضرت معاویہؓ اقل درجہ کے صحابی ہیں اور خطاپر تھے ۔کیا یہ صحیح ہے؟

2.....وہی شخص کہتا ہے کہ حضرت علیؓ پاک تیسرا نور تھے ۔ایک اللہ پاک نور تھا ۔دوسرا نور چلا اور حضرت عبدالمطلب تک آیا، پھر دو حصہ ہوا، ایک ابو طالب کو ملا، دوسرا عبداللہ کو ملا۔ پہلے حصے سے حضرت علیؓ پیدا ہوئے اور دوسرے حصے سے محمد ﷺ پیدا ہوئے ۔کیا یہ صحیح ہے؟ اور ایسے شخص کو سنی کہا جا سکتا ہے؟

3.....وہی شخص کہتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد جب تک حضرت فاطمہؓ زندہ رہیں شیخینؓ سے کلام نہیں کیا، بلکہ وصیت کی کہ میرے جنازہ پر سیدنا صدیق اکبرؓ نہ آئیں ۔کیا یہ صحیح ہے؟

4.....وہی شخص کہتا ہے کہ حضرت علیؓ کا مرتبہ تمام صحابہ کرامؓ میں سب سے زیادہ ہے، کیونکہ مسجد نبوی کے اندر تمام صحابہ کرامؓ کے مکانوں کا دروازہ تھا، آپ ﷺ نے سب کے دروازے بند کروا دیئے اور صرف حضرت علیؓ کا دروازہ کھلا رکھا۔ اس پر حضرت عباسؓ حضرت حمزہؓ دونوں چچاؤں نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ نے سب دروازے بند کئے اور مولیٰ علیؓ کا دروازہ کھلا رکھا؟ فرمایا: وحی آئی کہ دروازے بند کرلو تا کہ کوئی ناپاکی کی حالت میں مسجد میں نہ آئے ۔چونکہ حضرت علیؓ اور ان کے بال بچے حیض ونفاس واحتلام وغیرہ ہر حالت میں پاک رہتے ہیں اور سب ناپاک رہتے ہیں ۔کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

5.....وہی شخص کہتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب معراج میں تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سامنے ادب سے کھڑے تھے ۔اللہ تعالیٰ جل شانہ حضرت علیؓ شیر خدا کی آواز میں بولا تو آپ ﷺ نے عرض کیا کہ یہاں حضرت

علیؓ کیسے بول رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ جل شانہ بولا کہ علی نہیں ہے،آپ کو علیؓ سے محبت ہے اس لئے ان کی آواز میں بول رہا ہوں۔کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

**6**.....حج کی واپسی پر خم غدیر پر حضور اکرم ﷺ نے تمام صحابہ کرامؓ کو جمع کر کے کہا کہ میرے بعد تم اپنا رہبر حضرت علیؓ کو سمجھنا،اس پر حضرت عمرؓ کھڑے ہوگئے اور حضرت علیؓ کو مبارک باد دی کہ آپ ہمارے ہادی و رہبر ہیں۔کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

**7**.....وہی شخص کہتا ہے کہ اپنی خلافت کے زمانہ میں ایک روز سیدنا صدیق اکبرؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بات کر رہے تھے،اتنے میں حضرت علیؓ بھی باہر سے آگئے،آپؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے باتیں کر رہے تھے مگر چہرہ حضرت علیؓ کا دیکھتے رہے،جب حضرت علیؓ چلے گئے تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے پوچھا:ابا جان!آپ نے یہ کیا طریقہ اختیار کیا؟سیدنا صدیق اکبرؓ نے فرمایا:کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ حضرت علیؓ کا چہرہ دیکھنا مستحب عبادت کے برابر ہے۔کیا یہ صحیح ہے؟

**جواب**: سوالات میں جن خیالات کا ذکر کیا گیا ہے نہایت گمراہ ہیں،جو روایتیں بیان کی گئی ہیں اس کا بہت سا حصہ موضوع ہے اور گمراہی ہے،اور جو حصہ صحیح ہے اس سے مطلب بھی نہایت غلط نکالا ہے۔اس کا قائل واقعتاً رافضی معلوم ہوتا ہے۔اس کو اپنے خیالات سے توبہ کرنا چاہئے۔اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو مسلمان اس سے تعلق ختم کرے۔ حدیث شریف میں ہے:

:یکون فی آخرالزمان دجالون کذابون یأتونکم باحادیث مالم تسمعوا ولاآباء کم لایضلونکم ولایفتنونکم:

**ترجمہ**: آخری زمانہ میں مکار اور جھوٹے ہوں گے جو ایسی باتیں بیان کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپوں نے نہیں سنی ہوں گی۔تو تم اُن کو اپنے سے دُور رکھو،اور اپنے کو اُن سے دُور رکھو۔کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں۔یہ اجمالی حکم ہے۔تفصیلی جوابات علماء کی کتابوں مثلاً:تحفہ اثنا عشریہ:وغیرہ سے معلوم کیا جائے۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج4:ص356)

## روافض کی نماز جنازہ پڑھنا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:ہمارے علاقہ میں ایک شیعہ کا انتقال ہوا،جس کی نماز جنازہ شیعہ امام نے اپنے ہم مذہب کے ساتھ ادا کی،بعدازاں ایک دوسرے امام کی اقتداء میں

سنی عوام نے پڑھی ۔دریافت طلب یہ ہے کہ ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

**جواب**: روافض زمانہ علی العموم کفار مرتدین ہیں، تو اُن کو مسلمان مان کر نماز پڑھی تو یہ کفر ہوا، اسے توبہ، تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا چاہئے ۔(فتاوی بحرالعلوم:ج 4:ص 361)

## شیعہ کافر ہے، اور امام باڑہ وتعزیہ کو مساجد پر قیاس کرنا نری جہالت ہے:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین ان مسائل میں کہ:

1.....فرقہ شیعہ کب سے ہے اور یہ مسلمان ہے کہ نہیں؟ اور اعلیٰ حضرت نے کیا فتوی دیا ہے؟ اگر مسلمان نہیں ہیں تو کس بنیاد پر؟ اور زید کہتا ہے کہ اگر وہ سینہ کوبی کرتے ہیں تو محبت ہی کی بناء پر اُن کے غم میں کرتے ہیں ۔

2.....زید کو تعزیہ پر منع کیا گیا اور بتایا گیا کہ آج تعزیہ کی اصل نہیں ہے اور اعلیٰ حضرت نے اس کو ناجائز وحرام فرمایا ہے ۔اس پر زید کہتا ہے کہ یہ تعزیہ تیمور بادشاہ کی ایجاد ہے اور اس کے بعد جتنے بھی بادشاہ ہوئے ہیں سب کے دَور میں تعزیہ رہا اور اس وقت بھی عالم میں موجود ہے ۔لہذا کوئی ایسی عبارت دکھایئے جو بادشاہ کے وقت میں تعزیہ کو ناجائز وحرام کہا گیا ہو۔

اور پھر یہ کہنا کہ اصل نقشہ نہیں ہے اس لئے ناجائز وحرام ہے ۔تو پھر آج اصل وہ مسجد کہاں ہے جو حضور اکرم ﷺ کے دور میں بنائی جاتی، آج تو چار چار مینار، اینٹ، ماربل وغیرہ ہے ۔اگر آپ کا یہ جواب ہے کہ اُس دور میں نہیں تھا اور آج ہے تو آج بنائی جاتی ہے تو پھر زید کہتا ہے کہ بس یہی جواب ہم دیں گے جو جواب تم دو گے ۔

لہذا آپ جناب سے مؤدبانہ عرض ہے کہ مفصل ومدلل جواب عنایت فرمائیں ۔اور سوال نمبر 1 میں جب جواب تحریر فرمائیں تو یہ بھی تحریر فرمادیں کہ شیعہ کو مسلمان جانے مسلمان ہو کر تو اُس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: 1.....حضرت علی المرتضیٰ ؓ کے عہد مبارک میں عبداللہ ابن سبا یہودی نے جو بظاہر مسلمان بنا ہوا تھا مسلمانوں میں یہ خیالات پھیلائے کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد چند صحابہ کرام ؓ کو چھوڑ کر سب صحابہ کرام ؓ کافر ومرتد ہوگئے (معاذاللہ)۔اور اس نے یہ خیال بھی پھیلایا کہ حضرت علی ؓ خدا ہے (معاذاللہ)۔

اُن میں سے کتنوں کو حضرت علی ؓ نے قتل کردیا، خود ابن سبا ملعون کو شہر بدر کردیا۔ یہ ساری تفصیل حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ کی کتاب: تحفہ اثناعشریہ: میں ہے ۔اُن پر کفر وارتداد کا فتوی اسی قسم کے عقائد پر ہے جو اُوپر ذکر ہوئے ۔

2۔۔۔ کسی کے غم میں سینہ کوبی ،نوحہ و ماتم اس لئے حرام ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی حدیث مبارک ہے: لیس منامن ضرب الخدودوشق الجیوب ودعابدعوۃ الجاھلیۃ جو چہروں پر طمانچے مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت والے بول بولے (نوحہ کرے) وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

## امام باڑہ اور تعزیہ کو مساجد پر قیاس کرنا نری جہالت اور کور فہمی ہے:

مسجد خانہ خدا تعالیٰ اور عبادت الٰہی کا مقام ہے۔ جس کیلئے کوئی خاص شکل وصورت شرع کی جانب سے مقرر نہیں ، بلکہ عمارت اور تعمیر بھی ضروری نہیں ۔خالی زمین کو اگر کسی نے مسجد قرار دے دیا تو وہ حصۂ زمین ہمیشہ کیلئے مسجد ہو گیا، عمارت اس پر چاہے بھی نہ بنے ۔دنیا میں عام مسجدوں میں کعبہ شریف سب سے افضل اور برتر ہے، لیکن کسی مسجد بنانے والے نے دنیا کے کسی گوشہ میں مسجد بناتے وقت کعبہ شریف کی شکل اور نقل ملحوظ نہ رکھی ۔ ہر علاقہ کے لوگوں نے اپنے ہی علاقہ کے طرز تعمیر پر مسجد کی عمارت بنائی ۔جس سے صاف ظاہر ہے کہ مسجد کی شریعت کی طرف سے کوئی متعین صورت مقرر نہیں کی گئی ۔تو مساجد میں کوئی مسجد کسی کی نقل نہیں ہے، ہر مسجد اپنی جگہ پر اصل ہے ۔جبکہ امام باڑہ نوحہ و ماتم خانہ ہے ۔اور تعزیہ روضہ حضرت حسینؓ کی شبیہ اور نقل ہے، جس کا اعتراف زید کو بھی ہے اور عام تاریخی روایتوں سے بھی یہی ثابت ہے۔

مولوی سید احمد دہلوی اپنی کتاب :فرہنگ آصفیہ: میں تحریر فرماتے ہیں کہ :تعزیہ ،ماتم پرستی ،حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کی تربتوں کی نقل جو کاغذ اور بانس کے قبہ کے اندر محرم کے دنوں میں دس دن تک ان کا ماتم یا فاتحہ دلانے کیلئے بطور یادگار بناتے ہیں، یہ دستور صرف ہندوستان میں ہے ۔اس کی ابتداء اس طور پر ہوئی کہ تیمور گورگان اہل کوفہ کو قتل کرنے کے بعد کربلائے معلی گیا، وہاں سے کچھ تبرکات ایک پالکی میں رکھ کر نہایت ادب کے ساتھ لایا، جب سے لوگ تعزیہ اسی طور سے بنانے اور اٹھانے لگے ۔ایک بیان تیمور لنگ سے بھی متعلق ایسا ہی لکھا ہے ۔اور آخر میں تحریر کیا کہ پس تعزیہ داروں نے بھی وہی ترکیب اختیار کی اور تبرکات کی جگہ دو قبریں سرخ و سبز بنا دیں ۔ہند کے علاوہ دوسرے علاقہ میں یہ دستور نہیں ۔پس مساجد کو مسجد نبوی کی نقل قرار دے کر تعزیہ کو اس پر قیاس کرنا کس قدر جہالت اور نادانی ہے۔

ہم اُوپر بتا آئے کہ مساجد کسی عمارت کی نقل نہیں ۔پھر بھی اگر کوئی شخص کعبہ شریف یا مسجد نبوی ﷺ یا دیگر مقدس مقامات کا نقشہ تبرکاً اپنے گھر رکھنا چاہے، تو وہ ٹھیک انہیں مقامات کی واقعی شبیہ تیار کراتا ہے۔

تو روضہ حضرت حسینؓ کی واقعی شبیہ کی بجائے اناپ شناپ ہیولے تیار کرنا اور اس کو حضرت حسینؓ کا روضہ

مان کرو ہاں ایصال ثواب کرنا یا رسوم نوحہ ماتم اور اس کو اظہار غم کا ذریعہ مقرر کرنا پھر حوالہ میں مسجد نبوی شریف کا نام لینا کیسی عظیم جہالت، اور کتنا بڑا ظلم ہے۔

بلکہ ہمارا تو یہ کہنا ہے کہ اگر یہ بے معنی نہ ہوتے حضرت حسینؓ کی حقیقی نقل بھی ہوتے تو وہاں یہ مراسم تعزیہ ناجائز و حرام ہوتے کہ تجدید غم کا سوانگ رچنا حرام و ناجائز اور زیارت قبر بلا مقبور حرام ہے۔ تو یہاں پر اصل و نقل کی یہ بحث ہی بلاضرورت ہے۔

اسی طرح یہ قول بھی بے بنیاد اور غلط ہے کہ جب سے تعزیہ کا رواج ہوا، بادشاہوں کے وقت تک کسی عالم یا بادشاہ نے نہ اس کو روکا، نہ منع کیا۔

ہم مولوی سید احمد کے حوالہ سے تحریر کر آئے ہیں کہ اہل ہند کے علاوہ کسی اسلامی شہر میں اس کا رواج ہی نہیں تھا، تو اُن بلادِ اسلامیہ کے کسی عالم کو اِس سے منع کرنے کی ضرورت کیا تھی؟ البتہ ہندوستان کے علماء اس کی ایجاد کے وقت سے اس کے ناجائز ہونے کا فتویٰ دیتے آئے ہیں اور عام مسلمانوں کو اس سے منع کرتے رہیں۔

اور محمد طاہر ہندی فتنی جو امام المحدثین کہے جاتے تھے اور عالمی شہرت کے مالک تھے، دسویں صدی ہجری کے بزرگ ہیں اپنی شہرۂ آفاق تصنیف: مجمع بحار الانوار: میں فرماتے ہیں کہ ہر سال حضرت حسینؓ بن علیؓ کی یادگار تازہ کرنے کو علماء نے مکروہ تحریمی فرمایا۔ ویسے بنیادی اسلامی شہروں میں اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔

مشہور ترین عالم دین اور شیخ طریقت حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی صاحبؒ ہیں، جنہوں نے فرقہ شیعہ کے عقائد، مکائد، رسوم، عوائد کی تردید میں رسالہ: رد روافض: تصنیف فرمایا: اپنے مکتوب میں جگہ جگہ اُن کی تردید کی اور اُن سے علیحدگی کی تلقین فرمائی۔ وہ اپنے مکتوبات دفتر اوّل حصہ دوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ: تمام بدعتی فرقوں میں بدترین وہ گروہ ہے جو حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے بغض و عناد رکھتا ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ: آج کل اس بدخواہ گروہ نے بہت غلو کر رکھا ہے، اور ملک کے اطراف و جوار میں پھیل چکے ہیں۔ اسی بنا پر اس بارے میں چند کلمے لکھے گئے تا کہ آپ کی مجلس شریف میں اس قسم کے بدخواہ جگہ نہ پا سکیں۔

بارہویں صدی میں دارالسلطنت دلی کے مشہور خانوادہ علمی کے گل، حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی ذات ستودہ صفات تھی جس نے شیعہ فرقہ کے رَد میں ایک لاجواب کتاب: تحفہ اثنا عشریہ: لکھ کر اس گمراہ فرقہ کے منہ پر مہر لگائی۔ وہ اپنے فتاوی میں لکھتے ہیں کہ:

ان سے کسی نے تعزیہ کے پاس شیرینی مالیدہ وغیرہ لے جا کر ایصال ثواب کیلئے سوال کیا تو آپؒ نے منع فرمایا

کہ: فاتحہ اورڈرو دایسی جگہ پڑھنا چاہئے جو ظاہری اور باطنی نجاست سے پاک ہو۔

چار پانچ سو سال سے یہ ساری تحریر پورے ہندوستان میں گونج رہی ہے۔آپ کے زید صاحب کس غار میں روپوش رہے کہ نہ کسی تحریر کو دیکھا نہ کسی سے سنا۔سچ فرمایا گیا کہ ایسے لوگوں کے دل ہی گونگے اور بہرے اور اندھے ہوجاتے ہیں۔(فتاوی بحرالعلوم:ج4:ص393)

## تعزیہ بنانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:سید رابعہ جامع مسجد کامتولی امام اپنے ہاتھ سےتعزیہ بناتا ہے،اورتعزیہ کے سامنے فاتحہ کرتا ہے،دوسرے لوگوں کابھی سامنے رکھ کرفاتحہ کرتا ہے۔محرم کی دس تاریخ کو لے جاکر کربلا میں دفن کرتا ہے۔اس امام کا یہ عمل شریعت کی رو سے کہاں تک درست ہے؟اوراس امام کے پیچھے نماز درست ہے یانہیں؟

**جواب:** مروجہ تعزیہ داری ناجائزاورحرام ہے،اوراس کا کرنے والا فاسق ہے۔ایسے آدمی کوامام بنانا گناہ اوراس کے پیچھے نمازمکروہ تحریمی ہے۔تو وہ اگرتعزیہ نہ لے جائے تب تواچھاہی ہے،اورفاسق جنازہ کی نماز نہ پڑھائے تو کسی دوسرے مردصالح سےنمازجنازہ پڑھائیں۔(فتاوی بحرالعلوم:ج4:ص470)

## شیعہ مذہب اختیار کرنے کی وجہ سے نکاح ٹوٹ جائے گی:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:اگرزیدمذہب اہل سنت ترک کر کے مذہب شیعہ اختیار کرلےتوایسی صورت میں زید کی منکوحہ عورت اس کی زوجیت میں باقی رہ جائے گی یامذہب بدل دینے سےنکاح ٹوٹ جائے گا؟

**جواب:** شیعہ عموماًاہل سنت والجماعت کےنزدیک کافر ہیں،اس لئے اگرکوئی سنی اُن کاہم عقیدہ ہوجائےتو ضروراس کانکاح ٹوٹ جائے گا۔:درمختار:میں ہے:مایکون کفراتفاقاًیبطل العمل والنکاح:

(فتاوی بحرالعلوم:ج4:ص208)

## امام باڑہ کاوقف نہیں ہوسکتا،لہٰذااِس جگہ پرمسجد بنالیا جائے:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:موضع حسین آبادمبارکپور میں

آبادی کے درمیان ایک پرانی مسجد ہے۔اب ضرورت کے پیش نظر مسجد کی توسیع کروانا ہے۔

مسجد کے متصل ایک زمین ہے جو سرکاری کاغذات میں امام باڑہ کے نام سے درج ہے،اس کے صحن کے بیچ میں ایک تعزیہ رکھنے والا چوک بھی تھا،پورے صحن کی زمین ہموار بھی ہے۔امام باڑہ مذکور کے کسی متولی وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔مذکورہ صحن ہر خوشی وغمی میں استعمال ہوتا ہے۔

توسیع مسجد کے سلسلہ میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حسب ضرورت صحن میں بڑھا کر مسجد کی توسیع کی جائے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ صحن کو ایسے ہی حالت پر برقرار رکھا جائے،کیونکہ یہ زمین مسجد کی نہیں،امام باڑہ کی ہے۔اس بات کو لے کر یہاں اختلاف ہے۔اس سلسلہ میں چند سوالوں کے جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔واضح ہوں کہ قانونی طور سے وقف کی مستقل جائیداد میں متولی کو کسی قسم کی تبدیلی کا اختیار قطعاً نہیں ہے،گو اس کا کوئی متولی نہیں ہے۔

1.....مذکورہ صحن جو کہ امام باڑہ کے نام سے ہے،اس میں مسجد کی تعمیر یا توسیع شرعاً درست ہے یا نہیں؟

2.....گرام سبھا کی زمین جس کا گرام سبھا کا ہر باشندہ خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم حقدار ہے۔ایسی زمین پر مسجد کی توسیع یا تعمیر ہو سکتی ہے؟

**جواب**: وقف کی صحت کیلئے دو شرطیں ہیں۔پہلی شرط یہ ہے کہ خود واقف کے نزدیک بھی وہ کام کار ثواب ہو۔اور دوسری شرط یہ ہے کہ وہ کام خود مذہب اسلام کی رو سے بھی کار ثواب ہو۔

اور امام باڑہ بنانا،چاہے واقف کے نزدیک کار ثواب ہو لیکن اسلام کے نزدیک سر تا پا گناہ کا کام ہے کہ موجودہ تعزیہ داری اپنے موجودہ لوازم کے ساتھ ناجائز وحرام ہے۔اسی لئے اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ:امام باڑہ کا وقف نہیں ہو سکتا،وہ جس نے بنایا اس کی ملکیت ہے اور وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کی مِلک ہے۔

اور سائل کے بیان سے واضح ہے کہ اب اس کا کوئی متولی یا دادخواہ یا وارث نہیں،تو اب وہ غیر آبادی پرتی ہے،کہ اس کو اصطلاح میں نزول کی زمین کہتے ہیں۔یا جس کو سائل نے گرام سبھا کی زمین کہا ہے،ایسی زمین کیلئے حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے:عادی الارض للہ ولرسولہ: نزول کی زمین اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہوتی ہے۔

تو ایسی زمینوں کو اگر مسلمانانِ اہل سنت والجماعت مسجد میں شامل کریں تو مسجد ہو جائے گی کہ مسجد بنانا سچے مسلمانوں کا ہی حق ہے۔قال اللہ تعالیٰ:انمایعمر مسٰجداللہ من اٰمن باللہ والیوم الآخر:

(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص39)

## امام باڑہ کے لئے زمین وقف کرنا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: پہلے کے زمیندار اپنی زمین زبانی ہی مسجد یا امام باڑہ کیلئے وقف کر دیتے تھے۔ایساوقف صحیح ہے یانہیں؟اوراگرصحیح نہ ہوتو اب ان کا مالک کون ہوگا؟

**جواب:** وقف کی صحت کیلئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ کارِثواب کیلئے ہو۔:درمختار:میں ہے :و شرطه ان یکون قربة لذاته:

پس اگرکسی نے زبانی ہی کہا کہ میری یہ زمین فلاں کارِثواب کیلئے وقف ہے،اوراس کواپنی مِلک سے علیحدہ کردیاتو وقف صحیح ہوگا،وقف نامہ لکھنا ضروری نہیں۔

اورامام باڑہ چونکہ تعزیہ داری کیلئے وقف کرتے ہیں جونا جائز ہے،اس کاوقف صحیح نہیں۔اس کے مالک واقفان ہیں،اور وہ نہ ہوں تو اُن کے وارثین ہیں۔(فتاوی بحر العلوم:ج5:ص50)

## شیعہ کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنے والے کوکسی دینی ادارے کارُکن یامسجد کامتولی بنانا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: زید اپنے کوسنی صحیح العقیدہ ظاہر کرتا ہے،جبکہ زید کی بیوی شیعہ مسلک سے تعلق رکھتی ہے۔زید نے اپنی لڑکی کی شادی شیعہ لڑکے سے کی،جس میں سنی وشیعہ دونوں علمائے کرام کودعوت دی لیکن نکاح خوانی کا کام سنی علماء سے نہ لے کرشیعہ علماء سے انجام دلایا۔

1.....کیایہ شادی شریعت مطہرہ کےنزدیک جائز ہے؟

2.....کیاشریعت مطہرہ کے مطابق ایسے شخص کوجس نے ایسافعل دانستہ کیا،کیاکسی دینی ادارے یامسجد وغیرہ کا رکن بنایا جاسکتا ہے؟

3.....اگرکسی نے ان باتوں کوجانتے ہوئے اس کوکسی دینی ادارے کارکن بنایاتوایسے شخص کے اوپرکیاحکم صادرہوتا ہے؟قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل جواب دےکرعنداللہ ماجورہوں۔

**جواب:** فتاوی رضویہ کتاب الفرائض میں ہے کہ: بالجملہ رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم: کفارومرتد ہیں۔ان سے مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔مردوعورت میں

سے کوئی رافضی ہو،سنی کے ساتھ اس کے نکاح کا یہی حکم ہے۔

پس بر تقدیر صدق مستفتی صورت مسئولہ میں زید پر بلا حکم شرعی:علی الاعلان: ارتکاب حرام اور فسق کا ہے۔ایسے شخص کو کسی دینی ادارے کا رکن بنانا یا کوئی اعزاز کا درجہ دینا خود فسق ہے۔عام کتب فقہ میں ہے:لانا امرنا بتحقیرھم.(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص82)

## تعزیہ و چوک کی تعظیم اور اس کا احترام کرنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:تعزیہ چوک کی تعظیم اور اس کا احترام کرنا کیسا ہے؟چوک کے پاس علم اور رشدے نصب کرنے کے بعد یا چوک پر تعزیہ اور شیرنی وغیرہ رکھ کر فاتحہ دینا اور دلانا کیسا ہے؟صورت مذکورہ میں فاتحہ دینے اور دلانے والے کے متعلق عندالشرع کیا حکم ہے؟تعزیہ و چوک کی تعظیم واحترام نہ کرنے والوں کو یزیدی اور کافر کہنا کیسا ہے؟تعزیہ کا گشت جس میں ڈھول تاشے اور جھانجھنیں بجیں اور نوحہ خوانی ہو،ساتھ ساتھ مرد و عورت کا میل بھی ہو،اُس جلوس میں شرکت کرنا کیسا ہے؟اس میں شریک ہونے والے اور اسے جائز جاننے والے کی امامت میں کراہت ہے یا نہیں؟تعزیہ بنانا عندالشرع کیسا ہے؟

**جواب:** آپ نے سوال میں جن چیزوں کا ذکر کیا ہے مروجہ تعزیہ داری میں آتی ہیں۔جن میں کچھ اُمور عبث اور بے فائدہ ہیں،کچھ کی صاف ممانعت ہے،اور بیشتر میں:تشبہ بالروافض: ہیں۔یہ سب اُمور ناجائز وحرام ہیں۔ان کا:علی الاعلان: کرنے والا فاسق معلن اور ان اُمور کے بارے میں کچھ غلط عقیدہ رکھتا ہو مثلاً انہیں فرض یا ضروری قرار دے تو گمراہی بھی ہے۔

جو شخص مروجہ تعزیہ داری سے پرہیز کرے اس کو یزیدی اور کافر کہنے والے گمراہ اور خود بدعقیدہ ہیں،انہیں توبہ کرنی چاہئے اور شخص مذکور سے معافی مانگنی چاہئے۔(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص238)

## تعزیہ داری کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:تعزیہ داری مسلک اہل سنت میں جائز ہے کہ نہیں؟

**جواب:** مروجہ تعزیہ داری ناجائز ہے،ماتم،مرثیہ،تعزیہ اور اس کا گشت سب ناجائز وغلط ہیں۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص248)

## تعزیہ داری بنانے اوراس کی منت ماننے وغیرہ کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: تعزیہ داری، اس کی منت، تعزیوں سے مراد مانگنی، عورتوں اور مردوں کے لئے ماتم کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** یہ سب اُمور نا جائز ہیں۔(فتاوی بحر العلوم: ج5: ص268)

## تعزیہ داری بنانے اوراس کی تجارت کرنے کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: تعزیہ بنانا اوراس کی تجارت کرنا، نیز اسی روز لاٹھی کھیلنا اور کھچڑا و مالیدہ بنانا، گھروں میں چراغاں کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** مروجہ تعزیہ داری جس میں مختلف قسم کی رسمیں بناتے اوران کا گشت کرتے ہیں، ڈھول تاشہ بجاتے ہیں، سینہ کوبی کرتے ہیں، یہ سب حرام و نا جائز ہیں۔ اورایسے ہی تعزیہ کی تجارت بھی منع ہے، یہ سب افعال عبث ہیں اور تشبہ بالروافض: میں داخل ہیں، اور کچھ اُمور سوگ کے ضمن میں آتے ہیں جن کی احادیث میں ممانعت آئی ہیں۔ (فتاوی بحر العلوم: ج5: ص301)

## تعزیہ کے مروجہ گشت میں شرکت کرنا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: زید عالم دین اور مسجد کا امام ہے اور تاجر بھی ہے، عاشورہ کے روز اپنی دوکان پر جارہا تھا کہ کچھ لوگوں نے اصرار کیا کہ آپ تعزیہ کے جلوس کے ساتھ چلیں، زید با دل نخواستہ جلوس کے ساتھ ہولیا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ گھوڑے پر شمشیر بکف ہوکر آگے آگے چلیں، زید نے ایسا ہی کیا۔ چند روز کے بعد ایک صاحب نے پوچھا کہ عاشورہ کے روز جلوس کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہوکر آپ بازار آئے تھے۔ کیا جائز سمجھ کر یا نا جائز؟ زید نے جواب دیا کہ جب میں اس جلوس ہی کو نا جائز کہتا ہوں تو کیا میرا اس جلوس کے ساتھ آنا جائز ہو جائے گا؟ میرا جلوس کے ساتھ آنا بھی نا جائز تھا۔ میں اس سے رجوع کر چکا ہوں۔

مطلوبہ امر یہ ہے کہ: زید کا جلوس کے ساتھ جانا جائز ہے یا نا جائز؟ اور زید نے جو اپنے فعل سے رجوع کیا یہ درست ہے؟

**جواب:** تعزیہ کے مروجہ گشت میں شرکت بلا شبہا جائز ہے۔ اور زید کا اس سے رجوع شرعًا درست ہے۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص442)

## تعزیہ داری اور محرم کے دیگر بدعات کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:تعزیہ داری کرنا،اس پر ڈھول تاشا بجانا اور اس کا ماتم قائم رکھنا اور اس پر روٹی شربت روٹی کا ملیدہ اور نسی چڑھانا اور اس پر منتیں ماننا اور اپنے بچے کو اس کے تلے یہ سمجھ کر نکالنا کہ جی جائے گا اور گندے ڈیرے کا نام کربلا رکھنا اور اس میں مینڈے باندھ کر مرادیں پوری ہونے کی نیت کرنا، کھچڑا اور شربت پر ثواب معین کرنا، اور یہ عقیدہ رکھنا کہ تعزیہ پر حضرت حسینؓ تشریف لاتے ہیں، یا ایسا لنگر کرنا کہ اس میں سے آدھے سے زیادہ گر کر پیروں میں لگے، اور اس کی بے ادبی ہو۔شہادت کی رات میں جگہ جگہ خوب روشنی کرنا، بہترین کاری گری کے نمونے، پنکھے تعزیہ میں دکھلا کر شہرت حاصل کرنا، دسویں محرم کو بڑی دھوم دھام سے اس کا گشت کراتے ہوئے شام کو چار بجے اس میں لٹھے اور چھڑیں لگا کر بولے محمدی یا حسین کے نعروں کے ساتھ مذکورہ کربلا کو لے جانا، راستے میں ارکھاڑے کا کھیل جس میں بسا اوقات چوٹیں آجاتی ہیں، بسا اوقات تعزیے کے سلسلے میں جھگڑا ہو جاتا ہے، کربلا میں گڑھا کھود کر تعزیہ اور پنکھوں کو اس میں دفن کرتے ہیں، ان پر پانی چھڑکتے ہیں، بہت بڑا میلا لگتا ہے، عورتیں جاتی ہیں، جلتا ہوا چراغ لاتی ہیں کہ اگر جلتا ہوا چراغ گھر تک پہنچ گیا تو مراد پوری ورنہ نہیں ۔یہ سب باتیں قرآن وحدیث سے جائز ہے یا ناجائز؟

**جواب:** تعزیہ کے پاس کھانا لے جانا، اس کا لٹانا، اضاعت مال ہے، یہ ناجائز ہے، اس کے علاوہ تعزیہ داری کی جو تفصیل آپ نے بیان کی ہے ناجائز ہے:تشبہ بالروافض:اور دیگر دینی قباحتوں کی وجہ سے ناجائز ہے۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص443)

## اسلام کی شان وشوکت کے لئے محرم الحرام میں جلوس نکالنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:اس دور میں جبکہ لوگ مذہب وملت سے دُور ہوتے جاتے ہیں اور دشمنانِ اسلام مسلمانوں کو نیست ونابود کرنا چاہتے ہیں۔اگر شوکتِ اسلام کے اظہار، دشمنانِ اسلام کے دلوں میں دبدبۂ اسلام بٹھانے اور گھر گھر یادِ شہدائے کربلا کو تازہ کرنے کے خیال سے بغرض اعلان عاشورہ طبل ونقارہ بجانا، اور فن سپہ گری کی مشق کے طور پر لکڑی کھیلنا، کشتی لڑنا، ان سب اُمور کے ساتھ 7 محرم الحرام کی یاد میں محرم الحرم کو جلوس نکالنا تاکہ لوگوں کے سامنے حضرت حسینؓ کی شہادت کا سانحہ آجائے اور دلوں میں اسلام کی جان

نثاری کا جذبہ پیدا ہو، اور غیر مسلموں پر اسلام کا رعب اور اسلام و مسلمان کی شوکت آشکارا ہو جائے، جو لہو و لعب سے بالکل پاک ہو، جائز ہے یا نہیں؟

**جـــواب**: اسلام کی شان و شوکت کا اظہار غیر اسلامی حرکات سے نہیں ہو سکتا، اسلام کی شان و شوکت کے اظہار کیلئے ان نا جائز افعال سے بچنا چاہئے جن کا ذکر سوال میں کیا گیا ہے، غالباً سائل خود ان افعال کی قباحت سے آشنا ہے، جبھی تو اس کے جواز کیلئے شوکت اسلام کے سہارے کی ضرورت محسوس ہوئی، ورنہ سیدھا سوال یہ تھا کہ عاشورہ کے موقع پر یہ افعال جائز ہیں یا نا جائز، اور جواب ہوتا کہ نا جائز ہے۔(فتاوی بحر العلوم: ج5: ص444)

## ماتم اور مرثیہ وغیرہ کرنے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

**ســـوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: یکم محرم سے غایت دسویں محرم تک ماتم مرثیہ کہنا، سینہ پیٹنا اور ڈھول بجانا کیسا ہے؟

پانچویں اور کہیں ساتویں تاریخ کربلا کے نام سے ایک خاص جگہ کو موسوم کیا گیا ہے، وہاں جا کر مٹی کھودتے ہیں، پھر اس کو دسویں محرم شام کے وقت لے جا کر اُسی جگہ دفن کرتے ہیں جہاں سے مٹی کھودی گئی ہے کہ آج حضرت حسینؓ انتقال کر گئے ہے۔ایسا عقیدہ رکھنا جائز ہے یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

نویں اور دسویں محرم کو تعزیہ بناتے اور اس کے اندر تربت بنا کر پگڑی باندھتے اور پھولوں کا سہرا منگاتے ہیں اور ایک تربت پہ سبز اور دوسرے پر سرخ غلاف ڈال دیتے ہیں۔کہتے ہیں کہ ایک حضرت حسنؓ دوسرے حضرت حسینؓ ہیں اور تعزیہ کو چوک پر رکھ کر اس پر فاتحہ پڑھتے ہیں اور بعض لوگ سجدہ کرتے ہیں، ڈھول باجوں کے ساتھ گشت کراتے ہیں۔ایسا عقیدہ رکھنے والا مرتکب گنہگار ہوگا یا نہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟ نص قطعی کا کیا حکم ہے؟

**جـــواب**: سوال میں جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ سب متعدد منہیاتِ شرعیہ کا مجموعہ ہیں۔شرعاً منع اور نا جائز ہیں۔ایسا کرنے والا گنہگار اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔(فتاوی بحر العلوم: ج5: ص445)

## چوک اور تعزیہ بنانا اور وہاں فاتحہ دینا اور غم منانا:

**ســوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین درج ذیل مسائل میں کہ:

1۔۔۔محرم کے مہینے میں ایک تاریخ سے دس تاریخ تک نہ اپنی بیوی سے ملتے ہیں، نہ اس سے باتیں کرتے ہیں۔کیا اس طرح کی باتیں شریعت میں جائز ہیں؟

2....محرم کے مہینے میں نہ عورتیں چوڑی پہنتی ہیں، نہ ہی ساڑیاں، نہ کسی طرح کا سنگار کرتی ہیں، بالخصوص دس دن تک، اور مسلمان عورتیں نہ بلاوز پہنتی ہیں۔ یہ سب باتیں شریعت میں کیسی ہے؟

3....چوک پر مرغا دیتے ہیں اور فاتحہ بھی دیتے ہیں، گھر میں رہنے سے لوگ کراہیت سمجھتے ہیں۔اس کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں عنایت کریں۔

**جواب**: 1:2....یہ سب باتیں سوگ کی ہیں اور سوگ شرعاً عام حالت میں منع ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ: جوعورت اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ پر ایمان لائے اس کو کسی مرنے والے کا غم اس کے مرنے کے بعد تین دن سے زیادہ منانا ناجائز ہے، ہاں بیوی اپنے شوہر کا سوگ چار مہینہ دس دن منائے گی۔

اور یہاں یہ جہالت ہے کہ حضرات شہدائے کربلا ؓ کی شہادت پر صدیاں بیت گئیں اور یہ نادان سال بسال یہ سوگ اور غم مناتے ہیں۔

3....چوک اور تعزیہ سب ناجائز ہیں، اس لئے وہاں فاتحہ دینا ناجائز ہے۔حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:فاتحه و درود بايدخواند كه پاك باشد ازنجاست ظاہرى و معنوى:

حضرت شاہ صاحبؒ نے چوک کو باطنی گندگی کی جگہ بتایا ہے اور وہاں فاتحہ دینے سے منع کیا ہے۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص446)

## مروجہ تعزیہ داری اور قوالی کا حکم:

**سوال**: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: تعزیہ داری بنانا، ہرمونیم وطبلہ کے ساتھ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: مروجہ تعزیہ داری اور قوالی جائز نہیں۔(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص446)

## حضرت حسینؓ کی شہادت پر مراسم عزاداری میں تعزیہ رکھنا، تعزیہ نکالنا، سیاہ پوش ہونا، ننگے سر ہونا وغیرہ وغیرہ کا حکم:

**سوال**: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: حضرت حسینؓ کی شہادت عظمیٰ پر مراسم عزاداری میں تعزیہ رکھنا، تعزیہ نکالنا، سیاہ پوش ہونا، ننگے سر ہونا، سر میں خاک ڈالنا، سر کو پیٹنا، سر کو تیل وغیرہ سے

خشک رکھنا، ماتم کرنا، واویلا کرنا، نوحہ کرنا، مرثیے جوعموماً کذب وافتراء اور توہین بزرگانِ دین پر مشتمل ہوتے ہیں پڑھنا، سننا، لکھنا، چلا چلا کر رونا، علم نکالنا، بچوں کوقیدی فقیر بنانا تعزیہ میں تمام شب پھل اور مٹھائی رکھ کر صبح تبرک سمجھ کر تقسیم کرنا اور رکھانا، تعزیہ گاہ میں منتیں ماننا، دُلدل کومنت کا دودھ اور جلیبی کھلانا، ڈھول اور تاشے بجانا اہل سنت والجماعت کے نزدیک اس کی اصلیت کیا ہے؟ یہ جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: آج کل مراسم عزاداری کے نام پر لوگوں نے جو خرافات ایجاد کر رکھی ہیں، ناجائز وحرام ہیں۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص451)

## مروجہ تعزیہ داری اور مراسم سوگ منانے کا حکم:

**سوال**: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:تعزیہ داری کرنا اور ماتم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور عاشورہ کا دن غم کا دن ہے یا نہیں؟

**جواب**: مروجہ تعزیہ داری:تشبہ بالروافض:اور بے شمار مناہی شرعیہ کی وجہ سے ناجائز ہے۔اور یوم عاشورہ کے غم کے دن ہونے کا مطلب اگر یہ ہے کہ اُس دن سوگ منانا چاہئے جس طرح روافض مراسم سوگ ادا کرتے ہیں، مثلاً:سیاہ کپڑے پہننا، سروپابرہنہ رکھنا یا اس دن کھانا نہ پکانا وغیرہ وغیرہ یہ سب ناجائز ہیں۔نہ اس معنی میں عاشورہ غم کا دن ہے۔(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص452)

## تعزیہ داری، ماتمِ حضرت حسینؓ، چوک کے اوپر شربت و مالیدہ چڑھانا وفاتحہ کرنا:

**سوال**: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:تعزیہ داری، نیز ماتم حضرت حسینؓ، ڈھول تاشا بجانا، چوک کے اوپر شربت و مالیدہ چڑھانا وفاتحہ کرنا، نیز اِن کو حاجت روا سمجھنا کیسا ہے؟

**جواب**: موجودہ تعزیہ دای کے بارے میں جو باتیں ذکر کی گئی ہیں سب ناجائز ہیں۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص453)

## بوہری مرتد کے مال میں وراثت جاری نہیں ہوگا:

**سوال**: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:زید کا باپ بوہری تھا اب اس کالڑکا سنی ہوگیا تو اس

کےلڑکےاورلڑکیاں جوتبدیلی مذہب کےبعد پیداہوئے۔زید کےباپ کےشرعی وارث ہوسکتے ہیں؟

**جـــــواب**: زیدکاباپ جب مرتدتھاتواس کی کمائی فئے ہوجائے گی اوراس میں وراثت جاری نہ ہوگی۔

ھدایہ: میں ہے:وکان ماکتسبه فی حال ردته فینا:(فتاوی بحرالعلوم:ج6:ص46)

## یہ عقیدہ رکھنا کہ تعزیہ داری سے ایمانی جوش پیداہوتی ہے:

**سوال**: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:اس پُرفتن دور میں کچھ فرقے تیار ہو چکے ہیں جوعام انسانوں کوراہِ ہدایت سے بھٹکارہے ہیں،اورآج کل ان لاعلم علاقوں میں گشت کررہے ہیں کہ تعزیہ داری حرام ہے،حالانکہ زیدکاعقیدہ بھی ہےکہ تعزیہ داری سے جوش ایمان باقی رہتا ہے،لیکن قانون شریعت جلددوم صفحہ 256 کی عبارت اورمولاناحشمت علی صاحب کی تصنیف کردہ کتاب:شمع ہدایت:حصہ سوم صفحہ 29 کی عبارت سے معلوم ہوتا ہےکہ تعزیہ داری اورعلم اُٹھانا اوربانس وغیرہ کےڈھانچہ تیارکرنا اوراس میں مصنوعی قبربنانا ناجائزوحرام ہے، اس سے کبھی حضرت حسینؓ خوش نہیں ہوتے،ان مذکورہ مسئلہ سے واضح دلائل پیش کرکےاس فرقہ کامنہ کالاکریں جو دیہاتوں میں جاہلوں کوبھٹکارہے ہیں۔

**جــواب**: تعزیہ کےبارےمیں شمع ہدایت اورقانون شریعت کےحوالہ سے جوکچھ آپ نےلکھاہےوہی صحیح ہےاوروہی اعلیٰ حضرت کےفتاوی میں ہےاوروہی بہارشریعت میں۔

اگرآپ کاعقیدہ ہےکہ تعزیہ داری کاجومروجہ طریقہ ہےاس سےجوش ایمان پیداہوتا ہےتواپنایہ عقیدہ بدلئے، غلط اورناجائزطریقوں سے جوش ایمان کی حمایت بھی ناجائزہے۔(فتاوی بحرالعلوم:ج6:ص173)

## حضرت ابوسفیانؓ اورحضرت امیرمعاویہؓ کوبُراکہنےوالےکی امامت:

**سـوال**: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:جوحضرت ابوسفیانؓ اورحضرت امیرمعاویہؓ کوبُراکہےوہ شخص شرعاً کیساہے؟اوروہ کس درجہ کامسلمان ہے؟کیاایسےشخص کےپیچھےنمازصحیح ہوگی؟

**جواب**: حضرت ابوسفیانؓ اورحضرت امیرمعاویہؓ کوبُراکہنےوالاسخت گمراہ ہے۔اس کوامام بناناجائزنہیں، اوراس کےپیچھےپڑھی ہوئی نمازدہرائی جائے۔(فتاوی بحرالعلوم:ج6:ص210)

## تعزیہ داری میں ڈھول تاشا،علَم وتعزیہ،گشت اور ماتم ومرثیہ ونوحہ کا حکم:

تعزیہ داری کا مجوزہ طریقہ جس میں ڈھول تاشا،بینڈباجا،علم وتعزیہ،گشت اور ماتم ومرثیہ،نوحہ ہے،سب ناجائز وحرام ہے،اور روافض کا کام ہے۔سنی مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص455)

## تعزیہ بنانا اور اس کا رکھنا:

آج کل عام طور سے جو تعزیہ بناتے ہیں،اس کا بنانا اور رکھنا اور اس سلسلہ میں جو مراسم ادا کئے جاتے ہیں، سب ناجائز وحرام ہیں۔(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص448)

## آج کل کی تعزیہ داری:

آج کل جس طرح تعزیہ عام طور سے بنتا ہے اور جس طرح تعزیہ داری کی جاتی ہے،یہ سب شرعاً ناجائز وحرام ہے۔(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص449)

## شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانے والے کی امامت:

شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانے والا کم سے کم فاسق ہے جس کی امامت ناجائز ہے۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج5:ص93)

## تعزیہ داری اور اس سے متعلقہ خرافات کا حکم:

تعزیہ داری اور اس سے متعلقہ خرافات کو علمائے بریلی بھی ناجائز وحرام کہتے ہیں۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج2:ص69)

## کافروں سے دلی دوستی رکھنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: کسی بھی کافر سے دلی دوستی کرنا کیسا ہے؟اور کافر کے ساتھ بیٹھ کر یا ایک پلیٹ میں کھانا پینا کیسا ہے؟اور وہ کافر ایسا ہے جو تمام منہیات شرعیہ سے بچتا ہے،تو اس پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم صادر ہوتا ہے؟اور ساتھ کھانے والے کے لئے کون سا حکم عائد ہوتا ہے؟

**جواب:** کسی بھی کافر سے دلی دوستی کرنا حرام وناجائز ہے۔قرآن کریم میں ہے:لاتجدقوما یؤمنون

بالله واليوم الآخر يوآذون من حآذ الله ورسوله: آپ کسی مسلمان کوایسانہیں پائیں گے، جواللہ تعالیٰ اور رسول کے دشمنوں سے دوستی کرے اور اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

شریعت کے احکام پر پوراپورا عمل کیا جائے تو سب کے حقوق کی ایسی رعایت ہو جاتی ہے کہ آج کے دوست بھی وہ نہیں کر سکتے، مثلاً کسی کا نقصان ہورہا ہواور ہم اس کو دفع کر سکتے ہوں تو اس شخص کے دوست ہونے کی ضرورت نہیں۔ہم کو مسلمان ہونے کے ناطےاس کو نقصان سے بچانا چاہئے۔کھانا کھانا بھی اگر کسی مجبوری کے تحت ہو، جیسے ہوٹل میں ایک ٹیبل پر آپ اور وہ دونوں ہی آ گئے تو معاف ہے،اس کی عادت ڈالنا جس سے باہم خاندانی رشتہ کا شبہ ہو،اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔(فتاوی بحرالعلوم:ج4:ص332)

# کافر کو مٹی دینا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: کافر کو مٹی دینا کیسا ہے؟اور جس نے مٹی دی اس کیلئے شرعی کیا حکم ہے؟اسی طرح کافر کو مٹی دینے سے نکاح فاسد ہوتا ہے کہ نہیں؟اور اگر فاسد ہے تو نکاح دوبارہ کیا جائے گا یا نہیں؟

**جواب:** کافر کے کفر پر مطلع ہوااور اُس کو مسلمان سمجھ کر مٹی دی تو خود ہی دائرہ اسلام سے نکل گیا۔تجدید نکاح اور تجدید ایمان دونوں ضروری ہے۔اور کافر جانتے ہوئے مٹی دی تو ناجائزوحرام ہے۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج4:ص367)

# مُردہ کفارومشرکین کی تصاویر پر پھول ڈالنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: زید سیاست سے تعلق رکھتا ہے، سیاسی پارٹی میں شرکت کی وجہ سے زمانے کے مشہورومعروف مُردہ کفار،مشرکین ومشرک کی تصاویر پر پھول کا ہار ڈالتا ہے، اور تصاویر کے سامنے ہاتھ بھی جوڑتا ہے۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید پر تجدید ایمان وتجدید نکاح ضروری ہے یا صرف توبہ ہی کافی ہے؟

**جواب:** اعلیٰ حضرت: فتاوی رضویہ: میں تحریر فرماتے ہیں کہ:معبودانِ باطلہ پر پھول چڑھانا کہ ان کا طریقہ عبادت ہے اشدواخبث کفر ہے۔

:الاشباہ والنظائر: وغیرہ میں معتمداسفار میں ہے:عبادۃ الصنم کفرو لااعتبار بمافی

قلبہ:

اور سیاسی وغیر سیاسی مشہور ومعروف مشرک اور مشرک شخصیات کی تصاویر پر پھول ڈالنا یا اُن کے سامنے ہاتھ جوڑنا عبادت نہیں کہ یہ مشہورین کفار کے دیوتا اور معبود نہیں اور آپ میں بھی وہ ایک دوسرے کو ہاتھ جوڑ کر سلام کرتے ہیں جو تعظیم وتکریم کا طریقہ ہے تو گویہ عبادت نہ ہوا اُن مشرکین کی تعظیم وتوقیر ضرور ہے تو یہ متکلمین کے نزدیک کفر نہ ہوا لیکن گروہ فقہاء مشرک کی تعظیم کو کفر کہتے ہیں۔

تو یہ کفر فقہی ہوا اور اس کا حکم بھی درمختار میں یہ لکھا ہے:و مافیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدیدالنکاح:

اور جس کے کفر ہونے میں اختلاف ہو جیسے یہاں متکلمین تکفیر نہیں کرتے اور فقہاء تکفیر کرتے ہیں تو ایسے شخص کو توبہ واستغفار (توبہ کا مطلب تجدید ایمان ہے) اور تجدید نکاح کا حکم ہوگا۔اور اس کے حاشیہ شامی میں ہے کہ: احتیاطاً تجدید نکاح کا یہ مطلب ہے کہ مفتی فتوی دے گا کہ دوبارہ نکاح کرلو تا کہ بیوی کے ساتھ قربت حلال ہونے کا فقہاء بھی حکم دے دیں اور حاکم شرع میاں بیوی دونوں کے درمیان جدائی کا حکم نہیں دے گا۔

(فتاوی بحرالعلوم:ج4:ص388)

## غیر مسلموں کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کرنا:

کوئی بڑا ہندو لیڈر مرجاتا ہے تو بہت سے کلمہ گو اس کیلئے قرآن خوانی کرتے ہیں اور آتما کی شانتی کیلئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں، چونکہ غیر مسلم اہل مغفرت اور اہل ثواب نہیں،اس لئے ان کے ایصال ثواب کیلئے ان کے گھر جانے یا کسی دوسری جگہ بھی قرآن شریف پڑھنا جائز نہیں۔

:قال اللّٰہ تعالیٰ:سوآء علیھم استغفرت لھم ام لم تستغفرلھم،لن یّغفراللّٰہ لھم، انّ اللّٰہ لایھدی القوم الفٰسقین:وقال اللّٰہ تعالیٰ:ماکان للنّبیّ والّذین اٰمنوا ان یّستغفروا للمشرکین ولوکانوا اولی قربیٰ من بعدماتبیّن لھم انّھم اصحٰب الجحیم:

**ترجمہ:** آپ ان کیلئے استغفار کریں یا نہ کریں،اللہ تعالیٰ انہیں نہیں بخشے گا،اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں کرتا۔نبی اور مومنوں کو غیر مسلموں اور مشرکوں کیلئے دعائے مغفرت نہیں کرنی چاہئے،اگرچہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں،جبکہ یہ واضح ہو چکا کہ وہ اصحاب مغفرت نہیں۔(فتاوی بحرالعلوم:ج1:ص97)

## غیر مسلم کا مسجد میں آنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: بہت سے غیر مسلم جھاڑ پھونک کروانے کیلئے مسجد کے آگن یا برآمدہ تک چلے آتے ہیں۔ اس سلسلہ میں صحیح راستہ بتائیں۔

**جواب:** غیر مسلموں کو مسجد میں آنے سے روکا جائے۔ قرآن عظیم میں ہے: یاایھاالذین امنوا انما المشرکون نجس فلایقربوا المسجدالحرام بعدعامھم ھذا:

نرمی سے سمجھا بجھا کر مانیں تو نرمی سے ہی روکنا چاہئے، کہ یہ طریقہ محمود اور پسندیدہ ہے۔ اور ضد یا شرارت کریں تو سختی سے منع کریں۔ (فتاوی بحر العلوم: ج2: ص14)

## کافر کے کھانے یا شرینی پر فاتحہ دینا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: کسی غیر مسلم نے اگر فاتحہ کیلئے شیرنی وغیرہ دیا کہ فلاں ولی کی روح کو بخش دیجئے تو مسلمان کو ایسا کر دینا چاہئے یا نہیں؟ اگر کر دیا تو بروح بزرگ ثواب پہنچا کہ نہیں؟

**جواب:** کافر کی کوئی نیاز، کوئی عمل قبول نہیں، نہ ہرگز اس پر ثواب ممکن، جسے پہنچایا جائے: قال اللہ تعالیٰ: وقدمنا الی ماعملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثورا:

اس کے کھانے یا شیرنی پر فاتحہ دینا، اس کے ثواب پہنچنے کا اعتقاد کرنے والے پر توبہ فرض ہے، بلکہ تجدید نکاح واسلام چاہئے۔ (فتاوی بحر العلوم: ج2: ص74)

## غیر خدا کی پوجا کرنے والوں سے نکاح کرنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: زید سے ہندہ کی شادی ہوئی، ہندہ رخصت ہو کر جب زید کے گھر گئی تو معلوم ہوا کہ زید کے گھر والے ایک طرف مسلمان ہیں تو دوسری طرف گھر کے اندر ایک مخصوص جگہ پر جھنڈی اور ترشول گاڑ کر اس کی پوجا کرتے ہیں اور اس کے سامنے ناچتے ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ خود ہندہ سے بھی یہ فعل بد کرایا گیا، جس کی وجہ سے ہندہ کچھ کھوئی کھوئی سی رہتی ہے۔ موقع پا کر ہندہ میکے چلی گئی، اس پر ایک زمانہ گذر گیا، بعد میں یہ معلوم ہوا کہ زید نے دوسری شادی بھی کر لی ہے۔

اب حضور سے یہ دریافت کرنا ہے کہ ہندہ کو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور ہندہ اب دوسری شادی کرنے پر مختار ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

**جواب**: غیر خدا کی پوجا شرک وکفر ہے۔ پس صورت مسئولہ میں ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی ہی نہیں۔ اس لئے طلاق کی کوئی ضرورت نہیں، ہندہ دوسری شادی کرسکتی ہے۔(فتاوی بحر العلوم:ج2:ص329)

## مسلمان مرد اور کافرہ عورت کا نکاح:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

1.....ایک شخص نے کافرہ عورت کو پیغام نکاح دیا (اور اس نے اسلام لانے کا وعدہ بھی لیا) اس نے پیام قبول کرلیا، اس نے اس کے گھر جا کر یوں ہی نکاح کرلیا اور اسے اپنے گھر لے کر واپس ہوا۔ تو صرف کلمۂ اسلام پڑھایا اور دوبارہ نکاح کیا۔ تو اس کافرہ کا کلمۂ ایمان معتبر ہوگا یا نہیں؟ نیز ایسے پیغام دینے والے شخص پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

2.....ایک سنی مسلمان نے دو سنی مسلمان گواہوں کی موجودگی میں کافرہ عورت سے نکاح کیا تو کیا اس کافرہ عورت کو ایمان پیش کرنے کے ساتھ دوبارہ نکاح پڑھانے کی ضرورت پڑے گی یا صرف اس کا ایمان لانا نکاحِ اوّل کی بقاء کے لئے کافی ہوگی؟

**جواب**: 1.....کافرہ عورت کو پیغام نکاح دے کر ایجاب وقبول کیا اور اس طرح اس کو تصرف میں لایا تو ازابتداء تاانتہاء اس کی حرکت معصیت وگناہ ہوئی اور وہ فاسق اور معصیت کار ہوا، اور اس سلسلے میں کسی کفر کا ارتکاب کیا تو کافر ہوگیا، اور اگر معصیت سے بچتے ہوئے اس ارادے سے اس نے پیغام دیا اور اس سے عقد کیا کہ پھر مسلمان بنا کر اسلامی طریقے سے اسے اپنے نکاح میں لاویگا اور اسی کے موافق عمل درآمد بھی کیا تو جرم وگناہ کا مرتکب نہ ہوا۔ حدیث شریف میں ہے: انما الاعمال بالنیات:

اسلام لانے کیلئے کفر سے توبہ وبرأت ضروری ہے، برأت کا اظہار کبھی یوں بھی ہوتا ہے جیسے یہاں کا کوئی ہندو کہے کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں مجھے مسلمان کرلیا جائے تو کلمہ پڑھانا کافی ہے۔

اور اگر خاص کفر بکا تھا یا کلمہ پڑھتے وقت یہ سمجھ ہی نہ سکی کہ میں مسلمان ہو رہی ہوں، یوں ہی یہ سمجھے کہ مجھے کلمہ شہادت پڑھوایا اور اس نے پڑھ دیا تو مسلمان نہ ہوئی۔

2.....کافرہ اہل کتاب نہ ہو تو اس کا نکاح مسلمان کے ساتھ صحیح نہیں، اور مرتدہ ہو تو اس کا نکاح کافر یا مسلمان

کسی کے ساتھ صحیح نہیں، اسلام لانے کے بعد اس کا نکاح دوبارہ پڑھانا ضروری ہے۔

(فتاوی بحرالعلوم: ج4: ص170)

## کافروں کے رسموں وغیرہ میں چندہ دینا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: کسی جگہ کافروں نے اپنے ہنومان جی کا مگن منایا جس میں کبھی چھ سات قسم کا اناج ملاکر جلاتے ہیں اور تین دن تک دعوت عام ہوتی ہے، اپنے عقیدہ کے مطابق یہ اپنا دھرم تازہ کرتے ہیں۔

اس میں کسی مسلمان نے اپنی خوشی سے اپنی بڑائی یا دکھانے یا کفر کی امداد کیلئے کثیر مقدار میں رقم دی اور تین دن تک مسلسل ٹینکر سے پانی کی بھی امداد کی، یا کسی مسلمان نے تعمیر مندر میں خوشی سے اپنا چندہ دیا تو اس کے متعلق شریعت میں کیا حکم ہے؟ ان کے والد حاجی ہیں، ان کا مشورہ بھی شامل حال ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا جواب عنایت فرمائیں۔

**جواب:** برتقدیر صدق مستفتی یہ سب کام کفروشرک کے ہیں، اس میں شریک ہونے والے، مدد دینے والوں اور اس سے راضی رہنے والوں پر توبہ تجدید نکاح ضروری ہے۔ (فتاوی بحرالعلوم: ج4: ص173)

## کافر کا پیسہ مسجد میں لگانا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: کسی کافر کا کوئی پیسہ مسجد میں لگانا کیسا ہے؟ یعنی مسجد کی تعمیر میں یا نمازیوں کے وضو کے پانی کے انتظام میں لگایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

**جواب:** نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: انا لانستعین بمشرك.

(فتاوی بحرالعلوم: ج4: ص435)

## غیر مسلم میت کی دعوت میں شریک ہونا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ: ہمارے علاقے کے ایک نامی گرامی کافر، ہندو لیڈر کا انتقال ہوگیا، آپ کو بھی معلوم ہوگا، اخبار اور کارڈ کے ذریعہ دعوت دی گئی کہ اپنے محبوب رہنما کی روح کو شانتی پہنچانے کیلئے ان کی تیرہویں میں شریک ہوں۔ بہت سے مسلم بھائی اس پروگرام میں شریک ہوئے اور کھانا

بھی کھایا۔ تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا ایسے پروگرام میں ایک مسلمان کا شریک ہونا جائز ہے؟

**جواب**: مسلمان مردوں کیلئے دعوت کا اہتمام ہماری شریعت میں ناجائز و ممنوع اور اس میں شرکت حرام و گناہ ہے تو غیر مسلم میت کی ایسی دعوت میں شریک ہونا کہاں جائز ہوگا؟ (فتاوی بحر العلوم: ج5: ص410)

## غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا:

غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا جائز ہے۔ (فتاوی بحر العلوم: ج5: ص204)

## کافروں کو سلام کرنا:

کافروں کو بے ضرورت: ابتدا بالسلام: ناجائز ہے۔ (فتاوی بحر العلوم: ج5: ص324)

## مسجد کی تعمیر میں غیر مسلم کا چندہ:

مسجد کی تعمیر میں غیر مسلم سے چندہ لینا منع ہے: قال اللّٰہ تعالیٰ: ماکان للمشرکین ان یعمروا مسٰجداللّٰہ شٰھدین علی انفسھم بالکفر: (فتاوی بحر العلوم: ج1: ص202)

## غیر مسلم کی روپیہ مسجد میں صرف کرنا:

: سورۃ التوبہ: میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ فرماتے ہیں: ماکان للمشرکین ان یعمروا مسٰجداللّٰہ شٰھدین علی انفسھم بالکفر، اولٰئک حبطت اعمالھم وفی النّار ھم خٰلدون: انّما یعمر مسٰجداللّٰہ من اٰمن باللّٰہ والیوم الاخر واقام الصلوۃ واٰتی الزّکوۃ ولم یخش الّا اللّٰہ، فعسٰی اولٰئک ان یّکونوامن المھتدین:

کہ مسجد بنانے اور اس کو اپنے سجدوں سے بسانے کا غیر مسلموں کو کوئی حق نہیں، ان کے بنائے مسجد، مسجد نہیں، اور مسلمانوں کو اس کام کیلئے ان کی مدد قبول کرنا جائز نہیں۔

چنانچہ: فتاوی عالمگیری: میں ہے کہ: کسی غیر مسلم نے اپنے گھر کو مسجد کے جیسا بنا کے مسجد قرار دیا اور مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی عام اجازت دی اور مسلمانوں نے اس کی زندگی بھر وہاں نماز بھی پڑھی، تب بھی وہ مسجد نہ ہوئی، اس کے مرنے کے بعد وہ مال اس کے وارثوں کو دے دیا جائے گا۔

غیر مسلم اور مرتد تو ملت سے باہر ہیں، مسجد کا مسئلہ اس وجہ نازک ہے کہ اگر ایک صحیح العقیدہ مسلمان بھی ناجائز

ذریعہ سے حاصل کی ہوئی زمین کو مسجد بنائے یا ناجائز کمائی کا پیسہ مسجد کی تعمیر میں صرف کرنا چاہے تو مکروہ وممنوع ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ غیر مسلموں کی امداد مسجد میں صرف نہیں کی جاسکتی۔(فتاوی بحر العلوم:ج2:ص229)

## غیر مسلموں کو قربانی کا گوشت دینا:

غیر مسلموں کو قربانی کا نہ کچا گوشت دینا چاہیے نہ پکا کر۔(فتاوی بحر العلوم:ج2:ص262)

# شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام الفقہاء، مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ مصطفیٰ رضا قادری نوری کا فتوی

## روافض سے مسجد کے لئے روپیہ لینا اور اُن سے میل جول رکھنا:

**سوال:** اگر کوئی رافضی سنیوں کی مسجد میں اپنے روپے سے حوض میں پانی بھروائے یا تعمیر میں کوئی حصہ لیوے وغیرہ یہ جائز ہے یا نہیں؟ کہ سنیوں کی مسجد میں رافضی کے روپیہ سے حوض میں پانی بھروانا، مسجد کی برجیوں پر کلس چڑھوانا یا مسجد میں سپیدی کروانا، از روئے شرع شریف جو حکم ہو آگاہ فرمائیں۔

**جواب:** روافضِ زمانہ کفار مرتدین ہیں اور کفار و مرتدین کو مسلمانوں کی مسجد سے کیا سروکار؟ قرآن کریم میں ہے: ماکان للمشرکین ان یّعمروا مسٰجداللّٰه شٰهدین علیٰ انفسهم بالکفر، اولٰئک حبطت اعمالهم وفی النّار هم خٰلدون، انّما یعمر مسٰجداللّٰه من اٰمن باللّٰه والیوم الاٰخر،

تفسیرات احمدیہ میں ہے: قال صاحب المدارك وکذاالقاضی الاجل اخذامن کلام صاحب الکشاف وعمارتهاتتناول رمّ ماسرّم منها وقمها وتنظیفها وتنویرها بالمصابیح وصیانتها ممالم تبن له المساجد من احادیث الدنیا لانها بنیت للعبادة والذکروالمرادمن الذکردرس العلم انتهٰی کلامه، فعلم منه ان البناء الجدید ممنوع لهم بالطریق الاولیٰ فان ارادکافران بنی مساجداویعمرها یمنع منه وهوالمفهوم من النص

وان لم یدل علیه روایة:

نزول آیت اگر چہ دربار مشرکین ہے مگر حکم مشرکین سے خاص نہیں، تمام کافرین کو عام ہے، اور کبھی مشرک کا ہر کافر پر اطلاق ہوتا ہے اور حدیث میں خود روافض پر مشرک کا اطلاق۔ پھر اس میں مسلمانوں کا مرتدین سے میل، ان کی طرف میل ظاہر ہے کہ بے اس کے ایسا نہ ہوتا اور مرتدین سے میل جول ان کی طرف ادنیٰ میل حرام ہے۔ اگر کسی نے روافض سے روپیہ لے کر صرف کر دیا تو اچھا نہ کیا۔ (فتاوی مصطفویہ: ص 263)

## روافض کو منافع پر قرضہ دینا:

**سوال**: روافض جن پر علمائے عرب وعجم نے ان کے اقوالِ کفریہ کی بنا پر کفر وارتداد کا فتویٰ دیا ہے، اگر کچھ قرضہ لینا چاہیں تو ان کو بھی کسی منافع پر قرضہ دے سکتا ہے یا نہیں؟ اور یہ نفع لینا جائز ہوگا یا ناجائز؟

**جواب**: مرتد سے کوئی معاملت جائز نہیں، مرتد کیلئے شرعاً نہیں مگر اسلام ورنہ سیف، اس کا نہیں اس کا وہ مال جو حالت اسلام کا ہے وہ اس کے مسلم ورثا کا ہے اور زمانہ ردّت کا مکسوب بیت المال کا ہے فنی للمسلمین: ہے۔ جس مرتد کے ورثہ مسلم ہوں اس میں یہ دیکھنا ہوگا کہ اس کے پاس زمانہ اسلام کا مال ہے یا نہیں، اگر نہیں تو اس سے اس حیلہ سے اخذ کیا جاسکے تو سود نہ ہونا چاہئے اور اگر ہو تو احتراز چاہئے مگر جبکہ معلوم ہو کہ جو زیادہ ہے وہ زمانہ ردّت کے کسب سے ہے۔ (فتاوی مصطفویہ: ص 421)

## سنی وسنیہ کا نکاح قادیانی اور قادیانیہ، رافضی ورافضیہ کے ساتھ کرنا:

**سوال**: اہل سنت والجماعت مرد یا عورت کا نکاح قادیانی وتبرائی رافضی کے ساتھ صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر اس کے نکاح منعقد ہو چکے ہوں تو اُن کے لئے حکم شرع کیا ہے؟

**جواب**: کسی مسلمہ کا نکاح کسی کافر کے ساتھ درست نہیں، اور مرتد کا نکاح تو عالم میں کسی سے بھی نہیں ہوسکتا، مسلمہ تو مسلمہ کسی کافرہ ومرتدہ سے بھی اگر چہ خود اس کی ہم مذہب ہو۔ اسی طرح مسلم کا سوائے کتابیہ کے کسی کافرہ سے اور مرتدہ سے اور عالم میں کسی کا نکاح درست نہیں: قال اللّٰہ تعالیٰ: لا ھنّ حلّ لّھم و لا ھم یحلّون لھنّ: یعنی مسلمان بیبیاں کافروں کے لئے حلال نہیں، نہ کافر مسلمان عورتوں کے لئے۔

فتاوی عالمگیری: میں ہے: لایجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ و لامسلمۃ و لاکافرۃ اصلیۃ وکذالک لایجوز نکاح المرتدۃ مع احد:

قادیانی اور رافضی مرتدین ہیں، یہ سب مرتکب توہین انبیاء ومرسلین علیہم السلام وتنقیص شان رب العالمین جل جلالہ ہیں، جو اِن کی کتابوں سے ظاہر ہے۔

پھر خود اُن کے مذہب پر بھی ان کا نکاح مسلمہ سے باطل محض ہے کہ قادیانی، قادیانی کے سوا اور سب کو کافر جانتا ہے، جو قادیانی کو نبی نہ جانے قادیانی مذہب پر وہ کافر ہے، اور قادیانی کے نزدیک بھی مسلم کا نکاح کافر سے باطل ہے۔ رافضی بھی سنیوں کو کافر کہتا ہے۔ آج ہی نہیں وہ تو سوائے چند صحابہ کرامؓ کے اور تمام صحابہ کرامؓ کی تکفیر کرتا ہے، جب سے آج تک سوائے چند صحابہ کرامؓ اور اپنے ہم مذہب روافض کے کسی کو مومن نہیں جانتا، اپنے ہی فرقہ کو مومنین کہتا ہے۔ جب سنی مرد وعورت کو وہ کافر جانتا ہے تو اس کے مذہب پر بھی رافضی کا سنی سے نکاح باطل محض ہے۔

آخر یہ سب تو اس آیت کو تو مانتے ہیں: لاھنّ حلّ لّھم ولاھم یحلّون لھنّ: جب اس پر اپنا ایمان بتاتے ہیں تو جسے کافر اعتقاد کرتے ہیں اس کے ساتھ نکاح کیسے باطل نہیں جانیں گے؟

غرض سنی وسنیہ کا نکاح قادیانی اور قادیانیہ، رافضی ورافضیہ سے کرنا نہ صرف ہم مسلمانوں ہی کے نزدیک حرام حرام حرام اشد حرام اخبث واشنع کام ہے بلکہ فریقین کے نزدیک یہی حکم ہے، اور اگر کوئی کر دے تو اصلاً نہ ہوگا باطل محض، خالص زنا وسفاح فقط نام کا نکاح ہوگا۔(فتاوی مصطفویہ: ص 320)

## ایک لڑکے نے شیعہ کے مکان میں سکونت اختیار کی، اُن کی طرح لباس اختیار کیا، اُن کی طرح عبادت کرنے لگا، وہیں کھاتا پیتا رہا ہے، ایسے لڑکے کا کیا حکم؟ اور ایک سال سے اپنی بیوی بچہ کے پاس بھی نہیں آیا اور بیوی بچہ کا نان ونفقہ بھی بھیجا نہیں ہے، اس صورت مسئولہ میں لڑکی اپنے خاوند کے نکاح میں رہی یا نہیں؟

**سوال**: ایک شخص نے اپنے لڑکی اپنے بھانجے کے نکاح میں دی، دونوں مسلمان اہل سنت والجماعت تھے اور ان سے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا اب لڑکی کا خاوند ایک سال سے زیادہ عرصہ ہوا شہر چھوڑ کر چلا گیا اور ایسی بستی میں جا بسا جہاں کثرت سے شیعہ رافضی داؤدی رہتے ہیں اور وہ لڑکا ایک شیعہ داؤدی کے مکان میں ایک شیعہ کا لڑکا بن کر رہا اور ان

کے مذہب کے مطابق رہنے لگا، انہی کی طرح لباس اختیار کرلیا اور انہیں کی طرح عبادت کرنے لگا ہے، وہیں رہتا ہے وہیں کھاتا ہے پیتا ہے، اور ایک سال سے اپنی بیوی بچہ کے پاس بھی نہیں آیا اور بیوی بچہ کا نان ونفقہ بھی بھیجا نہیں ہے، لڑکی باپ کے مکان پر رہتی ہے۔ لہٰذا اس صورت مسئولہ میں لڑکی اپنے خاوند کے نکاح میں رہی یا نہیں؟ اور اگر نکاح ٹوٹ گیا تو اس کی عدت کیا ہے؟

**جواب**: روافضِ زمانہ عموماً مرتدین ہیں، جب اس نے بے اکراہ، بے ضرورت ملجئہ اور بے فائدہ شرعیہ اُن کی صورت بنائی، سیرت اختیار کی تو وہ انہیں میں کا ایک ہوگیا۔ حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: من تشبہ بقوم فھو منھم:

فتاوی الصغریٰ: پھر: فقہ اکبر: امام اعظم کی شرح ملا علی قاری میں ہے: من تقلنس بقلنسوہ المجوس ای لبسھا وتشبہ بھم فیھا اوخاط خرقۃ صفراء علی العاتق ای ھو من شعارھم اوشدفی الوسط خیطا کفرا اذاکان مشابھا بخیطھم اوربطھم اوسماہ زناراً: یہاں تک کہ اگرچہ مزاح وہزل ہی سے پناہ بخدا کسی سے واقع ہو جب بھی یہی حکم ہے۔

اسی میں ہے: ولو شبہ نفسہ بالیھود والنصاری ای صورۃ اورسیرۃ علی طریق المزاح والھزل ولو علیٰ ھذالمنوال:

فتاوی خلاصہ: میں ہے: من تزنر بزنار الیھود والنصاری وان لم یدخل کینستھم کفر: پھر اس کا کیا پوچھنا جو نہ صرف ان کی وضع سے ان کے کنیسہ میں جایا کرے بلکہ انہیں کی طرح عبادت بھی کرے؟

مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر: میں ہے: یکفر بخروجہ الی نیروز المجوس والموافقۃ معھم فیما یفعلونہ فی ذلک الیوم ویوضع قلنسوۃ المجوس علی راسہ علی الصحیح الاالتخلیص: اور جب وہ انہیں میں کا ایک ہوگیا تو نکاح باطل ہوگا: فان ارتداد احدالزوجین فسخ فی الحال:

شرح فقہ اکبر: میں: خلاصہ وظھیریہ: سے ہے: من شد علی وسطہ حبلا وقال ھذا زنار کفر: اسی میں ہے: وفی الظھیریۃ وحرم الزوج: عورت پر اسے کوئی دسترس نہ رہی وہ مختار ہوگئی کہ وہ بعد عدت جس سے چاہے نکاح کرلے۔

وہ شخص ہزل ومزاح کا دعوی تو کرنہیں سکتا اور کرے تو بے کار کہ اس سے حکم نہیں بدل سکتا جیسا کہ اُوپر ثابت

ہوا، نہ اکراہ ہی کا دعوی کر سکے گا کہ ہزل وا کراہ اگر ہوتا تو اتنے عرصۂ دراز تک اس کا انہیں میں گھلا ملا رہنا یعنی چہ؟ قید تو نہ تھا؟ کیا اسے وہاں سے چلے آنے کا موقع نہ تھا؟ کیوں یہ وہیں رہتا بستا؟ انہیں جیسا رہا؟ پھر اس کا ثبوت دیتے دیتے اوندھا ہو جائے گا کہ اکراہ شرعی ہوا اور برابر سال بھر یا اس سے زائد جب سے اب تک بدستور رہا تو یہ ادعا تو غالباً نہ کرے گا ہاں اگر چلے تو کسی ضرورت اور فائدہ کی راہ چلے گا۔ وہ اگر ایسا ادعا کرے تو اس سے ضرورت و فائدہ دریافت کیا جائے، اگر ضرورت و فائدہ نا قابل قبول شرع ہوگا اس کے منہ پر مارا جائے گا اور حکم یہی رہے گا اور اگر کوئی ضرورت شرعیہ فائدہ مترتبہ بتائے بھی تو اس سے اس کا ثبوت شرعی لیا جائے کہ وہ ضرورت جب سے اب تک برابر رہی؟ اگر کسی وقت وہ ضرورت نہ پائی گئی اور وہ بدستور روافض کا ہم طریقہ ہی اپنے آپ کو ظاہر کرتا رہا ہو تو بھی یہی حکم رہے گا، اور وہ جو ملا علی قاریؒ نے:شرح فقہ اکبر: میں فرمایا:لیس تاج الرفضة مکروہ کراھة تحریم وان لم یکن کفرا بناء علی عدم تکفیرھم لقولہ علیہ السلام من تشبہ بقوم فھو منھم: یہ مبنی بر اختیار عدم تکفیر بعض روافض ہے جیسا کہ خود اسی قول میں مصرح ہے۔

یہ اختلاف پہلے تھا کہ روافض میں فرق تھا بعض غالی ہوتے تھے اور بعض غیر غالی۔ غالی کی تکفیر پر اتفاق تھا اور غیر غالی کی تکفیر میں اختلاف۔ بہت لوگ سب کو کافر کہتے تھے اور محتاطین غیر غالی کی تکفیر نہ فرماتے تھے۔ آج یہ اختلاف نہیں کہ ہر رافضی غالی ہے اور جو بالفرض خود ایسے عقائد کفریہ نہ رکھتا ہو جن کی بنا پر اس کی تکفیر قطعی ہو تو وہ ان کفریات کے معتقدین کو مسلمان جانتا بلکہ ان میں جو مجتہد مانے جاتے ہیں انہیں مجتہد و پیشوا مانتا ہے اور ایسے کافر کو جو قطعاً حتماً جزماً کافر ہو مسلمان ہی جاننا کفر ہے نہ کہ امام و مجتہد و پیشوا ماننا۔

## غالی روافض کا حکم اسی شرح فقہ اکبر میں دیکھئے:

:الغلاة من الروافض الذین یدعون ان جبرنیل علیہ السلام غلط فی الوحی فان اللّٰہ تعالیٰ ارسلہ الیٰ علیؓ وبعضھم قالوا انہ الٰہ وان صلوا الی القبلة لیسو بمؤمنین:

:فتاوی بزازیہ: پھر: تنبیہ الولاة علامہ شامی: میں ہے:یجب اکفار الروافض برجعة الاموات الی الدنیا وبتنسخ الارواح وانتقال روح الالہ الی الائمة وان الائمة الھة وفی قولھم بخروج امام ناطق بالحق وانقطاع الامر والنھی وبقولھم ان جبرنیل علیہ السلام غلط فی الوحی الیٰ محمدﷺ دون علیؓ واحکام ھؤلاء احکام المرتدین:

غنیۃ المستملی: میں ہے: یجوز الاقتداء بہ مع الکراھۃ اذالم یکن مایعتقدہ یؤدی الی الکفر عنداھل السنۃ امالوکان مؤدیا الی الکفر فلایجوز اصلاً کالغلاۃ من الروافض الذین یدعون الالوھیۃ لعلیؓ اوان النبوۃ کانت لہ فغلط جبرئیل علیہ السلام ونحو ذلک مماھو کفر وکذامن یقذف الصدیقۃؓ:

اسی میں ہے: غلاۃ الروافض ومن ضاھاھم فان امثالھم لم یحصل منھم بذل وسع فی الاجتھاد فان من یقول بان علیاً ھوالہ اوبان جبرئیل علیہ السلام غلط ونحو ذلک من السخف انماھو متبع محض الھوی وھواسوأ حالا ممن قال مانعبدھم الا لیقربونا الی اللّٰہ زلفیٰ فلایتأتی من مثل الامامین العظیمین ان لایحکم بانھم من اکفر الکفرۃ وانما کلامھمافی مثل من لہ شبھۃ فیما ذھب الیہ وان کان ماذھب الیہ عند التحقیق فی حدذاتہ کفرا کمنکر الرؤیۃ وعذاب القبر ونحو ذلک فانہ فیہ انکار حکم النصوص المشھورۃ والاجماع الاانھم شبھۃ قیاس الغائب علی الشاھد ونحوذلک مماعلم فی الکلام وکمنکر خلافۃ الشیخینؓ والساب لھما فان فیہ انکار حکم الاجماع القطعی الا انھم ینکرون حجۃ الاجماع باتھامھم الصحبۃ فکان لھم شبھۃ فی الجملۃ وان کانت ظاھرۃ البطلان بالنظر الی الدلیل فبسبب تلک الشبھۃ التی ادی الیھا اجتھادھم لم یحکم بکفرھم مع ان معتقدھم کفر احتیاطاً بخلاف مثل من ذکرنا من الغلاۃ فتأمل:

شفاء قاضی عیاض ودر مختار: وغیرہ معتمدات اسفار میں ایسے کے بارے میں جس کا کفر قطعی ہو فرمایا: من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر:

تو اگر کوئی رافضی ایسا ہو جو خود اُن کفریات قطعیہ کا معتقد نہ ہو ممکن ہے مگر ان میں ایسا کوئی نہ نکلے گا جو اُن عقائد کفر یہ رکھنے والے کو کافر جانے اور اُن اپنے مجتہدین کو جو اُن کفریات کے معتقد ہیں امام وپیشوا اور مجتہد نہ مانے۔

یہ شخص اگر اُن کفریات اور اُن کے مثل مثلاً تحریف قرآن وتبدل وتنقیص قرآن یا تفضیل حضرت علیؓ واہل بیت اطہارؓ بر انبیاء سوا سید الانبیاء علیہ وعلیہم السلام کا معتقد نہ مانا جائے اور نہ یہ کہ وہ قذف حضرت عائشہ صدیقہؓ کا مرتکب ہوا نہ یہ کہ اس نے سبِّ شیخینؓ یا انکار صحبت وخلافت کا ارتکاب کیا کہ پہلے کفریات کی بنا پر اجماعی قطعی کافر کہا جاتا اور سبّ و انکار صحبت وخلافت پر بھی اکثر فقہاء کے طور پر کافر ٹھہرتا مگر جب وہ اُن میں ایسا گھلا ملا تو لا اقل اس پر اتنا الزام ضرور آیا کہ وہ روافض کو کافر نہیں جانتا بلکہ ان کی طرح عبادت کا اختیار بھی بتاتا ہے کہ وہ انہیں کو حق پر مانتا ہے جب تو اپنا طریقہ

چھوڑ کر اُن کا پکڑتا ہے تو یہی اس کے کافر ہونے کو بس ہے۔

مگر ممکن ہے کہ وہ یہ ادعا کرے کہ مجھے روافض کے اُن عقائد خبیثہ کفریات قطعیہ کا علم نہ تھا اتنا ہی جانتا تھا کہ روافض سبِ صحابہؓ کرتے اور خلافتِ شیخینؓ سے انکار رکھتے ہیں وبس، اس ادعا سے اگر چہ اس پر اجماعی حکم نہ ہوگا مگر حکمِ رفض ضرور ہوگا کہ انہیں اہل حق مانا، اس حکم بینونت زوجہ میں کوئی فرق نہ ہوگا کہ سب وانکارِ صحبت وخلافتِ شیخینؓ ضرور کفر ہے اگر چہ مرتکب کو شبہہ کا فائدہ دیا جائے اور لفظ کافر کا اطلاق نہ کیا جائے، شبہہ کا فائدہ اتنا ہی ہے کہ وہ لفظا اسے نہ کہا جائے گا مگر اس قول وفعل کی بنا پر جس کا وہ مرتکب ہوا اس پر حکم تو بہ تجدید ایمان ونکاح یقیناً ہوگا۔

فتح القدیر وحاشیہ شامی علی التبیین وغنیہ: وغیرہ میں ہے:ذٰلک المعتقد فی نفسہ کفر فالقائل بہ قائل بماھو کفر وان لم یکفر:مجمع الانھر : وغیرہ میں ہے:مایکون کفرا بالاتفاق یوجب احباط العمل کمافی المرتدوتلزم اعادۃ الحج ویکون وطؤہ حینئذمع امرأتہ زناوالولدالحاصل منہ فی ھذہ الحالۃ ولدزنا:

بلکہ جس کا کفر ہونا:مختلف فیہ: ہو ایسے کفر کے ارتکاب پر بھی علماء،حکمِ تو بہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح فرماتے ہیں۔اسی میں ہے:وماکان فی کونہ کفرااختلاف یؤمر قائلہ بتجدیدالنکاح وباالتوبۃ والرجوع عن ذٰلک احتیاطاً:

اگر فی الواقع وہ اِن کے اُن عقائد کفریہ میں شریک نہیں اسے وہ عقائد معلوم ہی نہیں اور معلوم ہونے پر وہ بے تکان انہیں کافر ومرتد جانے نہ اس سے تبرا واقع ہوا، وہ تبرا کو ملعون جانتا اور تبرائی کو مذہب سے خارج مانتا ہے نہ اس سے انکار خلافت وصحبت واقع ہوا، انکار کرنے والے کو گمراہ جانتا ہے، دل سے سنی مذہب کے علاوہ ہر مذہب کو باطل جانتا ہے اب بھی قضاءً ضرور یہی حکم ہوگا کہ سبِ شیخینؓ وانکار خلافت بلکہ قذف حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ مشہور ومعروف اور روافض کا طریقہ عبادت ان کا شعار اور بے اکراہ بے فائدہ اس کا اختیار اس کے حکم کیلئے کافی، اور عورت کا القاضی، وہ ہرگز نہ مانے گی بلکہ دیانتاً بھی۔اور عدت وہی تین حیض کا بعد طلاق شروع ہو کر ختم ہو جاتا ہے جو عدت طلاق ہے وہی اس کی عدت ہے۔(فتاوی مصطفویہ:ص 354)

## رافضی مرتد ہے،اُن سے محبت کرنا حرام ہے:

**سوال**: جو شخص کہ اہل سنت پنج وقتہ نمازی، روزہ اور تلاوت کا پابند ہو اور پارسا ہو، اور گورنمنٹ گرلس اسکول کی ملازمہ ہو، اور غیر مذہب رافضی کو دلی محبت سے تعلیم دے اور آپس میں دونوں استاد شاگر دولی محبت کا اظہار محبت

کے لفظوں میں زبان سے ادا کریں یا تحریر میں لکھیں، ان لفظوں میں کہ مجھ کو تم سے قدرتی محبت ہے، تمہارا احسان حشر تک مرتے وقت تک نہیں بھولوں گی، تم آتی ہو تو مجھ کو تسلی ہوتی ہے، نہیں آتی ہو تو مجھ کو صدمہ ہوتا ہے۔

اگر اس شاگردرافضن کے یہاں کوئی بیمار ہوتا ہے تو اس کی عیادت کو جانا، اس کے ذریعہ سے سودا کھانے پینے کا منگوانا جائز ہے یا نہیں؟ اس رافضن کو ان بی بی نے بہن بنایا ہے، اس کیلئے لفظ ہمشیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بی بی جناب اعلیٰ حضرت پیرومرشد کی مرید ہیں۔

**جــواب**: کسی کافر سے دلی محبت وموالات جائز نہیں خصوصاً مرتد سے۔ رافضیہ مرتدہ ہے اس سے علاقۂ محبت وموالات رکھنا تو بہت سخت ہے، محض صوری موالات بھی حرام ہے، اور جب واقع میں محبت نہیں محض زبانی دعوی کیا جاتا ہے تو ایک تو جھوٹ کا گناہ دوسرے بےضرورت ملجئہ محبت وموالات صوریہ کا گناہ اُوڑھا جاتا ہے کہ اس زبانی دعوی محبت ودوستی کیلئے وہ برتاؤ ضروری ہیں جن سے محبت کا ثبوت ہو جیسے مریض کی عیادت کو جانا۔

حدیث شریف میں تو یہ ارشاد ہے: وان مرضوا فلاتعودوھم وان ماتوا فلاتشھدوھم: اگر وہ بیمار پڑیں تو اُن کی عیادت نہ کرو، بیمارپرسی کو نہ جاؤ، اور اگر مرجائیں تو اُن کے جنازے پر نہ جاؤ۔

کفار سے دلی محبت تو سخت اشد ہے جس پر قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: انکم اذا مثلھم: کفار سے دلی محبت کرنے والا انہیں کے مثل ہے۔ اور فرمایا: فلیس من اللّٰہ فی شیء یعنی اسے اللہ تعالیٰ سے کوئی علاقہ نہیں۔

اُن سے اظہارِ محبت بےضرورت ومصلحتِ شرعی حرام ہے۔ یہ کہنا کہ مجھے تم سے قدرتی محبت ہے، اگر محبت نہیں ہے تو جھوٹ ہے۔ اسی طرح یہ کہ تم آتی ہو تو مجھے تسلی ہوتی ہے، نہیں آتی ہو تو صدمہ ہوتا ہے، اسے بہن بنانا اسے ہمشیرہ کہنا ناجائز وگناہ ہے۔ ان سب باتوں سے توبہ ورجوع لازم ہے۔ (فتاوی مصطفویہ: ص 458)

## رافضی اور قادیانی کے ساتھ میل جول رکھنا اور کھانا پینا:

**ســـوال**: رافضی، شیعہ، قادیانی وغیرہم معاملات میں ایک درجہ میں ہیں یا کچھ فرق ہے؟ ان کے ساتھ رسم رکھنا، کھانا پینا، ان کا حقہ پینا کیسا ہے؟ جو لوگ ان سے ایسے معاملات رکھتے ہیں ان کا حقہ پینا، ان کا کھانا پینا کیسا ہے؟

**جواب**: جو مرتدین ہیں قادیانی رافضی ان سے میل جول، رسم راہ کیسی؟ نری معاملت بھی حرام ہے۔ جو لوگ ان مرتدین کے عقائد پر مطلع ہوتے ہوئے ان سے میل جول رکھتے ہیں حرام کار گنہگار ہیں، جس بدمذہب کی بدمذہبی حدِ

کفر کو نہ پہنچی ہو جب اس سے بھی میل جول نا جائز تو اُن مرتدین سے رسم راہ کے کیا معنی؟ بلکہ فاسق العقیدہ ہی نہیں فاسق العمل شخص کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں جب تک وہ توبہ نہ کرے۔قال اللّٰہ تعالیٰ: واِمّا ینسینّک الشیطٰن فلا تقعد بعدالذکرٰی مع القوم الظّٰلمین:(فتاوی مصطفویہ:ص 476)

## تعزیہ داری کے لئے جبراً چندہ وصول کرنا:

**سوال**: ایک جماعت بنائی جس میں بارہ ممبر قائم ہوئے اور وہ جماعت لوگوں سے تخت کیلئے جبراً چندہ لیتے ہیں اور جو کوئی نہ دے اس کا حقہ پانی بند کرتے ہیں، اُن ممبروں کی بابت شرعاً کیا حکم ہے؟

**جواب**: جرمانہ کرنا ناجائز ہے۔اور ایسے لوگ جو ناجائز کام تعزیہ میں شرکت نہ کرے اس کا حقہ پانی بند کرتے ہیں، اوندھے چلتے ہیں، ظالم، ستم گار، حق اللہ اور حق العبد میں گرفتار سخت گنہگار ہیں، ان پر توبہ لازم ہے۔

کسی مستحب کام پر تو جبر جائز ہی نہیں شدید حرام ہے تو ناجائز کام پر جبر کس درجہ اشد حرام بدکام ہوگا؟ کسی نیک کام کیلئے جبریہ چندہ لینا گناہ ہے اور جب تک وہ شخص طیبِ خاطر نہ دے اسے صرف کرنا نیکی برباد گناہ لازم ہوگا۔تعزیہ داری جو شرعاً ناجائز ہے اس کیلئے جبراً چندہ لینا کس قدر شنیع بات ہوگی۔(فتاوی مصطفویہ:ص 534)

## رافضی کافر ہیں:

اسلام کے مدعیوں میں سے جو ضروریاتِ دین سے کسی بات کے منکر ہیں، وہ سب کافر ہیں، جیسے رافضی اور قادیانی۔(فتاوی مصطفویہ:ص 87)

## رافضی اور قادیانی کے پیچھے نماز پڑھنے اور اُن سے تعلقات رکھنے کا حکم:

بدمذہب کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے، اور اگر اس کی بدمذہبی حدِ کفر تک پہنچی ہوئی ہو جیسے آج کل کے قادیانی رافضی وغیرہ جب تو اس کے پیچھے نماز باطل محض ہے جیسے کسی یہودی نصرانی ہندو مجوسی کے پیچھے۔اس سے سلام کلام، ربط وضبط، اس کے ساتھ کھانا پینا، راہ ورسم رکھنا سب حرام ہے۔قال اللّٰہ تعالیٰ: واِمّا ینسینّک الشیطٰن فلا تقعد بعدالذکرٰی مع القوم الظّٰلمین:(فتاوی مصطفویہ:ص 209)

## کفار کے مذہبی جلوس میں شرکت اشد حرام اور رشتۂ اتحاد قائم کرنا کفر ہے:

**سوال**: ایک جلوس راج گدی کا اہل ہنود نکالنا چاہتے ہیں، جس میں ہندو اوتاروں کی صورت میں انسان

بٹھائے جاتے ہیں، اور مجمع عام اہل ہنود کا اس کے ساتھ ہوتا ہے، مسلمانوں سے اصرار کیا جاتا ہے کہ وہ بحالی امن اور رشتۂ اتحاد مضبوط کرنے کیلئے اس جلوس میں چلیں، اگر مسلمان اس جلوس کے ساتھ چلتے ہیں تو لازمی طور پر اس راج گدی کے جلوس کی زینت اور شہرت میں اضافہ ہوتا ہے۔

کیا اس حالت میں مسلمان بلا ارتکاب گناہ کئے اس جلوس کی معیت میں چل سکتے ہیں؟ اور اگر نہیں چل سکتے تو گناہ جو اُن سے سرزد ہوگا، وہ کس درجہ کا ہوگا؟

**جواب:** اس کے حرام حرام حرام، اشد حرام ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ کفار کے ایسے کاموں کے محض تماشہ کیلئے وہاں چلنا تو حرام ہے، نہ کہ رشتۂ اتحاد قائم کرنے کیلئے۔ کفار سے رشتۂ اتحاد کفار ہی کا ہے، مسلمان کا کسی کافر سے رشتۂ اتحاد قائم نہیں ہوسکتا۔ اس کا مضبوط کرنا کیسا؟ جو لوگ اس نیت سے شریک ہوئے وہ ضرور کفار سے متحد ہوگئے، اسلام سے جدا۔ ایسے اُمور کفار کے جلوس میں شرکت ہیں نہیں اس کے جلوس میں چلنا ان کی تعظیم ہے، اور ان کے ایسے اُمور کی تعظیم سے تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے۔ چاہے یہ تعظیم خود کی ہو یا حکماً۔

آج اگر کسی حاکم کا حکم اس کیلئے مان لیا گیا اور اسے حکم کفر سے بچاؤ کی ڈھال سمجھ لیا ہے تو کل بتوں کو سجدہ کا بھی حکم ہوگا، اور ایسے بے خر لوگ جب بھی تعمیل حکم کریں گے، اور اسے حکم کفر سے بچاؤ کی ڈھال سمجھیں گے۔

یہی لوگ ہیں جنہوں نے ایسی کمزوریاں نمایاں کرکے اسلام کو کفار کی نظر میں معاذ اللہ ذلیل کیا ہے۔ کل کافر، اِن سے یہی چاہیں گے کہ امن اور رشتۂ اتحاد کو مضبوط کرنے کیلئے ہمارے ساتھ ان ان کفروں میں ہماری موافقت کرو، ہمارے ساتھ بتوں کو سجدہ کرو، او گلہری پوجو، او رمہادیو کے آگے ڈنڈت بجالاؤ وغیرہ وغیرہ۔ اگر تم ایسا نہیں کروگے تو امن نہ رہے گی۔ مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جائیں گے، یہ ہوگا وہ ہوگا۔ تو یہ کافروں سے رشتۂ اتحاد کرنے والے، اسلام کو کافروں کے آگے معاذ اللہ ذلیل ورسوا ٹھہرانے والے، وہ سب کچھ کریں گے جس جس کے کرنے کا انہیں حکم ہوگا۔

حدیث شریف میں وارد ہے: من کثّر سواد قوم فھو منھم: جس نے کسی قوم کی تعداد بڑھائی تو وہ انہی میں سے ہے۔

او رفصول میں ہے، شیخ ابوبکر طرخانی نے فرمایا: جو شخص میلہ (دسہرہ) گیا تو وہ کافر ہوگیا، اس لئے کہ اس میں اعلان کفر ہے۔ او رمیلہ پر قیاس کرتے ہوئے مجوسیوں کے نیروز کو جانا اور ان کے اس دن کے معمولات میں ان کا شریک ہونا، کفر ہے۔ اسی طرح کافروں کے کھیل کی طرف جانا اس دن جس دن کو پیرانی کا نام دیتے ہیں اور ان کے

معمولات میں ان کا شریک ہونا مثلاً: گائے اور گھوڑا سجانا اور مالداروں کے گھر جانا یقیناً کفر ہوگا، اور اس رات نکلنا جس میں ہندوستانی کافر آگے سے کھیلتے ہیں اور ان کے کھیل میں ان کا ساتھ دینا بھی کفر ہے۔

:فتاوی بزازیہ: میں ہے کہ: مجوسیوں کے نیروز (میلہ) میں جانا، اور ان کے اس دن کے معمولات میں موافقت کرنا اور زیادہ تر یہ کام وہ کرتے ہیں جو لوگ انہی میں سے ایمان لا چکے ہوں تو جو ان کی طرف نکلتا ہے، اور اس دن کے معمولات میں ان کا ساتھ دیتا ہے اور ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے، تو اس کی وجہ سے وہ کافر ہو جائے گا اور اس کو محسوس تک نہ ہوگا۔

فقہائے کرام کتب فقہ میں ایسی صورت میں کہ اس میں تحسین اعمال کفار اور شرکت افعال کفار اور موافقت ان کی عبادت کی ہو کفر حکم کفر لکھتے ہیں۔ اور جو شخص مرتکب ایسے امر کا ہو جس کا سوال میں ذکر ہے اس پر حکم لزوم تجدید ایمان و تجدید نکاح دیتا ہیں۔

:شرح فقہ اکبر: میں ہے کہ: جو کافروں کے میلہ میں گیا نیروز کے دن اس کی تکفیر کی جائے گی، اس لئے کہ اس میں اعلان کفر ہے، اور گویا کہ یہ ان کے کام میں ان کی مدد کرنا ہے۔

محض تماشائی کی حیثیت سے جانے کا تو یہ حکم ہے، کفری جلوس کی پیشوائی اور کافروں سے اتحاد و یگانگی پر خدائے جبار و قہار کی کس قدر اشد ترین لعنت ہوگی۔ ایسوں کو فوراً تجدید ایمان و تجدید نکاح و تجدید حج جبکہ بیوی رکھتے ہوں حج کر چکے ہوں لازم۔ (فتاوی مصطفویہ: ص 103)

## کافر کیلئے مغفرت کی دعا کرنا اور کافر کو: مرحوم: کہنا سخت اخبث کام، موجب تجدید ایمان و تجدید نکاح ہے:

**سوال**: زید نے اشتہار کے ذریعہ اعلان کیا کہ سب مسلمان اپنے اپنے محلّہ کی مسجد میں جمع ہو کر فلاں نصرانی مرحوم کے لئے رحمت کی دعا کریں۔ لہذا زید کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟

**جواب**: زید بے قید اپنے اس اعلان ہادم ایمان کے سبب شدید گنہگار، مستحق نار، مستوجب غضب جبار ہے۔ اسے توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح چاہئے اگر بیوی رکھتا ہے۔

نصرانی یا کسی کافر کو: مرحوم: کہنا، لکھنا، حرام حرام حرام، سخت اخبث و اشنع بد کام ہے، اور اس کیلئے اس کے مرنے کے بعد دعائے رحمت کرنا کرانا تکذیب قرآن ہے۔

:قال اللّٰہ تعالیٰ:استغفرلھم او لاتستغفرلھم ان تستغفرلھم سبعین مرّۃ فلن یّغفر اللّٰہ لھم: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ تعالیٰ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا۔

:وقال اللّٰہ تعالیٰ:ولاتصلّ علیٰ احدمّنھم مّات ابداوّلاتقم علیٰ قبرہ: اوران میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک وہ اللہ تعالیٰ و رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔

:وقال اللّٰہ تعالیٰ:انّہ من یّشرك باللّٰہ فقدحرّم اللّٰہ علیہ الجنّۃ ومأواہ النّار: اور جو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرمائے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

:وقال اللّٰہ تعالیٰ:ماکان للنّبیّ والّذین امنواان یّستغفرواللمشرکین ولوکانوا اولی قربیٰ من بعد ماتبیّن لھم انّھم اصحٰب الجحیم: نبی اور ایمان والوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مشرکین کے لئے استغفار کریں اگرچہ وہ قریبی ہوں بعد اس کے کہ ان پر اُن کا جہنمی ہونا بیان ہو چکا ہو۔

تفسیرات احمدیہ میں حضرت سید عارف باللہ ملاجیونؒ فرماتے ہیں کہ:اور صلوۃ سے مراد میت کیلئے دعا اور اس کیلئے استغفار کرنا ہے،اور یہ کافر کے حق میں ممنوع ہے۔اور دعا و استغفار کافر میت کیلئے مطلقاً ممنوع ہے۔

(فتاوی مصطفویہ:ص106)

## غیر مسلموں کے میلوں میں تماشائی بن کر جانا حرام ہے:

**سوال: 1**......ہنود کا وہ مشرکانہ میلہ جو بتوں کی پرستش کیلئے ہوا کرتا ہے،جیسے دسہرہ،جنم اشٹمی،درگاہ پوجا، کالی پوجا وغیرہ جس میں مراسم کفریہ وشرکیہ کے علاوہ ہر قسم کے ناچ تماشے اور دیگر لہو ولعب ہوتے ہیں،اور رنڈیاں بھی منگائی جاتی ہیں۔ان میلوں میں اکثر ضرورت وغیر ضرورت کی اشیاء ملتی ہیں،اور ان میلوں کی زینت زیادہ تر مسلمانوں ہی سے ہوتی ہیں،جو کہ یہی زیادہ تر خریدار و تماشہ میں ہوتے ہیں،ان میں بیشتر دوکانیں ہنود ہی کی ہوتی ہیں۔ایسے میلوں میں مسلمانوں کا بحیثیت تماشائی یا بغرض خرید وفروخت شریک ہونا کیسا ہے؟

**2**......بعض جاہلوں کا یہ طریقہ کہ ایام دسہرہ میں نئی دلہن کیلئے اس کے مناسب حال چیزیں مٹھائیاں خرید کر سسرال بھیجنا و نیز سسرال والوں کا یہ فعل کہ اشٹمی دسہرہ منانے کی غرض سے نوشہ کو نذرانہ دینا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟

**3**......دسہرہ وغیرہ کا میلہ بلاضرورت بطور رسم جانا اور میلہ سے بطور تحفہ چیزیں خرید کر لانا،و نیز مٹھائیاں وغیرہ خرید کر بطور ہدیہ احباب کے یہاں بھیجنا کیسا ہے؟

**جواب**: 1۔۔۔۔ایسے میلوں میں بحیثیت تماشائی جانا حرام حرام حرام، اشد حرام، بہت اخبث نہایت ہی اشنع کام، بحکم فقہائے کرام معاذاللہ کفرانجام ہے۔حدیث شریف میں ہے:من کثر سواد قوم فھو منھم: جس نے کسی قوم کی تعدا میں اضافہ کیا وہ انہیں میں سے ہے۔

اور فصول میں ہے، شیخ ابوبکر طرخانی نے فرمایا: جو شخص میلہ (دسہرہ) گیا تو وہ کافر ہوگیا، اس لئے کہ اس میں اعلان کفر ہے۔اور میلہ پر قیاس کرتے ہوئے مجوسیوں کے نیروز کو جانا اور ان کے اس دن کے معمولات میں ان کا شریک ہونا، کفر ہے۔اسی طرح کافروں کے کھیل کی طرف جانا اس دن جس دن کو پیرانی کا نام دیتے ہیں اور ان کے معمولات میں ان کا شریک ہونا مثلاً: گائے اور گھوڑا سجانا اور مالداروں کے گھر جانا یقیناً کفر ہوگا، اور اس رات نکلنا جس میں ہندوستانی کافر آگ سے کھیلتے ہیں اور ان کے کھیل میں ان کا ساتھ دینا بھی کفر ہے۔

ان لوگوں پر توبہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح لازم ہے۔جو لوگ تجارت کیلئے جاتے ہیں، انہیں مجمع کفار سے علیحدہ قیام چاہئے۔اول تو جانا ہی نہ چاہئے، اور جائیں تو وہاں ڈور رہیں، اس قدر دُور کہ ان سے اُن کے مجمع میں اضافہ ہوکر اس کی شوکت نہ ہو۔ان کی دوکانوں سے اس کی زینت نہ ہو، ان کے آگے اعلان کفر نہ ہو۔مجمع کفار محلِ لعنت ہے، خصوصاً ایسا مجمع جو اظہار واعلان کفر کا ہو محلِ لعنت سے یوں بھی بچنا ضروری ہے اگر چہ اس وقت اظہار کفر نہ ہو۔تجارت کیلئے اگر جاتے ہیں مجمع کفار سے بالکل علیحدہ جہاں سے ان کی کفری باتیں دیکھ سن نہ سکیں، راہ میں رہیں۔مقصدِ تجارت یوں بھی حاصل ہوگا۔اگر وہ لوگ خریدنا چاہیں گے راہ میں خریدیں گے، نہ خریدنا چاہیں گے، وہاں بھی نہ خریدیں گے۔آج کل تو یہ نری ہوس خام ہے۔کفار تو مسلمانوں کا بائیکاٹ کرچکے ہیں، ان سے وہ ضرورت پر تو خریدنا روا نہیں رکھتے۔ میلے میں بے ضرورت اور گراں ان سے خریدیں گے؟ میلوں میں ہمیشہ چیز گراں بکتی ہے۔وہ مسلمانوں کو میلوں میں آنے کے روادار نہ ہوتے، وہ ممانعت نہیں کرتے کہ مسلمان میلوں میں آئیں، اور انہیں موقع ڈھونڈھ کر خوب لوٹیں، برسوں سے متعدد مواقع پر ایسا ہو رہا ہے، مگر مسلمانوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں، لٹتے ہیں، مارے جاتے ہیں اور پھر پہنچتے ہیں، نہ دین کا لحاظ نہ دنیا کا۔

**3:2**۔۔۔۔دسہرہ منانے والے سوال میں جو مذکور ہے ایسا کرنے والے ازسرنو کلمۂ اسلام پڑھیں، ان پر تجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے، یہ لوگ اگر باز نہ آئیں تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کریں تو ان سے تا توبہ، مقاطعہ کیا جائے، سلام، کلام، میل جول، نشست برخاست یک لخت موقوف کیا جائے۔

فتاوی صغیری: میں ہے کہ: جس نے نیروز کے دن کچھ خریدا جبکہ وہ اس سے پہلے اس چیز کو خریدنے کا

عادی تھا، پس اگر اس کا مقصد نیروز کی تعظیم کرنا تھا تو وہ کافر ہو گیا۔

:شرح فقہ اکبر: میں ہے کہ: جس نے نیروز کے دن تحفہ دیا اور اس سے اسی کا مقصد نیروز کی تعظیم تھی، تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔(فتاوی مصطفویہ:ص96)

# سید محمد باقر علی شاہ کا فتویٰ

**حضور اکرم ﷺ کا صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ کو اپنے سسر بنانے کا اعزاز اور عثمان غنیؓ و حضرت علیؓ کو اپنی دامادی میں لینا ایک ایسا فیصلہ تھا جو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے تھا، اب ان حضرات پر تبرّا کرنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اور صحابہ کرامؓ کے حق میں تبرّا بازی کرنے والوں سے رشتہ، ناطہ، اور باعتبارِ عقیدہ کے کسی قسم کا حُسنِ تعلق پیدا نہ کریں:**

نبی کریم ﷺ نے سیدنا صدیق اکبرؓ و سیدنا فاروق اعظمؓ کو اعلانِ نبوت کے بعد جو اپنے سسر ہونے کا شرف عطا فرمایا اور سیدنا عثمان غنیؓ کو عزّتِ دامادی بخشی۔ کیا یہ اعزاز و شرف اِن حضرات کو جو مرحمت ہوا، وہ اللہ رب العزت کے ارشاد و اَمر سے ہوا یا صرف اور صرف حضور اکرم ﷺ کی اپنی مرضی اور پسند تھی؟

جب ہم اس معاملہ کے سلسلہ میں قرآن کریم کی اس آیت کو دیکھتے ہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا: وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی: حضرت رسالت مآب ﷺ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے بلکہ وہ تو ہوتا ہی وحی ہے جو آپ ﷺ کی طرف کی جاتی ہے۔

اس آیت کریمہ سے بالکل واضح اور صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا سیدنا صدیق اکبرؓ و سیدنا فاروق اعظمؓ کو اپنے سسر بنانے کا اعزاز اور سیدنا عثمان غنیؓ و سیدنا علی المرتضیٰؓ کو اپنی دامادی میں لینا ایک ایسا فیصلہ تھا جو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے تھا۔ اور ان قابل احترام و مقدس حضرات کی مذکورہ رشتہ داری اور حضور اکرم ﷺ سے

ان کی یہ نسبت بحکم خداتعالیٰ تھی۔

حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کسی کی نسبت اتنی بڑی عظمت کی آئینہ دار ہوتی ہے جس کے بارے میں خود حضور ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت میں سب نسبتیں منقطع ہو جائیں گی، مگر وہ نسبت جو مجھ سے ہے، وہ ہرگز ٹوٹنے نہ پائے گی۔

لہذا ثابت ہوا کہ خلفائے اربعہؓ کی حضور اکرم ﷺ سے قائم شدہ نسبت دنیا میں تو کجا قیامت میں بھی منقطع نہ ہوگی اور بموجب وعدۂ اللہ رب العزت آپ سے ہرگز جدا نہ ہوں گے۔

جب یہ واضح ہوا تو ان حضراتِ عالیہ (صحابہ کرامؓ) کے کامل الایمان اور جنتی ہونے میں کیا شک وشبہ رہ جاتا ہے؟ اس صراحت وو ضاحت کے ہوتے ہوئے پھر بھی اگر کوئی اپنی بدبختی اور سیاروئی سے ان مقدس ہستیوں کو اپنی تبرا بازیوں اور لعن طعن کا نشانہ بنائے تو ایسے شخص کا دائرۂ اسلام سے خارج ہونے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہ جاتا۔

حضور پاک ﷺ نے اپنی سسر بنانے کا فیصلہ، اپنی ازواج بنانے کا فیصلہ، اور اپنے داماد بنانے کا فیصلہ کیا ہے، اس پر جو بدبخت اعتراض کرتا ہے، اور ان پر تبرا بازی کرتا ہے، گالیاں بکتا ہے۔ قرآن پاک کی روح سے کس طرح مؤمن رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

جو آدمی کسی شخص کو گالی دیتا ہے، گالی دینے سے اس کا مقصد اس شخص کو اذیت دینا ہوتا ہے، گالی سے نہ صرف اس کو اذیت پہنچتی ہے بلکہ اس کے متعلقین کو بھی اذیت پہنچتی ہے۔ اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ذرا سوچئے! کہ حضور اکرم ﷺ کے سسرال، داماد، اولاد اور بیویوں کو جو شخص گالی دیتا ہے، وہ نہ صرف ان مقدس حضرات کو اذیت دیتا ہے بلکہ ان کے تعلق کی وجہ سے حضور اکرم ﷺ کو بھی اذیت دیتا ہے۔

بہرصورت جو شخص حضور اکرم ﷺ کی آل پاکؓ یا آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ یا آپ ﷺ کے سسر سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ یا آپ ﷺ کے داماد سیدنا عثمان غنیؓ وسیدنا علی المرتضیٰؓ کو اذیت پہنچاتا ہے۔ وہ شخص اپنی ذلیل حرکت سے حضور اکرم ﷺ کو بھی اذیت پہنچاتا ہے۔ اور جو شخص حضور اکرم ﷺ کو اذیت پہنچائے اس کے متعلق قرآن مجید کا فرمان ہے:

:انّ الّذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدّنیا والاخرۃ واعدّلھم عذابا مّھینا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت فرمائی ہے، اور ان کے لئے عذاب الٰہی ہے۔

**لھذا**..... میں اپنے متعلقین کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمام صحابہ کرامؓ اور خصوصاً خلفائے اربعہؓ کے حق میں

تبرا بازی کرنے والوں سے رشتہ، ناطہ، اور باعتبارِ عقیدہ کے کسی قسم کا حُسنِ تعلق پیدا نہ کریں ورنہ قیامت کے دن ان لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔(تحفہ جعفریہ: ج1: ص544)

## جس شخص کا دل صحابہ کرامؓ کی محبت سے خالی ہو، ایسے شخص کا ہمارے آستانے سے دُور کا بھی واسطہ نہیں:

ہمارا یہ روحانی سلسلۂ بیعت (یعنی دربارِ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کا سلسلہ) نقشبندیہ ہے۔ جو تمام سلاسل روحانی میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے، اور بواسطہ سیدنا صدیق اکبرؓ حضور اکرم ﷺ کے دامن سے واسطہ ہے۔ چنانچہ میں اور میرے خانوادے کے تمام افراد دوہری نسبت رکھنے والے ہیں، نسبی طور پر ہمیں فخر ہے کہ حضرت علی المرتضیٰؓ کی اولاد ہیں، اور روحانی طور پر سیدنا صدیق اکبرؓ ہمارے مربی اور مرشد کامل ہیں۔

اسی لئے اس آستانہ عالیہ سے صحیح تعلق اُسی شخص کا ہوسکتا ہے جو ایک طرف حضرت علیؓ کی تعظیم و توقیر کرتا ہو، اور دوسری طرف شہنشاہِ صداقت، رفیقِ نبوت، یارِ غار اور مدفون پہلوئے پیغمبر جناب سیدنا صدیق اکبرؓ کی محبت سے اپنے قلب کو زندگی بخشتا ہو۔

اگر احترامِ صدیق اکبرؓ اور محبتِ عتیق سے دل خالی ہے۔ تو ایسے بے مغز چھلکے کا ہمارے آستانے سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔(تحفہ جعفریہ: ج4: ص539)

## گستاخِ صحابہ کرامؓ سے تعلق نہیں رکھنا چاہئے:

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرات صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ رسول ﷺ کو جو فضائل و مناقب عطا فرمائے، ان کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ اور اِن میں جو باہم محبت و دوستی پیدا فرمائی، اس کا ادراک حقیقت ہم سے نہیں ہوسکتا، لیکن کچھ عقل و بصیرت سے اندھوں نے ان حضراتؓ کے مابین ایسے فرضی واقعات تراشے، جن سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ ان حضراتؓ میں محبت کی بجائے عداوت تھی۔

مختصر یہ کہ تمام صحابہ کرامؓ اور حضرات اہل بیت عظامؓ مع ازواج مطہراتؓ باہم پیار و محبت او رعقیدت و احترام سے رہتے تھے، کسی سے کسی کو کسی قسم کی عداوت اور مخاصمت نہ تھی، بلکہ ان کے دل ایک دوسرے کی محبت سے لبریز تھے۔ کیونکہ اس پر نص قطعی: رحماء بینھم: کی مہر ثبت ہوچکی ہے۔

لہذا ان حقائق اور واقعات کے پیشِ نظر ہم اہل سنت والجماعت اس پر فخر کرنے میں حق بجانب ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہمیں جہاں محبت صحابہ کرامؓ سے نوازا وہاں حضرات اہل بیتؓ کی حقیقی دوستی بھی ہمیں عطا فرمائی۔

آخر میں میں اپنے تمام متوسلین و مریدین کو تنبیہ کرتا ہوں اور واشگاف الفاظ میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت علیؓ کے مابین دشمنی کا عقیدہ رکھتا ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ اور خاتونِ جنتؓ و حسنین کریمینؓ کے مابین اخوت و محبت کا منکر ہو، میرا اور میرے خانوادے کا اس سے کوئی تعلق نہیں، اور نہ ہی تمہیں ایسے شخص سے کوئی تعلق رکھنا چاہئے۔(تحفہ جعفریہ :ج 5:ص539)

## شیعہ کا اہل سنت کے ساتھ بغض وعداوت کا نظارہ ملاحظہ فرمائیں، اور اِن حالات میں کون سُنی اِن یہودی النسل لوگوں کیلئے دل میں محبت واُلفت کے جذبات رکھے گا.........؟؟؟

### قارئین کرام.....!

ایک طرف فقہ جعفریہ میں گدھے اور خچر کا بول پاک ہے، بلکہ اس سے بڑھ کر مذی اور ودی کی طہارت کا قول بھی موجود ہے، لیکن دوسری طرف اہل سنت کے ساتھ بغض وعداوت کا نظارہ دیکھیں تو آپ کو نظر آئے گا کہ خنزیر کے جھوٹے سے بڑھ کر سنی کے جھوٹے کو سمجھتے ہے۔چنانچہ شیعہ کی معتبر کتابوں کے چند حوالے ملاحظہ ہو:

1.....:من لا یحضره الفقیه: جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 8 پر ہے کہ: یہودی، عیسائی، حرامی اور مشرک کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا جائز نہیں، اور اسی طرح ہر اُس شخص کے جوٹے پانی سے وضو کرنا جائز نہیں جو مخالفِ اسلام ہو، اور ان تمام سے زیادہ ناپاک سنی کا جوٹا ہے۔

2.....:الروضة البهية: جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 234 پر ہے کہ: تمہیں حمام کے غسالہ سے غسل کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے، کیونکہ اس میں یہودی، عیسائی، مجوسی کا غسالہ ہوتا ہے۔اور اس میں سنی کا بھی غسالہ ہوتا ہے۔ جو ان تمام سے زیادہ شریر ہے۔اللہ تعالیٰ نے کتے سے بڑھ کر کوئی مخلوق ناپاک اور نجس پیدا نہیں کی لیکن سُنی اس سے بھی بڑھ کر نجس ہے۔

3.....:جامع الاخبار: صفحہ نمبر 185 پر ہے کہ: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی کشتی میں کتے اور خنزیر کو

تو سوار کرلیا، لیکن حرامی کو اس میں داخل نہ کیا، اور سنی تو حرامی سے بھی بڑھ کر ہے۔

**4**.....:المتعة الدمشقية: جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 234 پر ہے کہ: کسی سنی کو شیعہ عورت سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں، کیونکہ سنی، یہودی اور عیسائی سے بڑھ کر شریر ہے، اور اس کا برعکس بھی جائز نہیں (یعنی کوئی شیعہ عورت سنی سے نکاح نہیں کرسکتی) چاہے یہ نکاح وقتی (متعہ) ہو یا دائمی۔

**5**.....:انوار نعمانیہ: جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 307 پر ہے کہ: شیخ صدوق نے ذکر کیا ہے جس کا اسناد داؤد بن فرقد کی طرف کیا ہے۔وہ کہتا ہے کہ میں نے جعفر صادق سے ناصبی کے قتل کے متعلق پوچھا، تو فرمانے لگے کہ اس کا خون (گرانا) حلال ہے، لیکن میں تجھ پر خوف کھاتا ہوں۔ اگر تُو اس پر دیوار گرا سکے یا اسے پانی میں ڈبو دے (تو یہ ضرور کر) تاکہ تیرے خلاف کوئی شہادت نہ قائم ہو سکے۔

پھر میں نے امام صاحب سے پوچھا کہ ناصبی (سنی) کا مال لوٹنے کا کیا حکم ہے؟ تو فرمانے لگے: جتنا بس چلتا ہے اتنا چھین لے۔

شیخ الطائفہ نے خمس اور غنیمت کے باب میں اپنی: کتاب التھذیب: میں ذکر کیا ہے کہ حضرت جعفر صادق فرماتے ہیں کہ ناصبی کا مال جہاں ملے قابو کر لے اور ہماری طرف اس کا پانچواں حصہ بھیج دے۔

روایات میں ہے کہ علی بن یقطین وزیر نے اپنی جیل میں اپنے مخالفین کی ایک جماعت کو قید کرلیا۔ یہ وزیر کٹر شیعہ تھا۔اس نے اپنے غلام کو ان قیدیوں پر قید خانے کی چھت گرا دینے کا حکم دیا۔انہوں نے یہی کیا۔اس طرح پانچ سو کے قریب وہ قیدی مر گئے۔

**6**.....:فروع کافی: جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 189 پر ہے کہ: عامر بن السمط بیان کرتا ہے کہ حضرت حسینؓ ایک منافق کے جنازے کے ساتھ جا رہے تھے، راستہ میں آپ کو ایک غلام ملا، امام نے پوچھا تُو کدھر جا رہا ہے؟ کہنے لگا میں اس منافق کے جنازے سے بھاگ رہا ہوں۔یہ سن کر امام صاحب نے اُسے فرمایا: اس کے جنازے سے بھاگنے کی کیا ضرورت ہے، چلو میرے ساتھ میری دائیں طرف کھڑے ہو کر اس کی نماز جنازہ پڑھنا۔ پھر جو میں پڑھوں گا اُسے سن کر تم بھی وہی کہنا۔ جب میت کے ولی نے نماز جنازہ پڑھانے کیلئے تکبیر کہی تو حضرت حسینؓ نے: اللہ اکبر: کہی۔اور پھر بولے، اے اللہ! اس میت پر ہزار لعنت بھیج، اور وہ بھی ایک ایک کر کے نہیں بلکہ اکٹھی ہزار لعنتیں بھیج۔ اے اللہ! اس کو ذلیل و رسوا کر اپنے بندوں میں اور اپنے شہروں میں۔ اے اللہ! اسے دوزخ کی آگ میں پہنچا اور اپنا سخت عذاب چکھا۔

## قارئین کرام.....!

مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ اُمور صراحۃً ثابت ہوئے:

1.....یہودی، عیسائی اور مشرک کے جھوٹے پانی سے سنی کا جھوٹا زیادہ گندہ ہے۔

2.....اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تمام مخلوق میں زیادہ نجس کتا پیدا کیا، لیکن سنی کی نجاست کتے سے بھی بڑھ کر ہے۔

3.....سنی کو رشتہ دینا اور اس سے رشتہ لینا ائمہ اہل بیت کے حکم سے ناجائز اور حرام ہے۔

4.....ولد الزنا یعنی حرامی اگرچہ کتے اور خنزیر سے زیادہ بُرا ہے، لیکن سنی اس سے بھی زیادہ بُرا ہے۔

5.....سنی کی نماز جنازہ میں شریک شیعہ، دعائے مغفرت کی بجائے اس پر لعنتیں بھیجتے ہیں۔

6.....سنیوں کو قتل کرنا اور اُن کے مال واسباب لوٹنا مباح ہے۔اس کے لوٹے ہوئے مال کا پانچواں حصہ (خمس) بھی نکالا جائے۔

## سنیو! آنکھیں کھولو.....!!!

اُمورِ مذکورہ ہم نے شیعہ کی کتابوں سے حوالہ جات کی روشنی میں پیش کئے ہیں۔ان میں سے ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے۔اور ان میں ہر ایک سے اہل تشیع کی ہم اہل سنت کے ساتھ عداوت اور دشمنی واضح ہو جاتی ہے۔یہودی، عیسائی اور مجوسی ان (شیعوں) کو ہم سے اچھے لگتے ہیں۔کتے کی نجاست انہیں قبول ہے لیکن سنی کا وجود اس سے بدتر ہے۔حرام ان کے نزدیک اچھا لیکن سنی ان کے نزدیک بُرا ہے۔ان کے نزدیک سنی کا قتل جائز اور ان کا مال لوٹنا غنیمت ہے، ان کے نزدیک نہ سنیوں کو رشتہ دو نہ لو۔

اِن حالات میں کون سنی ان یہودی النسل (عبداللہ بن سبا کی معنوی اولاد) لوگوں کیلئے دل میں محبت والفت کے جذبات رکھ سکے گا.....؟؟؟ (فقه جعفریه :ج1:ص172تا181)

# محمد علی نقشبندی صاحب کا فتوی

## اہل تشیع، سنی میت کی نماز جنازہ میں دعا کی جگہ لعنت کرتے ہیں، لہذا اگر دنیا سے رخصتی کے وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہاں سرخروئی چاہتے ہو تو کسی شیعہ سے دوستی نہ رکھو:

شیعہ کی معتبر ترین کتاب: فروع کافی: جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 189 پر ہے کہ: عامر بن السمط بیان کرتا ہے کہ حضرت حسینؓ ایک منافق کے جنازے کے ساتھ جا رہے تھے، راستہ میں آپ کو ایک غلام ملا، امام نے پوچھا: تو کدھر جا رہا ہے؟ کہنے لگا میں اس منافق کے جنازے سے بھاگ رہا ہوں۔ یہ سن کر امام صاحب نے اُسے فرمایا: اس کے جنازے سے بھاگنے کی کیا ضرورت ہے، چلو میرے ساتھ میری دائیں طرف کھڑے ہو کر اس کی نماز جنازہ پڑھنا۔ پھر جو میں پڑھوں گا اُسے سن کر تم بھی وہی کہنا۔ جب میت کے ولی نے نماز جنازہ پڑھانے کیلئے تکبیر کہی تو حضرت حسینؓ نے: اللہ اکبر: کہی۔ اور پھر بولے، اے اللہ! اس میت پر ہزار لعنت بھیج، اور وہ بھی ایک ایک کر کے نہیں بلکہ اکٹھی ہزار لعنتیں بھیج۔ اے اللہ! اس کو ذلیل و رسوا کر اپنے بندوں میں اور اپنے شہروں میں۔ اے اللہ! اسے دوزخ کی آگ میں پہنچا اور اپنا سخت عذاب چکھا۔

**لهذا اے سنیو.....!**

اگر دنیا سے رخصتی کے وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہاں سرخروئی چاہتے ہو تو کسی شیعہ سے بناوٹی دوستی بھی نہ رکھو۔ ورنہ اس بناوٹی تعلق کی بنا پر وہ تمہارے جنازہ پر آ کر دعائے مغفرت کی جگہ لعنت کا ورد کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ جل شانہ سے تمہارے حق میں بدُعا کریں گے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے ائمہ کی ہدایت پر ضرور عمل کرنا ہے اور تمہیں دوزخی بنا کر چھوڑنا ہے۔ (عقائد جعفریہ: ج 4: ص 186)

شیعہ مرتدین ہیں، ان پر مرتدین کے احکام لاگو ہوتے ہیں، شیعہ کے ساتھ نکاح جائز نہیں، ان کا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے، اہل سنت کو شیعوں سے رشتہ کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے، شیعہ کے عقائد پر مطلع ہونے کے بعد بھی اگر کوئی سنی: اہل تشیع: سے رشتہ کا لین دین کرتا ہے تو ایسے شخص کو خلفائے ثلاثہ ؓ سے کوئی دینی وروحانی رشتہ نہیں، بلکہ اُسے اہل سنت کہلانے کا قطعاً کوئی حق نہیں پہنچتا اور اہل تشیع، اہل سنت کے ساتھ کتنی بغض وعداوت رکھتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

## اہل تشیع، اہل سنت سے نکاح کرنے اور ان کے ذبیحہ کو حرام کہتے ہیں:

اہل تشیع کا عقیدہ ہے کہ اہل سنت والجماعت دائرہ اسلام سے خارج (یعنی کافر) ہیں۔ اور یہود ونصاریٰ سے بھی بہت بدتر ہیں۔ لہذا انہیں رشتہ دینا یا اُن کا رشتہ لینا قطعاً حرام ہے۔ اس کے علاوہ نہ اہل سنت کا ذبیحہ کھایا جائے اور نہ ہی ان کے ساتھ مشترکہ یا ہمسائیگی کے طور پر رہائش رکھی جائے۔ اس عقیدہ کے ثبوت میں شیعہ کی کتاب سے حوالہ ملاحظہ ہوں:

:الاستبصار:ك : کے جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 184 پر ہے کہ: فضیل بن یسار نے کہا کہ میں نے ابوجعفر سے پوچھا: کیا کسی جانی پہچانی شیعہ عورت کا نکاح کسی ناصبی (سنی) سے کردوں؟ فرمایا: نہیں۔ کیونکہ ناصبی (سنی) کافر ہیں۔ پھر میں نے پوچھا: کیا کسی عورت کا نکاح غیر ناصب (غیر سنی) یا ان جان سے کردوں؟ فرمایا: ناصب (سنی) کے علاوہ ہر آدمی مجھے اُس سے بہتر نظر آتا ہے۔ لہذا اس سے بیاہ میں کوئی حرج نہیں۔

## اہل تشیع کے نزدیک اہل سنت، یہودیوں اور عیسائیوں سے بھی بدتر ہیں:

:فروع کافی: جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 351 پر ہے کہ: یہودی اور عیسائی عورتوں سے شادی کرنا میرے نزدیک

ناصبیہ (سنیہ ) سے شادی کرنے کی نسبت بہت بہتر ہے۔کسی سنی مرد یا عورت سے شادی کرنے سے یہودی اور نصرانی سے شادی کرنا اچھا ہے۔

## اہل تشیع کے نزدیک سنی، حرام زادے سے بھی بُرے ہیں:

:جامع الاخبار: کے صفحہ نمبر 185 پر ہے کہ: حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں کتا اور خنزیر تو سوار کرلیا، لیکن حرامی کو اوپر نہ چڑھایا۔ سنی تو حرام زادے سے بھی زیادہ بُرا ہے۔

## اہل تشیع کے نزدیک سنی، کُتّے سے بھی بدتر ہیں:

:اللمعۃ الدمشقیہ: کے جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 36 پر ہے کہ: تمہیں حمام کے غسالہ سے غسل کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے، کیونکہ اس میں یہودی، عیسائی، مجوسی کا غسالہ ہوتا ہے۔ اور اس میں سنی کا بھی غسالہ ہوتا ہے۔ جو ان تمام سے زیادہ شریر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کُتے سے بڑھ کر کوئی مخلوق ناپاک اور نجس پیدا نہیں کی لیکن سُنی اس سے بھی بڑھ کر نجس ہے۔

## اہل تشیع، اہل سنت کے قتل کرنے کو جائز اور ان کے اموال لوٹنے کو روا سمجھتے ہیں:

اہل تشیع اس امر کی قدرت پائیں کہ وہ سنیوں کا خون بہاسکیں تو انہیں دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ سنیوں کا مال لوٹنا، ان پر دیوار گرا کر مار دینا اور انہیں پانی میں ڈبونا سب کچھ روا سمجھتے ہیں۔

## لمحۂ فکریہ.....!

اہل تشیع کے مسلک وعقیدہ کو آپ نے جانا۔ اہل سنت کے متعلق اُن کا یہ نظریہ ہے کہ کتا خنزیر اور حرام زادہ ان سے بہتر ہے۔ قدرت پانے پر سنیوں کو ہر طرح سے اذیت دینا جائز ہے۔ سنیوں کو رشتہ دینے اور ان سے رشتہ لینے سے یہودی اور عیسائی بہت اچھے ہیں۔ ان عقائد کے ہوتے ہوئے کسی سنی پر یہ بات مخفی نہ رہنی چاہئے کہ اہل تشیع کو اپنی مستورات کے رشتے دینے کی کوئی گنجائش باقی نہیں۔ کیونکہ اُن کے عقیدے کے مطابق اور ہم اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق یہ نکاح نہیں ہوا۔ اس لئے اس قسم کے نکاح کو حرام ہی کہا جائے گا، اور اگر ذرا نرم لہجے میں کہیں تو یہ: نکاحِ متعہ:

ہو گا۔

# اھل سنت کوشیعوں سے رشتہ کرتے ہوئے شرم آنی چاھئیے:

اہل سنت کوغیرت وحمیت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔جب شیعہ ہمیں کفار سے بھی بدتر سمجھیں،اور نجس العین خنزیر کو بھی ہم سے اچھا کہیں تو پھراس کے بعد باہم مناکحت کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟؟؟اسی پر بس نہیں، بلکہ شیعہ لوگ حضرات صحابہ کرامؓ تک کو(معاذاللّٰہ)دائرۂ اسلام سے خارج گرادانیں،خصوصاً خلفائے ثلاثہؓ پر ہرنماز کے بعد لعن طعن کرنا عقیدہ رکھیں۔توان حالات میں کسی سنی کی غیرت یہ اجازت دیتی ہے کہ ان کافروں سے رشتہ کے معاملہ میں لین دین کرے؟؟؟

حضرات خلفائے ثلاثہؓ کی ذات پرنماز کے بعد تبرابازی کی تفصیلی بحث ہم نے پیچھے صفحات میں لکھی ہے، لیکن سردست یہاں پرشیعہ کی کتاب کاایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

:فروع کافی: کےجلدنمبر 3 صفحہ نمبر 343 پر ہے کہ:حسین بن ثویراورابوسلمہ سراج دونوں کہتے ہیں کہ حضرت جعفرصادق ہرفرض نماز کےبعد چارمردوں اور چارعورتوں پرلعنت بھیجا کرتے تھے۔چارمردیہ تھے۔سیدنا صدیق اکبرؓ،سیدنا فاروق اعظمؓ،سیدنا عثمان غنیؓ،سیدنا امیرمعاویہؓ۔اورچارعورتیں یہ تھیں۔حضرت عائشہ صدیقہؓ،حضرت حفصہؓ، ہندہ اورامیرمعاویہؓ کی ہمشیرہ ام الحکم۔(معاذاللّٰہ ثم معاذاللّٰہ)

اِن نظریات پرمطلع ہونے کےبعد بھی اگرکوئی سنی:اہل تشیع: سےرشتہ کالین دین کرتا ہےتواس سے یہی نتیجہ نکلے گاکہ ایسے شخص کوحضرات خلفائے ثلاثہؓ سے کوئی دینی وروحانی رشتہ نہیں، بلکہ اُسے اہل سنت کہلانے کاقطعاً کوئی حق نہیں پہنچتا۔لہذااے اہل سنت!خبردار.....!خبردار.....!خبردار.....!

# شیعہ،مرتدین ہیں،ان پرمرتدین کےاحکام لاگوہوتے ہیں:

:درمختارورد المختار: کےجلدنمبر 4 صفحہ نمبر 237 پر ہے کہ:سیدنا صدیق اکبرؓاورسیدنا فاروق اعظمؓ میں سے کسی ایک کویادونوں کوگالی دینےوالااوران پرلعن طعن کرنےوالاکافرہے،اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔علامہ دبوسیؒ اورابواللیثؒ کا یہی فتوئی ہے،اورقولِ مختار بھی یہی۔اورخلاصۃ الفتاوئی میں ہے کہ رافضی(شیعہ)جب سیدنا صدیق اکبرؓ اورسیدنا فاروق اعظمؓ کوگالی گلوچ دےیالعن طعن کرے،وہ کافرہے۔

:فتاوی عالمگیریہ:۔کے جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 292 پر ہے کہ: جو رافضی (شیعہ) سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ کو گالی بکے، وہ کافر ہے، جس نے سیدنا صدیق اکبرؓ کی امامت وخلافت کے برحق ہونے کا انکار کیا، وہ بھی کافر ہے۔ بعض نے کہا کہ ایسا شخص بدعتی ہے، کافر نہیں لیکن صحیح یہی ہے کہ وہ بدعتی نہیں بلکہ کافر ہے۔ یہ لوگ ملت اسلامیہ سے خارج ہیں اور ان کے احکام وہی ہیں جو مرتدین کے ہیں۔ ظہیریہ میں بھی مذکور ہے۔

## خلاصۂ کلام:

حنفی فقہ کی دو مستند کتب فتاوی کی عبارات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ہم کسی رافضی (شیعہ) کو محض ذاتی عناد کی وجہ سے برُا بھلا نہیں کہتے بلکہ اس کی اصل وجہ حضرات شیخینؓ کی توہین اور ان کی ذات اقدسہ پر ناجائز حرف زنی ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہونے کی بناء پر مرتد ٹھہرے۔

اور انہی کتب میں یہ بھی تصریح موجود ہے کہ کسی مسلمان مرد وعورت کا نکاح کسی بھی مرتد یا مرتدہ سے ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ تصریح ملاحظہ فرمائیں:

:فتاوی عالمگیریہ: جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 383 پر ہے کہ: مرتدین کے ان احکامات میں کہ جن کے بطلان پر تمام علماء کا اتفاق ہے ایک یہ ہے کہ ان سے نکاح کا لین دین بالکل باطل ہے۔ لہذا کسی مرتد کو اس بات کی قطعاً اجازت نہیں کہ وہ کسی مسلمان عورت، مرتدہ، ذمیہ، آزاد اور باندی سے نکاح کرے، اس کا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے، اور شکاری کتے، باز اور اس کا شکار کیا ہوا بھی قطعاً حرام ہے۔

## قارئین کرام!

فتاوی عالمگیری اور دیگر کتب فتوی سے واضح ہوگیا کہ شیخینؓ پر لعن طعن کی وجہ سے شیعہ اسلام سے خارج اور مرتدین کے حکم میں ہیں، اور ہر مرتد کے متعلق اُمت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ان کو نکاح دینا یا اُن سے رشتہ لینا دونوں حرام ہیں۔

## اے نام نہاد سنیو.....!

ان تصریحات کے بعد تمہاری آنکھیں کھل جانی چاہئے، اور تمہیں غیرت ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے سابقہ وطیرہ سے توبہ کرنی چاہئے، اور آئندہ کیلئے گستاخانِ شیخینؓ سے کسی قسم کی مناکحت روا رکھنے سے اجتناب برتنا چاہئے، ورنہ اپنے آپ کو اہل سنت شمار نہ کرو، آخر اللہ تعالی جل شانہ کے ہاں جانا ہے، اس کے محبوب ﷺ کی شفاعت چاہنی ہے، تو شیخینؓ کے بکواسی کے ساتھ رشتہ گانٹھنے والا اللہ تعالی جل شانہ کے محبوب ﷺ کے سامنے کس منہ سے جائے گا، اور کس

زبان سے شفاعت کی التجا کرے گا؟؟؟(فقہ جعفریہ :ج:2ص 34تا 52)

**اہلِ تشیع،موجودہ قرآن کریم کو نامکمل اور محرّف تسلیم کرتے ہیں،اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر اور داماد کو ظالم،کافر اور ملعون قرار دیتے ہیں۔ایسے بد عقیدہ لوگوں سے کسی سنی کا دینی اور مذہبی تعلق جائز نہیں،اِن گستاخ لوگوں کے ساتھ نہ رشتہ ناطہ کریں نہ کرائیں،اور نہ ہی ن کی محافل ومجالس میں شمولیت کریں:**

قرآن کریم وہ عظیم کتاب ہے جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ جل شانہ نے خود اپنے اوپر چھوڑی ہے۔لیکن اس کے برعکس اہل تشیع کا اجماعی عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن کریم نامکمل اور محرف ہے،اوراس سلسلہ کی تائید میں ان کے ہاں اس قدر روایات پائی جاتی ہیں جو ان کے بقول حدِ تواتر سے بھی بڑھ جاتی ہیں۔ان کے عقیدہ کی ترجمانی کیلئے ایک حوالہ ملاحظہ ہوں:

:تفسیر مرأۃ الانوار: کے جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 19 پر ہے کہ:تمہیں اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ ان مذکور اُمور(قرآن کریم کے محرف اور نامکمل ہونے)پر لاتعداد احادیث دلالت کرتی ہیں،بلکہ ان میں اکثر ہر شیعہ امامی علماء کا اجماع ہے،اوران کے حق ہونے پر نص کی گئی ہے،بلکہ یہ بات تو شیعہ مذہب کی ضروریاتِ دینیہ میں سے ہے۔

علاوہ ازیں اہل تشیع یہ بھی نظریہ رکھتے ہیں کہ اصل قرآن حضرت علیؓ لے کر آئے تھے جس میں صحابہ کرامؓ اور قریش وغیرہ کی مذمت تھی،جب اسے ابوبکرؓ وعمرؓ نے دیکھا تو رد کردیا۔اس پر حضرت علیؓ نے کہا کہ اب یہ قرآن تمہیں نہیں ملے گا۔چنانچہ خلفائے ثلاثہؓ نے ملی بھگت سے ادھر اُدھر سے اپنی مرضی کے آیات جمع کئے،اور بوجہ غاصب اور ظالم ہونے کے انہوں نے اپنے حق میں بہت سی آیات جمع کردیئے۔اور اصل قرآن میں سے وہ آیات جو ائمہ اہل بیتؓ کے اسمائے گرامی پر مشتمل ہیں،جن میں ان کے فضائل ومناقب تھے،نکال باہر کردیا۔(معاذاللّٰہ)

**قارئین کرام.....!**

ان حوالہ جات کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اہل تشیع موجود قرآن کریم کو نامکمل اور محرف تسلیم کرتے ہیں،

اورحضوراکرمﷺ کے سسر اور داماد (سیدنا صدیق اکبرؓ،سیدنا فاروق اعظمؓ،سیدنا عثمان غنیؓ) کو(معاذاللہ) ظالم،کافر اورملعون قرار دیتے ہیں۔ایسے بدعقیدہ لوگوں سے کسی سنی کا دینی اورمذہبی تعلق کب جائز ہے....؟؟؟

مختصر یہ کہ اہل تشیع کا نہ موجودہ قرآن پرایمان ہے اور نہ ہی ان کے پاس ائمہ اہل بیتؓ کے صحیح فرامین و ارشادات موجود ہیں۔یہی دو باتیں تھیں کہ جن کومضبوطی سے تھامنے کاحضوراکرمﷺ نے حکم دیا ہے۔ان دونوں سے محرومی کے علاوہ سرکاردوعالمﷺ کے سسرال (سیدنا صدیق اکبرؓ،سیدنا فاروق اعظمؓ) اورآپﷺ کے داماد (سیدنا عثمان غنیؓ) اور دیگر صحابہ کرامؓ کومسلمان نہ سمجھتے ہوئے ان پرلعن طعن کرنا جائز قرار دیا۔تو ایسے لوگوں سے سرکار دو عالمﷺ کا کیا تعلق ہوسکتا ہے؟؟؟ان سے اللہ تعالیٰ جل شانہ اوراس کے حبیبﷺ کب راضی ہو سکتے ہیں؟؟؟

لہذا میں اپنے تمام مریدین،متوسلین اور متعلقین کوحکم دیتا ہوں کہ ان گستاخ لوگوں کے ساتھ نہ رشتہ ناطہ کریں نہ کرائیں،اور نہ ہی ان کی محافل ومجالس میں شمولیت کریں۔کیونکہ اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ نہ ہی اس سے رسول اللہﷺ راضی رہے گے۔اور:خسرالدنیاوالاخرۃ ذلک ھوالخسران المبین:کےمصداق بننا پڑے گا۔

(عقائد جعفریہ :ج3:ص616)

# سنی کی دوکان سے خریدا ہوا حلال گوشت شیعوں کے نزدیک خنزیر سے زیادہ حرام ہے،اہل تشیع کی اہل سنت سے دشمنی اوربغض وعداوت کا مظاہرہ ملاحظہ فرمائیں:

شیعہ کی معتبر کتاب:تہذیب الاحکام: جلدنمبر 9 صفحہ نمبر 71 پر ہے کہ:ابوبصیر کہتا ہے کہ میں نے جعفر صادق سے پوچھا کہ ایک آدمی بازار سے گوشت خریدتا ہے،حالانکہ اس کے پاس اپنے ساتھیوں میں سے ذبح کرنے والا بھی موجود ہے،پھروہ بازار سے کسی سنی سے گوشت خریدتا ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟فرمایا:تو کس چیز کے متعلق پوچھتا ہے،میں یہ کہتا ہوں کہ وہ ایسا گوشت کھائے گا جو مُردار،خون اور خنزیر کے گوشت کی طرح ہے۔میں نے عرض کیا:سبحان اللہ: آپ اس خریدے گئے گوشت کو مُردار،خون اور خنزیر کے ساتھ تشبیہ دے رہے ہیں؟فرمایا: ہاں۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو وہ اس سے زیادہ حرام ہے۔(فقہ جعفریہ :ج2:ص612)

# احمد رضا خان بریلوی کا فتوی

## شیعہ کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنے،ان کا ذبیحہ کھانے اوران سے مناکحت کرنے کا حکم:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیاان کے بعض بنی عم تبرائی رافضی ہیں وہ عصبہ بن کر ورثہ سے ترکہ لیناچاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں۔ اس صورت میں وہ وارث کے مستحق ہوسکتے ہیں یانہیں؟

**جواب**: بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں قطعی حکم یہ ہے کہ وہ علی العموم کفارمرتدین ہیں۔ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے،ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔مردرافضی اورعورت مسلمان ہوتو یہ سخت قہرِ الٰہی ہے،اگرمرد سنی اورعورت ان خبیثوں میں سے ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا۔اولادولدالزناہوگی،باپ کا ترکہ نہ پائے گی،اگرچہ اولادبھی سنی ہو،کہ شرعاًولدالزنا کاباپ کوئی نہیں،عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہرکی،کہ زانیہ کے لئے مہرنہیں۔

رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ، بیٹے،ماں اور بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا،سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خوداپنے ہم مذہب رافضی کے ترکے میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ان کے مردعورت،عالم جاہل،کسی سے میل جول،سلام کلام،سب سخت کبیرہ اشدحرام ہے۔جوان کے ملعون عقیدوں پرآگاہ ہوکرپھربھی انہیں مسلمان جانے یاان کے کافرہونے میں شک کرے باجماع تمام آئمۂ دین خود کافر بے دین ہے اوراس کیلئے بھی یہی احکام ہیں جوان کے لئے مذکور ہوئے۔

مسلمانوں پرفرض ہیں کہ اس فتوے کوبگوش ہوش سنیں اوراس پرعمل کرکے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔

(آتشکدۂ ایران اور شیعہ کی اصلیت:ص85)

## رافضیوں سے ملنا جلنا اور خرید و فروخت کرنے کا حکم:

**سوال**: رافضیوں (شیعوں) سے ملنا جلنا اور سودا سلف خریدنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص سنی ہو کر ایسا کرتا ہے اس کی نسبت شرعاً کیا حکم آیا ہے؟ وہ شخص دائرۂ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے یا نہیں؟ اور شخص مذکورہ بالا سے تمام مسلمانوں کو اپنے دینی و دنیوی تعلقات منقطع کرنا چاہئے یا نہیں؟

**جواب**: روافض (شیعہ) زمانہ: علی العموم: مرتد ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ردّ الرّفضہ میں ذکر کیا ہے۔ ان سے کوئی معاملہ اہل اسلام کا سا کرنا حلال نہیں، اُن سے میل جول، اٹھنا بیٹھنا، سلام کلام کرنا سب حرام ہے۔ قال اللّٰہ تعالیٰ: وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ:

حدیث میں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ: عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں، اُن کا ایک بُرا لقب ہوگا، انہیں رافضی کہا جائے گا، سلف صالحین پر طعن (لعنت) کریں گے، اور جمعہ اور جماعت میں حاضر نہ ہوں گے، اُن کے پاس نہ بیٹھنا، اُن کے ساتھ نہ کھانا، اُن کے ساتھ پانی نہ پینا، نہ اُن کے ساتھ شادی بیاہ کرنا، اگر وہ بیمار ہو جائے تو انہیں پوچھنے نہ جانا، مر جائیں تو اُن کے جنازے پر نہ جانا، نہ اُن پر نماز پڑھنا اور نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھنا۔

جو سنی ہو کر شیعہ کے ساتھ میل جول رکھے، اگر خود شیعہ نہیں تو کم از کم اشد فاسق ہے مسلمانوں کو اس مسلمان سے بھی میل جول ترک کرنے کا حکم ہے۔ (احکام شریعت: ص 200)

## شیعہ کے گھر میں کھانے کا حکم:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر رافضی (شیعہ) نمازی کنویں میں گھسے تو کنویں کا پانی نکالا جائے یا نہیں؟ اور رافضی (شیعہ) کے یہاں حقّہ پینا چاہئے یا نہیں؟ اگر پی لیا تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: رافضی کے یہاں کچھ کھانا پینا نہ چاہئے، وہ اہل سنت کو قصداً نجاست کھلانے کی کوشش کرتے ہیں، سنیوں کے کنویں میں بھی اگر جائے گا تو پاخانہ نہ ہو پیشاب تو ضرور کر دے گا، احتراز ضروری ہے۔ اور احتیاط اس میں ہے کہ ایسا ہوا تو تمام پانی نکال دیا جائے۔ (العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویہ: مسئلہ نمبر 90)

## روافض کی طرح قرآن کی چالیس پارے ماننے والے کا حکم:

**سوال**: ایک پیر جی اپنے مریدوں کو اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ قرآن کریم کے چالیس پارے تھے، دس

پارے فقیروں نے چاٹ لئے۔آیااس پیر صاحب کے متعلق شریعت میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** وہ جاہل پیر،روافض کاہمنواوہمسر ہے،اس پراپنے اس گندے عقیدے سے توبہ فرض ہے۔توبہ کے بعد تجدیدایمان اورتجدیدنکاح بھی اگر بیوی رکھتاہو کرے۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ جل شانہ کی وہ مبارک کتاب ہے،جس میں کمی وبیشی،تغیروتبدل سے حفاظت وصیانت کا خودہی اسی قرآن کریم میں وعدہ فرمایا ہے:وانالہ لحفظون: اور بے شک ہم خوداس کے نگہبان ہیں۔نیز ارشاد ہے:لایاْتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ،تنزیل مّن حکیم حمید: باطل کواس کی طرف راہ نہیں، نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے۔

اس جاہل نے روافض کی طرح وہ بک کرچالیس پارے تھے،دس پارے کم ہو گئے،قرآن کریم کے محفوظ ہونے کاانکارکیا۔(فتاوی مفتی اعظم:ج2:ص14)

## رافضی کے سلام کاجواب:

**سوال:** رافضی،اہل سنت کوسلام کرے تواس کاجواب دے یانہیں؟

**جواب:** اگرخوفِ فتنہ نہ ہوتوجواب کی اصلاً حاجت نہیں۔اس لئے کہ ان کامطیع الاسلام کافر بلکہ حربی کافر پر بھی قیاس نہیں ہوسکتا،اس لئے کہ مرتد کاحکم سب سے سخت تر ہے۔(فتاوی افریقہ:ص143)

## نکاح میں رافضی کی گواہی:

اگرنکاح میں گواہ ایسے بدمذہب ہوئے جن کی ضلالت کفروارتداد کو پہنچی ہوئی ہے جیسے رافضی تو البتہ نکاح نہ ہوگا کیونکہ زنِ مسلمہ کے نکاح میں دومسلمان گواہ شرط ہیں۔(فتاوی افریقہ:ص55)

## شیعوں کے ساتھ تعاون کرنے والوں کاحکم:

حضرت علیؓ کے مرتبہ کوحضوراکرمﷺ کی شان کے برابر کہنااُس کے کفرِصریح وارتدادِخالص ہونے میں کسی رافضی کوکلام نہیں ہوسکتا،نہ کہ اہل سنت کاجن کاایمان یہ ہے کہ کسی غیر نبی کوکسی نبی کاہمسر کہنے والاکافر ہے۔ایسے شخص کے جتنے معاون ہیں وہ سب بھی اُسی کے حکم میں ہے۔(احکام شریعت:ص290)

## شیعہ کے ساتھ مناکحت اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں (شیعوں) کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار ومرتدین ہیں۔ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے،ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔جواُن کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہوکر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا اُن کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمۂ دین،خود کافر بے دین ہے، اور اس کیلئے بھی یہی احکام ہیں جواُن کیلئے مذکور ہوئے۔مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتوی کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان بنیں۔(فتوی امام اہلسنت مع تائید علماء اہلسنت:ص 27)

## تعزیہ سے بچنے کا حکم:

تعزیہ،علم،بیرک،مہندی جس طرح رائج ہے بدعت ہے،اور بدعت سے شوکت اسلام نہیں ہوتی۔تعزیہ کو حاجت روا یعنی ذریعۂ حاجت روائی سمجھنا جہالت پر جہالت ہے،اور اس سے منت ماننا حماقت اور نہ کرنے والوں کو باعثِ نقصان خیال کرنا زنانہ وہم ہے۔مسلمانوں کو ایسی حرکت سے باز آنا چاہئے۔

(رسالہ محرم وتعزیہ داری:ص 59:بحوالہ:فتاوی حقانیہ:ج2:ص 89)

## تعزیہ کے خلاف مولوی احمد رضا خان بریلوی کا فتوی:

بعض شیعہ اپنے اخبار ورسائل اور لیکچروں کے ذریعہ ناواقف سنیوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ تعزیہ داری اور اس کے متعلقات کی مخالفت کرنا صرف وہابی علماء کا کام ہے،تعزیہ داری اور عزاداری علماء اہل سنت کے نزدیک صحیح،درست بلکہ کارِثواب ہے۔

یہ اَمر کسی سے پوشیدہ نہیں کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کا قلم ساری عمر وہابیت کے خلاف رہا ہیں،تعزیہ داری اور اس کے متعلقات کے خلاف مولانا موصوف کی تصریحات پیش کرتا ہوں تاکہ ہر مخالف اور موافق پر یہ حقیقت ظاہر ہوجائے کہ تعزیہ داری کی مخالفت کرنا صرف وہابیوں ہی کا کام نہیں ہے۔

مولوی احمد رضا خان اپنے فتاوئ موسومہ :عرفانِ شریعت: حصہ اوّل کے صفحہ 15 پر لکھتے ہیں کہ:تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض وروگردانی کریں،اس کی طرف دیکھنا ہی نہ چاہئے۔اور صفحہ 16 پر لکھتے ہیں:

**سوال**: محرم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: نا جائز ہے، وہ مناہی ومنکرات سے پُر ہوتے ہیں۔

اور اپنے فتاویٰ موسومہ :احکام شریعت: حصہ اوّل کے صفحہ 89 میں لکھتے ہیں کہ :محرم میں سیاہ، سبز کپڑے علامتِ سوگ ہے اور سوگ حرام ہے۔

**مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں مسائل ذیل میں بعض سنت جماعت عشرہ محرم میں نہ تو روٹی پکاتے ہیں، نہ جھاڑو دیتے۔ کہتے ہیں بعد دفن روٹی پکائی جائے گی۔ اس دس دن میں کپڑے نہیں اُتارتے۔ ماہ محرم میں کوئی شادی بیاہ نہیں کرتے۔

**الجواب**: تینوں باتیں سوگ ہیں، اور سوگ حرام ہے۔

موصوف کی ایک مستقل تصنیف :رسالہ تعزیہ داری: کے نام سے بار بار چھپ کر شائع ہو چکی ہے، اس کے صفحہ 4 پر لکھتے ہیں :غرض عشرۂ محرم الحرام کی اگلی شریعتوں سے اس شریعت پاک تک نہایت بابرکت محل عبادت ٹھہرا ہوا تھا، اِن بے ہودہ رسوم نے جاہلانہ اور فاسقانہ میلوں کا زمانہ کر دیا۔

یہ کچھ اور اس کے ساتھ خیال وہ کچھ، کہ گویا خود ساختہ تصویریں بعینہ حضرات شہداء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے جنازے ہیں۔

کچھ اتارا باقی توڑا، اور دفن کر دیئے، یہ ہر سال اِضاعتِ مال کے جرم میں دو وبال جداگانہ ہے۔ اب تعزیہ داری اس طریقۂ نامرضیہ کا نام ہے، قطعاً بدعت و نا جائز ہے، حرام ہے۔

رسالہ کے صفحہ 15 پر حسب ذیل سوال و جواب مذکور ہے:

**سوال**: تعزیہ بنانا اور اس پر نذر و نیاز کرنا، عرائض بامید حاجت براری لٹکانا، اور بہ نیت بدعت حسنہ اس کو داخل حسنات جاننا کیسا ہے؟

**جواب**: افعال مذکورہ جس طرح عوام زمانہ میں رائج ہیں بدعت سیئہ وممنوع و نا جائز ہے۔

اور صفحہ 11 پر لکھتے ہیں کہ :تعزیہ پر چڑھایا ہوا کھانا، نہ کھانا چاہئے، اگر نیاز دے کر چڑھائیں، یا چڑھا کر نیاز دیں تو بھی اس کھانے سے احتراز کریں۔

## ناظرین کرام!

مولوی رضا خان بریلوی کی مذکورہ بالا تصریحات بار بار پڑھیں، اس لئے کہ اور کسی مولوی یا مفتی کو شیعہ لوگ وہابی یا غیر مقلد کہہ دیں تو کہہ دیں، لیکن مولوی رضا خان بریلوی کو وہابی، غیر مقلد کہنے کی جرأت کون کرسکتا ہے۔

(بحوالہ فتاوی ثنائیہ: ج2: ص765)

## کفار کے مذہبی جلوس میں شرکت اشد حرام اور رشتۂ اتحاد قائم کرنا کفر ہے:

**سوال:** ایک جلوس راج گدی کا اہل ہنود نکالنا چاہتے ہیں، جس میں ہندو اوتاروں کی صورت میں انسان بٹھائے جاتے ہیں، اور مجمع عام اہل ہنود کا اس کے ساتھ ہوتا ہے، مسلمانوں سے اصرار کیا جاتا ہے کہ وہ بحالی امن اور رشتۂ اتحاد مضبوط کرنے کیلئے اس جلوس میں چلیں، اگر مسلمان اس جلوس کے ساتھ چلتے ہیں تو لازمی طور پر اس راج گدی کے جلوس کی زینت اور شہرت میں اضافہ ہوتا ہے۔

کیا اس حالت میں مسلمان بلا ارتکاب گناہ کئے اس جلوس کی معیت میں چل سکتے ہیں؟ اور اگر نہیں چل سکتے تو گناہ جو اُن سے سرزد ہوگا، وہ کس درجہ کا ہوگا؟

**جواب:** اس کے حرام حرام، اشد حرام ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ کفار کے ایسے کاموں کے محض تماشہ کیلئے وہاں چلنا تو حرام ہے، نہ کہ رشتۂ اتحاد قائم کرنے کیلئے۔ کفار سے رشتۂ اتحاد کفار ہی کا ہے، مسلمان کا کسی کافر سے رشتۂ اتحاد قائم نہیں ہوسکتا۔ اس کا مضبوط کرنا کیسا؟ جو لوگ اس نیت سے شریک ہوئے وہ ضرور کفار سے متحد ہو گئے، اسلام سے جدا۔ ایسے اُمور کفار کے جلوس میں شرکت ہیں نہیں اس کے جلوس میں چلنا ان کی تعظیم ہے، اور ان کے ایسے اُمور کی تعظیم سے تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے۔ چاہے یہ تعظیم خود کی ہو یا حکماً۔

آج اگر کسی حاکم کا حکم اس کیلئے مان لیا گیا اور اسے حکم کفر سے بچاؤ کی ڈھال سمجھ لیا ہے تو کل بتوں کو سجدہ کا بھی حکم ہوگا، اور ایسے بے خبر لوگ جب بھی تعمیل حکم کریں گے، اور اسے حکم کفر سے بچاؤ کی ڈھال سمجھیں گے۔

یہی لوگ ہیں جنہوں نے ایسی کمزوریاں نمایاں کر کے اسلام کو کفار کی نظر میں معاذ اللہ ذلیل کیا ہے۔ کل کافر، اِن سے یہی چاہیں گے کہ امن اور رشتۂ اتحاد کو مضبوط کرنے کیلئے ہمارے ساتھ اِن اِن کفروں میں ہماری موافقت کرو، ہمارے ساتھ بتوں کو سجدہ کرو، او رگلہری پوجو، اور مہادیو کے آگے ڈنڈت بجالاؤ وغیرہ وغیرہ۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو امن نہ رہے گی۔ مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جائیں گے، یہ ہوگا وہ ہوگا۔ تو یہ کافروں سے رشتۂ اتحاد کرنے والے، اسلام کو کافروں کے آگے معاذ اللہ ذلیل ورسوا ٹھہرانے والے، وہ سب کچھ کریں گے جس جس کے کرنے کا انہیں حکم ہوگا۔ حدیث شریف میں وارد ہے: من کثر سواد قوم فھو منھم: جس نے کسی قوم کی تعداد بڑھائی تو وہ انہی میں سے ہے۔

اورفصول میں ہے،شیخ ابوبکر طرخانی نے فرمایا: جوشخص میلہ (دسہرہ) گیا تو وہ کافر ہوگیا،اس لئے کہ اس میں اعلان کفر ہے۔اورمیلہ پر قیاس کرتے ہوئے مجوسیوں کے نیروز کوجانا اوران کے اس دن کے معمولات میں ان کا شریک ہونا،کفر ہے۔اسی طرح کافروں کے کھیل کی طرف جانااس دن جس دن کوپیرانی کا نام دیتے ہیں اوران کے معمولات میں ان کاشریک ہونا مثلاً: گائے اورگھوڑا سجانا اور مالداروں کے گھر جانا یقیناً کفر ہوگا،اوراس رات نکلنا جس میں ہندوستانی کافرآگ سے کھیلتے ہیں اوران کے کھیل میں ان کا ساتھ دینا بھی کفر ہے۔

:فتاوی بزازیہ: میں ہے کہ: مجوسیوں کے نیروز(میلہ) میں جانا،اوران کے اس دن کے معمولات میں موافقت کرنا اورزیادہ تر یہ کام وہ کرتے ہیں جولوگ انہی میں سے ایمان لاچکے ہوں تو جوان کی طرف نکلتا ہے،اوراس دن کے معمولات میں ان کا ساتھ دیتا ہےاوران کے ساتھ شریک ہوتا ہے،تواس کی وجہ سے وہ کافر ہو جائے گااوراس کو محسوس تک نہ ہوگا۔

فقہائے کرام کتب فقہ میں ایسی صورت میں کہ اس میں تحسین اعمال کفاراورشرکت افعال کفاراورموافقت ان کی عبادت کی ہوکفرحکم کفرلکھتے ہیں۔اورجوشخص مرتکب ایسے امر کا ہوجس کا سوال میں ذکر ہےاس پرحکم لزوم تجدیدایمان و تجدیدنکاح دیتاہیں۔

:شرح فقہ اکبر: میں ہے کہ: جوکافروں کے میلہ میں گیانیروز کے دن اس کی تکفیر کی جائے گی،اس لئے کہ اس میں اعلان کفر ہے،اورگویا کہ یہ ان کے کام میں ان کی مددکرنا ہے۔

محض تماشائی کی حیثیت سے جانے کا تو یہ حکم ہے،کفری جلوس کی پیشوائی اورکافروں سے اتحادو یگانگی پر خدائے جباروقہار کی کس قدر اشدترین لعنت ہوگی۔ایسوں کوفوراًتجدیدایمان وتجدیدنکاح وتجدیدحج جبکہ بیوی رکھتے ہوں حج کرچکے ہوں لازم۔(فتاوی مفتی اعظم:ج2:ص149)

## کافرکیلئے مغفرت کی دعا کرنااورکافرکو:مرحوم: کہناسخت اخبث کام،موجب تجدیدایمان وتجدیدنکاح ہے:

**سوال**: زیدنے اشتہار کےذریعہ اعلان کیاکہ سب مسلمان اپنے اپنے محلّہ کی مسجد میں جمع ہوکرفلاں نصرانی مرحوم کے لئے رحمت کی دعا کریں۔لہذا زید کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟

**جواب**: زید بےقیداپنے اس اعلان ہادم ایمان کےسبب شدیدگنہگار،مستحق نار،مستوجب غضب جبار

ہے۔اسے توبہ وتجدیدایمان وتجدید نکاح چاہئے اگر بیوی رکھتا ہے۔

نصرانی یاکسی کافر کو:مرحوم: کہنا،لکھنا،حرام حرام حرام،سخت اخبث واشنع بدکام ہے،اوراس کیلئے اس کے مرنے کے بعد دعائے رحمت کرنا کرانا تکذیب قرآن ہے۔

:قال اللّٰہ تعالیٰ:استغفرلھم او لاتستغفرلھم ان تستغفرلھم سبعین مرّۃ فلن یّغفر اللّٰہ لھم: تم ان کی معافی چاہو یانہ چاہو اگرتم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تواللہ تعالیٰ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا۔

:وقال اللّٰہ تعالیٰ:ولاتصلّ علیٰ احد مّنھم مّات ابداوّلاتقم علیٰ قبرہ: اوران میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھنااور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا، بیشک وہ اللہ تعالیٰ ورسول سے منکر ہوئے اورفسق ہی میں مرگئے۔

:وقال اللّٰہ تعالیٰ:انّہ من یّشرك باللّٰہ فقدحرّم اللّٰہ علیہ الجنّۃ و مأواہ النّار: اورجو اللہ تعالیٰ کاشریک ٹھہرائے تواللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرمائے گااوراس کاٹھکانہ جہنم ہے۔

:وقال اللّٰہ تعالیٰ:ماکان للنّبیّ والّذین امنواان یّستغفرواللمشرکین ولوکانوا اولی قربی من بعد ماتبیّن لھم انّھم اصحٰب الجحیم: نبی اورایمان والوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مشرکین کے لئے استغفارکریں اگرچہ وہ قریبی ہوں بعد اس کے کہ اِن پراُن کا جہنمی ہونا بیان ہو چکا ہو۔

تفسیرات احمدیہ میں حضرت سید عارف باللہ ملاجیونؒ فرماتے ہیں کہ:اور:صلٰوۃ:سے مرادمیت کیلئے دعا اوراس کیلئے استغفارکرنا ہے،اوریہ کافر کے حق میں ممنوع ہے۔اوردعاواستغفارکافرمیت کیلئے مطلقاً ممنوع ہے۔

(فتاوی مفتی اعظم:ج2:ص154)

# غیرمسلموں کے میلوں میں تماشائی بن کر جاناحرام ہے:

**سوال:** 1.....ہنود کاوہ مشرکانہ میلہ جوبتوں کی پرستش کیلئے ہوا کرتا ہے،جیسے دسہرہ،جنم اشٹمی،درگاہ پوجا، کالی پوجاوغیرہ جس میں مراسم کفریہ وشرکیہ کے علاوہ ہرقسم کے ناچ تماشے اوردیگرلہوولعب ہوتے ہیں،اوررنڈیاں بھی منگائی جاتی ہیں۔ان میلوں میں اکثرضرورت وغیرضرورت کی اشیاملتی ہیں،اوران میلوں کی زینت زیادہ ترمسلمانوں ہی سے ہوتی ہیں،جوکہ یہی زیادہ ترخریداروتماشہ میں ہوتے ہیں،ان میں بیشتر دوکانیں ہنودہی کی ہوتی ہیں۔ایسے میلوں میں مسلمانوں کابحثیت تماشائی یابغرض خریدوفروخت شریک ہوناکیسا ہے؟

2.....بعض جاہلوں کا یہ طریقہ کہ ایام دسہرہ میں نئی دلہن کیلئے اس کے مناسب حال چیزیں مٹھائیاں خرید کر

سسرال بھیجنا ونیز سسرال والوں کا یہ فعل کہ اشٹمی دسہرہ منانے کی غرض سے نوشہ کو نذرانہ دینا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟

**3**.....دسہرہ وغیرہ کا میلہ بلاضرورت بطور رسم جانا اور میلہ سے بطور تحفہ چیزیں خرید کرلانا، ونیز مٹھائیاں وغیرہ خرید کر بطور ہدیہ احباب کے یہاں بھیجنا کیسا ہے؟

**جواب**: **1**.....ایسے میلوں میں بحیثیت تماشائی جانا حرام حرام حرام، اشد حرام، بہت اخبث، نہایت ہی اشنع کام، بحکم فقہائے کرام معاذاللہ کفر انجام ہے۔حدیث شریف میں ہے: من کثر سواد قوم فھو منھم: جس نے کسی قوم کی تعدا میں اضافہ کیا وہ انہیں میں سے ہے۔

اور فصول میں ہے، شیخ ابوبکر طرخانی نے فرمایا: جو شخص میلہ (دسہرہ) گیا تو وہ کافر ہوگیا، اس لئے کہ اس میں اعلان کفر ہے۔اور میلہ پر قیاس کرتے ہوئے مجوسیوں کے نیروز کو جانا اور ان کے اس دن کے معمولات میں ان کا شریک ہونا، کفر ہے۔اسی طرح کافروں کے کھیل کی طرف جانا اس دن جس دن کو پیرانی کا نام دیتے ہیں اور ان کے معمولات میں ان کا شریک ہونا مثلاً: گائے اور گھوڑا سجانا اور مالداروں کے گھر جانا یقیناً کفر ہوگا، اور اس رات نکلنا جس میں ہندوستانی کافر آگے سے کھیلتے ہیں اور ان کے کھیل میں ان کا ساتھ دینا بھی کفر ہے۔

ان لوگوں پر توبہ تجدید ایمان، تجدید نکاح لازم ہے۔جو لوگ تجارت کیلئے جاتے ہیں، انہیں مجمع کفار سے علیحدہ قیام چاہئے۔اوّل تو جانا ہی نہ چاہئے، اور جائیں تو وہاں دُور رہیں، اس قدر دُور کہ ان سے اُن کے مجمع میں اضافہ ہو کر اس کی شوکت نہ ہو۔ان کی دوکانوں سے اس کی زینت نہ ہو، ان کے آگے اعلان کفر نہ ہو۔مجمع کفار محل لعنت ہے، خصوصاً ایسا مجمع جو اظہار و اعلان کفر کا ہو محل لعنت سے یوں بھی بچنا ضروری ہے اگر چہ اس وقت اظہار کفر نہ ہو۔تجارت کیلئے اگر جاتے ہیں مجمع کفار سے بالکل علیحدہ جہاں سے ان کی کفری باتیں دیکھ نہ سکیں، راہ میں رہیں۔مقصدِ تجارت یوں بھی حاصل ہوگا۔اگر وہ لوگ خریدنا چاہیں گے راہ میں خریدیں گے، نہ خریدنا چاہیں گے، وہاں بھی نہ خریدیں گے۔آج کل تو یہ نری ہوس خام ہے۔کفار تو مسلمانوں کا بائیکاٹ کر چکے ہیں، ان سے وہ ضرورت پر تو خریدنا روا نہیں رکھتے۔میلے میں بے ضرورت اور گراں ان سے خریدیں گے؟ میلوں میں ہمیشہ چیز گراں بکتی ہے۔وہ مسلمانوں کو میلوں میں آنے کے روادار نہ ہوتے، وہ ممانعت نہیں کرتے کہ مسلمان میلوں میں آئیں، اور انہیں موقع ڈھونڈھ کر خوب لوٹیں، برسوں سے متعدد مواقع پر ایسا ہو رہا ہے، مگر مسلمانوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔لٹتے ہیں، مارے جاتے ہیں اور پھر پہنچتے ہیں، نہ دین کا لحاظ نہ دنیا کا۔

**3:2**.....دسہرہ منانے والے سوال میں جو مذکور ہے ایسا کرنے والے ازسرنو کلمہ اسلام پڑھیں، ان پر تجدید

ایمان وتجدید نکاح لازم ہے، یہ لوگ اگر باز نہ آئیں تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کریں تو ان سے تا توبہ، مقاطعہ کیا جائے، سلام، کلام، میل جول، نشست برخاست یک لخت موقوف کیا جائے۔

فتاوی صغیری: میں ہے کہ: جس نے نیروز کے دن کچھ خریدا جبکہ وہ اس سے پہلے اس چیز کو خریدنے کا عادی تھا، پس اگر اس کا مقصد نیروز کی تعظیم کرنا تھا تو وہ کافر ہوگیا۔

شرح فقہ اکبر: میں ہے کہ: جس نے نیروز کے دن تحفہ دیا اور اس سے اس کا مقصد نیروز کی تعظیم تھی تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔(فتاوی مفتی اعظم:ج2:ص196)

# مولانا محمد عبد الرحیم

# المعروف بہ نشتر فاروقی

# کا فتوی

# (مرکزی دار الافتاء بریلی شریف)

## آغا خانیوں کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک رکھنا:

**سوال:** آغا خانیوں کے عقائد کیا ہیں؟ ان سے میل ملاپ کے احکام کیا ہے؟

**جواب:** آغا خانیوں کے وہی عقائد ہیں جو اِس زمانہ میں رافضیوں کے ہیں، بلکہ یہ انہی کی ایک قسم ہیں اور اِن کے احکام وہی ہیں جو رافضیوں کے ہیں، یعنی ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک ناجائز و حرام ہیں۔

(فتاوی بریلی شریف: ص174)

## شیعہ کی نماز اور اذان کا حکم:

**سوال:** شیعوں کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟شیعوں کی اذان کا کیا حکم ہے؟ کیا ان کی اذانوں کو سن کر اذان کا جواب دینا چاہئے یا روزہ افطار کرنا چاہئے؟

**جواب:** شیعوں پر بوجوہِ کثیرہ کفر کا حکم ہے،اور وہ اپنے عقائد خبیثہ کے سبب اسلام سے خارج ہیں اور ان کا حکم مرتدین کا حکم ہے۔ان کی نماز باطل محض ہے اگر پڑھیں گےتو ان کی نماز،نماز میں شمار نہ ہوگی۔کیونکہ نماز کی صحت کیلئے نمازی کا مسلمان ہونا شرط ہے۔

قال اللّٰہ تعالی:انّ الصلوۃ کانت علی المؤمنین کتابامّوقوتا: بیشک نماز ایمان والوں پر فرض ہے وقت بندھا ہوا۔

اور جب ان کی نماز باطل ہےتو ان کی اذان بھی باطل ہے،اس لئے کہ جس طرح صحتِ نماز کیلئے ایمان شرط ہےاسی طرح اذان کی صحت کیلئے بھی ایمان شرط ہے۔

اور شیعوں کی اذان،اذان میں شمار نہیں،نہ اس کی جواب کی حاجت اور نہ اہل سنت کو اِس پر اکتفاء کی اجازت ہے بلکہ اگر ان میں سے کوئی اذان دے دیں تو اذان کا اعادہ کرنا ضروری ہے،(فتاوی بریلی شریف:ص353)

## مرتد کے ساتھ تعلقات رکھنا اور معاملات کرنا:

**سوال:** جو شخص قرآن وحدیث کی باتوں کو نہ مانے بلکہ اللہ تعالٰی جل شانہ کے مقدس قرآن اور آقائے مدنی ﷺ کی مقدس حدیث کو فتنہ بتائے،اُس پر شریعت کا کون سا حکم نافذ کیا جائے گا؟

**جواب:** جو شخص قرآن وحدیث کی باتوں کو نہ مانے اور قرآن وحدیث کو(معاذاللّٰہ) فتنہ بتائے،وہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا اور اس کے سارے اعمال اکارت و برباد ہو گئے،اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر ہو گئی،بعد عدت جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔اور جو کوئی کلمۂ کفر بکے اس کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو جاتے ہیں،اللہ تعالٰی جل شانہ فرماتے ہیں:

و من یّرتدّ منکم عن دینہ فیمت و ھو کافرفالئک حبطت اعمالھم فی الدّنیا:

والاخرۃ ،واولٰئک اصحٰب النّار ھم فیھا خٰلدون :اور تم میں جوکوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافرہوکر مرے تو اُن لوگوں کے اعمال دنیااورآخرت میں اکارت ہوگئے اوروہ دوزخ والے ہیں ،انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ارتداد سے تمام اعمال باطل ہوجاتے ہیں ،آخرت میں تو اس طرح کہ ان پر کوئی اجر وثواب نہیں اوردنیا میں اس طرح کہ شریعت مرتد کے قتل کاحکم دیتی ہے ،اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہی ،وہ اپنے اقارب کاورثہ پانے کامستحق نہیں رہتا ،اس کامال معصوم نہیں رہتا ،اس کی مدح وثناوامداد جائزنہیں۔

شخص مذکور پر توبہ فرض ہے اور توبہ کے بعد صحیح تجدیدِ ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح بھی فرض ہے اورجب تک شخص مذکور حکمِ مذکور پر عمل نہ کرے ،ہرواقفِ حال مسلمان پر لازم ہے ترکِ تعلق کرے ،اوراگر وہ بغیر توبہ صحیحہ وتجدیدایمان مرجائے تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اورمسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے گا ،ہاں! حکمِ مذکور پر عمل کرے تو تعلقات جائز ہوں گے اوراس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اورمسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔(فتاوی بریلی شریف:ص146)

# پاکستان میں رہنے والے کافر حربی ہیں؟ان کو قربانی کا گوشت دینا ،ان کی عیادت کرنا جائز نہیں:

**سوال**: پاکستان میں رہنے والے کافر ذمی ہیں یاحربی؟اوران کوقربانی کا گوشت دینا ،ان کی عیادت کرنا کیسا ہے؟

**جواب**:پاکستان دارالاسلام ضرور ہے مگر وہاں کے کفار حربی ہیں ،ذمی نہیں ہیں ،اس لئے کہ ذمی ہونے کے شرائط مفقود ہیں ،نہ جزیہ دیتے ہیں اورنہ ان پر کوئی مذہبی پابندی ہے ،پاکستان میں جس طرح مسلمانوں کومذہبی آزادی حاصل ہے کافروں کیلئے بھی ویسے ہی آزادی ہے۔بغیر ضرورت کے مسلمانوں کاان کے ساتھ معاملات جائزنہیں:قال اللّٰہ تعالیٰ:انّما ینھٰکم اللّٰہ عن الّذین قٰتلو کم:اورانہیں قربانی کا گوشت دینا ناجائز ہے۔

:قال اللّٰہ تعالیٰ:والطیّبٰت للطیّبین و الطیّبون للطیّبٰت: اوران کی عیادت کرنا بھی ناجائز ہے ،کیونکہ کسی کی عیادت کرنا ایک طرح کی اس کی تعظیم وتکریم ہے اورکفار لائق تعظیم وتکریم نہیں بلکہ لائق اہانت ہیں۔

(فتاوی بریلی شریف:ص350)

## غیر مسلم کو قرآن مجید یا انگلش ترجمہ دینا:

**سوال**: غیر مسلم کو قرآن مقدس یا اس کا انگلش ترجمہ دینا کیسا ہے؟

**جواب**: قرآن پاک چھونے یا پڑھنے کیلئے خود مسلمان کو بھی پاک و صاف اور باوضو ہونا شرط ہے، جبکہ غیر مسلم عدمِ طہارت و اجتناب نجاست کی وجہ سے ناپاک ہیں۔

لہذا اگر وہ غسل اور طہارتِ کاملہ کا التزام رکھتا ہو یا کم از کم قرآن مقدس پڑھتے اور چھوتے وقت طہارت کا اہتمام رکھ سکے تو دینا جائز ہے، ورنہ نہیں۔ البتہ اس کا اُردو یا انگلش ترجمہ یوں بھی دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(فتاوی بریلی شریف: ص 174)

## شریعت کا مذاق اُڑانے اور شریعت کا حکم نہ ماننے والے کے ساتھ تعلقات رکھنے اور ان کی تقریبات میں شرکت کرنے کا حکم:

**سوال**: بکر کو حق العباد نہ دینے اور شریعت مطہرہ کا مذاق اُڑانے اور شریعت کا حکم نہ ماننے پر بکر کو توبہ، استغفار اور تجدید ایمان اور اگر بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح لازم ہوا تھا۔ لہذا بکر نے اس پر ذرا بھی عمل نہیں کیا۔

لہذا بکر کی لڑکی یا لڑکے کی شادی بیاہ یا اور کسی تقریب میں شرکت کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور جس سنی مسلمان نے بکر کے لڑکے کو لڑکی دی یا بکر کی لڑکی یا جن لوگوں نے بکر کے یہاں شادی بیاہ یا اور کسی بھی تقریبات میں شرکت کی، ان کے لئے قرآن وحدیث میں کیا حکم ہے؟

**جواب**: ایسے کے یہاں شادی بیاہ نہ کرنے اور کسی تقریب میں شرکت نہ کرنے کا حکم تھا۔ لہذا جنہوں نے ان کے یہاں شادی کی یا تقریبات میں شرکت کیا ان پر توبہ واستغفار لازم ہے، اگر توبہ واستغفار نہ کریں تو مسلمانوں کو اُن سے بھی ترکِ تعلق کا حکم ہے۔ (فتاوی بریلی شریف: ص 304)

## بدمذہب لوگوں سے میل جول رکھنے والے کی امامت:

**سوال**: ایسا امام جن کا طعام وقیام بے دینوں اور ٹی وی دیکھنے والوں کے ساتھ ہو، اس کا کیا حکم ہے؟ اور کل میدان حشر میں وہ کس کے ساتھ رہے گا؟

**جواب**: حدیث شریف میں ہیں: من تشبّه بقوم فهو منهم: جو جس قوم سے مشابہت رکھے وہ انہی

میں سے ہے،اوراس کاحشر انہیں کے ساتھ ہوگا۔ایک حدیث شریف میں ہے:المرء مع من احب:

بدمذہب سے میل جول اورخوردونوش ناجائزوحرام ہے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ کافرمان ہے:واما ینسینک الشیطٰن فلاتقعدبعدالذکری مع القوم الظٰلمین:اوراگرشیطان تجھے بھلادےتویادآنےپرظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔

حضوراکرمﷺ کافرمان عالیشان ہے:لاتجالسوھم ولاتشاربوھم ولاتواکلوھم:ان کے پاس نہ بیٹھو،اوران کےساتھ نہ پیو،اوران کے ساتھ نہ کھاؤ۔دوسری جگہ فرماتے ہیں:ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم:ان سےدُوربھاگو،ان سےدُوررہو،کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

ٹی وی دیکھنےوالافسق وفجورکامرتکب ہے کہ اس سے تعلق ربط ضبط رکھناباعث تہمت والزام ہےاوران سے بچنافرض ہے۔

لہذاایسےلوگوں کے پاس اُٹھنابیٹھنانادرست وناروااوراس امام کوچاہئے کہ وہ فوراًاس سےقطع تعلق کرےاور جداہوجائے۔یقیناًاگرامام مذکورایسےلوگوں سےتال میل رکھتاہےتووہ فسق وفجورکامرتکب ہے،اوراس کی امامت ممنوع ہے،اسےامام بناناگناہ اوراس کی اقتدامیں نمازپڑھنامکروہ تحریمی اورواجب الاعادہ ہے۔

(فتاوی بریلی شریف:ص388)

# حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ محدث الوری کا فتوی

## (بانی مرکزی انجمن حزب الاحناف، لاہور)

### تعزیہ داری میں شرکت کرنے والے کی امامت کا حکم:

**سوال**: جو شخص تعزیہ داری اور تعزیہ پرستی کو رونق اسلام جانے اور اس بدعت ضلالہ میں دامے درمے قدمے سخنے کوشاں اور شریک ہو کر ترقی دے اور نماز کے فرائض و واجبات و سنن و مستحبات سے نابلد ہو۔ علم دینی میں بجز قرآن شریف کے اور کچھ پڑھا ہوا نہ ہو، صرف پنج وقتہ نماز پڑھتا ہو۔ عام مسلمانوں کی غیبت کرتا ہو اور سب کی تحقیر کرنا اس کا معمول ہو، تو ایسے شخص کو امام بنانا نماز فرائض میں از روئے شریعت کیسا ہے؟

**جواب**: ایسا شخص بدعتی ہے اور فاسق ہے۔ اور بدعتی کو امام بنانا سخت گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، جس کا دوبارہ پھیر لینا واجب ہے۔

کبیری میں ہے کہ: بدعتی کو امامت کیلئے آگے کھڑا کرنا مکروہ ہے، کیونکہ وہ اعتقاد کے اعتبار سے فاسق ہے اور یہ عمل کے لحاظ سے فسق سے زیادہ سخت ہے۔ (فتاوی دیداریہ: ج 1: ص 120)

### رافضی تبرائی کے مسجد کا حکم:

**سوال**: شیعہ مذہب کی مسجد کا حکم کیا ہے؟

**جواب**: اگر شیعہ کے عقائد کفریہ نہ ہوتو اُن کے مسجد کا حکم مسلمانوں کی مسجد کی طرح ہے۔اگر ان کے عقائد کفریہ ہوں جیسا کہ دورِ حاضر کے تبرائی رافضی تو پھر اُن کے مسجد کا حکم مسلمانوں کی مسجد کی طرح نہیں ہوگا۔

(فتاوی دیداریہ:ج1:ص381)

## تعزیہ میں چندہ دینے والے کی امامت:

**سوال**: تعزیہ میں چندہ دینے والے کے پیچھے جماعت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

**جواب**: ایسا شخص فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(فتاوی دیداریہ:ج1:ص132)

## شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا:

سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کو بُرا بھلا کہنے،اور حرام اُمور کو حلال قرار دینے کے باعث انسان صرف کافر ہوتا ہے۔

سلطنتِ عثمانیہ،اللہ تعالیٰ جل شانہ ہمیشہ عالی شان نصرت سے اس کی تائید فرماتا رہے،کے علمائے کرام نے مذکور شیعوں کے بارے میں کثرت سے فتوی دیئے ہیں،اُن میں سے کثیر تعداد نے ان کے بارے میں سیر حاصل کلام فرمایا ہے،اور ان کے متعلق رسائل تحریر فرمائے ہیں۔ایسا فتوی صادر فرمانے والے علماء میں سے صاحبِ تحقیق اور مفسر قرآن حضرت ابو مسعود آفندیؒ بھی ہیں،علامہ کواکبی حلبیؒ نے ان کی عبارات کو اپنے فقہی منظومہ کی شرح میں نقل فرمائی ہے۔حضرت علامہ ابو مسعودؒ سے انہوں نے شیعہ مذہب کی قباحتوں کا اسی طرح ذکر کیا جو پہلے مذکور ہو چکا،پھر آپ نے ان کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے۔یہی وجہ ہے کہ تمام زمانوں کے علماء نے ان کے قتل کو مباح قرار دیا ہے اور جو شخص ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

لہذا امام اعظمؒ،امام سفیان ثوریؒ اور امام اوزاعیؒ کے نزدیک اگر وہ اپنے کفر سے توبہ کریں،کفر سے رجوع کر کے اسلام لے آئیں تو وہ قتل ہونے سے بچ جائیں گے اور باقی کافروں کی مانند ان کی معافی کی اُمید ہے جبکہ وہ توبہ کرلیں،لیکن امام مالکؒ،امام شافعیؒ،امام احمد بن حنبلؒ،امام لیثؒ اور باقی علمائے عظام کے نزدیک ان کی توبہ قبول نہ کی جائے،ان کے اسلام کا اعتبار نہ کیا جائے،اور حد کے طور پر ان کو قتل کر دیا جائے۔امام اعظمؒ کے نزدیک ان کی توبہ کی قبولیت یقینی ہے،لیکن مجموعہ سے منقول حکمِ شرعی اس کے مخالف ہے اور مجھ پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ درست یہی ہے۔

بہر نہج بصورتِ سلطنت اسلامیہ اور جاری ہونے احکامِ اسلام کے اگر ایسے لوگ توبہ نہ کریں باتفاق واجب القتل ہیں، اور اگر توبہ کرلیں اور اپنے اقوالِ کفریہ سے رجوع کرلیں بطریقِ حد بعد توبہ ان کے قتل میں اختلاف ہے اور قولِ راجح علامہ شامی کے نزدیک عدمِ قتل ہے۔ جب وہ توبہ کرلیں مگر قولِ فیصل اور صحیح یہ ہے کہ بعد توبہ اگر آثارِ استقامت علی التوبہ: ان سے ظاہر ہوں قتل نہ کئے جائیں اور اگر توبہ بطریقِ فریب و مکر اُن کے افعال و اقوال سے ظاہر ہوں تو حاکمِ اسلام پر لازم ہے کہ ضرور ایسے لوگوں کو قتل کردیں۔

چنانچہ علامہ شامیؒ: عقود الدریہ: جلد 1: صفحہ 104: پر تحریر فرماتے ہیں کہ: علامہ ابوسعودؒ نے اس مسئلہ کا جواب دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ اختلافی ہے، راہِ خدا تعالیٰ میں جہاد کرنے والے سلطان خان بن سلیم خان کے سامنے دو اقوال کے درمیان تطبیق اور اہلِ ایمان کی رعایت کیلئے یہ مسئلہ پیش کیا گیا (تو یہ فیصلہ کیا گیا) کہ بہتر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بُرا بھلا کہنے کے بعد توبہ کرنے والے شخص کے حال کو دیکھا جائے، اگر اس کی جانب توبہ کی درستی، اسلام کی خوبی اور حال کی بہتری معلوم ہوتی ہو تو قبولِ توبہ میں احناف کے قول پر عمل کیا جائے اور اس کی تادیب کیلئے تعزیر اور قید پر اکتفا کیا جائے اور اگر اس سے بہتری مفہوم نہ ہوتی ہو تو دیگر ائمہ کے مذہب پر عمل کیا جائے۔ لہٰذا اس کی توبہ پر اعتماد نہ کیا جائے اور اسے حد کے طور پر قتل کیا جائے۔ لہٰذا سلطانِ مذکور نے اپنے ممالک کے تمام قاضیوں کو حکم دیا کہ آج کے بعد اس تطبیق کے مطابق عمل کیا جائے، کیونکہ اس میں اسلام کا نفع اور کفر کا خاتمہ ہے۔

**الحاصل**..... اس زمانہ میں، خصوصاً ہند میں، نہ حاکمِ شرع ہے اور نہ جمیع احکامِ اسلام جاری ہے۔ ضروری ہے کہ اس قسم کے لوگ خصوصاً قائلِ اقوالِ مذکورہ اور اس کے معتقدین اگر وہ اپنے عقائد فاسدہ مکفرہ سے توبہ نہ کریں، اور ان کے نکاح میں جو اہلِ سنت اپنی بیٹیوں کو دے چکے ہیں، ان سے بذریعہ عدالت ضرور جدا کریں، اس واسطے کہ بعد مرتد ہوجانے کے نکاح مرتد قائم نہیں رہتا۔ لہٰذا اگر وہ توبہ کرے، از سرِ نو پھر تجدید نکاح کرلی جائے، اور اگر وہ توبہ سے انکار کرے تو شرعاً عورت کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرلے۔

:عقد الدریہ: جلد 1: صفحہ 100 میں ہے کہ: اگر کوئی شخص مرتد ہوجائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہوجاتی ہے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس کے نکاح کی تجدید کی جائے گی، ارتداد سے فی الفور نکاح فسخ ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اس بارے میں قاضی کے فیصلہ کی ضرورت نہیں ہے، اور نہ ہی اس سے طلاقوں کی تعداد میں کمی واقع ہوتی ہے۔

ورنہ بعد ارتداد جو وطی واقع ہوگی اس کا حکم زنا کا ہے، اور اس سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ ولد الزنا ہوگی۔ چنانچہ

:عقود الدریہ فی تنقیح فتاوی حمدیہ: جلد 1: صفحہ 101: میں ہے:

ارتداد اور اس کے بعد ایمان قبول کے درمیان ،یعنی کلمۂ کفر بولنے کے بعد تجدید نکاح سے قبل وطی کے ساتھ جو اولاد ہوگی ولد الزنا ہوگی ۔اگر عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھے یہ اس کیلئے کافی نہیں ہے ۔جب تک اپنے کلمۂ کفر سے رجوع نہ کرے ،کیونکہ عادت کے اعتبار سے کلمہ شہادت پڑھنے سے کفر مرتفع نہیں ہوتا ،اسے کفر سے توبہ اور رجوع کا حکم دیا جائے گا،اس کے بعد تجدید نکاح کی جائے گی ۔

اور ظاہر ہے کہ مرتد کا قبلِ ارتداد جو نکاح تھا وہ ہی باقی نہیں رہتا پھر بعد ارتداد جب تک صدقِ دل سے توبہ نہ کرے اور یقینی طور سے بقرائنِ معتبرہ اس کی سچی توبہ ظاہر نہ ہوجائے مسلمان عورت کا اس کے ساتھ کب نکاح ہوسکتا ہے ۔اور اس کو بیٹی دینا اور اپنی بہن ،بیٹی کا اس کے ساتھ نکاح کرنا :بعینہٖ :ایسا ہے جیسے کہ گبر یا ہندو یا یہودی یا نصرانی کے ساتھ نکاح کردیا جائے ۔اور ایسے شخص کے ساتھ نکاح کردینے والے اگر ان کو اچھا سمجھ کر ان کے ساتھ نکاح کردیں وہ خود مرتد ہیں ،ورنہ قیامت تک ان غریب عورتوں کے زنا کا عذاب ان کے ورثہ کی گردن پر رہے گا ۔اور اگر بوجہ نکاح وہ عورت بھی مرتدہ ہوگئی تو اس کے عذاب ارتداد میں وہ ورثہ بھی ضرور معذب ہوں گے ۔

جو ان اقوالِ مکفرہ کا مصدق ہے وہ کافر ہے ۔اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتۂ زوجیت جائز نہیں ،اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوالِ کفریہ کی تصدیق کرنا موجب افتراق ہے ۔

معتقد ان اقوال کا اور راوی اور قائل ان اقوال کا کافر مطلق ہے ۔اس کے کفر میں کچھ شک نہیں ۔اور ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں ۔اگر کرے بھی قابل واسطے افتراق کے ہے ۔

(فتاوی دیداریہ:ج1:ص636)

## تعزیہ میں چندہ دینے والے کی امامت:

تعزیہ میں چندہ دینے والا اگر ثواب سمجھ کر چندہ دیتا ہے تو بدعتی ہے اور بدعتی کا امام بنانا سخت تر مکروہ ہے ،سو اس واسطے کہ بدعت مخلِ فسق و فجور سے بہت ہی بدتر ہے ۔

:غنیۃ المستعلی شرح منیۃ المصلی: میں ہے کہ :بدعتی کو امامت کیلئے آگے کھڑا کرنا بھی مکروہ ہے ،کیونکہ وہ اعتقاد کے اعتبار سے فاسق ہے اور یہ عمل کے اعتبار سے فسق سے زیادہ سخت ہے ،کیونکہ عمل کے لحاظ سے فاسق اپنے فاسق ہونے کا اعتراف کرتا ہے اور ڈرتا رہتا ہے کہ استغفار کرے جبکہ بدعتی کا حال اس کے خلاف ہے ۔

:در مختار مع ردالمحتار: میں ہے کہ :جو نماز کراہتِ تحریمہ کے ساتھ ادا کی جاوے اس کا پھیرنا واجب

ہے۔ چنانچہ شامی کے اسی صفحہ پر مذکور ہے کہ: حق یہ ہے کہ اس بارے میں تفصیل ہے، اگر کراہت تحریمی ہے تو اعادہ واجب ہے اور اگر کراہت تنزیہی ہے تو مستحب ہے۔ (فتاوی دیداریہ: ج1: ص133)

## غیر مسلموں کے تہواروں میں مسلمان کی شرکت اور چندہ:

**سوال:** ہولی کے دن چندہ کر کے جلسہ کرنا اور ہنود سے چندہ لینا اور کھانا وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر دوسرے روز کرے تو کیا حکم ہے؟ مگر ہنود کھانے میں شرکت نہیں کریں گے۔ جلسہ میں وعظ میں ہمارے افراد سے کرایا جائے۔

**جواب:** غیر مذہب کے تہوار ہولی، دوالی وغیرہ میں تعظیم و خوشی کرنا مسلمان کو منع ہے، کیونکہ شبہ اور شرکت گناہ میں لازم آتی ہے۔ اور بطور خود چندہ کرنا، سیر و شکار نہیں اور اہل ہنود کو چندہ میں شریک کرنا اور ان کو کھانے میں شریک کرنا خلاف اخلاق ہے۔ حدیث شریف میں ہے: لا یاکل طعامک الا تقی: یعنی اپنا کھانا نیک کو کھلاوے۔ اور خود بھی کھانا نیک مرد کا کھائے اور حالت بے اختیاری اس سے مستثنیٰ ہے۔ لہذا سیر اور کھانا اور وعظ یہ سب امر، ہولی اور غیر ہولی (ہندوؤں کے تہوار) سب میں مسلمانوں کو جائز نہیں، صرف تشبہ ہنود کے باعث منع ہے۔

(فتاوی دیداریہ: ج1: ص671)

## بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا:

**سوال:** اگر بدعتی کے پیچھے نماز پڑھے تو اسی وقت اعادہ کرے یا گھر پر جا کر یا نہیں؟

**جواب:** بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ حدیث شریف میں ہے: من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام: جس نے کسی بدعتی کی عزت و توقیر کی اس نے اسلام کو گرانے پر اعانت کی۔ لہذا نماز کو اسی وقت اعادہ کرے، اور اگر خوف فساد کا ہو تو گھر پر اعادہ کرے۔

(فتاوی دیداریہ: ج1: ص119)

# شیخ الحدیث، فقیہ اعظم، مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ النعیمی القادری کا فتوی

## (بانی دارالعلوم فریدیہ بصیرپور)

### شیعوں کے مجالس میں شرکت کرنا:

**سوال:** شیعوں کے جلسوں میں جانا کیسا ہے؟

**جواب:** اجلاس ابتداع وارتداد میں بحالتِ اختیار دیدہ ودانستہ شریک ہونا حرامِ محض وناروا ہے، آیت کریمہ: فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظٰلمین، وغیرہا آیاتِ متکاثرہ واحادیثِ متوافرہ کا یہی تاکیدی تقاضا ہے، جس پر ائمہ سلف وخلف کا اطباقِ قولی وعملی ہے۔ (فتاوی نوریہ: ج 1: ص 311)

### گستاخِ صحابہؓ کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

**سوال:** جو شخص سیدنا حضرت علیؓ کو سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ وسیدنا حضرت فاروق اعظمؓ سے بالکل افضل سمجھے، وہ سنی ہوسکتا ہے؟ کیا اس کی اقتداء میں نماز جائز ہے؟

جوشخص سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کوواجب الاحترام نہ مانے بلکہ آپؓ کی شان میں گستاخی کرے اور فاسق کہے(معاذاللّٰہ) کیاوہ سنی ہے اور کیااس کے پیچھے سنی کی نماز جائز ہے؟

**جــــواب**: اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ اظہر من الشمس ہے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ بعد الانبیاء والرسل علیہم السلام افضل البشر ہیں،اوراسی طرح سیدنا حضرت امیر معاویہؓ صحابی اور واجب الاحترام ہیں۔ لہذا ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمہ اور واجب الاعادہ ہے۔(فتاوی نوریہ:ج1:ص319)

## خلفائے ثلاثہؓ کی صحابیت اور خلافت کے منکر کو قربانی میں شریک کرنا:

**ســــوال**: اگر کوئی شخص برملا کہے کہ میں صحابہ ثلاثہؓ کی خلافت کا سرے سے منکر ہوں اور ان کی صحابیت کا قائل نہیں،تو ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر؟اوراس کے ساتھ اہل سنت حنفی افراد کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

**جــــواب**: یہ مسائل علمائے اہل حق نے آفتاب سے بھی زیادہ واضح فرمادیئے ہیں۔خلافت کا سرے سے انکار آفتاب نصف النہار کا انکار ہے،اوران حضراتؓ کی صحابیت کا قائل نہ ہونا ایمان بالقرآن سے فرار ہے،ایسے کے ساتھ قربانی محض بے کار ہے۔(فتاوی نوریہ:ج5:ص148)

## جوشخص کہے کہ قرآن کریم کی ترتیب حضرت عثمان غنیؓ نے غلط دی ہے،اس کے پیچھے نماز پڑھنا:

**سوال**: مولانا صاحب نے دورانِ جماعت قرآن پاک کی ترتیب غلط پڑھی اور مقتدیوں نے جماعت کے بعد مولانا صاحب سے پوچھا کہ آپ نے سورتوں کی ترتیب توڑ دی ہے؟تو مولانا صاحب نے جواب دیا کہ موجودہ قرآن پاک کی ترتیب حضرت عثمان غنیؓ نے دی ہے،غلط ہے۔کیابقول مولانا صاحب کےغلط ہے یا کہ نہیں؟

**جــواب**: قرآن پاک کی ترتیب کسی کی خودساختہ نہیں بلکہ عنداللہ ہی یہی ہے اور لوح محفوظ پر بھی اسی طرح ہے،وہ خودساختہ امام جاہل یا بدمذہب ہے،اس کا کہنا غلط ہے،اس کا کوئی اعتبار نہیں۔خود قرآن کریم میں اللہ تعالی جل شانہ کاارشاد ہے:انّانحن نزّلنا الذّکر وانّا لہ لحٰفظون:نیز ارشاد ہے:لایأتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ،تنزیل مّن حکیم حمید:

اِن آیات سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہورہا ہے کہ قرآن کریم تغیر وبدل سے محفوظ ہے۔تمام تفاسیر

وضاحت سے بیان کر رہی ہیں، قرآن کریم کی ترتیب صحابہ کرامؓ نے حضور اکرم ﷺ کی ہدایت سے فرمائی ہے جو ہدایتِ رب العالمین سے ہے۔ دنیا بھر میں قرآن کریم کے لاکھوں نسخے ہر ملک میں اسی ترتیب سے ہیں، جاہل ملا اپنی غلطی نہیں تسلیم کرتا بلکہ حضرت عثمان غنیؓ پر تہمت لگاتا ہے، حالانکہ ان کی ترتیب باتفاقِ صحابہ کرامؓ ہے۔

بہر حال یہ نہایت مدلل مختصر فتوی لکھ دیا ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہ شبہات سے بچائے اور بے دینوں سے پناہ دے۔ قرآن کریم پر اعتبار نہ ہو تو ایمان ہی نہیں، ایسے کے پیچھے نماز جائز نہیں، توبہ کریں اور آئندہ اس کے پیچھے نماز سے بچیں۔ (فتاوی نوریہ: ج 5: ص 393)

# فقیہہ الہند، حضرت مولانا محمد مسعود شاہ محدث دہلوی کا فتوی

## اہل تشیع کے ساتھ مواکلت ومشاربت ومناکحت ومصاحبت، اور اہل سنت والجماعت کی مسجدوں میں ان لوگوں کا مجتمع ہونا اور وعظ کہنے کیلئے چھوڑنا:

**سوال**: 1.....اہل تشیع کے ساتھ اہل سنت والجماعت کو مواکلت ومشاربت ومناکحت ومصاحبت چاہئے یا نہیں؟

2.....اہل سنت والجماعت کی مسجدوں میں ان لوگوں کو نماز پڑھنے کے لئے آنے دینا چاہئے یا نہیں؟

3.....اہل سنت والجماعت کی مسجدوں میں ان لوگوں کا مجتمع ہونا واسطے سویم وچہلم کے، موافق مذہب اپنے کے، اور وعظ کہنا حسب مذہب اپنے کے چاہئے یا نہیں؟

**جواب**: اگر چہ بوجہ اہل کتاب ہونے کے مواکلت ومشاربت ومناکحت، سوا دختر دینے کے، ہمراہ اہل تشیع جائز ہو سکتے ہیں ولیکن چونکہ اہل تشیع قاذف حضرت عائشہ صدیقہؓ اور ساب شیخینؓ ہیں کہ موجب طعن اور انحراف آیات قرآنی کا ہے اور بہ نسبت قرآن الہی کے قرآن عثمانی کہتے ہیں اور اس میں حشو اور عدم ارتباط اور تکرار اور تناقص پیدا کرتے ہیں، پس بنظر عمومیت آیت ہذا کے:

واذارایت (ایھاالمؤمنون) الّذین یخوضون (بالطعن والاستھزاء) فی اٰیاتنا (المنسوبۃالی مقام عظمتنافحقھا ان تعظم بمایناسب عظمتنا)فاعرض عنھم (بترك مصاحبتھم ومجالستھم لئلا یقع شیء من مطاعنھم بقلبك ولا یحضرہ الرد لاجتنابه

ببعض الاهوية اولقصوره علیٰ حضور المنکراذالم یقدر علیٰ دفعه مشارکة لصاحبه ) حتّٰی یخوضوافی حدیث غیره(ای غیرالخوض فی اٰیاتنا)وامّاینسینّک الشیطٰن(ای وان ینسینک الشیطان الامرمن وقوعها فجلست معهم فلاتواخذبه لٰکن اذا ذکرت) فلاتقعد(ای فلاتدم قعودك)بعدالذکری(المخرجة لقعودك عن حکم النسیان معهم بظلمهم بالطعن فی الکلام المعجزبمایتوهمون فیه من التناقض اوالحن او عدم الارتباط اوالحشووالتکرار مع ان الواجب عندرؤیته عجزهم عن مثله لفظاو معنا فمن قدر علیٰ مثل لفظه،الخ:فالقعودمعهم قعود)مع القوم الظّٰلمین(انتهی مافی تبصیرالرحمن:

اہل تشیع سے مجالست اور مواکلت اور مشاربت اور مناکحت نہ چاہئے، کیونکہ بوجہ الصحبۃ تأثر شکوک دل میں پیدا ہوں گے خصوصاً اس وقت کہ بسبب شرم یا بجہت عدم علم جواب ان سے عاری ہو اور یہ امر مناکحت میں ضروری ہے۔ اصل علت عدم مجالست ومناکحت با اہل تشیع استہزاء فی الدین اور طعن اور تشنیع صحابہؓ ہے۔

:ثم بین هذه الاية ان اولٰئک المکذبین ان ضمواالیٰ کفرهم وتکذیبهم الاستهزاء بالدین والطعن فی الرسول فانه یجب الاحتراز عن مقارنتهم و ترك مجالستهم،انتهی مافی التفسیرالکبیر:

پس بالضرور اہل تشیع سے مجالست اور مناکحت وغیرہ نہ چاہئے اور نہ ان کی رسومات بدعیہ اور وعظ مسجد میں کہنے کی اجازت دینی چاہئے کہ حدیث شریف میں آیا ہے:الوحدة خیرمن المجلس السوء:

(فتاوی مسعودی:ج:ص430)

## تعزیہ بنانے اور اس میں اعانت کرنے اور اس کے بنانے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

**سوال:** تعزیہ بنانا اور اس کے بنانے میں اعانت کرنی اور اس کی پرستش کرنی اور یہ اعتقاد رکھنا کہ ہم تعزیہ نہ بنادیں گے تو حضرت حسینؓ ہم سے ناراض ہوں گے اور ایذاء رسانی کریں گے، کیسا ہے؟ اور اس اعتقاد رکھنے والوں کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** بصورتِ مندرجہ تعزیہ بنانا اور اعانت کرنا اور اس کو پوجنا، یہ سب اُمور شرک ہیں اور یہ اعتقاد کہ

بحالت نہ بنانے تعزیہ کے حضرت حسینؓ ناراض ہوں گے،عین شرک اور کفر ہے،اور ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔(فتاوی مسعودی:ص83)

## سنی عورت کا نکاح شیعہ مرد کے ساتھ کرنے،ان کے جنازہ پر جانے،ان سے خلط ملط رکھنے،ان کی مجالس میں شریک ہونے،ان سے معاملات کرنے،ان سے مواکلت ومشاربت کرنے،ان سے خلط ملط رکھنے کا حکم:

**سوال**: رفضہ خفصہ شیعہ تبرائی سے باہم مواکلت ومشاربت کرنی اور ان سے خلط ملط رکھنا اہل سنت کو اور ان کا ممد ومعاون ہونا کسی کام میں اور ان سے رشتہ کرنا درست ہے یا نہیں؟اور اہل سنت کو ان لوگوں سے معاملہ کرنا چاہئے یا نہیں؟

**جواب**: اہل شیعہ تبرائی سے مشاربت ومواکلت کرنی اور خلط ملط ان سے کرنا اہل سنت والجماعت کو جائز نہیں ہے،کیونکہ شیعہ بسبب حضرت عائشہ صدیقہؓ کے مکذب آیات قرآن ہے جو کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان براءت میں نازل ہوئی ہیں اور یہ امر موجب تکفیر اور استہزاء فی الدین اور طعن فی الرسول ہے۔ایسے شخصوں کی نسبت اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ مل کے مجلس نہ کرو اور جس مجلس میں یہ اقوال ہوں اس مجلس سے اُٹھ جانا لازم ہے۔

:واذارایت الّذین یخوضون فی اٰیاتنافاعرض عنهم حتّٰی یخوضوافی حدیث غیره،وامّاینسینّک الشیطٰن فلاتقعدبعدالذکری مع القوم الظّٰلمین:

:ان اولئک المکذبین ان ضحواالیٰ کفرهم وتکذیبهم الاستهزاء بالدین والطعن فی الرسول فانه یجب الاحتراز عن مقارنتهم وترک مجالستهم:

:ونقل الواحدی ان المشرکین کانوااذاجالسواالمؤمنین وقعوافی رسول اللّٰهﷺ والقرآن فشتمواواستهزءوا،فامرهم لایقعدوامعهم حتی یخوضوافی حدیث غیره ولفظ الخوض فی اللغة عبارة عن المفاوضة علیٰ وجه العبث واللعب،انتهی مافی التفسیرالکبیر:

اور دوسری آیت میں بھی یہی حکم ہے:وقدنزّل علیکم فی الکتاب ان اذاسمعتم اٰیات اللّٰه یکفربهاویستهزء بها فلاتقعدوامعهم حتّٰی یخوضوافی حدیث غیره انّکم اذامّثلهم:

پس ثابت ہوا کہ شیعہ کی محافل محرم میں اہل سنت والجماعت کو شامل ہونا موجب گناہ کبیرہ کا ہے، کیونکہ ان کی مجالس میں سب شیخینؓ اور قذف حضرت عائشہ صدیقہؓ ہوتا ہے اور فرق ظالمین میں بدعتی اور رفاسق اور کافر بھی داخل ہیں، ان سب کے ساتھ مواکلت اور مشاربت اور جلوس منع ہے۔

اہل تشیع بدعتی تو ظاہر ہیں اور رفاسق اور کافر بسبب سب شیخینؓ اور قذف عائشہ صدیقہؓ ہے۔ پس واجب ہوا اہل سنت والجماعت کو کہ ان کی مجالس اور رسم صحبت سے پرہیز کریں۔

تفسیر احمدی میں ہے: ان القوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق والکافر ،والقعود مع کلھم ممتنع:

چنانچہ فقہائے کرام نے جس دعوت میں کہ لہو ولعب ہو، اس میں شامل ہونے سے منع کیا ہے جبکہ اہل شیعہ تبرائی فاسق اور کافر ثابت ہوئے، اس لئے عورت سنیہ کا نکاح مرد شیعہ سے ناجائز ہے۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ شیعہ بسبب انکار صحابیت اور سب سیدنا صدیق اکبرؓ اور قذف عائشہ صدیقہؓ کافر ہیں۔ جیسا کہ شامی میں ہے:

:الرافضی ان کان ممن یعتقدالالوھیۃفی علیؓ اوان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی اوکان منکراصحبۃ الصدیقؓ اویقذف السیدۃ الصدیقۃؓ فھو کافر لمخالفۃ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ:

یعنی جو رافضی کہ حضرت علیؓ کو خدا جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی غلطی سے حضور اکرم ﷺ کے پاس لائے تھے (ورنہ مستحق حضرت علیؓ تھے) اور انکار صحابی ہونے سیدنا صدیق اکبرؓ کا کرتے ہیں اور تہمت حضرت عائشہ صدیقہؓ کو لگاتے ہیں، یہ سب کافر ہیں۔ جبکہ کافر ہوئے پس عورت سنیہ مومنہ کا نکاح مرد شیعہ کے ساتھ ناجائز ہوا۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس قسم کے مبتدعین کے سلام کا جواب نہ دیا: عن نافع ان رجلااتی ابن عمرؓفقال ان فلانایقرء علیک السلام فقال انہ بلغنی انہ قداحدث فان کان قداحدث فلا تقرنہ منی السلام: یعنی جو شخص کہ تکذیب کرے اور نئی چیز پیدا کرے اس کو جواب سلام بھی دینا نہ چاہئے کجا کہ مشارکت کسی امر میں :فانہ مبتدع لایستحق جواب السلام ولوکان من اھل الاسلام:

اور شیعہ تبرائی اور قاذف مثل قدریہ کے ہیں کیونکہ قدریہ منکر قدر ہیں اور مکذب نصوص واردہ بقدر ہیں، اور

شیعہ مکذب نصوص براءت حضرت عائشہ صدیقہؓ ومنکر صحبیت سیدنا صدیق اکبرؓ، پس تکذیب نصوص مساوی ہیں اور قدریہ کی شان میں احادیث وارد ہوئی ہیں، ان سے نہ ملو اور بیمار پرسی ان کی نہ کرو اوران کے جنازہ پر نہ جاؤ، اسی طرح اہل شیعہ سے معاملہ کرنا چاہئے کہ ان کے جنازہ پر نہ جانا چاہئے اور ان سے خلط ملط نہ رکھنا چاہئے اور شادی آپس میں نہ کرنا چاہئے اور نہ ان کی مجالس میں شریک ہونا چاہئے۔

:عن ابن عمرؓ قال:قال رسول اللهﷺ القدرية مجوس هذه الامة ان مرضوا فلاتعودوهم وان ماتوافلاتشهدوهم:

:وعن عمرؓ قال:قال رسول اللهﷺ لاتجالسوااهل القدرولاتفاتحوهم:

(فتاوی مسعودی:ص432)

# صاحبزادہ اقتدار احمد خان بدایونی نعیمی کا فتوی

## شیعہ تبرائی کا نماز جنازہ پڑھنے اور ایسے شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانے والے کی امامت کا حکم:

**سوال:** ہمارے گاؤں میں امام صاحب نے ایک شیعہ آدمی کا جنازہ پڑھایا، جب اہل سنت لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو اس نے جواباً کہا کہ میں نے اس لئے جنازہ پڑھایا تا کہ کوئی شیعہ امام اس بستی میں قدم نہ رکھے۔ اب تک صرف دو گھر شیعوں کے ہیں، اگر میں ان کا جنازہ نہ پڑھاؤں، تو وہ کوئی اپنا امام لے آئیں گے اور اس طرح ہمارے گاؤں میں ایک نیا فتنہ شروع ہو جائے گا، جس سے یہ بھی خطرہ ہے کہ کہیں شیعہ زیادہ نہ ہو جائیں۔ اور ان کی دلچسپ اور مزیدار رسموں سے ہماری بستی کا نوجوان طبقہ متاثر ہو کر زیادہ مائل بہ شیعہ نہ ہو جائے۔

فرمایا جائے کہ کیا قانون شریعت میں اس کا یہ کہنا درست ہے؟ اور سنی عالم ایسی صورت میں شیعہ لوگوں کا جنازہ پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ اور ایسے امام کے پیچھے کسی اہل سنت کی نماز جائز ہے؟

**جواب:** فی زمانہ ہمارے علاقوں میں دو قسم کے شیعہ رہتے ہیں۔ (1) شیعہ تبرائی۔ (2) شیعہ تفضیلی۔

تبرائی شیعہ کے عقائد سراسر اسلام کے خلاف ہیں، اور وہ شرعاً اسلام سے خارج ہیں۔ ان کے عقائد میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

1.... قرآن کریم متواترہ موجودہ درست نہیں، اس میں کچھ آیتیں بعد کی مخلوط ہیں۔ (معاذاللہ)

2.... حضرت علیؓ نبی کریم ﷺ سے افضل ہیں۔ (معاذاللہ)

3....خلافت صدیقیؓ غلط ہے۔(معاذاللّٰہ)

4....حضرت علیؓ رب ہے۔(معاذاللّٰہ)

یہ تمام عقائد مندرجہ بالا شیعہ کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔ان لوگوں کی ہمارے علاقوں میں دیگر شیعہ کے مقابل کثرت ہے۔

## تفضیلی شیعہ کے عقائددرج ذیل ھیں:

1.... یزید کافر ہے۔

2.... حضرت علیؓ سب صحابہؓ سے افضل ہیں۔یہاں تک کہ سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ سے بھی۔

3....ابو طالبؓ تمام صحابہؓ کی طرح کھلم کھلا ظاہراً مکمل طور پر شرعی مسلمان اور مومن ہے۔

4....حضرت فاطمہؓ کا درجہ تمام ازواج مطہراتؓ خصوصاً حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ امہات المومنینؓ سے افضل ہیں۔ان عقائد کو تفضیلی شیعہ نے اپنی کتب میں شائع کئے ہیں۔

ان میں بعض شیعہ اپنے کو شیعہ نہیں کہتے بلکہ اہل سنت کہلوانا پسند کرتے ہیں، حالانکہ یہ تمام عقائد اہل سنت کے خلاف ہیں، خاص طور پر ابو طالب شرعاً عندالناس کافر اور عنداللہ ساتر ہیں۔ان کو مومن کہنا ثابت نہیں۔

تفضیلی شیعہ شرعی فتویٰ کے لحاظ سے مسلمان ہیں،ان کا نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے،اہل سنت کا امام ان کا جنازہ پڑھا سکتا ہے،لیکن تبرائی شیعہ اور یہی لوگ شیعہ معروف ہے،جب مطلقاً لفظ شیعہ بولا جائے تو یہی لوگ مراد ہوتے ہیں۔ان کا نماز جنازہ پڑھانا مسلمان اہل سنت کو قطعاً حرام ہے،کیونکہ یہ لوگ شرعی طور پر اسلام سے خارج ہیں۔چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہیں:

:الرافضی اذاکان یسب الشیخینؓ ویلعنھما والعیاذباللّٰہ فھو کافروان کان یفضل علیا کرم اللّٰہ وجھہ علیٰ ابی بکرؓ لایکون کافراالاانہ مبتدع:

اس عبارت معتبرہ سے دونوں مذکورہ بالا فرقوں کا حکم معلوم ہوگیا۔اور کافر اسلام سے خارج شخص کا نماز جنازہ پڑھنا حکم قرآنی کے مطابق سخت ترین گناہ کبیرہ ہے اور اس کو جائز سمجھ کر پڑھنا خود پڑھنے والے کو کافر بنادیتا ہے۔چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:ولاتصلّ علیٰ احدمّنھم مّات ابداوّ لاتقم علیٰ قبرہ:یعنی اے مسلمانو! کافر انسان کا جنازہ نماز بھی نہ پڑھو اور نہ ہی ان کی قبر پر جاؤ۔

سوالِ مذکورہ میں چونکہ لفظِ شیعہ مطلقہ معروفہ ہے اس لئے بھی اور سوال کے روشِ کلام سے بھی ظاہر ہے کہ شیعہ

سے فرقۂ اولیٰ تبرائی ہی مراد ہے۔

لہذا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ ان کا جنازہ پڑھے یا پڑھائے۔ جو اِن کو مسلمان سمجھ کر جنازہ پڑھے یا پڑھائے وہ تو خود بھی کافر متصور ہوگا۔ کیونکہ نصوص قطعیہ کا منکر ہوگا۔ ہاں اگر نادانی یا غلط فہمی کی بنا پر یا اپنے خیال میں کسی بڑے فتنہ سے بچنے کیلئے ایسی نازیبا حرکت کرلی ہے، جیسا کہ مذکورہ فی السوال امام نے عذر پیش کیا، تو وہ اگر چہ شرعاً اتنا بڑا مجرم تو نہ بنے گا، مگر مسئلہ جاننے کے بعد آئندہ ایسا جنازہ پڑھنے سے احتراز لازم وواجب ہے۔ اب اگر وہ پھر امام اسی عذر بے ہودہ کو مدنظر رکھ کر کسی تبرائی شیعہ کا جنازہ پڑھاتا ہے تو گویا کہ وہ میلانِ قلبی میں مائل بہ رفض ہے، اور شرعاً سخت ترین مجرم۔ ایسے امام کو ایسی صورت میں اہل سنت کے آگے امام بننے کا حق نہیں، اور نہ کسی مسلمان کی نماز پھر جائز ہوگی۔ اس لئے کہ امام مذکور کا پیش کردہ عذر شرعاً قطعاً معتبر نہیں، چند وجوہات سے جو کہ درج ذیل ہیں:

1.....سب کچھ تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے۔

2.....اس فتنے کو روکنے کے اور ذرائع بھی ہوسکتے ہیں۔

3.....ہر شخص اپنے اعمال کا اختیاری جواب دہ ہے، جن خرابیوں کو دُور کرنا انسان کی ہمت سے باہر ہے، کل قیامت میں اس پر پکڑ نہ ہوگی۔

4.....اگر اس بستی میں اس فتنۂ رفض کا ہونا مقدر ہے تو کسی بھی حیلے سے روکا نہیں جاسکتا۔

5.....اگر ایسا امام مرجائے یا خود شیعہ اس سے متنفر ہوجائیں، یا میرے اس فتوے پر عمل نہ کرنے کی بنا پر اس امام کو خود مسلمان ہی نکال دیں تب کس طرح یہ اس فتنے کو روکے گا۔

لہذا فتویٰ شرعی سے حکم نافذ کیا جاتا ہے کہ خبردار! آئندہ امام کسی شیعہ تبرائی کا جنازہ ہرگز ہرگز نہ پڑھائے، اور سب مقتدیوں کے سامنے اپنے رب کریم کے حضور سچی توبہ کرے، اس خیالی عذر کی بنا پر اپنے دین وایمان کو خراب نہ کرے۔(فتاوی نعیمیہ:ج1:ص93)

## گیارہویں شریف کا کھانا شیعہ ملنگوں کو دینا:

**سوال:** گیارہویں شریف کا کھانا یا پیسہ شیعہ سادات اور ملنگوں کو دینا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا حق ہے۔ ہمارے بہت سے سنی حضرات اُن شیعہ ملنگوں کو گیارہوں شریف کا جمع شدہ چندہ، بکرا اور کپڑے اُن کے اِس طرح کہنے کی وجہ سے دیتے ہیں۔

**جــواب:** گیارہویں شریف اور دیگر نیاز و فاتحہ کے کھانے کے مصرف صرف مسلمان ہی کھا سکتے ہیں۔ ہر امیر غریب دینے والا اس کا تبرک فاتحہ شریف کے بعد ہر مسلمان کھا سکتا ہے۔

شیعہ ملنگ مسلمان ہی نہیں ہیں تو سیّد کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اُن کو کسی قسم کی نیاز یا فاتحہ کی چیزیں نہ دی جائیں۔ یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں۔ اور غیر مسلم کو نہ صدقہ نفلی جائز نہ نیاز جائز ہے۔

حیرت ہے کہ شیعہ لوگ حضور سرکار بغداد کو بُرا بھلا بھی کہتے ہیں۔ اور اُن کے نام کی گیارہوں شریف بھی کھا لیتے ہیں۔ اور افسوس ہے اُن سنیوں کی بے وقوفی پر جو حضور غوثِ پاک کے نام کی چیزیں آپ کے دشمنوں کو دیتے ہیں۔ (فتاوی نعیمیہ: ج1: ص304)

## شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا اور اُن کو مسلمانوں کے مساجد میں امام بنانا:

**سـوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ آج کل کے دور میں جو سب سے بڑی مشکل ہم جیسے عام ناواقف مسلمانوں کو درپیش ہے، وہ جہالت کی نماز ہے۔

جماعت کی اہمیت تو ہم کو معلوم ہے کہ بعض کے نزدیک واجب ہے اور اکثر علمائے عظام کے نزدیک سنت موکدہ ہے، جن کا تارک سخت گنہگار ہے، ہم یہ سب سمجھتے ہیں مگر مصیبت یہ ہے کہ جس مسجد میں بھی جاؤں وہاں کے امام مسجد میں بعض ایسے شرعی نقص نکل آتے ہیں جن کے متعلق بزرگ علماء سے سنتے چلے آئے ہیں کہ یہ کام گناہ اور فسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز منع ہے، اس لئے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ کر دل مطمئن نہیں ہوتا، اس سے تو بہتر ہے کہ علیحدہ ہی نماز پڑھ لی جائے۔

لہذا آپ سے درخواست ہے کہ آج کل کس امام کے پیچھے نماز ہوتی ہے اور کس کے پیچھے نہیں ہوتی؟ تاکہ سفر وحضر میں واقف وناواقف شخص کے پیچھے نماز پڑھنے میں احتیاط کرتے ہوئے اپنی نماز بچائی جائے۔

**جــواب:** آپ کا یہ سوال اور استفتاء اگر چہ مختصر ہے مگر انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اور یہ آپ کی خوش نصیبی ہے کہ آپ نے نماز کی اہمیت کو سمجھا ہے اور اس پر توجہ دی ہے ورنہ بہت سے معتبر قسم کے لوگ بھی اس بات پر توجہ نہیں کرتے اور نا قابلِ امامت شخص کے پیچھے بے دھڑک اقتداء کر لیتے ہیں اور اپنی نمازوں کو تباہ کر ڈالتے ہیں۔

خیال رہے کہ قانونِ شریعت کے مطابق تمام عباداتِ الٰہیہ میں روزِ اوّل سے صرف نماز ہی وہ عبادت ہے جو بیشمار پابندیوں اور قیود وشرائط کے ساتھ مضبوطی سے بندھی ہوئی ہے۔ نمازی سے لے کر جگہ، وقت، سمت، یہاں تک کہ

ہاتھ پاؤں بھی سب کچھ شرعی قوانین میں جکڑا ہوا ہے۔ جب بدن، جگہ، لباس وغیرہ میں اتنی شدید پابندیاں ہیں کہ ذرا سی کسی جگہ غلطی یا کمی رہے گی تو نماز سرے سے نہ ہوگی، تو بھلا امامت میں آزادی اور آزاد خیالی کس طرح ہوسکتی ہے؟ یہ کیسے ہوسکتا کہ ہر کس وناکس کے پیچھے پڑھ لی جائے اور پھر خوش ہوتے پھریں کہ ہم نے نماز پڑھ لی۔

نماز کی اہمیت اس سے بڑی اور کیا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے مصلے کی شان وشوکت ظاہر فرمانے کیلئے خود اپنے ذاتی انتخاب سے اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھیجا اور امامتِ نماز ان کے سپرد فرمائی اور اپنے بعد پیارے حضور اقدس ﷺ نے مصلے کو خالی نہ چھوڑا بلکہ اپنے انتخاب سے مصلہ سیدنا صدیق اکبرؓ کے سپرد فرمایا۔ یہ تو موجودہ دور میں ایک بیماری پیدا ہوگئی ہے کہ نماز اور اس کی امامت کو ہی عوام الناس مسلمانوں نے انتہائی غیر اہم سمجھ لیا ہے۔

سیاسی لیڈروں اور سیاست میں مشغول علماء کو بھی چاہئے کہ اپنے سیاسی اتحاد سے نماز کی اقتدا کو ایک دم علیحدہ رکھیں، بلکہ اتحاد کرتے وقت اس چیز کا تذکرہ علی الاعلان کردیں کہ نماز خالصتاً اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ہے اس لئے یہ اتحاد نماز کی اقتدا یا امامت کے لئے نہیں ہوسکتا، نماز ہم اپنے ہی ہم عقیدہ اور باشرع آدمی کے پیچھے پڑھیں گے۔

یہ ٹھیک ہے کہ نماز کی جماعت اتحاد المسلمین کا اعلیٰ نشان ہے مگر اس کیلئے صرف جسمانی اور زبانی اتحاد کافی نہیں بلکہ ہم عقیدہ قلبی اور شریعت کی پابندیوں کا اتحاد بھی ضروری ہے۔

سیاسی ضرورت بدلتی رہتی ہے مگر نماز اور اس کی شرعی پابندیاں تو الٰہی قانون ہے اس کی حفاظت تو ہر مسلمان کا عملی وشرعی فریضہ ہے۔ جس طرح کسی بے وضو کے پیچھے ہم نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ جگری دوست یا سگا ہو، اسی طرح کسی بدعقیدہ کے پیچھے بھی ہم نماز نہیں پڑھ سکتے، اگرچہ اتحاد ویکجہتی کے وعدوں میں ہم نوالہ وہم پیالہ ہو۔

اس تمہید کے بعد ہم تمام اہل سنت کیلئے اُن لوگوں کی مختصراً فہرست پیش کرتے ہیں جن کے پیچھے اہل سنت کے لئے نماز پڑھنا منع اور سنی مساجد میں ایسے لوگوں کو امام بنانا قطعاً ناجائز ونقصان دہ ہے۔

**اوّل**..... ہر قسم کے بدعقیدہ لوگوں کے پیچھے اہل سنت کی نماز پڑھنا منع ہے۔ مثلاً: شیعہ تبرائی، شیعہ تفصیلی اور اسماعیلی۔ بوہرہ فرقے والے، اثنا عشری نجفی، الخ۔ (فتاوی نعیمیہ: ج 3: ص 422)

# حضرت مولانا محمد امتیاز القادری کا فتوی

## شیعہ اور سنی کا اتحاد نا ممکن ہے:

**سوال**: کیا شیعہ اور سنی میں اتحاد ممکن ہے؟ اگر ہے تو اس کی کیا کیا صورتیں ہیں؟ اور اگر نہیں تو کیوں؟

**جواب**: شیعہ اور سنی میں اتحاد نا ممکن ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے چودہ سو سال پہلے فرمایا ہے کہ:

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملة و تفترق امتی علیٰ ثلٰث و سبعین ملة کلھم فی النار الا ملة واحدة: یعنی بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سب فرقے ناری دوزخی ہوں گے۔

بے شک زبانِ مصطفیٰ ﷺ ترجمانِ خدا تعالیٰ ہے: وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ: جب حضور اکرم ﷺ نے فرمادیا کہ میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے تو اب اس پر بند نہیں لگایا جا سکے گا۔ جو میرے آقا ﷺ نے فرمادیا وہ ہو کر رہے گا۔ یہ سب فرقے ایک ہونے کیلئے تھوڑے ہی پیدا ہوں گے۔ تہتر فرقوں میں صرف ایک ہی فرقہ جنتی ہوگا اور اس جنتی فرقہ میں دوسرے ناری و جہنمی فرقوں کے اتحاد کا تصور خیالِ خام ہے۔

آج کل کچھ لوگ کہتے ہیں کہ سب کو ایک ہونا چاہئے۔ ارے جب چودہ سو سال کا عرصہ ہو گیا نہیں ملے تو اب کیسے ملیں گے؟ حضور اکرم ﷺ کے عاشقوں اور حضور اکرم ﷺ کے دشمنوں کو ملایا نہیں جا سکتا۔ قرآن کریم ناطق ہے: ما کان اللّٰہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیه حتّٰی یمیز الخبیث من الطیّب:

پس ابراہیمیت سے نمرودیت ملایا نہیں جا سکتا، موسویت سے فرعونیت ملایا نہیں جا سکتا، مصطفویت سے بوجہلیت ملایا نہیں جا سکتا۔ یہ ہو سکتا ہے حق والے حق والوں سے مل جائیں، رسول والے رسول والوں سے مل جائیں، سنی

سنی سے مل جائیں۔سنی کو غیر سنی سے ملانے کی بات کرنا ایسے ہے جیسے کوئی اُجالے کو اندھیرے سے،دن کو رات سے، ایمان کو کفر سے،نور کو ظلمت سے،جنتی کو جہنمی سے،پاک حلوے کو گوبر سے ملانے کی نا کام کوشش کرے۔فرمان باری تعالیٰ ہے:لا یستوی اصحٰب النّار واصحٰب الجنّۃ،اصحٰب الجنّۃ ھم الفآئزون:

(فتاوی غوثیہ:ج1:ص38)

## قرآن کو چالیس پارے کہنے والوں سے میل جول رکھنا:

**سوال:** اگر کوئی شخص یہ کہے کہ قرآن شریف میں چالیس پارے ہیں،تو اس کے اُوپر شریعت کا کیا حکم ہے؟ اس کے گھر جانا،اس کے ساتھ میل جول رکھنا،اس کا جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

**جــواب:** صورت مسئولہ میں یہ من گھڑت باتیں ہیں،اس کی کوئی اصل نہیں،رافضی تو ویسے ہی کافر ومرتد ہے۔اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ قرآن مجید چالیس پارے ہیں وہ بھی کافر ومرتد ہے،جیسا کہ فتاوی شارح بخاری کتاب العقائد میں ہے کہ جس نے یہ کہا کہ قرآن چالیس پاروں میں ہے،دس پارے خاص لوگ جانتے ہیں وغیرہ وغیرہ تو ایسا شخص کافر ومرتد اسلام سے خارج ہے،ایسے شخص سے میل جول،سلام وکلام حرام وگناہ ہے،یہ سب جھوٹ اور فریب ہے۔لہذا ایسے انسان سے خود کو بھی دُور رکھیں تا کہ گمراہ نہ کردیں۔قال اللّٰہ تعالیٰ:واِمّا ینسینّک الشیطٰن فلاتقعدبعدالذکری مع القوم الظّٰلمین:(فتاوی غوثیہ:ج1:ص95)

## غیر مسلم کو نمستے یا نمسکار کرنا:

**سوال:** کسی غیر مسلم کو نمسکار یا نمستے کرنا کیسا ہے؟اگر غیر مسلم نمستے کرے تو کیا جواب دے؟

**جواب:** کافر کو بےضرورت:ابتدابالسلام:نا جائز ہے،نص علیہ فی الحدیث والفقہ:اور ہندوستان میں وہ طرق تحیت جاری ہے کہ بضرورت بھی انہیں سلام شرعی کرنے کی حاجت نہیں،مثلاً:لالہ صاحب،بابو صاحب،منشی صاحب،یا بے سر جھکائے سر پر ہاتھ رکھ لینا وغیرہ۔

کافر اگر بےلفظ سلام سلام کرے تو ایسے ہی الفاظ رائجہ جواب میں بس ہیں اور بلفظ سلام ابتدا کرے تو علماء فرماتے ہیں جواب میں:علیک:کہے،مگر یہ لفظ یہاں مخصوص باہل اسلام ٹھہرا ہوا ہے اور کافر بھی اسے جواب سلام نہ سمجھے گا بلکہ اپنے ساتھ استہزاء خیال کرے گا۔(فتاوی غوثیہ:ج1:ص34)

## کافر کے مجلسوں میں جانا اور وہاں بیٹھ کر گیتا سننا:

**سوال:** کافر کے مجلس میں بیٹھنا اور گیتا بھاگ وت سننا کیسا ہے؟ اور جو لوگ جا کر سنتے ہیں ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** ایسی مجلسوں میں مسلمانوں کو ہرگز شریک نہیں ہونا چاہئے مجمع کفار محلِ لعنت ہے خصوصاً ایسا مجمع جو اظہار و اعلانِ کفر کا ہو محلِ لعنت سے مسلمانوں کو یوں بھی بچنا ضروری ہے، بلکہ حضور مفتی اعظم ہند تو کفار میں بغرض تجارت جانے کو بھی منع کرتے ہیں، اگر جائے بھی تو اس سے علیحدہ رہے، اس کے مجلسوں میں جانا گیتا وغیرہ سننا جس میں نہ جانے کتنے کفریہ الفاظ ہے۔ حضور مفتی اعظم ہند نے میلوں کے بارے میں یہاں تک بیان فرمایا ہیں کہ اس سے اتنے دُور رہیں کہ ان کی باتوں کو نہ سن سکیں اور نہ دیکھ سکیں۔ اور اللہ تعالیٰ جل شانہ نے بھی قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: واما ینسینک الشیطٰن فلاتقعد بعدالذکریٰ مع القوم الظٰلمین:(فتاوی غوثیہ:ج1:ص 44)

## غیر مسلم سے جھاڑ پھونک کروانا:

**سوال:** زید ایک غیر مسلم سے جھاڑ پھونک کرواتا ہے، اسے جب منع کیا جائے تو کہتا ہے کہ اس میں میں نے خلافِ شرع کوئی بات نہیں دیکھی ہے۔ علمائے کرام یہ بتائیں کہ غیر مسلم کے پاس جھاڑ پھونک کروانا کیسا ہے؟ اور زید کے لئے کیا حکم ہے؟

**جواب:** واضح رہے کہ غیر مسلموں سے جھاڑ پھونک کرانا مطلقاً کفر نہیں ہے۔ اگر وہ اوجھا اپنی دیوی دیوتا کا نام لے کر جھاڑتا ہے اور اس کی دہائی دیتا ہے اور اس جھاڑ پھونک کرانے والے کے علم میں بھی ہے تو برضا بالکفر کفر: کے باعث یہ کفر ہوگا، اعلانیہ توبہ، تجدید ایمان اور شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح لازم ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے پھر بھی غیر مسلم کی جھاڑ پھونک کو صحت کا اعتقاد رکھنے کے باعث گنہگار گرفتار عذاب و مستوجب عقاب ہے، تو بہ و استغفار کرے۔
(فتاوی غوثیہ:ج1:ص 50)

## غیر مسلموں کے مورتی دہن کرنے والے جلوس میں شرکت کرنے کا حکم:

**سوال:** اگر کوئی شخص ہندوؤں کے مورتی بھسم (baasam) دہن کرنے (جلانے) کے جلوس میں شرکت کرے اور اپنے ماتھے پر جے شری رام یا پھر جے ماتا دی کا پٹہ باندھے اور مورتی بھسم کرنے جائے تو اس شخص پر

ازروئے شرع کیا حکم ہے؟

**جواب:** شخص مذکور اگر پہلے مسلمان تھا تو اب کافر و مرتد ہوگیا، کیونکہ اپنے سر پر (معاذ اللہ) جے شری رام، سری رام، جے ماتا دی، وغیرہ کا پٹہ باندھنا ضرور شعارِ کفر منافی اسلام ہے، جیسے زنار (جنیو) بلکہ اس سے زائد کہ وہ جسم سے جدا ایک ڈورا ہے جو اکثر کپڑوں کے نیچے چھپا رہتا ہے اور خاص بدن پر اور بدن میں بھی کہاں؟ چہرے پر، اور چہرے میں کس جگہ؟ ماتھے پر جو دُورہی سے کھلے حرفوں میں منہ لکھا ہوا دکھائی دے کہ یہ کفار کی علامت میں سے ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: من تشبّه بقوم فهو منهم. جو کوئی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ ان ہی میں سے ہے۔ نیز فقہائے کرامؒ فرماتے ہیں کہ: کسی عورت نے اپنی کمر میں رسی باندھی اور کہا جنیو (جو کفار شعار سے ہے) کافرہ ہوگئی۔

لہذا ثابت ہوگیا کہ جب ایسے فعل کے مرتکبہ پر کافرہ مرتدہ ہوجانے کا حکم ہے تو صورت حال میں شخص مذکور پر تو بدرجہ اولیٰ حکمِ کفر وارتداد ہوگا بشرطیکہ اس پر زبردستی نہ کی گئی ہو، کیونکہ اگر جبراً اس سے ایسا کروایا گیا تو وہ معذور ہے، جیسا کہ فقہ اکبر میں مرقوم ہے کہ: اگر کسی نے اپنی کمر پر زنار (علامت کفر کا دھاگہ) باندھا تو بیشک کافر ہوگیا بشرطیکہ اس پر زبردستی نہ کی گئی ہو۔

لہذا شخص مذکور بلاشبہ کافر و مرتد ہوگیا اس پر لازم ہے تو بہ واستغفار کر کے نئے سرے سے اسلام کو سچے دل سے قبول کرے اور تجدید نکاح کرے، ورنہ اس پر اس کی بیوی اجنبیہ کی طرح حرام ہے۔

مسلمانو! اللہ واحد قہار سے ڈرو، اسلام کو کھیل تماشانہ بناؤ۔ بہر حال تجدید ایمان فرض ہے اور بعد تجدید ایمان بے تجدید نکاح عورتوں کو ہاتھ نہیں لگا سکتا، جیسا کہ علمائے کرام ایسے شخص کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ جو کفر بک دے اس پر کیا کیا احکام جاری ہوتے ہیں۔

درمختار میں علامہ حسن شرنبلالی کی شرح وہبانیہ سے منقول ہے کہ: جو بالاتفاق کفر ہو اُس سے عمل اور نکاح باطل ہو جائیں گے، بلا تجدید ایمان ونکاح اس کی اولاد اولادِ زنا ہوگی، اور جس میں اختلاف ہے اس میں قائل کو استغفار، توبہ، تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

نیز شخص مذکور جس طرح علی الاعلان اس فعلِ بد کا مرتکب ہوا ہے اسی طرح سب کے سامنے اعلانیہ توبہ و تجدید ایمان کرے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تو کوئی گناہ کرے تو فوراً از سر نو توبہ کر، پوشیدہ کی پوشیدہ، اور آشکارا کی آشکارا۔ (فتاوی غوثیہ: ج 1: ص 63)

## غیر مسلم اقوام کے شعائر اپنانا:

**سوال**: قوم ہندو اپنی پیشانی پر ٹیکہ لگاتے ہیں، کیا مسلمان اس کو لگا سکتا ہے؟ اگر کسی مسلمان نے اس کو درست سمجھ کر لگالیا تو اس پر شریعت کا کیا حکم لگے گا؟

**جواب**: غیر مسلم اقوام کے شعائر اپنانا حرام ہے، ہر ایک قوم کا جو کسی قوم کا مذہبی شعار ہو، کسی مسلمان کیلئے ہرگز ہرگز درست نہیں، اس سے ایمان کو بھی خطرہ ہوتا ہے اور کفر لاحق ہونے کا خدشہ ہوتا ہے، یا دوسری اقوام کو خوش کرنے کیلئے یہ کیا جائے، بہر حال یہ حرام ہے۔

غیر مسلم اقوام کے مذہبی شعائر چاہے کراہت وانکار کے ساتھ ہی کیوں نہ اپنائے جائیں یہ بہر حال شرعاً سنگین حرام ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو کسی بھی کام کے انجام دینے سے پہلے یہ سوچنا اپنا ایمانی فریضہ ہے کہ یہ کام اس کے ایمان ودین کے لئے نقصان دہ تو نہیں۔

حاصل جواب یہ ہے کہ: عندالمتکلمین: یہ حرام اوراشد حرام ہے، جبکہ: عندالفقہاء: شعارِ کفار اپنانا کفر ہے، اور ماتھے پر ٹیکہ لگانا شعارِ ہنود ہے۔ لہٰذا الحکم فقہاء، شخص مذکور فی السوال پر توبہ، تجدید ایمان لانا نیز بیوی والا ہو تو تجدید نکاح اور تجدید بیعت سب لازم ہے۔ (فتاوی غوثیہ: ج 1: ص 75)

## موت کے بعد کافر کی تصویر پر پھول چڑھانا:

**سوال**: مسلمان کا کسی کافر کو شردھانجلی میں تصویر یا مجسمہ پر پھول چڑھانا کیسا ہے؟ شردھانجلی کا مطلب عزت کرنا، احترام کرنا۔

**جواب**: صورت مستفسرہ پر روشنی ڈالنے سے پہلے یہ واضح ہو جائے کہ شردھانجلی کسے کہتے ہیں؟ شردھانجلی یعنی کافر کے موت کے بعد اس کی تصویر کو عزت کے ساتھ کسی بلند جگہ پر رکھ کر اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر اس کیلئے دعا کرنا تاکہ اسے سورگ (آرام کی جگہ یا بلفظِ دیگر جنت) ملے اور اس کی عزت افزائی کیلئے اس کی مورتی یا فوٹو پر پھول چڑھانا۔ (معاذاللّٰہ)

صورت مستفسرہ میں کسی مسلمان کا مُردہ کافر کی تصویر (مورتی) پر پھول چڑھانا حرام حرام اشد حرام ہے، اور اگر بہ نیت تعظیم چڑھایا جیسا کہ سوال میں ذکر ہے تو پھر کفر ہے۔

جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں کہ: کافر کی تعظیم کفر ہے، حتیٰ کہ اگر کسی نے ذمی کو

تعظیماً سلام کہا تو یہ کفر ہے، کسی نے مجوسی کو بطور تعظیم "یا استاد" کہا تو یہ بھی کفر ہے۔

لہذا ثابت ہو گیا کہ کافر کو جب بحالت حیات برائے تعظیم سلام کرنے کو علماء کفر کہتے ہیں تو بعد موت برائے تعظیم اس پر پھول چڑھانا تو بدرجہ اولیٰ کفر اشد کفر ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ یہ کفار کے عقیدہ کو بڑھاوا دینا ہے جو اشد کفر ہے اور شعائر کفار کو اختیار کرنا اور اس پر راضی ہونا بالاجماع کفر ہے۔

جیسا کہ اعلیٰ حضرت نے تحریر فرمایا ہے کہ: جو اپنی ذات کے کفر پر خوش ہو وہ بالاتفاق کافر ہے اور جو کسی دوسرے کے کفر پر خوش ہو اس کے بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے۔اور کفر پر رضا جیسی سو برس کیلئے ویسے ہی ایک لمحہ کیلئے۔(والعیاذباللّٰہ)

تو کفار کے عقائد باطل کو اختیار کرنا تو اشد کفر ہوگا۔نیز فقیہ ملت تو مطلقاً کافر کی مورتی پر پھول چڑھانے کو کفر وشرک لکھتے ہیں۔

لہذا مورتیوں پر پھول مالا چڑھانے والے کافر ومرتد ہیں خواہ وہ کسی کی مورتی ہو۔ایسے لوگوں پر لازم ہے کہ علانیہ توبہ واستغفار کریں اور جو بیوی والے ہوں وہ تجدید نکاح بھی کریں۔

ایسا کرنے والا کافر ومرتد اسلام سے نکل گیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس پر ویسے ہی مجمع کثیر میں علی الاعلان توبہ کرنا از سر نو مسلمان ہونا فرض ہے۔

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب تو کسی بُرائی کا ارتکاب کرے تو توبہ بھی اسی طرح کی جائے، مثلاً: خفیہ گناہ پر خفیہ توبہ اور اعلانیہ گناہ پر اعلانیہ توبہ ضروری ہے۔(فتاوی غوثیہ:ج1:ص 79)

## غیر مسلم سے مسجد میں کام کروانا:

مسجد خدا تعالیٰ جل شانہ کا گھر ہے، اس کا احترام ہر حال میں مسلمانوں پر لازم ہے، غیر مسلم کو پاکی اور ناپاکی سے کوئی مطلب نہیں رہتا ہے اور نہ اسے حرمتِ مسجد کا لحاظ ہے، اور پھر غیر مسلم سے کام کروانے پر وہ اپنی برتری سمجھے گا، گویا یہ ایک قسم کا احسان ہوگا۔لہذا جہاں تک ممکن ہو مسجد کی تعمیر میں کافر کو نہ لگایا جائے۔غیر مسلم کو کام کرانے سے بچنا بہتر ہے۔(فتاوی غوثیہ:ج1:ص 247)

# مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی کا فتوی

## (خلیفہ حضور تاج الشریعہ نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خان کاشہ پور اتراکھنڈ)

## ایک مقرر کی تقریریں جو رافضیت زدہ ہے، ایسے مقرر کی عبارات کا شرعی حکم اور ایسے مقرر کی صحبت ومجالست سے احتراز کرنے، اسے واعظ یا امام بنانے، اس کا وعظ سننے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے، اس سے مذہبی سماجی ہر طرح کا بائیکاٹ کرنے اور اسے کسی جلسہ میں مدعو کرنے کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید جو کہ ایک پیشہ ور مقرر ہے، آئے دن اپنی تقریروں میں خلاف اہل سنت نظریات بیان کرتا رہتا ہے، اہل تشیع کی مخترعہ روایات بیان کرتا ہے۔ زید کی چند تقریروں میں انبیائے کرام علیہم السلام وفرشتگانِ عظام سے متعلق توہین آمیز فقرات فی الحال سوشل میڈیا پر کافی گردش میں ہیں۔ ہم نے بھی اُن موضوع روایات توہین آمیز فقرات کو سنا ہے۔ زید کی اُن تقریروں میں سے درج ذیل

چند ہفوات سے متعلق ہمیں حکم شرعی درکار ہے۔اُمید ہے کہ جواب دے کرممنون فرمائیں گے اورعنداللہ ماجوراور عندالناس مشکوررہوں گے۔

## سوالات:

1.... **الفاظ مقرر:** علامہ ابن عساکر فرماتے ہیں ایک دن اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نبی حضور اکرم ﷺ سے پوچھا گیا، یارسول اللہ ﷺ! کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم السلام تشریف لائے کتنے آئے؟ ایک لاکھ چوبیس ہزار آئے۔وہ کیوں آئے؟ان کے آنے کا مقصد کیا تھا؟ تو میرے رسول ﷺ فرماتے ہیں:ان کے آنے کا مقصد یہ تھا،ایک تو وہ میری نبوت کا اعلان کرے،دوسرا یہ کہ حضرت علیؓ کی ولایت کا اعلان کرے۔ان کا مقصد تو توحید تھا ہی اور اللہ تعالیٰ سے جوڑنا تھا ہی لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ بے نیاز ہے اس نے اپنے نبیوں کو اس مقصد کیلئے بھیجا کہ جاؤ میرے محبوب کی نبوت کے ڈنکے بجاؤ اور میرے علی کی ولایت کے ڈنکے بجاؤ۔ولایت کا مطلب مولائیت،وہ انبیائے کرام علی کی مولائیت کے ڈنکے بجانے آئے تھے۔(شہادت مولا علیؓ:9 جولائی 2015ء:مالیگاؤں،مہاراشٹرا)

2.... **ارشاد ہوا:** آدم!اِن پانچوں کے نام یاد کرلے کام آجائیں گے۔آدم!اِن پانچوں کے نام یاد کرلے کام آجائیں گے۔آدم!اِن پانچوں کے نام یاد کرلے کام آجائیں گے۔اللہ میں تیری شان کے قربان کہ تُو اپنا نام یاد کرنے کی بات نہیں کرتا تُو آدم کو پانچ نام یاد کراتا ہے،کیونکہ قدرت کے علم میں یہ بات ہے کہ میرا نام اسی کو فائدہ دے گا جو یہ پانچ نام والا ہوگا۔آدم پانچ نام یاد کر۔

(محفل یوم مباہلہ وشب اعلان ولایت مولائے کائنات:تعزیہ کمیٹی مالیگاؤں:9 ستمبر 2017ء)

☆ آدم تین سو سال یا دو سو سال تک دعا کرتے رہے جواب نہیں آیا۔ایک دن کہا:اے اللہ!وہ پنجتن کا واسطہ (سبحان اللّٰہ،سبحان اللّٰہ) یہ ہیں پنجتن۔

(محفل یوم مباہلہ وشب اعلان ولایت مولائے کائنات:تعزیہ کمیٹی مالیگاؤں:9 ستمبر 2017ء)

☆ آدم کی پریشانی کو کوئی مجبوری کا نام دے کر یہ نہ سوچے کہ معاذ اللہ آدم نے یوں ہی لے لیا تھا۔آج آدم نے لیا ہے اور دور رسالت ختمی مرتبت کے اندر محبوب کو اس شان کے ساتھ لے جانے کا حکم دوں گا کہ پہلے حسن کا دامن، انگلی محمد عربی نے پکڑی ہوئی ہے بلکہ پکڑائی ہوئی ہے،ہاتھ میں حسین کو لیا ہوا ہے،حسین کو لیا ہوا ہے،پیچھے فاطمۃ الزہراء ہے،بعد میں علی مرتضیٰ ہے،یہ چل رہا ہے۔گویا کہ نبی بتا رہے ہیں کہ آدم نے جو وسیلہ لیا تھا یہ یوں ہی نہیں لیا تھا بلکہ اس وقت تو یہ پنجتن آدم کی ضرورت تھے اور آج یہ پنجتن اللہ کے دین کی ضرورت ہیں (سبحان اللّٰہ،سبحان اللّٰہ) یہ

ہیں پنجتن۔(محفل یوم مباہلہ وشب اعلان ولایت مولائے کائنات:تعزیہ کمیٹی مالیگاؤں:9ستمبر 2017ء)

3۔۔۔۔**الفاظ مقرر**: توجہ ہے آپ کی؟علی کی شان جاننا ہے بیٹھے ہوتا تو سن لو!علی کو نہلا کون رہا ہے؟ حضور،حضور کے ہاتھ ہیں۔آپ قرآن سے پوچھو یہ نبی کے ہاتھ کس کے ہاتھ ہیں؟سبحان اللہ !قرآن سے پوچھو نبی کا ہاتھ کس کا ہاتھ ہے؟قرآن کہتا ہے:یداللہ فوق ایدیھم:اے نبی!یہ تیرا ہاتھ نہیں خدا کا ہاتھ ہے،سبحان اللہ۔کونسا ہاتھ نہلا رہا ہے علی کو؟خدا کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں اور نہلا کون رہا ہے؟محبوب خدا دستِ رسول نہلا رہے ہیں،اگر یہ کہو کہ دستِ مصطفی میں دستِ خدا کام کر رہا ہے تو یہ میری عقیدت کا غلو نہیں بلکہ حقیقت ہے۔

(سیرت علی بن ابی طالب:19جولائی 2014ء:مالیگاؤں،مہاراشٹرا)

4۔۔۔۔**الفاظ مقرر**: فاطمۃ الزہراء وہ فاطمہ ہے کہ جس کے دروازہ پر بھیک مانگنے والا جبرئیل ہے (واہ!واہ!)جب اسی طرح کی باتیں ہوتی ہے تو لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے کہ جبرئیل کو بھکاری کہہ دیا کہتے ہیں۔قرآن اُٹھا کر دیکھو کبھی مسکین بن کر،کبھی یتیم بن کر،کبھی اسیر بن کر(واہ!واہ!)کوئی آنے والا آتا ہے تو افطار کے وقت بھیک مانگتا ہے بصدا لگاتا ہے۔(تاجدار کربلا کانفرنس:سنی دعوت اسلامی اجتماع:22ستمبر 2017ء)

**الفاظ مقرر**: اور مریم کے گھر میں جبرئیل بیٹا دینا آتا ہے اور فاطمہ کے گھر میں جبرئیل بھیک مانگنے آتا ہے(ذکر تاجدار کربلا)نعرۂ تکبیر،نعرۂ رسالت،شان اہل بیت،ذکر تاجدار کربلا۔یہ میری زور خطابت نہیں ہے،یہ میری زور خطابت نہیں ہے۔یہ حقیقت ہے ورنہ قرآن اُٹھا کر دیکھ لو ایک دن میں مسکین ہوں دوسرے دن آیا میں فقیر ہوں میں اسیر ہوں تیسرے دن آیا اور اس کے بعد فاطمہ بھیک دیتی ہے،جب یہ انداز گزر گیا آقا نے کہا علی فاطمہ تمہارے گھر تین دن سے فقیر اسیر بھیک مانگنے آرہا تھا وہ کون تھا؟عرض کی،حضور آپ بتائیں کون تھا؟آقا فرماتے ہیں مکہ مدینہ کا صحرائے عرب کا کوئی بدو نہیں تھا جو بھیک لینے آیا تھا وہ بلبل سدرہ تھا جو تیری چوکھٹ پہ مانگنے آیا تھا۔(دوسرا دن محرم:2013ء)

5۔۔۔۔فاطمہ کون ہے؟فاطمہ کون ہے،جو پنجتن میں پانچواں تن ہے۔بلکہ یہ کہوں کہ پنجتن میں پہلا تن فاطمہ،لیکن میں نے چونکہ عورت ہونے کے حساب سے پانچواں بیان کیا۔ترتیب کے اعتبار سے تو وہ پہلی ہے لیکن میں نے پانچویں نمبر پہ بیان کیا۔یہ فاطمہ کون ہے؟فاطمہ کون ہے؟ایک جملہ میں منقبتِ فاطمہ۔

(محفل یوم مباہلہ وشب اعلان ولایت مولائے کائنات:تعزیہ کمیٹی مالکیاؤں:8ستمبر 2017ء)

6۔۔۔۔کائنات کو دینے والا رسول،کائنات کو دینے والا رسول حجرہ فاطمہ میں ہاتھ پھیلا کر یوں داخل ہوتا ہے۔

(ذکر حسنین وفضائل اہل بیت،مالیگاؤں:7۔اکتوبر 2016ء)

(حضور اکرم ﷺ کے امام الانبیاء و مالک کل ہونے کے باوجود فقر کی وجہ بیان کرتا ہے) کیونکہ جس کے سر سے اتارا جاتا ہے اتارا اس کے ہاتھ میں نہیں دیا جاتا بلکہ قلاش ،فقیر او محتاج کے ہاتھ میں دیا جاتا ہے۔

☆قدرت نے اپنے خانہ خدا سے ایک بارات نکالی وہ معراج کے دولہے کی بارات تھی۔زمین سے لے کر آسمان تک،عرش سے لے کر فرش تک،شرق سے لے کر غرب تک،پوری کائنات لے کر محمد پہ یوں صدقہ کیا(نعرہ رسالت)(وارنے کا اشارہ)محمد سے یوں نثار کیا،یوں نثار کیا اور جو ضرورت مند کھڑے تھے سب کی جھولی بھر دی داؤد وسلیمان کو بادشاہ بنادیا،کسی کو تاجدار بنادیا،ان کے ہاتھ میں رکھتا تو یہ محبت کی غیرت کے خلاف تھا اس لئے ان کو وہ نہیں دیا کیونکہ صدقہ جس کا ہے اس کو ہاتھ میں نہیں دیا جاتا۔(ذکر حسنین وفضائل اہل بیت :مالیگاؤں:7۔اکتوبر 2016ء)

☆حضور وہ ہیں حسن یوسف جس کے دروازہ پر کاسئہ گدائی ،لحن داؤدی بھیک مانگے آدم کی صفوت وسطوت اس کے دروازے پہ خیرات مانگے۔(یوم مباہلہ ویوم اعلان ولایت مولائے کائنات :مالیگاؤں :8 ستمبر 2017ء)

**7**.....علی کعبہ میں پیدا ہوئے،آج تک اندر پیدا ہونے کا شرف حاصل ہو صرف تنہا اس میں مولائے کائنات شیر خدا علی مرتضی کی ذات ہے۔

☆پوری کائنات میں ایک بندہ ہے جس کو کعبہ میں پیدا ہونے کا شرف حاصل ہے۔

☆یہ قدرت کے فیصلے تھے جس میں مولودِ کعبہ کی عظمت کو ظاہر کرنا تھا۔

☆اس سے پہلے سنایا جاچکا ہے،اس سے پہلے معلوم ہو چکا ہے،یہ بات پتہ ہے کہ مریم کعبہ کے اندر رہتی تھی ۔توجہ فرمائیں!مریم بتول کنواری پاک دامن جس کی پاکی کا اعلان قرآن کررہا ہے وہ مریم بیت المقدس میں رہتی تو اس کنواری مریم کو جب بچہ کی پیدائش کا وقت آیا تو اللہ کے منادی نے اعلان کیا مریم تو بچپنے سے لے کر آج تک تو مسجد میں رہی لیکن اب بچے کی ولادت کا وقت ہے خبر دار مسجدوں میں بچے پیدا نہیں ہوتے ،بچے کی پیدائش کا وقت ہے ۔تو باہر آ،تو مریم جو مسجد میں رہتی تھی اس کو باہر نکلنے کا حکم ہوا اور مریم باہر نکلی تو جناب عیسیٰ کی ولادت ہوئی لیکن قربان جائیں ہم غیر نبی کو نبی کے برابر کا درجہ نہیں دیتے افضل تو دُور کی بات ہے لیکن جب مریم کا بچہ پیدا ہونے کا وقت آتا ہے تو :اللہ اکبر: مسجد میں رہنے والی مریم کو باہر نکالا جاتا ہے لیکن جب علی کی ولادت کا وقت آتا ہے تو باہر رہنے والی فاطمہ بنت اسد کو اندر بلایا جاتا ہے۔(جشن ولادت علی ،سنی دعوت اسلامی اجتماع :2 مئی 2015ء :ٹیپو سٹانڈ ،ڈونگری ،ممبئی)

**الفاظ مقرر**: کائنات انسانی میں دو بتول ہیں،ایک مریم ایک فاطمہ،اللہ نے فاطمہ کو شوہر والی بنایا اور بچے عطا کئے لیکن مریم کو شوہر والی نہیں بنایا ،بغیر شوہر کے بچہ دیا ،اللہ تیری حکمتوں پہ قربان ۔تجھ پہ اعتراض تو کوئی نہیں

کرسکتا، اعتراض کرے وہ مومن نہیں رہ جاتا۔ مولیٰ اگر تو نے مریم کو وہ شوہر دے دیا ہوتا تو مریم پر زنا کا الزام نہ لگتا بتول پہ یہ الزام لگا دینا تھا بتول پہ زنا کا الزام لگا اس لئے کہ تو نے شوہر کے بغیر بچہ سے عطا کیا، جبرائیل کی پھونک سے عطا کیا، جبرائیل کے دم سے عطا کیا۔ مولیٰ شوہر دے دیتا تو زنا کا، جب تو نے بتول ہی بنانا تھا الزام سے بچ جاتی، حالانکہ تو نے قرآن اتار کر تو نے الزام دُور کر دیا لیکن اتنے دنوں تک مریم کو گالیاں پڑتی رہیں عیسیٰ کو گالیاں پڑتی رہیں مولیٰ شوہر دیتا تو اچھا ہوتا۔ قدرت کا نقیب آواز دے گا، نادان صرف وہ ہی تو بتول بنایا ہے۔ ایک مریم ایک فاطمہ مریم کا شوہر علی ہے۔ معاف کیجئے فاطمہ کا شوہر علی ہے فاطمہ کا شوہر علی ہے مریم کو شوہر دیتا نا اگر مریم کو شوہر دیتا تو انسان ہی ہوتا مریم کا شوہر بھی انسان ہی ہوتا۔ وہ کھڑے ہو کر سینہ تان کر محشر میں کہتا کہ علی کی بیوی بھی بتول ہے۔ اور میری بیوی بھی بتول ہے اور میں علی کے برابر ہوں اللہ نے فرمایا اگر مریم پہ الزام لگے گا قرآن نازل کر کے دور کر دوں گا لیکن علی کی برابری کی کسی کو اجازت نہیں دوں گا۔ (دوسرا دن محرم: 2013)

8.... **الفاظ مقرر:** تم خود آؤ، ہم خود آتے ہیں، آقا نے کہا علی تم بھی چلو علی تم بھی چلو، کیوں چلو، اس میں بظاہر علی کا ذکر نہیں تو گویا کہ قرآن بتا رہا ہے: انفسنا: کہ یعنی ہم خود میں علی او محمد عربی یہ دونوں ہیں ایک ہی ذات ہے۔ گویا کہ اللہ: انفسنا: کہہ کر بتا رہا ہے کہ قالب تو دو ہیں اور روح ایک ہے، اس دو قالب کا نام ایک کا علی اور دوسرے کا محمد ہے اور اس ایک روح کا نام علی مرتضیٰ ہے۔: انفسنا: یہ دو جسم ایک جان جو کہتے ہیں اسی کا نام محمد و علی ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے، ہم یہ نہیں کہتے کہ علی رسول ہے، یا رسول علی ہے، ہم حلول کے قائل نہیں، لیکن آپ نے کہا ہے کہ نہ کہ محبت ایسی ہوتی ہے کہ: تُو من شدی تُو من شدی من تُو شدم: تو تن ہو جا میں جان ہو جاؤں تو من ہو جا میں جان ہو جاؤ پھر کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ تُو الگ ہے اور میں الگ ہو، اگر میں اس فنائیت کا جلوہ دیکھتا ہے تو قرآن کہتا ہے: انفسنا: علی کو رسول کی ذات میں وہ فنائیت حاصل تھی کہ اللہ نے حسین کا ذکر الگ کیا ہے، سیدہ کا ذکر الگ کیا ہے اور علی اور رسول کا ذکر ایک ساتھ کیا ہے، یہ مولائے کائنات کی شان ہے یہ علی مرتضیٰ کا مرتبہ ہے۔

(شہادت مولا علی: 9 جولائی 2015ء، مالیگاؤں، مہاراشٹرا)

**الفاظ مقرر:** علی کو کس حیثیت سے؟: انفسنا: علی کو گویا کہ نبی نے نفسِ رسول قرار دیا۔ نفسِ رسول آپ سمجھتے ہیں؟ نفسِ رسول سمجھتے ہیں؟ اور نفسِ رسول، نفسِ رسول کا مطلب کیا ہے؟ نفسِ رسول کا مطلب کیا ہے؟ تُو میں اور میں تُو۔ اسی کو کہتے ہیں نفس۔ اسی کو کہتے ہیں نفس۔ میں تُو، تُو میں۔

☆حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں: علی! علی!: انت منی و انا منہ: دمک دمی، لحمک لحمی: تُو

مجھ سے ہے، میں تجھ سے ہوں ۔تیرا خون ،میرا خون ہےاور تیرا گوشت میرا گوشت ہے ۔( سبحان اللہ، سبحان اللہ )

☆تو پتہ چلا جو قد نبی کا تھا وہی قد علی کا تھا ۔اور جو توازن نبی کے جسم کا تھا وہی علی کے جسم کا تھا ۔

(یوم مباہلہ و یوم اعلان ولایت مولائے کائنات ،مالیگاؤں :8 ستمبر 2017ء)

**9..... الفاظ مقرر**:جب آیت تطہیر نازل ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے اپنی کمبل کو حضور اکرم ﷺ نے اپنی نوری چادر کو:اللہ اکبر: پھیلایا اور پھیلانے کے بعد کہا علی آجاؤ، فاطمہ آجاؤ،حسن آجاؤ،حسین آجاؤ،اور چاروں تن کو لے کر، آقا نے چاروں تن کو لے کر،ایک تن حضور اکرم ﷺ کا ہے،تو جہ فرمائیں !ایک تن حضور اکرم ﷺ کا ہے،تو جہ آپ کی ،ایک تن حضور اکرم ﷺ کا ہے دو تن حسنین کے ہیں دو تن علی و فاطمہ کے ہیں اس طرح یہ ہے پنجتن ،یہ ہے پنجتن ہے، یہ عبا کے اندر ہے انہیں چار تن کے ساتھ انہیں چار تن کو آل عبا کہتے ہیں ۔

اور یہ چار تن ہیں آپ غور فرمائیں چار تن کو ساتھ لیا ام سلمہ وہ بھی آیت تطہیر میں شامل ہیں ۔آیت تطہیر ان کے گھر میں داخل ہوئی لیکن ام سلمہ نے چادر لیا اور اندر داخل ہونے کی کوشش کی، آقا نے چادر کھینچ لی،اور کہا ام سلمہ خیر پر ہو آیت کی برکت تمہیں بھی ملے گی لیکن چادر میں آنا نہیں کیوں کیوں؟ حالانکہ آیت ان ہی کے گھر نازل ہوئی ،ہمارا عقیدہ ہے آیت تطہیر میں امہات المومنین اوّل درجہ پر ہے اس کے بعد قربان جایئے حضور نے چار تن کو لیا پانچواں تن نبی کا تھا نبی بتا رہے ہیں اس چادر کے اندر تن پانچ ہیں لیکن روح ایک ہے (سبحان اللہ،سبحان اللہ)اسی لئے تو کہتے ہیں :بے دم یہی تو پانچ ہیں مقصود کائنات ،مقصود کائنات ،مقصود کائنات: آقا سے اللہ نے فرمایا ہے حبیب تجھے پیدا کرنا نہ ہوتا تو کائنات کو پیدا نہ کرتا اگر چہ یہ چار تن الگ ہیں لیکن ان میں روح ،روحِ مصطفیٰ ہے روحِ مصطفیٰ ہے ۔(سبحان اللہ،سبحان اللہ)۔(دوسرا دن محرم :2013ء)

**10..... الفاظ مقرر**:10 ہجری میں 18 تاریخ یعنی یہی جو کل کا دن آنے والا ہے اعلان کس نے کیا؟

اعلان کرنے والا نبی، کس کی ولایت کا اعلان ہوا؟ علی مرتضی کی ۔اب سب سے پہلے منانے والا کون؟ سب سے پہلے ولایت علی منانے والا کون؟ غدیر خم پر مبارک باد دینے والا کون؟

(یوم مباہلہ و یوم اعلان ولایت مولائے کائنات ،مالیگاؤں :8 ستمبر 2017ء)

**الفاظ مقرر**: میں وہ کہہ رہا تھا کہ سنی کمیٹی کو کوئی طعنہ نہ دے کہ یہ کیا ہو گیا؟ اور ولایت علی تو رافضی مناتے ہیں ۔اچھا! کب سے مناتے ہیں؟ جن کو تم رافضی کہتے ہو؟ ذرا بتانا کب سے مناتے ہیں؟ نبی نے اعلان کیا تبھی تو کوئی منائے گا ۔پہلے اعلان کس نے کیا؟ اعلان کرنا نبی کی سنت ہے اور سب سے پہلے ولایت علی منانے والوں کے نام

حدیث کی روشنی میں پیش کرتا ہوں یارو! آپ کو پتہ نہیں ہے، آپ بھکوں میں الجھ گئے ہیں۔ ذرا اصل کی طرف آیئے۔ حقیقی سنیت کی طرف آیئے (سبحان اللّٰہ، سبحان اللّٰہ) حقیقی سنیت کی طرف آیئے آپ۔

(یوم مباہلہ و یوم اعلان ولادت مولائے کائنات: مالکیاؤں: 8 ستمبر 2017ء)

**الفاظ مقرر:** جب یہ اعلان نبی نے کیا سب سے پہلے ابو بکر صدیق اٹھ کر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے علی مبارک ہو، مبارک ہو تُو میرا بھی مولا ہے اور سارے مومنین کا مولا ہے۔ پھر اس کے بعد عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے علی مبارک ہو، مبارک ہو تُو میرا بھی مولا ہے سارے مومنوں کا مولا ہے۔ پتا چلا ولایت علی منانا رافضیت نہیں ہے صدیقیت اور فاروقیت ہے، صدیقیت اور فاروقیت ہے۔

(یوم مباہلہ و یوم اعلان ولادت مولائے کائنات: مالکیاؤں: 8 ستمبر 2017ء)

**الفاظ مقرر:** نبی نے اعلان کیا تبھی تو کوئی منائے گا، اعلان کرنا نبی کی سنت ہے۔

(یوم مباہلہ و یوم اعلان ولادت مولائے کائنات: مالکیاؤں: 8 ستمبر 2017ء)

**الفاظ مقرر:** اور ہم یہ یوم مباہلہ منا کر، یا شب اعلانِ ولایتِ علی منا کر، ہم دو ثبوت دے رہے ہیں۔ ایک تو اپنے حلالی ہونے کا، اور ایک تو اپنے ایمان والا ہونے کا (نارۂ حیدری! یا علی یا علی، نارۂ حیدری! یا علی یا علی، نارۂ رسالت! یا رسول اللہ۔ سبحان اللّٰہ، سبحان اللّٰہ، حق ہے، سبحان اللّٰہ)۔

(یوم مباہلہ و یوم اعلان ولادت مولائے کائنات: مالکیاؤں: 8 ستمبر 2017ء)

**جواب:** سوالات مذکورہ میں درج باتیں اگر واقعی مقرر موصوف نے کہیں ہیں تو یقیناً وہ از روئے شرع سخت مجرم ہے۔ اس پر توبہ، تجدید نکاح تجدید بیعت لازم وضروری ہے۔ ہم پہلے یہاں بالترتیب سوالات کے جوابات پیش کرتے ہیں اور پھر مقرر موصوف کی گمراہ کن عبارات کا شرعی حکم نقل کرتے ہیں، ملاحظہ کریں۔

1....حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے دین کی تبلیغ کیلئے مبعوث فرمایا، نہ کہ حضرت علیؓ کی ولایت کے ڈنکے بجانے کیلئے۔ اس میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی سراسر توہین ہے۔ اس میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے مبعوث ہونے کے اصل مقصد کا انکار بھی لازم آرہا ہے، اور اس میں بظاہر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر حضرت علیؓ کی برتری بھی ثابت ہورہی ہے۔ حالانکہ اہل سنت والجماعت کا اس پر اجماع ہے کہ کسی غیر نبی کو نبی پر فضیلت دینا ہرگز ہرگز جائز نہیں، بلکہ کفر ہے۔

علاوہ ازیں یہ عقیدہ ونظریہ اہل تشیع کا ہے۔ تحفہ اثناعشریہ کے صفحہ نمبر 578 پر اہل تشیع کے ہفوات کے تحت چھٹا

ہفوہ بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ:

ہفوہ چھٹا یہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تمام انبیاء اور رسولوں علیہم السلام کو حضرت علیؓ کی ولایت کیلئے بھیجا تھا، در پردہ تمام نبیوں کے ساتھ اور ظاہراً محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہو جاتا ہے، ابن طاؤس اور دوسروں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس ہفوات کو بیان کرنے کے بعد ان ہفوات کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ تمام ہفوات تمام شریعتوں کے مخالف نصوص قرآنیہ کی تکذیب کرنے والے اور کفر و زندیقیت کی جڑ اور بنیاد ہے۔

**الغرض**..... مقرر موصوف کی تقریر کے مذکورہ الفاظ سے ظاہری طور پر انبیاء کرام علیہم السلام کی تنقیصِ شان اور غیر نبی کا ان سے برتر و اعلیٰ اور افضل ہونا ثابت ہو رہا ہے۔ اور اس بات کے کفر ہونے میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہئے۔ تو اس لحاظ سے مقرر موصوف پر شرعاً حکم کفر عائد ہوتا ہے۔

2..... پنجتن کے نام کی برکتیں الگ، البتہ یہ کہنا کہ ان کے نام کے بغیر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا نام بھی فائدہ نہ دے گا شریعت پر افتراء ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا نام بالذات موثر ہے، فائدہ پہنچانے میں کسی نام کا محتاج نہیں ہے۔ اس طرح کا جملہ بلاشبہ بارگاہِ الٰہی کے تقدس کے خلاف ہے۔ نیز حضرت آدم علیہ السلام بحیثیت نبی کسی غیر نبی کے وسیلہ کے محتاج نہیں ہیں۔

اندازِ بیان سے حضرت آدم علیہ السلام پر حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ اور حضرات حسنین کریمینؓ کی فضیلت ظاہر ہو رہی ہے اور صاف پتہ چل رہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام معاذ اللہ ان چاروں نفوسِ قدسیہ کے محتاج ہیں۔ اور مقرر کا یہ جملہ بھی اس کی وضاحت کر رہا ہے کہ:

: آدم نے جو وسیلہ لیا تھا یہ یوں ہی نہیں لیا تھا بلکہ اس وقت تو یہ پنجتن آدم کی ضرورت تھے:

اور اس میں یقیناً حضرت آدم علیہ السلام کی تنقیصِ شان ظاہر ہے۔ اور کسی نبی کی توہین و تنقیص از روئے شرع کفر ہے۔ اعلیٰ حضرت: ذخیرۃ العقبیٰ: کے حوالے سے فرماتے ہیں:

یعنی بے شک تمام اُمت مرحومہ کا اجماع ہے کہ حضور اکرم ﷺ خواہ کسی نبی کی تنقیص شان کرنے والا کافر ہے۔ خواہ اسے حلال جان کر اس کا مرتکب ہوا ہو یا حرام جان کر، بہر حال جمیع علماء کے نزدیک کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

3..... مقرر موصوف نے حضرت علیؓ کو نہلانے میں نبی کے ہاتھ کے ساتھ خدا تعالیٰ جل شانہ کے ہاتھ کا ذکر کیا اور آیت متشابہ کو مستدل بناتے ہوئے آیت کو ظاہری معنی پر محمول کیا ہے جس پر لفظ حقیقت صاف دال ہے۔ حالانکہ

آیات متشابہ کے ظاہری معانی مراد لینا بالکل روا نہیں ہیں اور وہ بھی ایسے معانی جن سے خدا تعالیٰ جل شانہ کی ذات پاک ومنزہ ہے بلاشبہہ کھلی گمراہی بلکہ کفر ہے۔

4.....مقرر موصوف کے یہ جملے سخت قبیح وشنیع ہیں۔حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھکاری کہنا حضرت جبرئیل علیہ السلام جیسے مقدس فرشتہ کی ہتکِ شان اور توہین ہے۔اور فرشتوں کی تنقیصِ شان کا مرتکب عند الفقہاء کافر ہے۔

5.....مقرر کے اِن جملوں سے حضرت فاطمہؓ کا نبی کریم ﷺ پر تقدم ثابت ہو رہا ہے، حالانکہ یہ سراسر گمراہی ہے، نبی کریم ﷺ پہلے تن ہیں۔ذاتی اعتبار سے سب سے اوّل ہیں۔جیسا کہ حدیث پاک: کنت نبیا و آدم بین الماء والطین: اس پر شاہد ہے، اور جسمانی اعتبار سے بھی حضرت فاطمہؓ سے اول ہیں۔کیونکہ حضرت فاطمہؓ کے والد ہیں۔اس کا ظاہری مفہوم: منجر الی الکفر: ہے۔تاویل بعید سے گنجائش بھی نکال لی جائے تب بھی مقرر موصوف عند الفقہاء توبہ تجدید ایمان وغیرہ کے حکم سے بچ نہیں سکیں گے۔

6.....معاذ اللہ مقرر کے اِن جملوں سے نبی کریم ﷺ بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی بارگاہوں کا تقدس مجروح ہوتا نظر آ رہا ہے۔نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کیلئے اس طرح کے توہین آمیز جملے گستاخانہ انداز کے ساتھ بیان کرنا کسی مومن کی شان سے بعید ہے۔کسی نبی کو فقیر قلاش بھکاری ہاتھ پھیلانے والا کہنا بلاشبہہ توہین ہے، اس میں کسی طرح کی تاویل کفر کو فروغ دینے کے مترادف ہوگی۔اور نبی کیلئے اس طرح کے نازیبا کلمات کے تعلق سے اعلیٰ حضرت نسیم الریاض کے حوالے سے رقم طراز ہے:

اقول وباللہ التوفیق: توفیق جامع وتحقیق لامع یہ ہے کہ ان اوصاف کا اطلاق بروجہ تقریر واثبات خواہ حکم قصدی میں ہو یا وصف عنوانی میں، اگر قول قائل کے سیاق یا سباق یا مساق سے طرز تنقیص ظاہر وثابت ہو یقیناً کفر ہے اور اگر ایسا نہیں اور قائل جاہل ہے اور اس سے صدور نادر ہوا اور وہ اس پر غیر مصر تو ہدایت وتنبیہ وزجر وتہدید کریں، اور حاکم شرع اس کے مناسب حال تعزیر دے کہ وہ ضرور سزا وار سزا ہے۔اور اگر قائل مدعی علم ہے یا ایسے کلمات کا عادی یا بعد تنبیہ بھی ان پر مصر تو مریض القلب بددین گمراہ اور مستحق عذاب شدید ہے، سلطان اسلام اسے قتل کرے گا اور زمین کو اس کی ہستی ناپاک سے پاک اور عام مسلمانوں کو اس کی صحبت ومجالست سے احتراز لازم اور اسے واعظ یا امام بنانا اس کا وعظ سننا اس کے پیچھے نماز ممنوع وحرام ہے۔

7.....اس روایت میں مجموعی طور پر جھوٹ، افتراء اور حضرت مریم علیہا السلام کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین بھی لازم آ رہی ہے۔مقرر موصوف کا یہ کہنا کہ:

:اللہ کے منادی نے اعلان کیا:

یہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔اور اللہ تعالیٰ جل شانہ پر افتراء ہے۔نیز یہ جملہ:

: آج تک تو مسجد میں رہی لیکن اب بچے کی ولادت کا وقت ہے خبردار مسجدوں میں بچے پیدا نہیں ہوتے بچے کی پیدائش کا وقت ہے:

پیغمبر کی پیدائش پر مسجد سے یہ کہہ کر نکالنا کہ مسجد میں بچے پیدا نہیں ہوتے اس کا ظاہری مفہوم نبی کی توہین کا موجب ہے۔حضرت علیؓ کی ولادت کے وقت کعبہ میں داخل ہونے کا حکم دینا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر کی ولادت کے وقت مسجد سے نکالا جانا کہ مسجد میں بچے پیدا نہیں ہوتے، کیا اس میں حضرت علیؓ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر برتری نہیں ہے؟ بلاشبہ ہے۔

یہ پوری روایت حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین پر مشتمل ہے۔اور کیوں نہ ہو کہ یہ روایت شیعہ نظریات سے ماخوذ ہے۔

شیعہ مذہب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر حضرت علیؓ کی برتری وافضلیت ثابت کرنے کیلئے حضرت حلیمہؓ کے حوالہ سے ایک روایت بیان کی جاتی ہے جو قدرے طویل ہے لیکن یہاں بالضرورت نقل کی جاتی ہے۔ملاحظہ کریں تحفہ اثناعشریہ کے صفحہ نمبر 113 پر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیزؒ رقم طراز ہیں:

:حلیمہ نے کہا کہ حجاج ایک دوسرا نکتہ بھی سن (حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر حضرت علیؓ کی برتری سے متعلق) کہ مریم بنت عمران کو جب دردِزہ لاحق ہوا تو وہ بیت المقدس میں تھیں۔حکم الٰہی پہنچا کہ فوراً جنگل کا رخ کر اور وہاں کسی خشک کھجور کے درخت کے نیچے وضع حمل کر، تا کہ تیرے نفاس کی گندگی سے بیت المقدس ناپاک نہ ہو، حالانکہ حضرت علیؓ کی والدہ کو جو بنت اسد تھیں جب دردِزہ لاحق ہوا تو اُن کو وحی الٰہی پہنچی کہ کعبہ میں جا اور میرے گھر کو اس مبارک بچے کی پیدائش سے شرف یاب کر:

اب ذرا انصاف کر! اِن میں کون سا بچہ افضل واشرف ہے؟ حجاج نے حلیمہ کے حق میں دعائے خیر کی اور عزت واحترام سے ان کو رخصت کیا۔

اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ رقم طراز ہے کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا گیا وہ محض لچر اور تاریخ کے لحاظ سے سراسر بے اصل ہے۔

کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت میں بہت بڑا اختلاف ہے، بعض کے نزدیک فلسطین میں ہوئی، بعض

مصر میں مانتے ہیں اور بعض دمشق میں۔ مگر مشہور قول یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کی ولادت :بیت اللحم: میں ہوئی۔ لیکن کسی مؤرخ نے یہ نہیں لکھا کہ حضرت مریم علیہا السلام کو بیت المقدس میں دردِزہ لاحق ہوا۔ اور اگر بالفرض ایسا ہوا بھی تو یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ ان کو مسجد سے نکالا گیا بلکہ عبارت قرآنی صاف بتاتی ہے کہ ان کو دردِزہ کی وجہ سے سخت بے چینی لاحق ہوئی انہوں نے چاہا کہ کسی چیز سے ٹیک لیں اس لئے ویرانے کی طرف نکل کھڑی ہوئیں، چونکہ بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا علوق قرار پایا تھا، اس لئے شرماتی تھیں، لامحالہ جنگل کا راستہ لیا، ایسی حالت میں جنگل کی طرف جانا اور بغیر کسی کی مدد کے وضع حمل کرنا چونکہ بہت دشوار تھا اس لئے بے اختیار موت کی آرزو کرنے لگیں جیسا کہ فرمایا: فاجآء ھاالمخاض الیٰ جذع النّخلۃ، قالت یٰلیتنی مت قبل ھٰذا و کنت نسیامّنسیا:

اب یہ جو کہا ہے کہ فاطمہ بنت اسد کو وحی آئی کہ خانہ کعبہ میں جا کر وضع حمل کریں یہ درحقیقت ایک بے لطف جھوٹ ہے۔ اس لئے فرق اسلامیہ میں سے کوئی فرقہ ان کی نبوت کا قائل نہیں۔ پھر حجاج نے اس کو کیسے تسلیم کیا، یہ قابل تعجب ہے؟

مشہور روایت میں یوں آیا ہے کہ ایام جاہلیت میں یہ معمول تھا کہ رجب کی پندرھویں تاریخ کعبہ کے دروازے کھولتے اور اس مبارک گھر کی زیارت کیلئے اندر جاتے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی اسی روز ہوئی تھی۔ اس لئے اس دن کو یوم الاستفتاح یا روزِ مریم کہتے ہیں..... یہ رسم تھی کہ اس دن سے ایک دو دن پہلے عورتیں زیارت کعبہ کرتیں۔ اتفاق سے ایک انہیں عورتوں کی زیارت کے ایام میں فاطمہ بنت اسد نے بھی زیارت کا ارادہ کیا اگرچہ مدت حمل پوری ہو چکی تھی، چونکہ یہ دن سال میں ایک ہی مرتبہ آتا تھا اس لئے ایسے دنوں میں حرکت دشوار ہونے کے باوجود رنج و مشقت سے خود کو کعبہ کے دروازے تک پہنچایا۔ اُس زمانہ میں کعبہ کا دروازہ زمین سے قد آدم اونچا تھا اب بھی اگرچہ ایسا ہی ہے مگر اُس زمانے میں سیڑھی کا زینہ بھی تھا اب تو لکڑی کا زینہ بچوں کی گاڑی کی شکل کا بنالیا ہے بوقت ضرورت اس کو دہلیز کعبہ سے لگا دیتے ہیں۔ چنانچہ اس سخت حرکت سے دردِزہ اُٹھ کھڑا ہوا حضرت فاطمہ نے سوچا کہ کچھ دیر بعد جاتا رہے گا، میں زیارت کعبہ سے کیوں محروم ہوں۔

جیسے ہی وہ دروازے میں داخل ہوئیں درد کی شدت نے طول کھینچا اور پھر حضرت علیؓ پیدا ہوئے..... درد کی شدت اور اس کی مدت کھنچ جانے سے اور کچھ مایوسی پیدا ہونے کے سبب ابو طالب بطلب شفا ان کو کعبہ میں لے گئے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فضل فرمادیا کہ جلد ولادت ہوگئی۔

خلاصہ کلام یہ کہ اگر خانہ کعبہ میں پیدا ہونے سے حضرت علیؓ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہو جائیں تو وہ

خود پیغمبر علیہ السلام سے بھی افضل ہوں گے۔ حالانکہ شیعہ وسنی ہر دو فریق میں سے کوئی اس کا قائل نہیں۔ اور صحیح تاریخوں میں ایسا ثابت ہے کہ حکیم بن حزام بن خویلد ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے بھی کعبہ میں پیدا ہوئے، مسلم شریف میں ہے:قال مسلم بن الحجاج ولد حکیم بن حزام فی جوف الکعبۃ یعنی حکیم بن حزام کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ (مسلم شریف: کتاب البیوع: باب الصدق فی البیع والبیان)

تو چاہئے کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلکہ تمام پیغمبروں سے افضل ہوں حالانکہ اس کی برائی کسی پر پوشیدہ نہیں۔

**8**..... مقرر موصوف کو اہل تشیع کی روایات اور ان کے باطل و گمراہ کن عقائد و نظریات کافی حد تک ازبر ہیں۔

مقرر موصوف کا حضرت علیؓ کو نفسِ رسول قرار دینا اور یہ کہنا کہ:

: گویا کہ اللہ تعالیٰ انفسنا: کہہ کر بتا رہا ہے کہ قالب تو دو ہیں اور روح ایک ہے، اس دو قالب کا نام ایک کا علی اور دوسرے کا محمد ہے، اور اس ایک روح کا نام علی مرتضیٰ ہے:

گمراہ کن جملہ ہے۔ اور اس جملہ سے کفریہ عقیدہ حلول کی طرف بھی اشارہ ہو رہا ہے۔ یہ عقیدہ ونظریہ بھی اہل تشیع کا ہے۔

**9**..... یہ نظریہ بھی رفض زدہ اور کفر وضلالت کی طرف منجر ہے۔ فرقہ خمسیہ کے بارے میں شاہ صاحبؒ تحفہ اثناعشریہ کے صفحہ نمبر 19 پر لکھتے ہیں کہ:

: یہ کہتے ہیں کہ پانچوں درحقیقت شخص واحد ہیں کہ ایک ہی روح سب میں حلول کئے ہوئے ہیں:

**10**..... مقرر کی درج بالا ہفوات ومزخرفات یقیناً شیعہ مذہب کی طرف مائل ہونے کی گواہی دے رہی ہیں۔

عید غدیر خم کبھی نہ صحابہ کرامؓ نے منائی نہ کسی تابعی نے، نہ کسی مجتہد نے، نہ کسی عالم وفقیہ نے، اور نہ کہیں اہل سنت مناتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ عید غدیر خم اہل تشیع کا شعار ہے، اہل سنت کا نہیں۔ یوم غدیر اہل تشیع کی عید اکبر ہے۔ اور اس کو وہ خاص اس لئے مناتے ہیں کہ ان کے مطابق اس دن حضرت علیؓ کو خلافت بلا فصل ملی تھی بلکہ امامت کے بھی قائل ہے۔ نیز یہ بھی مشہور رہے کہ اس دن چونکہ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت ہوئی تھی اس لئے وہ اس دن جشن مناتے ہیں۔ یہ ساری وجوہات ہو سکتی ہیں۔ البتہ اصل وجہ حضرت علیؓ کی خلافت بلا فصل اور امامت ہے۔ اس عید غدیر کا بانی عراقی شیعہ حاکم معز الدین احمد بن ابو یہ دیلمی ہے۔ سب سے پہلے اسی نے رافضیوں کے ساتھ 18 ذی الحجہ 352 ہجری کو بغداد میں عید غدیر منائی۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تحفہ اثنا عشریہ کے صفحہ نمبر 390 پر فرماتے ہیں کہ: عید غدیر نکال بیٹھے ہیں، ذی الحجہ کی اٹھارویں تاریخ اس کو مناتے ہیں، عید الفطر و عید الاضحیٰ ہر دو پر اس کو فضیلت دیتے ہیں، اس لئے عید اکبر اس کا نام رکھا ہے۔ یہ حکم بھی شریعت کے صریح مخالف ہے۔

**الحاصل**..... عید غدیر اہل تشیع کا مذہبی شعار ہے اور کسی کافر قوم کے مذہبی شعار کو اپنانا یقیناً تشبہ کے درجہ میں آتا ہے جس کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: من تشبہ بقوم فھو منھم: جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے۔

**الغرض**..... سوالات میں مندرج عبارات میں اکثر عبارات رفض زدہ ہیں، اور سخت ضلالت و کفر پر مشتمل ہیں۔ اور دو عبارات میں تاویل بعید کا احتمال ہے لیکن اس کے ظاہری پہلو پر نظر کرتے ہوئے اسے بھی کفر مانا جائے گا جیسا کہ ہم پیچھے لکھ آئے ہیں۔

لہذا مقرر موصوف پر لازم ہے کہ توبہ تجدید ایمان تجدید نکاح اور تجدید بیعت کرے۔ اور جس طرح ان جملوں کو استعمال کیا ہے اسی طور پر توبہ بھی کرے۔ مطلب یہ کہ اگر اعلانیہ ان جملوں کا ارتکاب کیا ہے ظاہر ہے تقریر ہے تو اعلانیہ ہی کیا ہوگا تو اسی طرح اعلانیہ توبہ لازم ہے۔ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ: جب تو کوئی گناہ کرے تو فوراً توبہ کر، پوشیدہ کی پوشیدہ اور ظاہر کی ظاہر۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ: جس طرح اس مذہب خبیث کا اعلان کیا ہے ویسے ہی توبہ و رجوع کا صاف اعلان کریں کہ توبہ نہاں کی نہاں ہے اور عیاں کی عیاں۔

اس سب کے بعد اپنی عورتوں سے تجدید نکاح کریں کہ کفر خلافی کا حکم یہی ہے۔ علامہ حسن شرنبلالی شرح وہبانیہ پھر علائی شرح تنویر میں فرماتے ہیں کہ: جو بالاتفاق کفر ہو اس سے اعمال، نکاح باطل ہو جاتے ہیں، تمام اولاد، اولاد زنا قرار پا جاتی ہے اور جس میں اختلاف ہو وہاں استغفار، توبہ اور تجدید نکاح کروایا جائے گا۔ اور جب تک زید توبہ، تجدید ایمان وغیرہ نہ کرلے تب تک لوگ اس سے مذہبی سماجی ہر طرح کا بائیکاٹ رکھیں۔ اسے کسی جلسہ میں مدعو نہ کریں اس کی تقریریں نہ سنیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: و اما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظّٰلمین: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

علاوہ ازیں خطیب موصوف کو مشورہ دیں کہ اہل تشیع کی کتابوں کا مطالعہ ہرگز ہرگز نہ کرے بلکہ اہل سنت کی تصانیف کا جلیلہ مطالعہ میں رکھے تاکہ خود بھی گمراہی سے محفوظ رہے اور عوام کو بھی محفوظ رکھ سکے۔

**تنبیہ:**

مقرر موصوف کی تقریروں کے جو ویڈیو اور آڈیو مجھے بھیجے گئے ان میں سے جس قدر بھی سن سکا اس سے یہ اندازہ لگایا کہ مقرر موصوف کی تقریریں رافضیت زدہ ہوتی ہیں۔ شیعی روایات کی اس قدر بھرمار ہے کہ کہیں کہیں یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ مقرر موصوف اہل سنت سے ہیں یا کسی غیر مذہب سے۔

موضوع و من گھڑت واقعات و روایات یا متنازعہ فیہا مسائل مقرر موصوف کی تقریر کا اصل چربہ ہے۔ علماء و فقہاء کے اجماع و اتفاق سے ہٹ کر موصوف اختراعی باتیں بیان کرنے میں جری معلوم ہوئے۔ اور اس طرح کی تقریریں یقیناً مسلمانوں کے ایمان کیلئے خطرہ ہیں۔ اس لئے مسلمانانِ اہل سنت پر لازم ہے کہ اس طرح کی تقریریں نہ سنیں اور کسی کو سننے نہ دیں۔

## تصدیق فتوی بقلم مفتی جامعہ نعیمیہ مرادآباد

## مفتی محمدسلیمان صاحب جامعہ نعیمیہ مرادآباد

زید سے متعلق جو سوالات کئے گئے اور ان کے تفصیلی و تحقیقی جوابات حضرت مفتی محمد ذوالفقار نعیمی صاحب نے دیئے، وہ قرآن و حدیث و اقوال فقہاء کی روشنی میں اتم ہیں، اور براہین و دلائل سے مملو و مزین ہیں۔ اہل حق پر لازم ہے کہ وہ عمل کریں اور زید پلید کو جب تک توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح و تجدید بیعت نہ کرے اپنی محافلِ دینی و دنیاوی سے دُور رکھیں، اور خود بھی دُور رہیں۔ اور فرمانِ رسول ﷺ پر عمل پیرا رہیں: ایاکم و ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم: کے مصداق بنیں، کہ اسی میں سعادت دارین ہے، اور: الحب فی اللّٰہ والبغض فی اللّٰہ: کو اپنائیں۔ (فتاوی اترا کھنڈ ج2: ص52)

**عید غدیر اہل تشیع کا مذہبی تہوار ہے۔ اہل سنت کا اس دن عید منانا اہل تشیع کے باطل افکار و عقائد کی تائید کا موجب اور اُن کے اس باطل و کفریہ عقیدہ کو تقویت دینے کے مترادف ہے، اور ایسے جلسوں میں شرکت کرنا جہاں اہل تشیع کے باطل و فاسد کفریہ عقائد کی تشہیر ہو، حرام بلکہ ان کے کفریہ عقائد**

## پرراضی ہونے اوران کی تشہیر میں مدد کرنے کے سبب کفر ہے:

**بالجملہ**..... یوم غدیر کوعید منانا اگر اہل تشیع کے باطل نظریات سے متفق ہوئے بغیر بھی ہو تب بھی گناہ پر مدد کرنے کا الزام رہے گا۔اور چونکہ عید غدیر کی بنیادی وجہ حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل اور خلفائے ثلاثہؓ کی خلافت کا انکار ہے جو بلاشبہ کفر ہے۔تو اس طرح کفر پر مدد کرنا ہے،لہذا گناہ پر مدد گناہ کبیرہ اور کفر ہے۔

بنایہ شرح ہدایہ میں ہے کہ: گناہوں اور برائیوں پر مدد کرنا اوراس پر اُبھارنا گناہ کبیرہ ہے۔

فتاوی شامی میں ہے کہ: تجدید کفر پر مدد جائز نہیں ہے اور جس شخص نے کفر میں کوشش کی تو وہ کفر پر راضی ہوا اور کفر پر راضی ہونا کفر ہے۔

اعلیٰ حضرت:طحطاوی علی الدر: کےحوالے سے فرماتے ہیں کہ:حرام پر خوشی بھی حرام ہے۔ایسے جلسوں میں شرکت گناہ کبیرہ ہے۔

:قال اللّٰہ تعالیٰ:فلاتقعدبعدالذکری مع القوم الظّٰلمین: پس نصیحت ویاددہانی کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھو۔وقال اللّٰہ تعالیٰ:ولاتعاونواعلی الاثم والعدوان: گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

علاوہ ازیں عید غدیر منانا اہل تشیع کا شعار ہےاور کسی کافر قوم کے مذہبی شعار کو اپنانا یقیناً تشبہ کے درجہ میں آتا ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:من تشبہ بقوم فھو منھم: جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے۔

اعلیٰ حضرت ملاعلی قاریؒ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ:ہمیں کافروں اور منکر بدعات کے مرتکب لوگوں کے شعار کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

اور مزید فرماتے ہیں کہ:اپنے لئے جو شعار کفر پر راضی ہو اُس پر لزوم کفر ہے۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:من تشبہ بقوم فھو منھم:جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

:جامع الفصولین منح الروح: میں ہے کہ:جو کوئی (دارالاسلام کو چھوڑ کر) کفار ومشرکین کے مجمع میں جائے تو وہ کافر ہو گیا،کیونکہ اس میں کفر کا اعلان ہے۔

گویا وہ کفر پر اُن کی امداد کر رہا ہے۔اور کفر کے اہتمام میں شریک ہونا اوراس پر راضی ہونا کفر ہے:الرضا

بالکفر کفر: وہ لوگ اسلام سے نکل گئے اور اُن کی عورتیں اُن کے نکاح سے نکل گئی۔

**الحاصل**..... عیدِ غدیر اہلِ تشیع کا مذہبی تہوار ہے۔ اہلِ سنت کا اس دن عید منانا اہلِ تشیع کے باطل افکار وعقائد کی تائید کا موجب اور اُن کے اس باطل وکفریہ عقیدہ کو تقویت دینے کے مترادف ہے۔

(فتاوی اترا کھنڈ: ج 2: ص 73)

## ماتھے پر تلک لگانے والے سے میل جول، سلام کلام، اسے مسلمانوں کی طرح غسل دینے، بطریق مسنون کفن دینے، اس کی نماز جنازہ پڑھنے، اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے، اور کفار ومشرکین سے تعلقات ورشتہ داری، اُن سے میل جول اور محبت رکھنے کا حکم:

**سوال:** زید کی بیٹی کی شادی ہوئی غیر مسلم نے بھات وغیرہ دیا۔ اس میں غیر مسلم نے کچھ ہندوؤں والی رسم کی جیسے آرتی وغیرہ اور زید کے ماتھے پر تلک لگا دیا، زید کی مرضی نہیں تھی تلک وغیرہ لگانے کی۔ اس میں قرآن وحدیث کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** تلک ہنود کا مذہبی شعار ہے۔ تلک لگانا یا لگوانا دونوں حرام بلکہ اکراہ وغیرہ کی صورت نہ ہونے کی صورت میں کفر ہے، اس میں کفار سے مشابہت ہے۔ اور تشبہ اگر اُن کے مذہبی شعار میں کوئی کرے تو عند الشرع وہ بھی انہیں میں سے ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: من تشبہ بقوم فھو منھم: جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

اعلیٰ حضرت ملا علی قاریؒ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ: ہمیں کافروں اور منکر بدعات کے مرتکب لوگوں کے شعار کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

شارح بخاری فرماتے ہیں کہ: ماتھے پر ٹیکہ لگانا کفر ہے، یہ خاص ہندوؤں کا مذہبی شعار ہے اور ہندو ہونے کی علامت ہے۔

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ: ٹیکہ لگانا مشرکین کا خالص مذہبی شعار ہے، اس لئے ٹیکہ لگانے کی وجہ سے بکر

مرتد ہوگیا، اسلام سے نکل گیا ،اگر بیوی والا ہے تو اس کی جورو بھی اس کے نکاح سے نکل گئی۔اس پر فرض ہے کہ ان سب حرکات سے توبہ کریں پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، بیوی والا ہے تو پھر سے نکاح کرے۔ اور اگر ایسا نہ کرے تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس سے میل جول، سلام کلام بند کریں، اگر اسی حالت میں مرجائے تو اسے نہ مسلمانوں کی طرح غسل دینا جائز، نہ بطریق مسنون کفن دینا جائز، نہ اس کی نماز جنازہ جائز، نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز، نہ مسلمانوں کی طرح دفن کرنا جائز۔

لہذا زید کا تلک لگوانا اور منع نہ کرنا رضا پر دال ہے۔مرضی نہیں تھی پھر بھی نہ روکنا کفر پر راضی ہونا ہی ہے اور کفر پر راضی ہونا کفر ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ :فعلِ کفر میں جو دل سے شریک ہو وہ ظاہراً باطناً کافر ہے، اور جو اکراہ و اضطرار و مجبوری محض سے بظاہر شریک ہو، اسے معافی ہے۔مگر اکراہ صحیح شرعی درکار ہے، کسی کی خاطر وغیرہ سے مجبور ہونا شرعی مجبوری نہیں اور بلا اکراہ شرعی شرکت کفر پر بھی شریعت مطہرہ لزوم کفر و تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دے گی۔اس لئے زید پر لازم ہے کہ توبہ کرے اور تجدید نکاح، اور اگر کسی پیر سے بیعت ہو تو تجدید بیعت کرے۔

اور کفار و مشرکین سے تعلقات و رشتہ داری، اُن سے میل جول اور محبت بھی قطعاً ناجائز و حرام ہے۔قرآن پاک میں ہے:

:تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔لَبِئْسَ مَاقَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِى الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ:( المائده:آیت:80)

**ترجمہ:** تو دیکھتا ہے ان میں کہ بہت سے لوگ دوستی کرتے ہیں کافروں سے، کیا ہی بُرا سامان بھیجا انہوں نے اپنے واسطے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اُن پر اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں۔

:وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِىِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ:(المائده:آیت: 81)

**ترجمہ:** اور اگر وہ یقین رکھتے اللہ تعالیٰ پر اور نبی پر اور جو نبی پر اُترا تو کافروں کو دوست نہ بناتے، لیکن ان میں بہت سے لوگ نافرمان ہیں۔

**الحاصل**..... زید پر تلک لگوانے کے سبب از روئے شرع کفر لازم ہے۔زید توبہ کے ساتھ تجدید ایمان وغیرہ کرے۔اور آئندہ اس طرح کی حرکات سے باز رہے۔

فقہ حنفی کی مشہور کتاب: در مختار: اوراس کے حاشیہ: ردالمحتار: میں ہے کہ: متفق علیہ کفر سے عمل اور نکاح باطل ہوجاتا ہے اوراس کی حالت میں جواولادہوگی وہ اولادِزنا ہوگی اور جس کے کفر میں اختلاف ہو،اس میں توبہ، تجدیداسلام اور تجدید نکاح کا حکم دیاجائے گا۔(فتاوی اتراکھنڈ:ج 2:ص 76)

## کافروں کے مذہبی پروگرام میں شرکت اور پرماتما کے نام پر دیا جلانے،اور ایسے شخص کو کسی دینی جماعت یا انجمن یا مسجد کمیٹی کا صدر بنانے کا حکم:

**سوال**: ہندو عورتوں نے اپنا مذہبی پروگرام کیاانہوں نے اپنے عقیدے کے مطابق پرماتما کے نام دیئے جلائے یعنی پوجا کی،اس میں زید نے شرکت کی اور با قاعدہ دیا روشن کیا۔دوسرے دن اخبار میں یہ خبر زید کے فوٹو کے ساتھ شائع ہوئی،جس میں زید سب کے ساتھ دیاروشن کرتاہوا نظر آرہا ہے۔کیاایسا شخص کسی دینی جماعت یا انجمن یا مسجد کمیٹی کا صدر ہوسکتا ہے؟

**جواب**: ہنود کے مذہبی معاملات میں شرکت عندالشرع کفر ہے،بشرطیکہ کوئی شرعی مجبوری نہ ہو۔صورت مسئولہ میں زید کا ہنود کے مذہبی پروگرام میں شریک ہونا ان کے شعارِ مذہبی یعنی: پرماتما کے نام پر دیا جلانا: پر خود بھی عمل کرنا ازروئے شرع کفر ہے۔

حضوراکرم ﷺ فرماتے ہیں: من سود مع قوم فھو منھم: جو کسی قوم کے جتھے میں شامل ہو وہ انہیں میں سے ہے۔

دوسری حدیث شریف میں ہے: من کثر سواد قوم فھو منھم: جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔

تیسری حدیث شریف میں ہے: من جامع المشرك وسكن معه فانه مثله: جو مشرک کے ساتھ آئے اوراس کے ساتھ رہے وہ بیشک اسی کے مثل ہے۔

حضوراعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ: فعل کفر میں جو دل سے شریک ہو وہ ظاہراًباطناً کافر ہے اور جو اکراہ و اضطرار ومجبوری محض سے بظاہر شریک ہوا سے معافی ہے،مگراکراہ صحیح شرعی درکار ہے،کسی کی خاطر وغیرہ سے مجبور ہونا شرعی مجبوری نہیں اور بلااکراہ شرعی شرکت کفر پر بھی شریعت مطہر ہ لزوم کفر وتجدیداسلام وتجدید نکاح کا حکم دے گی۔

صدرالشریعہ فرماتے ہیں کہ: کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہوکر اُن کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان

وشوکت بڑھانا کفر ہے۔

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی فرماتے ہیں کہ:ان کے مذہبی میلوں میں شرکت تکثیر سواد ہے اور کفار کے جتھا کو بڑھانا بحکم حدیث شریف کفر،جیسا کہ فرمایا گیا:مـن کثّرسـواد قـوم فهـو منهم: اگر چہ جب اس کی نیت محض لہوولعب کی ہے تکثیر سواد کی نہیں تو بر بنائے تحقیق کفر نہیں مگر ظاہری حال کے اعتبار سے کفر ہے،جس کی مؤید روایت فقہیہ بھی ہے۔

**الـحـاصـل**..... زید ہنود کے مذہبی جلسہ میں شریک ہونے اور ان کے مذہبی شعار( دیا جلانے )پر عمل پیرا ہونے کے سبب دائرہ اسلام سے خارج ہے۔زید پر لازم ہے کہ توبہ کرے اور تجدید ایمان،تجدید نکاح کرے اور اگر کسی پیر سے مرید ہو تو تجدید بیعت بھی کرے۔

فقہ حنفی کی مشہور کتاب:در مختار: اور اس کے حاشیہ:ردالمحتار میں ہے کہ:متفق علیہ کفر سے عمل اور نکاح باطل ہو جاتا ہے اور اس کی حالت میں جو اولادہو گی وہ اولادزنا کی ہو گی اور جس کے کفر ہونے میں اختلاف ہو اس میں توبہ،تجدید اسلام اور تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

اور جب تک توبہ وغیرہ نہ کرلے زید کو کسی مسجد،مدرسہ یا دینی و رفاحی تنظیم کا صدر اور متولی یا ذمہ دار بنانا جائز نہیں ہے۔(فتاوی اتراکھنڈ ج2:ص 51)

## کافر کی تعریف اور تعظیم کرنے اور اُن کے مجالس میں شرکت کرنے کا حکم:

حدیث پاک میں ہے:اذامدح الفاسق غضب الرب تعالی واهتزله العرش: جب کسی فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالی جل شانہ غضب فرماتا ہے اور اس کی وجہ سے عرش الٰہی کانپ جاتا ہے۔

حدیث مذکور کی تشریح میں ملاعلی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:عرش کا ہلنا کنایہ ہے بڑے واقعہ اور سخت مصیبت سے اس لئے کہ اس میں ایسی چیز سے راضی ہونا ہے جس میں اللہ تعالی کی ناراضگی اور اس کا غضب ہے بلکہ قریب ہے کہ وہ کفر ہو.....جب فاسق کی تعریف کرنے والے کا یہ حکم ہے تو پھر ظالم کی تعریف کرنے والے کا حکم کیسا ہو گا؟

ملاعلی قاریؒ کے نزدیک فاسق کی تعظیم قریب الکفر ہے تو بھلا کافر کی تعظیم کیونکر کفر نہ ہوگی۔اسی لئے فقہائے کرام نے کافر کی تعظیم کو کفر لکھا ہے۔

:فتاوی ظهیریه واشباه والنظائرو تنویرالابصار و درمختار : میں ہے کہ:اگر کسی نے ذمی

کو احتراماً سلام کہہ دیا تو یہ کفر ہے، کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہوتی ہے۔

فتاوی امام ظہیر الدین ومختصر علامہ زین مصری وشرح تنویر مدقق علائی میں ہے کہ: اگر کسی نے مجوسی کو تعظیماً: یا استاد: کہا تو اس سے وہ کافر ہو جائے گا۔

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں: من سود مع قوم فهو منهم: جو کسی قوم کے جھتے میں شامل ہو وہ انہیں میں سے ہے۔

دوسری حدیث شریف میں ہے: من كثر سواد قوم فهو منهم: جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔

تیسری حدیث شریف میں ہے: من جامع المشرك وسكن معه فانه مثله: جو مشرک کے ساتھ آئے اور اس کے ساتھ رہے وہ بیشک اسی کے مثل ہے۔

صدر الشریعہ فرماتے ہیں کہ: کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر اُن کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان وشوکت بڑھانا کفر ہے۔ (فتاوی اترا کھنڈ: ج 2: ص 46)

## کافر کو قربانی کا گوشت دینا:

قربانی کا گوشت ذمی کافر کے علاوہ کسی اور کافر کو دینے کی اجازت نہیں ہے۔ نہ حربی کافر کو نہ مستامن کو۔
(فتاوی اترا کھنڈ: ج 2: ص 345)

# تاج الشریعہ، حضرت العلام، مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری، اور استاد الفقہاء، حضرت علامہ مفتی قاضی محمد عبدالرحیم بستوی کا فتوی

## آغاخانیوں کے ساتھ برتاؤ:

**سوال**: آغاخانیوں کے عقائد کیا ہے؟ ان سے میل ملاپ کے احکام کیا ہے؟

**جواب**: آغاخانیوں کے وہی عقائد ہیں جو اس زمانہ میں رافضیوں کے ہیں، بلکہ یہ انہیں کی ایک قسم ہیں اور ان کے احکام وہی ہیں جو رافضیوں کے ہیں، یعنی ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا کوئی بھی سلوک ناجائز و حرام ہے۔

(فتاوی بریلی شریف: ص174)

# حضرت امیر معاویہؓ کو کافر کہنے والوں کے ساتھ کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے شادی بیاہ کرنا، ایسے پیر سے بیعت کرنا:

**سوال:** ایک پیر جس نے ایک مجلس میں یزید کو کھلے طور پر کافر کہا اور ساتھ ہی سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو بھی کافر کہا، اس مجلس میں ایک پابند شرع عالم بھی موجود تھے تو انہوں نے کہا کہ یزید کے بارے میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کا فتویٰ ہے کہ سکوت اختیار کیا جائے اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ صحابی رسول ہے، جس پر انہوں نے کہا کہ جو یزید اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کے معاونین ومخلصین نے اس لفظ کو چند مرتبہ دہرایا کہ ایسے شخص کافر ہیں۔(معاذاللّٰہ)

ایسے عقائد رکھنے والے پیر اور اُن کے معاونین ومخلصین کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** تمام صحابہ کرامؓ کی تعظیم فرض ہے اور وہ سب عدول ہیں ان کے درمیان جو مشاجرات (جنگ یا دیگر باتیں) واقع ہوئے اُس میں علمائے اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اُن مشاجرات کا ذکر حرام ہے، کیونکہ خوف ہے کہ کہیں کسی صحابیؓ کی طرف سوئے ظن (بدگمانی) نہ ہو جائے اور ہماری دنیا و آخرت برباد ہو جائے۔

حدیث شریف میں ہے: اذا ذکر اصحابی فامسکوا: یعنی جب میرے صحابہ کا ذکر کرو تو رک جاؤ (یعنی مشاجرات صحابہ کرامؓ کا ذکر نہ کرو)۔

صحابہ کرامؓ کی شان میں بہت سے آیات نازل ہوئیں اور بہت سی حدیثیں ناطق ہیں، قرآن عظیم میں حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی دو قسمیں فرمائیں، مومنین قبل الفتح: جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے راہِ خدا تعالیٰ میں خرچ و جہاد کیا، اور مومنین بعد الفتح: جنہوں نے بعد کو۔

فریق اوّل کو دوم پر تفضیل عطا فرمائی: لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل، اولئک اعظم درجۃ مّن الّذین انفقوا من بعد الفتح وقاتل: تم میں برابر نہیں جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ و جہاد کیا وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ و جہاد کیا۔ اور ساتھ ہی فرمایا: وکــــــــلا وّعداللّٰہ الحسنیٰ: اور اُن سب سے اللہ تعالیٰ جنت کا وعدہ فرما چکا۔

دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا، اور ان کے افعال پر جاہلانہ نکتہ چینی کا دروازہ بھی بند فرمادیا کہ ساتھ ہی ارشاد ہوا: واللّٰہ بما تعملون خبیر: اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی خوب خبر ہے، یعنی جو کچھ تم

کرنے والے ہو وہ سب جانتا ہے،بایں ہمہ سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا،خواہ سابقین (پہلے والے) یا لاحقین (بعد والے)۔

اور یہ بھی قرآن عظیم سے ہی پوچھ دیکھئے کہ مولا عزوجل جس سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا اس کیلئے کیا فرماتے ہیں:

انّ الّذین سبقت لھم مّنّاالحسنٰی اولٓئک عنھامبعدون.لا یسمعون حسیسھا وھم فیما اشتھت انفسھم خٰلدون.لا یحزنھم الفزع الاکبر و تتلقّٰھم الملائکة.ھٰذایومکم الّذین کنتم توعدون:

**ترجمہ:** بے شک جن سے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دُور رکھے گئے،اس کی بھنک تک نہ سنیں گے اور وہ اپنی من مانی مرادوں میں ہمیشہ رہیں گے،انہیں غم میں نہ ڈالے گی بڑی گھبراہٹ فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔

سچا اسلامی دل اپنے رب عزوجل کا یہ ارشاد عام سن کر کبھی کسی صحابیؓ پر نہ سوئے ظن کر سکتا ہے نہ ان کے اعمال کی تفتیش۔

## قارئین کرام!

مذکورہ بالا عبارتوں سے صاف ہوگیا کہ تمام صحابہ کرامؓ جنتی ہیں،جو کسی صحابیؓ کو کافر کہے،وہ جنتی کو کافر کہتا ہے،اور جو ایسا عقیدہ رکھے وہ خارج از ایمان ہے،اور صحابہ کرامؓ کو کافر جان کر خود جہنمی بنتا ہے۔سیدنا حضرت امیر معاویہؓ جلیل القدر صحابی رسول ہے اور صحابی رسول کے بابت اللہ تعالٰی جل شانہ کا فرمان گزرا۔

لہذا یہ پیر،سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو کافر کہہ کر خود کافر اور جہنمی بنا اور حدیث شریف میں ہے،حضرت ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت کیا:خیر الناس قرنی: یعنی میری صدی کے لوگ (صحابہ کرامؓ) سب سے بہتر ہے۔

اور ترمذی شریف میں ہے:لاتمس النّار مسلماً رانی اورای من رانی: یعنی آگ (جہنم) اس مسلم کو نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے (صحابہ کرامؓ) کو دیکھا۔

اور صحابہ کرامؓ کو جو گالی دے اُس پر اللہ تعالٰی جل شانہ اور حضور اکرم ﷺ،ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت برستی ہے۔حدیث شریف میں ہے:من سبّ اصحابی فعلیه لعنة اللّٰه والملائکة والنّاس اجمعین:

دوسری حدیث شریف میں ہے:انّ اللّٰه اختارنی واختار لی اصحابا فجعل لی منھم وزراءوانصاراواصھارا فمن سبّھم فعلیه لعنة اللّٰه والملٰئکة والنّاس اجمعین.لایقبل اللّٰه

منه صرفا ولا عدلا:

**ترجمہ**: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میرے صحابہ کو چن لیا اور میرے لئے ان ہی میں سے وزیر اور انصار اور سسرال رشتہ دار بنائے تو جو شخص ان کو گالی دے اس پر اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا نہ نفل قبول فرماتا ہے نہ فرض۔

دیکھئے! صحابہ کرامؓ پر نکتہ چینی کا یہ عالم ہے تو کافر جاننے والے پر کیا وبا ہوگا۔

دوسری حدیث میں ارشاد آیا ہے: ایما رجل قال لاخیه کافر فقدباء بها احدهما: یعنی جو کوئی کسی مسلم بھائی کو کافر کہے تو وہ ایک پر ضرور لوٹے گی، یعنی جسے کافر کہا اگر وہ کافر ہے تو ٹھیک ورنہ یہ خود کافر ہے۔ عام مومنین کے بارے میں یہ حکم ہے تو جو کوئی کسی صحابیؓ کو کافر کہے تو بدرجۂ اولیٰ قائل فی الفور کافر ہوا۔

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ جلیل القدر صحابی ہے، ان کی شان میں متعدد حدیثیں ہیں اور ان سے بہت سی حدیثیں مروی ہے۔ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ اپنے والدین سے پہلے اسلام لائے، اور اسلام کے شرف کے ساتھ ساتھ، نسب، صحبت، مصاہرت کا بھی شرف حضور اکرم ﷺ سے حاصل ہے اور ان اُمور کی وجہ سے جنت میں حضور اکرم ﷺ کی رفاقت بھی لازم ہے۔

:تطهير الجنان واللسان عن الخطور والتفوة بثلث سيدنا معاوية بن ابى سفيان:

میں علامہ امام احمد بن حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں: فمنها شرف الاسلام وشرف الصحبة وشرف النسب وشرف مصاهرته له ﷺ المستلزمة لمرافقة له ﷺ فى الجنة ولكونه معه فيها: ترمذی وغیرہ نے خاص سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی شان میں باب باندھا ہے۔

حدیث شریف میں ہے: عن النبى ﷺ انه قال لمعاوية اللّٰهم اجعله هاديا مهديا واهد به: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو ہادی اور مہدی بنا اور اس سے لوگوں کو ہدایت دے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ: جب حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت عمیر بن سعدؓ کو حمص سے معزول کیا اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو والی بنایا تو لوگوں نے کہا حضرت عمیرؓ کو معزول کیا اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو والی بنایا تو حضرت عمیرؓ نے کہا سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کا ذکر خیر سے کرو کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا ہے، فرماتے تھے کہ اے اللہ! اس سے لوگوں کو ہدایت دے۔ بفرض غلط اگر سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کافر ہوتے تو ان کی شان میں حدیثیں مروی نہ ہوتیں۔

اور صحابہ کرامؓ کی تعظیم دیکھئے اور سرکار ﷺ کے فرمان کو کتنا سچا اور یقینی مانتے تھے کہ فرماتے ہیں حضرت عمیرؓ ایک تو عہدے سے معزول بھی ہوئے پھر بھی فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کا ذکر خیر ہی کے ساتھ کرو، کیونکہ سرکار ﷺ نے خاص سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں فرمایا: اللہ! ان سے مومنین کو ہدایت دے۔ تو اگر سیدنا حضرت امیر معاویہؓ میں کوئی خامی ہوتی تو صحابہ کرامؓ اس قدر احتیاط نہ برتتے۔

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی شان بہت اونچی ہے، جن کو سرکار ﷺ نے اتنا چاہا، جن کو صحابہ کرامؓ نے اتنا رتبہ دیا، سرکار دو عالم ﷺ نے ہر صحابیؓ کی شان میں فرمایا: اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم: یعنی میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم ان کی اقتدا کرو ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے۔

یہ پیر پکا خبیث یا رافضی معلوم ہوتا ہے اور شیطان کا پیر ہے، اس سے لوگ گمراہ ہوں گے، ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے نہ کہ راہِ راست ہوں گے، اس سے مرید ہونا حرام و ناجائز ہے، اور اس کے کفری عقائد کو جانتے ہوئے مرید ہونا کفر ہے۔ صحابہ کرامؓ کی شان میں اس سے بڑھ کر توہین کیا ہو سکتی ہے کہ اُن کو بالکل کافر ہی بنا دیا۔

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر لعن و طعن کرنے کے بابت علامہ شہاب الدین خفاجی: نسیم الریاض شرح شفا: میں فرماتے ہیں: ومن یکون یطعن فی معاویۃ فذلک کلب من کلاب الھاویۃ: جو سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

ہاں یزید کی تکفیر و لعن کے بارے میں اختلاف ہے ہمارے امام اعظمؒ کا مذہب یہ ہے اس بارے میں کہ احتیاطاً سکوت برتے، یزید سے فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر۔ بہر حال ہم حنفی مقلد ہیں، ہم اپنے امام کی تقلید کرتے ہوئے لعن و تکفیر میں سکوت ہی اختیار کریں گے۔

رہی یہ بات کہ یزید کو خلیفہ بنانے کے سبب سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر طعن تو حرام اشد حرام ہے۔ اوّلاً تو سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو یزید کے حالات بخوبی معلوم نہ تھے، ثانیاً سیدنا حضرت امیر معاویہؓ خود مجتہد ہیں اور مجتہد کو اجتہاد میں صواب پر دو اجر اور اجتہاد میں خطا پر ایک اجر ملتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: اذاحکم الحاکم فاجتھد فاصاب فلہ اجران واذاحکم فاجتھدفاخطا فلہ اجر واحد:

یہ پیر بالکل بے علم ہے، اور پیر کا یہ کہنا کہ جو یزید اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے، شرع پر سخت جرأت ہے اور سینکڑوں افراد بلکہ اُمت محمدیہ کو کافر بنانا ہے اور اس پر معاونین و مخلصین کا خاموش تماشائی بنا رہنا عجب مضحکہ خیز ہے۔

یہ پیر کافر و مرتد ہے،اس پر فرض ہے کہ صدق دل سے توبہ کرے اور تجدید ایمان اور بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے اور معاونین و مخلصین جو اس پر راضی ہیں ان کو بھی مذکورہ حکم پر تعمیل واجب ہے ۔انہیں جیسے لوگوں سے متعلق حدیث شریف میں ہے:

:انّ اللّٰہ اختارنی واختارلی اصحابا واصھارا وسیأتی قوم یسبونھم وینتقصونھم فلاتجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم:

**ترجمہ**: بیشک اللہ تعالی نے مجھے اور میرے صحابہ اور سسرالی رشتہ داروں کو چن لیا اور عنقریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں گالی دے گی اور ان کی تنقیص کرے گی تو اُن کے پاس نہ بیٹھو اور نہ اُن کے ساتھ کھاؤ پیو اور نہ اُن کے ساتھ شادی بیاہ کرو۔(فتاوی بریلی شریف:ص 271)

## شیعوں کی نماز اور اذان کا حکم:

**سوال**: شیعوں کی اپنی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: شیعوں پر بوجوہ کثیرہ حکم کفر ہے اور وہ اپنے عقائد خبیثہ کے سبب اسلام سے خارج ہیں اور ان کا حکم مرتدین کا ہے ۔اور ان کی نماز باطل محض ہے اگر پڑھیں گے تو ان کی نماز، نماز شمار نہ ہوگی ۔کیونکہ نماز کی صحت کیلئے نمازی کا مسلمان ہونا شرط ہے۔

:قال اللّٰہ تعالیٰ:انّ الصّلوۃ کانت علی المومنین کتابامّوقوتا: بیشک نماز ایمان والوں پر فرض ہے وقت بندھا ہوا۔

اور جب ان کی نماز باطل ہے تو ان کی اذان بھی باطل ہے ۔اس لئے کہ جس طرح صحتِ نماز کیلئے ایمان شرط ہے اسی طرح اذان کی صحت کیلئے بھی ایمان شرط ہے۔

:جزم المصنف بعدم صحۃ اذان مجنون ومعتوہ وصبی لایعقل قلت وکافر وفاسق لعدم قبول قولھما فی الدیانات:کذافی الدر المختار:(فتاوی بریلی شریف:ص353)

## شیعوں کے اذان کا جواب دینا یا اس پر روزہ افطار کرنا:

**سوال**: شیعوں کی اذانوں کا کیا حکم ہے؟ کیا ان کی اذانوں کو سن کر اذان کا جواب دینا چاہئے؟ یا روزہ افطار کرنا چاہئے؟

**جواب**: شیعوں کی اذان، اذان میں شمار نہیں، نہ اس کی جواب کی حاجت، اور نہ اہل سنت کو اِس پر اکتفا کی اجازت، بلکہ اگر اِن میں سے کوئی اذان دے دیں تو اذان کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔ اور اِن کی اذان کی آواز سن کر روزہ افطار کرنا بھی منع ہے: لعدم قبول قوله في الديانات: (فتاوی بریلی شریف: ص 354)

## مرتد کے ساتھ تعلقات وغیرہ کا حکم:

**سوال**: جو شخص قرآن و حدیث کو نہ مانے بلکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے مقدس قرآن اور آقائے مدینہ ﷺ کے مقدس حدیث کو فتنہ بتائے، اس پر شریعت کا کون سا حکم نافذ کیا جائے گا؟

**جواب**: جو شخص قرآن و حدیث کی باتوں کو نہ مانے اور قرآن و حدیث کو فتنہ بتائے (معاذ اللہ)، وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا اور اس کے سارے اعمال اکارت و برباد ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر ہو گئی، بعد عدت جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے، اور جو کوئی کلمہ کفر بکے اس کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:

:و من يرتدد منكم عن دينه فيمت و هو كافر فالئك حبطت اعمالهم في الدّنيا والاخرة، واولئك اصحٰب النّار هم فيها خٰلدون:

**ترجمہ**: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو اُن لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں، اور وہ دوزخ والے ہیں، انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ارتداد سے تمام اعمال باطل ہو جاتے ہیں، آخرت میں تو اس طرح کہ ان پر کوئی اجر وثواب نہیں اور دنیا میں اس طرح کہ شریعت مرتد کے قتل کا حکم دیتی ہے، اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہی، وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کا مستحق نہیں رہتا، اس کا مال معصوم نہیں رہتا، اس کی مدح وثنا اور امداد جائز نہیں۔

شخص مذکور پر توبہ فرض ہے، اور بعد توبہ صحیح تجدید ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح بھی فرض ہے اور جب تک شخص مذکور حکمِ مذکور پر عمل نہ کرے ہر واقفِ حال مسلمان پر لازم ہے کہ ترکِ تعلق کرے۔

اور اگر وہ بے توبہ صحیحہ و تجدید ایمان مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے گا، ہاں، حکمِ مذکور پر عمل کرے تو تعلقات جائز ہوں گے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ (فتاوی بریلی شریف: ص 146)

# غیر مسلم کو قرآن کریم دینا:

**سوال**: غیر مسلم کو قرآن مقدس یا اس کا انگلش ترجمہ دینا کیسا ہے؟

**جواب**: قرآن پاک چھونے یا پڑھنے کیلئے خود مسلمان کو بھی پاک وصاف اور باوضو ہونا شرط ہے جبکہ غیر مسلم، طہارت واجتناب نجاست کی وجہ سے ناپاک ہے، لہذا اگر وہ غسل اور طہارتِ کاملہ کا التزام رکھتا ہو یا کم ازکم قرآن مقدس پڑھتے اور چھوتے وقت طہارت کا اہتمام رکھ سکے تو دینا جائز ہے ورنہ نہیں۔(فتاوی بریلی شریف: ص 174)

# غیر مسلموں کے مندر میں گھنٹی بندھوانے والے سے تعلقات رکھنا:

**سوال**: ایک مرتبہ الیکشن کے موقع سے خالد کی عورت پردھانی میں کھڑی ہوئی تو اس کو انتخابی نشان گھنٹی ملا جس پر خالد کا لڑکا زاہد سے ایک گھنٹی لایا اور سریش نامی ایک غیر مسلم کو گھنٹی سپرد کردی اور کہا کہ اس کو مندر میں بندھوا دو، اس پر سریش نے کہا: سبحن بھائی! خوب سوچ سمجھ لو، کیونکہ ایک مرتبہ یہ مندر میں بندھ گئی تو اُتاری نہیں جائے گی۔انہوں نے کہا ایسا کچھ نہیں ہے۔سریش نے پھر دوبارہ کہا: سبحن بھائی! میں پھر کہہ رہا ہوں سوچ لو، ورنہ کل پھر تم کہو کہ ہماری برادری میں بڑی فضیحت (یعنی لعنت ملامت) ہورہی ہے، لہذا اُتار دو تو یہ اُتاری نہیں جائے گی۔تو انہوں نے کہا کہ ایسا کچھ نہیں ہے، صرف تم بندھوا دو۔

اس واقعہ کے دوسرے دن جب بات کافی پھیل گئی اور پورے علاقے میں لوگوں نے لعنت ملامت شروع کردی، لیکن اس کے باوجود بھی زاہد نے سریش کی مندر میں گھنٹی بجانے کی ڈیوٹی لگادی اور اس کے عوض میں بیڑی ماچس کے نام پر کچھ خرچ وغیرہ بھی دیا جانے لگا۔گھنٹی بجانے کی ڈیوٹی کچھ دن مسلسل لگی رہی۔

اس واقعہ کے پانچ دن بعد اسی طرف سے ربیع الاول شریف کا جلوس نکلا۔جلوس میں شریک کئی لوگوں کو اور سنی دارالعلوم کے کچھ طلباء کو لوگوں نے دکھایا کہ دیکھو یہی گھنٹی بندھوائی گئی ہے۔

مذکورہ صورت حال کا علم ہونے پر بھی ایک سنی صحیح العقیدہ عالم دین جو پیر بھی ہیں ان کے اور ان کے لڑکوں کے زاہد سے قریبی تعلقات تھے اور آج بھی بدستور قائم ہیں۔مندرجہ بالا صورتوں میں زاہد عالِم دین اور ان کے لڑکوں پر شریعت مطہرہ کیا حکم عائد کرتی ہے؟

**جواب**: مندر میں گھنٹی بندھوانا حرام اشد حرام بدکام بدانجام ہے۔زاہد گنہگار، مستحقِ عذاب نار ومستوجب غضب جبار ہے، اس پر لازم ہے کہ صدق دل سے توبہ واستغفار کرے اور تجدید ایمان وتجدید بیعت بھی کرلے اور اگر

بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔

عالم دین جو سنی صحیح العقیدہ اور پیر ہیں ان سے اور ان کے لڑکوں سے معلوم کیا جائے، انہیں معلوم تھا یا نہیں۔ اگر معلوم ہوتے ہوئے بلاتوبہ کرائے ان سے تعلق رکھا تو یہ جائز نہیں۔قال اللّٰہ تعالیٰ: واما ینسینک الشیطٰن فلاتقعدبعدالذکری مع القوم الظّٰلمین: اور اگر بعد توبہ ان سے تعلق رکھے ہوئے ہیں تو حرج نہیں۔(فتاوی بریلی شریف:ص266)

## غیر مسلموں کے ساتھ ہولی کھیلنا:

**سوال**: مسلمانوں کا ہولی کھیلنا خود یا ہندوؤں کے ساتھ مل کر کھیلیں تو کیا حکم ہے؟

**جواب**: ہولی کھیلنا، کھلوانا حرام بدکام بدانجام منجر بکفر ہے۔اور غمز العیون: میں ہے: من استحسن فعلا من افعال الکفار کفر باتفاق المشائخ: یعنی جس نے کافروں کے کسی فعل کو اچھا سمجھا بالاتفاق عندالمشائخ کافر ہو گیا۔

لہذا جو مسلمان اس میں شریک ہوئے اُن پر لازم ہے کہ صدق دل سے توبہ واستغفار کریں اور تجدید ایمان بھی کرلیں اور بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی کریں۔جب تک وہ لوگ حکم مذکور پر عمل نہ کریں ہر واقف حال مسلمان کو اُن سے ترک تعلق کا حکم ہے:قال اللّٰہ تعالیٰ: واما ینسینک الشیطٰن فلاتقعد بعدالذکری مع القوم الظّٰلمین:(فتاوی بریلی شریف:ص346)

# فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی

# جلال الدین احمد امجدی کا فتوی

## صدر شعبۂ افتاء دار العلوم اہل سنت فیض الرسول

## سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخوں سے بائیکاٹ کرنے اور اُن سے تمام تعلقات منقطع رکھنے کا حکم:

**سوال**: زید کہتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ صحابی ہے اور بکر کہتا ہے کہ صحابی نہیں۔ان کو کیا کہا جائے؟ تا کہ ایمان وعقیدہ خراب نہ ہو جائے۔

**جواب**: سیدنا حضرت امیر معاویہؓ حضور اکرمﷺ کے جلیل الشان صحابی اور منشی ہیں۔حدیث شریف کے مشہور کتاب: مشکوۃ شریف: ہے جس کے آخر میں محدث شیخ ولی الدین رازی عبداللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حدیث بیان کرنے والے چند صحابہ کرامؓ کی ایک مختصر فہرست شامل کی ہے،اسی فہرست میں: حرف المیم: فصل کا پہلا حرف :میم: ہے۔اس عنون کے نیچے حضرت محدث ولی الدینؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ خاندان قریش ،قبیلہ بنی امیہ میں سے ہے،آپؓ اور آپؓ کے والد ماجد حضرت ابو سفیانؓ فتح مکہ کے دن مسلمان ہو کر حضور اکرمﷺ کی غلامی میں داخل ہوئے،آپؓ بارگاہِ رسالتﷺ کے منشی تھے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور حضرت ابو سعیدؓ نے آپؓ سے حضور اکرمﷺ کی حدیثیں سنی ہیں۔

اس حوالہ سے دن دوپہر کی طرح خوب واضح ہوگیا کہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ حضور اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اور حضور اکرم ﷺ کے دربار کے منشی بھی ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت ابوسعیدؓ نے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو صحابی رسول مان کر ان سے حضور اکرم ﷺ کی حدیث سنی اور قبول کی۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ قرآن مجید میں صحابہ کرامؓ کے متعلق اعلان فرماتا ہے: وکلا وعد اللہ الحسنیٰ: یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرامؓ سے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ اپنے صحابیوں کے حقوق بیان کرنے کے سلسلے میں ارشاد فرماتے ہیں: اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علیٰ شرکم: (اے مسلمانو!) جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابیوں کو بُرا کہتے ہیں تو اُن سے برملا کہہ دو تمہاری بدگوئی پر خدا تعالیٰ کی پھٹکار پڑے۔

یہ حقوق تو عام صحابیوںؓ کے ہیں اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ تو ایک جلیل القدر فقیہ صحابی ہیں ان کے حقوق تو اور زیادہ ہیں۔ اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے جلالت شان کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ 41 ہجری میں شہزادۂ رسول ﷺ، حضرت حسنؓ نے ان کو سارے جہاں کے مسلمانوں کا خلیفہ اور حاکم اعلیٰ بنایا اور خود ان کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور شہزادۂ اصغر حضرت حسینؓ نے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کا خلیفہ ہونا ان کی زندگی بھر تسلیم فرمایا۔

اب اس کے بعد جو شخص سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی شان میں گستاخی کرے یا آپؓ کی خلافت کو حق نہ مانے وہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کا کھلا دشمن اور باغی قرار پائے گا۔ ہندوستان اور پاکستان کے تمام سنی مسلمانوں کی مستند کتاب: بہار شریعت: میں ہے کہ:

تمام صحابہ کرامؓ اہل خیر وصلاح ہیں اور عادل ہیں۔ ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ کیا جائے۔ کسی صحابیؓ کے ساتھ سوئے عقیدت (بُرا گمان) اگرچہ چاروں خلفاء (سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا عثمان غنیؓ، سیدنا علی المرتضیٰؓ) کو مانے اور اپنے کو سنی کہے مثلاً: سیدنا حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے والد ماجد حضرت ابوسفیانؓ اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ہندہؓ اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن عاصؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی، تبرا ہے اور اس کا قائل رافضی ہے۔

حاصل گفتگو یہ ہے کہ زید کی بات حق ہے اور بکر کی بات جھوٹی اور باطل ہے، پھر چونکہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے صحابی ہونے سے انکار کرنا یہ ان کے حق میں توہین اور گستاخی ہے اور بکر سے یہ گستاخی ہوئی ہے۔

لہذا بکر کو یہ فتوی دکھا کر اُس کو توبہ کرایا جائے اور اگر (معاذاللہ) بکر کے سر پر گمراہی اور رافضیت کا بھوت سوار ہو گیا ہو اور سمجھانے پر وہ نہ مانے تو جامع مسجد میں اعلان کر دیا جائے کہ بکر سنی نہیں رہ گیا وہ شہزادۂ رسول ﷺ، حضرت حسین کا دشمن ہو گیا ہے۔اعلان کے بعد مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ بکر کا بائیکاٹ کر دیں اور اس سے تمام تعلقات اُس وقت تک منقطع رکھیں جب تک وہ توبہ کر کے سنی مسلمان نہ ہو جائے۔

مسلمانوں کو سخت ہدایت کی جاتی ہے کہ اگر وہ اپنے دین وایمان کا بھلا چاہیں تو شمع نیازی مرتد اور راشد الخیری رافضی گمراہ کی کتابیں ہرگز ہرگز نہ پڑھیں ورنہ شیطان مردود ان کے ایمان اور عقیدہ کو برباد کر کے جہنم میں دھکیل دے گا۔(فتاوی فیض الرسول:ج1:ص78)

## محرم میں جعلی واختراعی دُلدُل کا مجسمہ بنانے بنوانے والے، اس دلدلی میلہ میں شرکت کرنے والے، اور ایسے لوگوں سے میل جول، اٹھنے بیٹھنے کا حکم:

**سوال:** 1.....چند سنی آدمیوں نے کاٹھ کا ایک پتلا گھوڑے کی شکل کا بنایا، اور اسے سہروں سے سجا کر دُلدُل کے نام پہ اٹھایا اور نوحہ و ماتم کے ساتھ پورے گاؤں کا چکر لگایا۔ از روئے شرع یہ فعل کیسا ہے؟ اور ایسا کرنے والوں پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ جبکہ دیکھنے والا برجستہ پکار اُٹھتا ہے کہ یہ بت ہے، اور یہ فعل بت پرستی ہے۔

2.....محرم الحرام کی چھ تاریخ کو ہمارے یہاں جھولا اُٹھایا گیا جس میں کچھ رافضی نوحہ خوانی کیلئے آئے اور اس میں ان کے ہمراہ کچھ سنی حضرات بھی پڑھ رہے تھے۔ رافضیوں نے یہ شعر پڑھا:

سبھی کو یاد خلافت تو رہ گئی لیکن
رسول پاک کے دفن و کفن بھول گئے

اور سنی حضرات نے بھی روافض کے ہمراہ اس شعر کو باقرار پڑھا۔ تو اب شریعت کا ان پڑھنے والوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** 1.....اس جعلی واختراعی دُلدُل کا مجسمہ بنانے اور بنوانے والے، مجسمہ مذکورہ کو دلدل کے نام پر اٹھانے والے اور اس دلدلی میلہ میں شرکت کرنے والے سب کے سب شریعت اسلامیہ کی رو سے گنہگار، مستحق عذاب نار، فاسق معلن اور مردود الشہادہ ہو گئے۔ ان سب پر فرض ہے کہ علی الاعلان توبہ کریں اور اللہ تعالی جل شانہ سے توبہ مانگیں اور اپنے گناہ پر نادم ہوں، ورنہ دوسرے مسلمانوں پر لازم ہو گا کہ ان مرتکبین سے میل جول اٹھنا بیٹھنا بند کر دیں۔

2.....اس خبیث شعر میں حضرات صحابہ کرامؓ بالخصوص حضرات خلفائے راشدینؓ پر کھلے الفاظ میں طعن وتشنیع ہے۔حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی:نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض: میں فرماتے ہیں کہ: جو حضرت امیر معاویہؓ پر زبانِ طعن دراز کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

اور اس ملعون شعر میں سبھی کہہ کر کسی صحابی کو نہیں چھوڑا سب پر زبانِ طعن درازی کی ہے۔تو جب تنہا حضرت امیر معاویہؓ پر زبانِ طعن دراز کرنے والا جہنمی کتا ہوجاتا ہے تو تمام صحابہ کرامؓ پر زبانِ طعن دراز کرنے والا کس قدر گمراہ وبددین ہوگا۔

**الحاصل**..... اِس مردود شعر کے پڑھنے والے،اس پر راضی ہونے والے سب کے سب گمراہ ہوگئے۔ ان پر فرض ہے کہ توبہ کرکے تجدید ایمان کریں اور بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی کریں اور اگر بیعت والے ہوں تو تجدید بیعت بھی کریں اور اگر وہ لوگ ایسا نہ کریں تو تمام مسلمان ان سے قطع تعلق کریں۔

افسوس کہ دین وایمان،سنیت واسلام جیسی عظیم الشان جلیل القدر نعمت کی لوگوں کے دلوں میں عزت وقدر نہیں۔اس لئے بددینوں اور گمراہوں کی صحبت اختیار کرکے بعض مسلمان اپنا دین وایمان برباد کررہے ہیں۔

(فتاوی فیض الرسول:ج 1:ص 127)

## مروجہ تعزیہ بنانے اور تعزیہ پرست امام کی امامت کا حکم:

**سوال**: زید جو کہ سنی صحیح العقیدہ ہے اور مسجد کا امام ہے مگر محرم کے مہینہ میں ڈھول بجاتا ہے اور سمجھانے پر نہیں مانتا ہے۔چوک کے اوپر تعزیہ کے سامنے کھانا رکھ کر فاتحہ کرتا ہے۔تو چوک کے اوپر کھانا رکھ کر فاتحہ کرنا کیسا ہے؟اور زید کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ایسے امام کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: مروجہ تعزیہ ناجائز وحرام ہے اور ڈھول بجانا بھی حرام ہے۔لہذا زید جو کہ ڈھول بجاتا ہے اور تعزیہ کے چوک پر کھانا رکھ کر فاتحہ کرکے ایک ناجائز امر میں جاہلوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور سمجھانے پر بھی نہیں مانتا،سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہے۔اس کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔اسے چاہئے کہ علانیہ توبہ واستغفار کرے تاکہ لوگ بھی اس سے عبرت حاصل کریں۔حدیث شریف میں ہے:توبة السر بالسر والعلانية بالعلانية:یعنی نہاں گناہ کی توبہ نہاں اور عیاں گناہ کی توبہ عیاں طور پر ضروری ہے۔(فتاوی فقیہ ملت:ج 1:ص 53)

# مروجہ تعزیہ داری بنانے، اس کے ساتھ ڈھول بجانے، اور تعزیہ پر اشیاء خوردنی رکھ کر نیاز کرنے، اور محرم کے دوسرے خرافات وبدعات کا حکم:

**سوال: 1**۔۔۔۔مروجہ تعزیہ داری جائز ہے یا نہیں؟

**2**۔۔۔۔اپنے ہاتھوں چوکا بنا کر اور اشیاء خوردنی رکھ کر نیاز کرانا کیسا ہے؟

**3**۔۔۔۔قربانی سے لے کر عاشورۂ محرم تک ڈھول تاشہ بجانا اور شب عاشورہ میں تعزیہ کے پیچھے پیچھے مردوں، عورتوں کا ڈھول تاشہ بجاتے اور مرثیہ گاتے ہوئے جانا کیسا ہے؟

**جواب: 1**۔۔۔۔سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ: تعزیہ داری عشرۂ محرم وساختن ضرائح وصورت وغیرہ درست نیست:

پھر چند سطر کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ: تعزیہ داری کہ ہمچوں مبتدعان می کنند بدعت است وہمچنیں ضرائح وصورت وعلم وغیرہ ایں ہم بدعت است وظاہر است کہ بدعت سیئہ است:

اور آگے تحریر فرماتے ہیں: ایں چوبہا کہ ساختۂ اوست قابل زیارت نیستند بلکہ قابل ازالہ اند چنانچہ در حدیث شریف آمدہ: من رای منکم منکرا فلیغرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان:

یعنی عشرۂ محرم میں تعزیہ داری اور قبر وصورت وغیرہ بنانا جائز نہیں۔ تعزیہ داری جیسا کہ بدمذہب کرتے ہیں بدعت ہیں اور ایسے ہی تابوت قبروں کی صورت اور علم وغیرہ یہ بھی بدعت ہے، اور ظاہر ہے کہ بدعت سیئہ ہے۔

یہ تعزیہ جو بنایا جاتا ہے زیارت کے قابل نہیں ہے بلکہ اس قابل ہے کہ اسے نیست ونابود کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم میں سے جو شخص کوئی بات خلافِ شرع دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے ختم کردے اور اگر ہاتھ سے ختم کرنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو دل سے بُرا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی مذکورہ بالا عبارتوں سے بالکل واضح ہوگیا کہ ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری بدعت سیئہ وناجائز ہے۔ اور اعلیٰ حضرت نے ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری کو ناجائز وحرام ومایہ بدعات

قرار دیا ہے۔

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ: تعزیہ ممنوع ہے شرع میں اس کی کچھ اصل نہیں اور جو کچھ بدعات ان کے ساتھ کی جاتی ہیں سخت ناجائز ہیں، تعزیہ کی تعظیم بدعت ہے، تعزیہ بنانا ناجائز ہے، یہ جو باجے تاشے مرثیے ماتم براق پری کی تصویریں تعزیے سے مرادیں مانگنا اس کی منتیں ماننا اسے جھک جھک کر سلام کرنا، سجدہ کرنا وغیرہ وغیرہ بدعات کثیرہ اس میں ہو گئی ہیں اور اب اسی کا نام تعزیہ داری ہے یہ ضرور حرام ہے۔

2.....عوام جو اپنے ہاتھوں چوکا بناتے ہیں اور اس پر تعزیہ رکھتے ہیں، پھر اسی چوکا پر اشیاء خوردنی رکھ کر نیاز کرتے ہیں اور کراتے ہیں جسے تعزیہ کا چڑھاوا کہتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔ اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ: تعزیہ کا چڑھاوا ناجائز و بدعت ہے۔

3.....قربانی سے لے کر عاشورۂ محرم تک ڈھول بجانا اور شب عاشورہ میں تعزیہ کے پیچھے پیچھے مرد و عورتوں کا ڈھول تاشہ بجاتے اور مرثیہ گاتے ہوئے جانا یہ سب ناجائز و گناہ ہیں۔

صدر الشریعہ تحریر فرماتے ہیں کہ: ڈھول بجانا، عورتوں کا گانا یہ سب حرام ہے۔ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ: تعزیوں کے پاس مرثیہ پڑھا جاتا ہے اور تعزیہ جب گشت کو نکلتا ہے اس وقت بھی اس کے آگے مرثیہ پڑھا جاتا ہے، غلط واقعات نظم کئے جاتے ہیں، اہل بیت کرامؓ کی بے حرمتی اور بے صبری اور جزع وفزع کا ذکر کیا جاتا ہے یہ سب ناجائز و گناہ کے کام ہیں۔

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ: ڈھول بجانا حرام ہے۔ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ: مرثیے کا پڑھنا، سننا سب گناہ و حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے: نهى رسول الله ﷺ عن المراثي: یعنی حضور اکرم ﷺ نے مرثیوں سے منع فرمایا۔ (فتاوی فقیہ ملت: ج 1: ص 53)

## تعزیہ کے سامنے کچھ رکھ کر فاتحہ دلانے، تعزیہ کے جلوس کو گلی کوچوں میں گھمانے، اور اس میں مردوں اور عورتوں کی شرکت کرنے اور محرم کے دیگر خرافات و بدعات کا حکم:

**سوال**: محرم کے نویں اور دسویں تاریخوں میں جو تعزیہ داری کرتے چوک پر اس کے سامنے کچھ رکھ کر نیاز

ولاتے ہیں،جلوس کی شکل میں تعزیہ کوگاؤں میں،کوچوں میں ڈھوکر گھماتے ہیں،ماتم کرتے،باضابطہ ڈھول،طرح طرح کے باجے بجواتے،کھیل تماشے کرتے،مصنوعی کربلا تک آتے جاتے ہیں۔اور جلوس میں مردوں کے ساتھ عورتیں جاتی ہیں مرثیئے گاتی ہیں،ان میں جوان لڑکیاں بھی رہتی ہیں،محرم وغیر محرم کا کوئی امتیاز نہیں رہتا،عورتیں تعزیہ پر مورچھل مارتی منت کرتی ہے،کسی مرد یا عورت پر بابا کی سواری آتی ہے،وہ کچھ سے کچھ بولتی ہے۔ان سب چیزوں کی حقیقت کیا ہے؟ اور ایسا کرنے والوں کا حکم کیا ہے؟

**جواب:** ان تاریخوں میں تعزیہ داری کرنا،چوک پر تعزیہ کے سامنے کچھ رکھ کر نیاز فاتحہ دلانا تعزیہ کوگاؤں وگلی کوچوں میں گھمانا،ماتم کرنا،ڈھول،تاشے،طرح طرح کے باجے بجانا،کھیل تماشہ کرنا،مصنوعی کربلا کو جانا،جلوس میں مرد وعورت کا باہم خلط ملط ہونا،عورتوں کا مرثیئے گانا،ان کا تعزیہ پر مورچھل مارنا،منت مانگنا اور کسی مرد یا عورت پر بابا کی سواری کا آنا یہ سب باتیں خرافات وبدعات اور سخت ناجائز وحرام ہیں۔شریعت میں ان کی کوئی اصل وحقیقت نہیں۔اور ایسا کرنے والے سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہیں۔

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ:علم،تعزیئے،تخت،مہندی ان کی منت گشت،چڑھاوا،ڈھول،تاشے،مجیرے، مرثیے،ماتم،مصنوعی کربلا کو جانا،عورتوں کا تعزیہ کو نکلنا یہ سب باتیں حرام وناجائز ومنع ہیں۔

(فتاوی فقیہ ملّت:ج1:ص58)

# تعزیہ داری کیلئے اہتمام خاص کرنا اور اس کے انتظام کیلئے لوگوں سے چندہ لینا اور دینا،اور ایسے لوگوں سے سلوک رکھنا:

**سوال:** 1...تعزیہ داری جو مسلمانوں میں رائج ہے اس کیلئے اہتمام خاص کرنا اور اس کے انتظام کیلئے لوگوں سے چندہ لینا اور دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

2.....ہمارے گاؤں میں لوگ برسوں سے تعزیہ داری کی رسم انجام دیتے آرہے ہے۔ازروئے شرع جیسا کہ فقیہ ملت وغیرہ کی کتابوں سے ظاہر ہے کہ جب انہیں اس امر سے روکا جاتا ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ آج کل کے نئے نئے پڑھے ہوئے مفتی لوگ اپنے گھر سے نیا نیا مسئلہ نکالتے ہیں،پہلے کوئی نہیں منع کرتا تھا،ہم لوگ بابائے آدم علیہ السلام سے کرتے آرہے ہیں،اور کریں گے۔ایسا کہنا ازروئے شرع کیسا ہے؟ قائل کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے؟

**جواب:** 1.....مروجہ تعزیہ داری کیلئے اہتمام خاص کرنا ناجائز وگناہ ہے۔سراج الہند حضرت مولانا شاہ

عبدالعزیز محدث دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں:تعزیہ داری عشرۂ محرم وساختن ضرائح وصورت وغیرہ درست نیست:یعنی عشرۂ محرم میں تعزیہ اور قبر وصورت وغیرہ بنانا جائز نہیں۔

پھر چند سطر کے بعد تحریر فرماتے ہیں:تعزیہ داری کہ ہمچوں مبتدعان می کنند بدعت است وہمچنین ضرائح وصورت وعلم وغیرہ ایں ہم بدعت است وظاہر است کہ بدعت سیئہ است: تعزیہ داری جیسا کہ بدمذہب کرتے ہیں بدعت ہیں اور ایسے ہی تابوت قبروں کی صورت اور علم وغیرہ یہ بھی بدعت ہے،اور ظاہر ہے کہ بدعت سیئہ ہے۔

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ:تعزیہ رائجہ: مجمع بدعات سیئہ ہے،اس کا دیکھنا،بنانا جائز نہیں اور تعظیم وعقیدت سخت حرام واشد بدعت ہے۔اور اس کے انتظام کیلئے لوگوں سے چندہ لینا اور دینا بھی جائز نہیں،اس لئے کہ یہ گناہ ہے اور گناہ پر مدد حرام ہے۔اور تعزیہ داری میں کسی قسم کی امداد جائز نہیں:قال اللّٰہ تعالیٰ:ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان:

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:یہ بھی جائز نہیں ہے،اس لئے کہ یہ گناہ پر مدد ہے اور گناہ پر مدد نا جائز ہے۔

2....تعزیہ داری سے روکنے پر لوگوں کا کہنا سراسر اُن کی جہالت،علماء پر الزام تراشی اور علماء کی توہین ہے کہ آج کل نئے نئے مفتی اپنے اپنے گھر سے نیا نیا مسئلہ نکالتے ہیں،پہلے نہیں کوئی منع کرتا تھا۔اس لئے کہ علمائے کرام ومفتیان عظام ہمیشہ اسے ناجائز وبدعت کہتے رہے اور تعزیہ داری سے منع فرماتے رہے،جیسا کہ جواب نمبر 1 میں پیشوایانِ اہل سنت حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اور اعلیٰ حضرت کے فتاوی سے واضح ہے۔

اور یہ کہنا کہ لوگ بابا حضرت آدم علیہ السلام سے کرتے آرہے ہیں،اور کریں گے،سخت بُرا ہے کہ یہ بولی مسلمانوں کی نہیں ہے بلکہ یہود ونصاریٰ کی بولی ہے کہ وہ بھی ایسا ہی کہتے تھے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:

:واذاقیل لھم تعالوالیٰ ماانزل اللّٰہ والی الرّسول قالواحسبنا ماوجدنا علیہ اٰباءنا اولوکان آبائھم لایعلمون شیئاوّلایھتدون:

یعنی جب ان سے کہا جائے آؤ اس کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے اُتارا اور رسول کی طرف،کہتے ہیں ہمیں وہ بہت ہیں جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا،اگر چہ اِن کے باپ دادا نہ کچھ جانیں اور نہ راہ پر ہوں۔

حضرت صدرالشریعہ تحریر فرماتے ہیں کہ:کفار کے میلوں میں شریک ہوکر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان

وشوکت بڑھانا کفر ہے۔

لہذا ان لوگوں پر لازم ہے کہ توبہ واستغفار کریں اور تعزیہ داری نہ کرنے نیز علماء کی توہین نہ کرنے کا عہد کریں، اگر وہ ایسا نہ کریں تو مسلمان اُن سے دُور رہیں اُن کو اپنے سے دُور رکھیں۔(فتاوی فقیہ ملّت:ج1:ص62)

## مسجد کی تعمیر میں بوہرے کا چندہ لگانا:

**سوال:** ہمارے یہاں مسجد بن رہی ہے،اس میں کچھ تعمیری کام ہوا ہے،جس میں متولی صاحب بوہرے لوگوں سے مسجد کے نام پر چندہ لئے ہیں۔کیا اُن کی رقم مسجد میں لگا سکتے ہیں؟ جبکہ وہ گستاخ رسول ﷺ ہیں؟

**جواب:** بوہرے جو گستاخ رسول ﷺ ہیں وہ کافر ومرتد ہیں،مسجد کی تعمیر کیلئے ان سے چندہ لینا سخت ناجائز وحرام ہے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:لاتتّخذوا منھم ولیاً ولا نصیرا: یعنی کافروں میں سے کسی کو اپنا دوست ومددگار نہ بناؤ۔

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ: مسلمان منع کئے گئے ہیں اس سے کہ جہاد یا کسی دینی کام میں کافروں سے استعانت(مدد طلب) کریں۔

لہذا جس متولی نے بوہرے سے مسجد کی تعمیر کے نام پر چندہ لیا ہے وہ سخت گنہگار ہوا،اس پر واجب ہے کہ توبہ واستغفار کرے اور بوہرے کی رقم اسے واپس کردے۔(فتاوی فقیہ ملّت:ج2:ص166)

## تعزیہ میں زکوۃ وفطرہ اور ذاتی پیسے لگانے کا حکم:

**سوال:** ادارہ انجمن معین الاسلام کے پیسے سے جو کہ صدقہ وفطرہ وزکوۃ وغیرہ کی مد سے آتا ہے۔آیا وہ پیسہ محرم کے تعزیہ وباجہ نیز روشنی میں خرچ کیا جا سکتا ہے؟

**جواب:** مروجہ تعزیہ داری چونکہ ڈھول، تماشہ،باجا وغیرہ بہت سے خرافات وناجائز اُمور پر مشتمل ہے،اس لئے اس میں ذاتی اور نجی پیسہ خرچ کرنا یا کسی طرح اس میں شریک ہونا سخت ناجائز ہے۔

اور جبکہ مروجہ تعزیہ داری کیلئے ذاتی پیسہ خرچ کرنا حرام ہے تو انجمن مذکورہ میں زکوۃ وفطرہ کی جمع شدہ رقم کو تعزیہ داری پر خرچ کرنا حرام سخت حرام ہے،اگر خرچ کرے گا تو سخت گنہگار،لائق عذاب قہار ہوگا اور توبہ شرعی کرنے کے ساتھ تاوان بھی دینا پڑے گا۔(فتاوی فیض الرسول:ج1:ص504)

## ماہِ محرم میں شادی کرنا:

**سوال:** ماہِ محرم میں شادی بیاہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** جائز ہے،شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔(فتاوی فیض الرسول:ج 1:ص 562)

## ناواقفیت کی بناء پر سنی لڑکی کا نکاح شیعہ کے ساتھ کردیا گیا:

**سوال:** ایک سنی صحیح العقیدہ لڑکی کی شادی اس کے بھائی نے ناواقفیت کی بنا پر شیعہ کے ساتھ کردی،کافی عرصہ بعد معلوم ہوا کہ وہ شیعہ مذہب رکھتا ہے،اس اثنا میں اولادیں بھی ہوئیں اور نکاح سنی صحیح العقیدہ مولوی نے پڑھائی تھی۔تو اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح درست ہوا یا نہیں؟اور کیا اس سے علیحدگی کی صورت میں طلاق کی ضرورت پڑے گی؟نیز جو اولادیں ہوئیں ان کے متعلق کیا حکم ہے؟

**جواب:** تبرائی رافضی کافرو مرتد ہیں۔فتاوی ھندیہ: میں ہے:الرافضی اذا کان یسب الشیخینؓ ویلعنھما والعیاذ باللّٰہ فھو کافر: اور مرتد کے ساتھ نکاح باطل محض ہے:فتاوی عالمگیری: میں ہے:و منھا ماھو باطل بالاتفاق نحو النکاح فلایجوز له ان یتزوج امرأۃ مسلمة مرتدۃ ولا ذمیة: لہٰذا اس صورت میں بغیر طلاق لئے دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے۔

اور اگر تفضیلی رافضی ہے تو مبتدع اور گمراہ ہے۔فتاوی ھندیہ: میں ہے:وان کان یفضل علیاً علیٰ ابی بکرؓ لایکون کافرا الاانه مبتدع: اس صورت میں نکاح درست ہوگیا مگر اس کا گمراہ شوہر کے ساتھ رہنا اور شوہری تعلقات قائم کرنا سخت حرام ہے۔لہٰذا جس طرح ممکن ہو اس سے طلاق حاصل کرلے۔اور مرد کے تبرائی رافضی ہونے کی صورت میں جو اولادیں ہوئیں شرعاً سب ولد الزنا (حرامی) ہیں۔

(فتاوی فیض الرسول:ج 1:ص 605)

## صحابہ کرامؓ کو جہنمی کہنے والے،قرآن کریم کو جھٹلانے والے اور دیگر کفریہ عقائد رکھنے والے سے نکاح کرنے کا حکم:

**سوال:** زید مندرجہ ذیل باتیں کہتا ہے:

**1**....قرآن بدل دیا گیا ہے۔(العیاذ باللّٰہ)

2....صحابہؓ جنتی بھی ہیں اور جہنمی بھی ۔(العیاذباللّٰہ)

3....حضور اکرمﷺ نے اللہ تعالٰی کو دیکھا ہو گا یا نہیں لیکن میں نے اللہ تعالٰی کو دیکھا ہے، ایک بار نہیں کئی بار۔(العیاذباللّٰہ)

4....حضرت آدم علیہ السلام نے جنت میں پاخانہ کر کے اس کو گندہ کر دیا ۔(العیاذباللّٰہ)

5....اللہ تعالٰی ،بھگوان، ہری اوم ایک ہی ہے ۔(العیاذباللّٰہ)

6....قبر کے سوالوں کے جواب میں میرا نام لے لینا ۔(العیاذباللّٰہ)

زید کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ اگر وہ کسی سنی لڑکی سے نکاح کرنا چاہے تو نکاح ہو گا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا بعد توبہ بھی فوراً نکاح نہیں کیا جاسکتا؟

**جواب**: اللہ تعالٰی جل شانہ کا ارشاد ہے: انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون یعنی بیشک ہم نے اُتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالٰی جل شانہ کا ارشاد ہے: وکلا وعد اللّٰہ الحسنیٰ: اللہ تعالٰی جل شانہ نے سارے صحابہ کرامؓ سے بھلائی کا وعدہ فرمایا یعنی جنت کا۔

لہذا زید کا یہ کہنا کہ صحابہ جنتی بھی ہیں جہنمی بھی، اور قرآن مجید کو جھٹلانا ۔اور اس کا جھٹلانا کفر ہے۔زید کے اور باقی جملے بھی کفر وگمراہی کے برابر ہیں ۔تو اس کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا، کیونکہ وہ مرتد کے حکم میں ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے کہ: مرتد کا نکاح مرتدہ، مسلمہ اور کافرہ اصلیہ کسی سے جائز نہیں، ایسے ہی مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا۔اسی طرح امام محمدؒ کی کتاب مبسوط میں ہے۔

اور بعد توبہ بھی فوراً نکاح نہیں کیا جاسکتا بلکہ کچھ دنوں اسے دیکھا جائے گا کہ وہ اپنے توبہ پر قائم ہے یا نہیں جیسے کوئی فاسق معلن توبہ کر لے تو فوراً اسے امام نہیں بنایا جاسکتا۔

فتاوی رضویہ میں ہے کہ فتاوی قاضی خان پھر فتاوی عالمگیری میں ہے کہ: فاسق توبہ کر لے تب بھی اس کی گواہی نہیں قبول کی جائے گی جب تک کہ اتنا وقت نہ گذر جائے کہ اس پر توبہ کا اثر ظاہر ہو۔

(فتاوی فیض الرسول:ج 1:ص 478)

## تعزیہ داری اور تعزیہ دار کا حکم:

**سوال:** تعزیہ داری کرنا اور باجا بجانا کیسا ہے؟ اور تعزیہ دار بدعتی ہے یا نہیں؟

**جواب:** تعزیہ کرنا جیسا کہ آج کل عام طور پر ہندوستان میں رائج ہے اور باجا بجانا حرام و ناجائز و بدعت سیئہ ہے اور تعزیہ دار بدعتی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ: اب تعزیہ داری طریقۂ نامرضیہ کا نام ہے قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے۔ (فتاوی فیض الرسول: ج1: ص249)

## تعزیہ داری اور روضۂ حضرت حسینؓ بنانے کا شرعی حکم:

**سوال:** زید کہتا ہے کہ ہندوستان میں جس طرح تعزیہ داری کا عام رواج ہے کہ حضرت حسینؓ کے روضے کے نام پر مندر کی شکل بناتے ہیں اور اس کو رکھ کر ڈھول وغیرہ بجاتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ بکر کہتا ہے کہ ڈھول تاشہ وغیرہ بجانا جائز ہے۔ تعزیہ داری کو ناجائز اور مندر کی شکل بتانے والا سنی نہیں ہے، بددین ہے۔ تو ان میں کون حق پر ہے؟

**جواب:** زید حق پر ہے۔ بیشک ہندوستان میں مروجہ تعزیہ داری ناجائز و حرام ہے۔ اور بیشک عام طور پر تعزیہ دار حضرت حسینؓ کے روضہ کا نقشہ نہیں بناتے بلکہ مندر کی شکل کا ڈھانچہ بنا کر اس کو اپنی بیوقوفی سے حضرت حسینؓ کے روضہ کا نقشہ سمجھتے ہیں اور بیشک ڈھول وغیرہ جیسا کہ محرم میں عموماً بجاتے ہیں حرام و ناجائز ہے۔

اور بکر جاہل گنوار ہے جو ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری اور ڈھول تاشہ وغیرہ بجانے کو جائز سمجھتا ہے۔ اور اگر اس نے واقعی مروجہ تعزیہ داری کو ناجائز بتانے والے کو غیر سنی اور بددین کہا تو اس پر توبہ لازم ہے کہ علمائے اہل سنت نے مروجہ تعزیہ داری کو ناجائز قرار دیا ہے۔

یہاں تک کہ اعلیٰ حضرت نے اپنے رسالہ تعزیہ داری میں ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری کو ناجائز و حرام و بدعت سیئہ لکھا ہے۔

اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اپنے فتاوی عزیزی میں تحریر فرماتے ہیں کہ: تعزیہ داری ہم چوں مبتدعان کنند بدعت است و ہم چنیں ساختن ضرائح و صورت و قبور و علم وغیرہ ایں ہمہ بدعت است و ظاہر است کہ بدعت حسنہ کہ دراں ماخوذ باشد نیست بلکہ بدعت سیئہ است:

اور حافظ ملت حضرت شاہ عبدالعزیز مرادآبادی تحریر فرماتے ہیں کہ: مروجہ تعزیہ داری ڈھول تاشہ باجا وغیرہ

یزیدیوں کی نقل اور رافضیوں کا طریقہ ہے، یہ نا جائز وحرام ہے۔(فتاوی فیض الرسول:ج1:ص247)

## تعزیہ کی منت ماننا:

**سوال:** ایک صاحب کہتے ہیں کہ ہم محرم کے تعزیہ کی منت مانتے ہیں، اگر ہم تعزیہ نہیں رکھیں گے تو امام صاحب ہمارے لڑکے پر آجائیں گے۔ تو تعزیہ کی منت ماننا اور تعزیہ نہ رکھنے پر امام صاحب کا کسی کے اوپر آنے کا خیال رکھنا کیسا ہے؟

**جواب:** تعزیہ کی منت ماننا سخت جہالت ہے اور تعزیہ نہ رکھنے پر امام صاحب کا کسی کے اوپر آنے کا خیال سراسر لغو ہے۔ اس قسم کی منتیں نہیں ماننی چاہئے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے، جیسا کہ فقیہ اعظم حضرت صدر الشریعہ تحریر فرماتے ہیں کہ: علم اور تعزیہ بنانے اور پیک بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور بدھی پہنانے اور مرثیہ کی مجلس کرنے اور تعزیہ پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات جو روافض اور تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں ان کی منت سخت جہالت ہے، ایسی منت نہ ماننی چاہئے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے۔(فتاوی فیض الرسول:ج1:ص174)

## رافضی کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی:

**سوال:** 1.....زید سنی، حنفی، قادری، بریلوی عقیدہ کا ہے، اور زکوۃ رافضی کو دیتا ہے۔ تو عرض یہ ہے کہ رافضی کو زکوۃ دینے سے زید کی زکوۃ از روئے شرع ادا ہوتی ہے یا نہیں؟

2.....بکر نے زید سے کہا کہ سنیوں کے علاوہ کسی اور فرقہ والے کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی تو زید نے کہا کہ سنی لوگ بھی زکوۃ کا روپیہ دین ہی کے کام میں صرف کرتے ہیں اور رافضی بھی دین ہی کے کام میں خرچ کرتے ہیں تو سنیوں کو دینے سے زکوۃ ادا ہو جاتی ہے اور رافضی کو دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی، ایسا کیوں ہے؟ اگر یہ صحیح ہے کہ سنیوں کے علاوہ کسی اور فرقے کو دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی ہے تو ہم کو اس بات کی ثبوت کے لئے قرآن وحدیث سے دلیل چاہئے۔ تو عرض یہ ہے کہ قرآن وحدیث سے جواب عنایت فرمائیں۔

**جواب:** 1.....رافضی اپنے کفریات قطعیہ کی بنا پر کافر ومرتد ہیں۔ اس لئے انہیں زکوۃ دینے سے زید کی زکوۃ ادا نہیں ہوتی ہے۔

2.....ابن جریر طبرانی، ابوالشیخ اور ابن مردویہ، رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کا لفظ بولے، حضور اکرم ﷺ نے ان سے مطالبہ فرمایا تو اُن لوگوں نے

قسم کھائی کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور اکرم ﷺ کی شان میں بے ادبی کا نہیں کہا ہے۔اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی:

:یحلفون باللّٰہ ماقالوا ولقدقالواکلمۃ الکفر وکفروا بعداسلامھم۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آنے کے بعد کافر ہو گئے۔

(فتاوی فیض الرسول:ج 1:ص 127)

# مروجہ تعزیہ داری اور اس میں شرکت کرنے اور اس کی تائید کرنے اور اس کی تائید کرنے والوں کا حکم:

**سوال**: آج کل جو تعزیہ نکلتا ہے اس میں دو قبریں بھی بنائی جاتی ہیں، ایک کو حضرت حسینؓ اور ایک کو حضرت حسنؓ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، آگے پیچھے باجہ گاجا، ڈھول تاشہ وغیرہ ہوتا ہے، فلمی گیت وغیرہ گایا جاتا ہے، کبھی کبھی مرثیہ بھی پڑھا جاتا ہے، اکھاڑا بھی ساتھ رہتا ہے، لاٹھی بھالا وغیرہ کا کھیل جگہ جگہ سڑک پر تعزیہ روک کر کھیلا جاتا ہے، ہاتھی گھوڑے بھی ساتھ رہتے ہیں، لمبا لمبا جھنڈا رنگ برنگ کا تعزیہ کے ساتھ رہتا ہے، کسی کسی تعزیہ میں قبر میں اندر کو ایک ایسی تصویر (مجسمہ) بنا رہتا ہے لکڑی یا مٹی وغیرہ کا، جس کا سر عورت کا اور دھڑ سارا گھوڑے کا، پھولوں کا ہار اگر بتی وغیرہ بھی رہتی ہے۔خوب ہنگامہ شور شرابا کرتے ہوئے یہ تعزیہ مع ان اسباب کے ایک میدان میں جاتا ہے جسے کربلا کہتے ہیں، یہ سبھی وہاں جا کر تعزیہ کی سجی سنوری چیزیں پھول اگر بتی اُتار کر وہاں ایک اونچی جگہ پر یا کنواں رہتا ہے ڈال کر یہ قافلہ تعزیہ پر کپڑا لپیٹ کر پھر اپنے سابقہ جگہوں پر لے جاتا ہے جسے امام باڑہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔راستے بھر تعزیہ کے ساتھ یہ آوازیں اٹھائی جاتی ہیں۔حسین، حسین، یاحسین واہ، واہ، واہ، واہ کیا اکھاڑا ہے، ارے کیا شاندار تعزیہ ہے، کوئی مقابلہ نہیں اس کا۔ہر سال نکلتا ہے، ہر سال نکلے گا وغیرہا جیسے الفاظ، گھوڑے، ہاتھی پر عربی طرز کے لباس پہنا کر تلوار وغیرہ یا دعا کے لئے ہاتھ اُٹھتے ہیں لڑکے جوان بیٹھے رہتے ہیں۔

اسی طرح ایک اور چیز جسے سپر کہا جاتا ہے وہ بھی نکلتا ہے، جس کی شکل یوں ہوتی ہے کہ دونوں طرف رسی دو انار آدمیوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے، سپر کو ایک آدمی اُٹھائے سڑک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دوڑاتا ہے دونوں طرف کی رسی ڈھیلی ہوتی ہے اور گھرنی کی طرح بیچ والا آدمی اسے گھماتا ہے اور وہی الفاظ جو اوپر تعزیہ کیلئے مذکور ہیں دہرائے جاتے ہیں۔

یہ دونوں محرم اور چہلم میں نکلتا ہے، شام سے لے کر دوسرے دن دوپہر، کبھی کبھی شام تک سڑک کے دونوں

جانب ساری قوم کی عورتوں کی کثیر تعداد ہوتی ہے، عزت وآبرو بھی نیلام ہوجاتی ہے۔میرے خیال میں یہ سراسر حرام ہے۔شہادت امام عالی مقامؓ کا مذاق اڑاتا ہوا اور قوم کی عزت وآبرو بھی گئی۔

کیا یہ دونوں چیزیں جائز ہیں؟ کیا سنیت بریلویت مسلک سے اس کا کوئی تعلق ہے؟ میرے خیال میں تو نہیں ہونی چاہئے؟ جو لوگ یہ دونوں چیزیں نکالتے ہیں اور اس کے نکالنے کی تائید کرتے ہیں۔شریعت اسلامیہ ان پر کیا فتوی دیتی ہے؟ اور کیا یہ دونوں چیزیں نکالنا دیکھنا جائز ہے؟ کچھ سنی حضرات تائید کرتے ہیں۔حقیقت حال سے واقف کر کے احسان کریں۔

**جــواب**: تعزیہ کا جلوس آگے پیچھے ڈھول تاشہ، باجہ گاجا، فلمی گیت، جاندار کی تصویر، عورتوں کا ہجوم اور اسی طرح کے دیگر خرافات جو آج کل تعزیہ داری میں کئے جاتے ہیں ناجائز وحرام ہیں۔جو لوگ ان بے ہودہ باتوں کا انتظام کرتے ہیں اور وہ لوگ کہ اس کی تائید میں ہیں سب گنہگار ہیں۔

اعلیٰ حضرت تعزیہ داری کا حکم بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:عشرۂ محرم الحرام کی اگلی شریعتوں سے اس شریعت پاک تک نہایت بابرکت ومحلِ عبادت ٹھہرا ہوا تھا، اِن بے ہودہ رسوم نے جاہلانہ وفاسقانہ میلوں کا زمانہ کردیا۔ اب تعزیہ داری اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے قطعا بدعت وناجائز وحرام ہے۔مروجہ تعزیہ داری کے بارے میں یہ ہے فتوی امام اہل سنت کا کہ وہ بدعت ناجائز اور حرام ہے۔

لہذا مسلمانِ اہل سنت پر لازم ہے کہ اس قسم کی تعزیہ داری میں کسی طرح ہرگز شریک نہ ہوں اور نہ اپنے اہل وعیال کو شرکت کی اجازت دیں ورنہ گنہگار، مستحق عذاب نار ہوں گے۔(فتاوی فیض الرسول:ج:2:ص 511)

# رافضیوں سے دوستی کرنے والے کا انجام، اور بدمذہبوں ومرتدوں کا مذہبی بائیکاٹ کرنا:

**ســوال**: زید کہتا ہے کہ بدمذہبوں اور مرتدوں کا مذہبی بائیکاٹ کرنے کا جو حکم دیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے سے جو منع کیا جاتا ہے، یہ بداخلاقی ہے۔ایسا نہیں ہونا چاہئے۔تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

**جــواب**: زید یا تو خود بدمذہب ہے اور یا تو جاہل، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ورسول ﷺ کے دشمنوں، بدمذہبوں اور مرتدوں کا مذہبی بائیکاٹ کرنا، ان سے دُور رہنا، ان کے یہاں شادی بیاہ نہ کرنا اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا بداخلاقی نہیں ہے بلکہ خلق عظیم سے ہے کہ خداوند قدوس اور اس کے پیارے مصطفیٰ ﷺ نے ہم کو یہی حکم فرمایا ہے اور

ہمارے بزرگوں نے ہم کو یہی سبق دیا ہے کہ بدمذہبوں اور مرتدوں سے دُور رہو۔ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا تو بڑی بات ہے ان کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا بھی گوارا نہ کرو جیسا کہ خدائے تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:

:واماینسینک الشیطٰن فلاتقعدبعدالذکری مع القوم الظّٰلمین: اور اگر شیطان تم کو بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم قوم کے پاس نہ بیٹھو۔

:وقال اللّٰہ تعالیٰ:ولاترکنواالی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار: اور ظالموں کی طرف مائل نہ ہو کہ تمہیں (جہنم کی) آگ چھوئے گی۔

اور بدمذہبوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم: یعنی ان سے دُور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

:وقال النبی ﷺ:اذارأیتم صاحب بدعۃ فاکفھروافی وجھہ فان اللّٰہ یبغض کل مبتدع: یعنی جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترش روئی سے پیش آؤ،اس لئے کہ خدائے تعالیٰ جل شانہ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔

امام ربانی،مجدد الف ثانی،حضرت شیخ احمد سرہندیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے حبیب ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ کفر پر سختی کرو،تو رسول خدا ﷺ جو خلق عظیم سے موصوف ہیں،ان کو سختی کرنے کا حکم فرمانے سے معلوم ہوا کہ کفر والوں کے ساتھ شدت سے پیش آنا خلق عظیم میں داخل ہے۔

خدا تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں کو کتے کی طرح دُور رکھا جائے۔ان کے ساتھ دوستی و محبت اللہ تعالیٰ جل شانہ و رسول ﷺ کی دشمنی تک پہنچا دیتی ہے۔(کلمہ و نماز کے سبب) آدمی گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ و رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے(اس لئے ان سے دوستی اور رشتہ کرتا ہے) لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کی بے ہودہ حرکتیں اس کے اسلام کو برباد کردیتی ہے۔

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ:امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظمؓ نے مسجد اقدس نبی ﷺ میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا۔اپنے ساتھ کاشانۂ اقدس خلافت میں لے آئے،اس کیلئے کھانا منگایا،جب وہ کھانا کھانے بیٹھا تو کوئی بات بدمذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی،فوراً حکم ہوا،کھانا اٹھالیا جائے اور اسے باہر نکال دیا جائے۔سامنے سے کھانا اٹھوالیا اور اسے نکلوا دیا۔

بدمذہبوں اور مرتدوں سے دور رہنے اور ان کو اپنے سے دُور رکھنے کا حکم اس لئے ہے کہ ان سے میل جول رکھنے اوران کے پاس اٹھنے بیٹھنے پر کفر کا قوی اندیشہ ہے۔

امام جلال الدین سیوطیؒ شرح الصدور : میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمۂ طیبہ کی تلقین کی۔اس نے کہانہیں کہا جاتا ۔پوچھا کیوں؟ کہا: یہ دو شخص کھڑے ہیں۔یہ کہتے ہیں تُو اُن کے پاس بیٹھا کرتا تھا جوسیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ کوبُرا کہتے تھے،اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کراُٹھے نہ پڑھنے دیں گے۔

اعلیٰ حضرت اس واقعہ کونقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ جب سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ کوبُرا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے تو جولوگ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کوبُرا کہتے ہیں،ان کی تنقیص شان کرتے ہیں اور انہیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں،ان کے پاس بیٹھنے والوں کوکلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار ہے۔

(فتاوی فیض الرسول:ج:2:ص642)

# اسماعیلی کھوجا شیعہ کو ہلال کمیٹی اور انجمن اسلام وغیرہ ادارے کا صدر مہتمم یا رُکن بنانا:

**سوال:** ہمارے شہر میں ہلال کمیٹی اور انجمن اسلام کے نام سے موسوم کئے جانے والے دو ادارے ہیں۔ مذکورہ ادارے بذریعہ چندہ جاری ہیں۔ان اداروں کے ممبران میں اکثریت سنیوں کی ہے اور ساتھ ہی ساتھ چندہ دہندگان حضرات میں بھی اکثریت سنیوں کی ہے۔اوران اداروں میں بالخصوص انجمن اسلام ضلع بلگام میں سنیوں کے نادار ویتیم بچے زیر تعلیم ہیں،مگر یہاں کے چند مسجدوں کے امام صاحبان اور یہاں کے قائم مقام مفتی صاحب نے مل کر اِن اداروں کے صدر مہتمم کیلئے ایک اسماعیلی کھوجا جو کہ شیعہ ہے کا تقرر کئے ہوئے ہیں،اس کو دین سے کوئی تعلق نہیں۔

سوال در پیش یہ ہے کہ آیا ایسے شخص کو مذکورہ ہلال کمیٹی اور انجمن اسلام وغیرہ اداروں کا صدر رہنا سکتے ہیں؟ اگر بنا سکتے ہیں تو شریعت کے مطابق مع شرائط وضوابط مدلل جواب سے نوازنے کی زحمت فرمائیں؟

**جواب:** اسماعیلی کھوجا شیعہ کو ہلال کمیٹی اور انجمن اسلام وغیرہ ادارے کا صدر مہتمم یا رُکن بنانا جائز نہیں کہ یہ بہت بڑا فتنہ ہونے کے ساتھ اس کی تعظیم وتوقیر بھی ہے۔اور بدمذہب کی تعظیم وتوقیر کرنا مذہب اسلام کے ڈھانے پر مدد کرنا ہے،جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

:عن ابراھیم بن میسرۃ قال:قال رسول اللہﷺ:من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علیٰ ھدم الاسلام: یعنی جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم وتوقیر کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔

(فتاوی فیض الرسول:ج2:ص659)

## رافضی اور گمراہوں کے پیچھے جماعت سے نماز پڑھنا:

**سوال:** کیا گمراہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے جماعت کا ثواب مل جاتا ہے؟اور حالت اختیار میں گمراہ کے پیچھے نماز پڑھنے والے کا کیا حکم ہے؟( حالت اختیار سے مراد، نہ جان کا خطرہ ہے نہ مال کا)۔

**جواب:** وہ گمراہ امام جس کی گمراہی حدِ کفر کو پہنچ گئی ہو جیسے رافضی کہ یہ لوگ اللہ تعالی جل شانہ اور نبی کریم ﷺ کی توہین کرتے ہیں یا توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں،ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے ثواب ملنا تو درکنار نماز ہی نہیں ہوتی۔فتح القدیر کتاب الصلوۃ باب الامامۃ:میں ہے:

:ولاتجوز الصلوۃ خلف منکر الشفاعۃ والرؤیۃ لانہ کافر لتوارث ھذہ الامور عن الشارعﷺ ومن قال لایری لعظمتہ وجلالہ فھو مبتدع وروی محمدؒ عن ابی حنیفۃ وابی یوسفؒ ان الصلوۃ خلف اھل الاھواء لاتجوز:

اور اگر گمراہی حد کفر کو نہ پہنچی ہو تو ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ و مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے،خواہ حالت اختیار میں پڑھے یا اضطرار میں۔

:فتاوی ھندیہ کتاب الصلوۃ الباب الخامس فی الامامۃ:میں ہے:لاتجوز خلف الرافضی والجھمی وحاصلہ ان کان ھوی لایکفر بہ صاحبہ تجوز الصلوۃ خلفہ مع الکراھۃ والا فلا ھکذا فی التبیین والخلاصۃ وھو الصحیح ولو صلّی خلف مبتدع اوفاسق فھو محرز ثواب الجماعۃ لکن لاینال مثل ماینال خلف تقی:

لہذا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے توبہ واستغفار کریں اور جتنی نمازیں پڑھ چکے ہیں ان کا اعادہ کریں۔

(فتاوی مرکز تربیت افتاء:ج1:ص149)

# رافضی کی شمولیت سے قطع صف ہوتی ہے یا نہیں؟ اُس نماز میں خلل ہوگا یا نہیں؟ رافضی کو مسلمانوں کی مسجد میں آنے سے روکنا چاہئے:

**سوال:** سنی مسلمانوں کی نماز کی صف میں اگر کوئی بدمذہب شامل ہو جائے تو صف ٹوٹ جاتی ہے یا نہیں؟ اور ان صفوں کے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہوگا یا نہیں؟ نیز بدمذہب کے جماعت میں شامل ہونے سے منع نہ کرنے والوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** بدمذہب کی بدمذہبی اگر حدِ کفر تک پہنچ چکی ہو جیسے رافضی وغیرہم تو اُن کے شریک جماعت ہونے سے صف ضرور قطع ہوگی کہ ان کی نماز حقیقت میں نماز نہیں۔ صحیح حدیث شریف میں فرمایا: من قطع صفا قطعه اللّٰہ: مع ھذا.....بدمذہبوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے بھی حدیث شریف میں منع فرمایا ہے: و لا تصلوا معھم:

لہذا جس بدمذہب کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ چکی ہو جیسے رافضی وغیرہم تو اُن کے شریک جماعت ہونے سے صف قطع ہوگی اور نماز میں بھی خلل ونقص آئے گا۔ اس لئے سنی مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے بدمذہب کو اپنی مسجد میں آنے سے روکیں اور جتنے اہل سنت ایسے بدمذہب کی شرکت پر راضی ہیں یا قدرت کے باوجود منع نہیں کرتے تو وہ لوگ سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہوں گے۔ (فتاوی مرکز تربیت افتاء ج 1: ص 235)

# رافضی یا کافر کا بچہ مسلمان نے گود لیا تو اس کی تجہیز وتکفین کا حکم:

**سوال:** زید بے اولاد تھا، اس نے ایک غیر مسلم کے تین روزہ بچے کو گود لیا، پھر دو ماہ کے اندر بیمار پڑا اور فوت ہو گیا، اسے مسلم قبرستان میں دفن کرنا کیسا ہے؟ وہاں کے لوگوں نے اسے مسلم قبرستان میں دفن نہیں کرنے دیا، کیونکہ اُن کی نظر میں بچہ مسلمان نہیں۔

**جواب:** چھوٹے بچے اپنے والدین کے تابع ہوتے ہیں، اس لئے مشرکین کے بچوں کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

:بحر الرائق: جلد 2: صفحہ 189: پر ہے: لا یصلی علیه لانه تبع لهما للحدیث کل مولود یولد علی الفطرة فابوایهودانه.....الخ:

زیر غور مسئلے میں بچے کا نسب ثابت ہے، اس کے والدین کا غیر مسلم ہونا متحقق ہے، نہ بچہ کا دار بدلا، نہ اس کے

والدین کی تبعیت سے مانع کوئی شی پائی گئی تو وہ دنیوی احکام میں اپنے والدین ہی کے تابع ہے،صرف گود لینے سے وہ مسلمان کے تابع نہ ہوا۔

حضور صدر الشریعہ، رافضی وغیرہ بدمذہبوں کے بچے کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ: نابالغ سمجھدار ہے تو اس کا اسلام معتبر ہے اور نا سمجھ ہے تو: خیر الابوین: کا تابع ہے۔اس میں دیگر ورثاء کا اعتبار نہیں،لہذا اگر اس کے والدین کفریہ عقائد رکھتے ہوں اور بچہ نا سمجھ ہو تو جنازہ میں شرکت جائز نہیں۔

اس عبارت سے یہ امر پورے طور پر واضح ہوگیا کہ تبعیت میں والدین ہی کا اعتبار ہے دیگر لوگوں کا کوئی اعتبار نہیں۔لہذا غیر مسلم کا وہ بچہ جس کو مسلمان نے گود لیا اور دو مہینے کے اندر فوت ہوگیا، نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور نہ اسے مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔(فتاوی مرکز تربیت افتاء ج1:ص364)

# آج کل کے رافضی مرتد ہیں اُن کے لئے ایصال ثواب کرنا حرام ہے:

**سوال**: ایک قبرستان ہے اس میں شیعہ اور اہل سنت وجماعت ہر طرح کے لوگ مدفون ہیں، اہل سنت کے حضرات اس قبرستان میں ایصال ثواب کرنے کیلئے جاتے ہیں، تو کس طرح سے ایصال ثواب کرے؟ کیا اس قبرستان میں مدفون پورے مُردوں کیلئے ایصال ثواب کریں؟

**جواب**: ایسا قبرستان جس میں اہل سنت اور رافضی وغیرہ بدمذہب مدفون ہیں اس میں ایصال ثواب کا طریقہ یہ ہے کہ دعا میں خاص مسلمان مُردوں کی روحوں کو ایصال ثواب کا قصد کرے یا یہ کہے: یا اللہ! اس قبرستان کے تمام مسلمین ومسلمات کو ثواب عطا فرما۔اس لئے کہ آج کل کے عام رافضی مرتد وکافر ہیں،لہذا ان کو ایصال ثواب کرنا حرام ہے۔

قال اللّٰہ تعالیٰ:ولا تصلّ علی احد منھم مات ابداوّ لا تقم علیٰ قبرہ،انّھم کفروا باللّٰہ ورسولہ وماتوا وھم فسقون: یعنی ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہونا ،بیشک وہ اللہ تعالیٰ و رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔

فتاوی رضویہ میں ہے کہ آج کل کے عام رافضی کہ منکرات ضروریات دین ہیں اسے ہرگز کسی طرح کسی فعلِ خیر کا ثواب نہیں پہنچ سکتا۔قال اللّٰہ تعالیٰ:وما لھم فی الأخرۃ من خلاق: انہیں ایصال ثواب کرنا (معاذاللّٰہ) خود راہِ کفر کی طرف جانا ہے۔

جنازہ کے باب میں فقہاء نے صراحت فرمائی ہے کہ اگر لاشیں مختلط ہوں اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان میں کون مسلمان ہے کون کافر تو جنازہ میں خاص مسلمین کیلئے دعا کا قصد کیا جائے۔(فتاوی مرکز تربیت افتاء: ج 1: ص 362)

## اگر حسینؓ نہ ہوتے تو صدیقؓ کی صداقت، فاروقؓ کی عدالت، عثمانؓ کی سخاوت، علیؓ کی شجاعت، نبی ﷺ کی نبوت اور خدا تعالیٰ کی قدرت نہ ہوتی، ایسے الفاظ کہنے والے کے ساتھ سماجی بائیکاٹ کرنے کا حکم:

**سوال**: زید نے اپنے تقریر میں کہا کہ اگر حسین اعظمؓ نہ ہوتے تو ابوبکر صدیقؓ کی صداقت نہ ہوتی۔ فاروق اعظمؓ کی عدالت، عثمان غنیؓ کی سخاوت، مولیٰ علیؓ کی شجاعت، نبی ﷺ کی نبوت، رسول ﷺ کی رسالت، خدا تعالیٰ کی قدرت نہ ہوتی (معاذاللّٰہ ثمّ معاذاللّٰہ)۔

حسین اعظمؓ نے اپنی شہادت سے ابوبکر صدیقؓ کی صداقت کو بچایا، فاروق اعظمؓ کی عدالت، عثمان غنیؓ کی سخاوت، مولیٰ علیؓ کی شجاعت، نبی کی ﷺ نبوت، رسول ﷺ کی رسالت، خدا تعالیٰ کی قدرت کو بچایا۔

یہ جملے صحیح ہیں یا نہیں؟ زید پر حکمِ شرعی کون سا حکم نافذ ہوگا؟

**جواب**: زید، مذکورہ جملے بولنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہو گیا کہ اس نے اللہ رب العزت کی ایک عظیم صفت یعنی قدرت کیلئے احتیاج ثابت کیا ہے اور اسے ممکن الزوال مانا ہے، جبکہ اللہ رب العزت کی ذات وصفات قدیم، واجب الوجود، ازلی، ابدی ہیں، اپنے وجود و بقا میں کسی کے محتاج نہیں۔

جو شخص اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات یا کسی بھی صفت کو وجود یا بقا میں کسی کا محتاج سمجھے وہ یقیناً کافر ہے۔

طریقہ محمدیہ میں ہے: قال فی التاتارخانیة من قال بحدوث صفة من صفات اللّٰه تعالیٰ فهو كافر:

:العقائدالنسفیه: میں ہے: وله صفات ازلية وهي لا هو ولا غيره: اور اسی کے صفحہ 35 پر ہے :لو اثبتنا العلم صفة اللّٰه تعالیٰ لكان موجودا وصفة قديمة وواجب الوجود ودائما من الازل الى الابد: اسی طرح حسین اعظم نہ ہونے پر نبی کی نبوت نہ ہونے کا قول بھی کفر ہے۔

لہٰذا زید پر لازم ہے کہ اپنے ان اقوال سے توبہ و رجوع کرے، ساتھ ہی تجدید ایمان پھر تجدید نکاح بھی

کرے۔اگر زید ایسا نہیں کرتا تو مسلمانوں پر لازم ہے اس کا سماجی بائیکاٹ کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:واِمّا ینسینّک الشّیطٰن فلا تقعد بعد الذّکرٰی مع القوم الظّٰلمین:

(فتاوی مرکز تربیت افتاء:ج2:ص72)

## روافض سے میل جول رکھنا،اُن کے یہاں کھانا پینا،شادی بیاہ میں شرکت کرنا،اُن کے مجالس میں شرکت کرنا:

**سوال:** زید جو کہ سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہے لیکن وہ اکثر شیعوں کے یہاں اُٹھتا،بیٹھتا،کھاتا،پیتا اور سلام وکلام اور اُن کے یہاں شادی بیاہ میں شرکت کثرت سے کرتا ہے،اور اُن کی مجلس میں حاضر ہو کر اُن کے وعظ کو سنتا اور سن کر خصوصاً شیخینؓ کی شان مبارک میں بُرائیاں کرتا ہے۔تو ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** روافض زمانہ بالعموم کافر و مرتد ہیں کہ قرآن کریم کو ناقص مانتے ہیں اور ائمہ کرام کو انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دیتے ہیں اور یہ بالاجماع کفر ہے۔اور کافر و مرتد سے میل جول رکھنا،اُن کے ساتھ اُٹھنا،بیٹھنا سخت حرام و گناہ ہے۔

اعلیٰ حضرت اسی طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:روافض زمانہ علی العموم مرتد ہیں کوئی معاملہ اہل سنت کا سا حلال نہیں،ان سے میل جول نشست و برخاست سلام وکلام سب حرام ہے۔اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:واِمّا ینسینّک الشّیطٰن فلا تقعد بعد الذّکرٰی مع القوم الظّٰلمین:

حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:سیأتی قوم لهم نبز یقال لهم الرافضة یطعنون السلف ولا یشهدون الجماعة فلا تجالسوهم ولا تواکلوهم ولا تشاربوهم ولا تناکحوهم واذا مرضوا فلا تعودوهم واذا ماتوا فلا تشهدوهم ولا تصلوا علیهم ولا تصلوا معهم:

**ترجمہ:** عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں،اُن کا بدلقب ہوگا،انہیں رافضی کہا جائے گا،سلف صالح پر طعن کریں گے اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہوں گے،اُن کے ساتھ نہ بیٹھنا،نہ اُن کے ساتھ کھانا کھانا،اور نہ اُن کے ساتھ پانی پینا،نہ اُن کے ساتھ شادی بیاہ کرنا،بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جانا،مر جائیں تو اُن کے جنازے میں نہ جانا،نہ اُن پر نماز پڑھنا۔

لہذا زید سنی صحیح العقیدہ مسلمان کا روافض سے میل جول رکھنا، اُن کے یہاں کھانا پینا، شادی بیاہ میں شرکت کرنا سب حرام اشد حرام ہے۔

اور حضرات شیخین کریمین سیدنا صدیق اکبرؓ و سیدنا فاروق اعظمؓ کی شان میں تبرا بکنا، انہیں گالی دینا تو کفر ہے، فقہائے کرام ایسے شخص کو کافر کہتے ہیں۔ چنانچہ: در مختار باب المرتد: میں ہے: فی البزازیة عن الخلاصة ان الرافضی اذا کان یسب الشیخینؓ ویلعنهما فهو کافر:

لہذا اگر زید حضرات شیخینؓ کو گالی دیتا ہے تو وہ تبرائی رافضی ہے اور کافر ہے۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً اس بُرے عقیدے سے تائب ہو، رافضیوں سے دُور و نفور رہو، بیوی والا ہو تو تجدید اسلام کے بعد تجدید نکاح بھی کرے، اور جب تک ایسا نہ کرے مسلمان اس کا سخت بائیکاٹ کریں۔ (فتاوی مرکز تربیت افتاء ج 2: ص 85)

## امام باڑہ کے لئے زمین وقف کرنا:

**سوال:** ایک امام باڑہ میں جہاں لوگ محرم کے مہینے میں فاتحہ کراتے ہیں اور وہاں سے اکھاڑے بھی نکالتے ہیں۔ چونکہ امام باڑے کی زمین زید کی ہے اور زید اس امام باڑہ کے اوپر اس کے ارد گرد مکان تعمیر کرانا چاہتا ہے۔ از روئے شرع درست ہے یا نہیں؟

**جواب:** امام باڑہ کیلئے زمین وقف کرنا صحیح نہیں ہے۔ لہذا اگر زید نے بالفرض اس زمین کو وقف کردیا ہو پھر بھی اس کی ملکیت باقی ہے، کیونکہ وقف کے شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ جس کیلئے وقف کرتا ہے: فی نفسه: وہ ثواب کا کام ہو، اگر ثواب کا کام نہیں ہے تو وقف صحیح نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ امام باڑہ کا وقف: فی نفسه: کوئی ثواب کا کام نہیں ہے۔ لہذا زید کو اس کے اوپر اور اس کے ارد گرد مکان تعمیر کرنا جائز و درست ہے۔: در مختار کتاب الوقف: میں ہے: وان یکون قربة فی ذاته معلوماً:

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت تحریر فرماتے ہے کہ: امام باڑہ وقف نہیں ہوسکتا، وہ جس نے بنایا اسی کی مِلک ہے اسے اختیار ہے اس میں جو چاہے کرے۔ (فتاوی مرکز تربیت افتاء: ج 2: ص 152)

## محرم کی دسویں تاریخ کو رُلانے کی تقریر کرنے کا حکم:

**سوال:** محرم کی دسویں تاریخ کو رُلانے کی تقریر کے بارے میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** ایسی تقریر جس سے مقصود سامعین کو رُلانا ہو، یعنی تجدید حزن و غم ہو شرعاً ناجائز ہے۔ اعلیٰ حضرت تحریر

فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا ماہِ ولادت وماہِ وفات وہی ماہِ مبارک ربیع الاول شریف ہے پھر بھی علمائے اُمت وحامیانِ سنت نے اسے ماتم وفات نہ ٹھہرایا۔شریعت مطہرہ نے غم میں صبر وتسلیم اور غم موجود کوحتی المقدور دل سے دور کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

لہذا تقریر کے دوران خود رُونا، سامعین کو رُلانا اور اسے باعث قربت اور ثواب ٹھہرانا یہ سب بدعات شنیعہ روافض ہیں جن سے سنی کو احتراز لازم ہے،اور اگر اس میں کوئی خوبی ہوتی تو حضور اکرم ﷺ کی وفات اقدس پر غم پروری سب سے زیادہ اہم ہوتی۔(فتاوی مرکز تربیت افتاء:ج2:ص410)

## رافضیوں کے اجلاس یا محفل میں شریک ہونے،ان کے ساتھ میل جول، اور اُٹھنے بیٹھنے کا حکم،اور جو ایسے کام کرے اس کے پیچھے نماز پڑھنے اور ایسے شخص کو پیر بنانے کا حکم:

**سوال:** سنی عالم کو باطل فرقوں کی محفل میں حاضری دینا کیسا ہے؟اور بازاروں میں بیٹھ کر عام لوگوں سے ہنسی مذاق کرنا کیسا ہے؟جو ایسے کام کرے وہ فاسق ہے کہ نہیں؟اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ایسے شخص کو پیر بنانا کیسا ہے؟

**جواب:** باطل فرقوں مثلاً رافضیوں وغیرہم کے اجلاس یا محفل میں شریک ہونا حرام وگناہ ہے، یونہی ان بدمذہبوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا،میل جول سب حرام وگناہ ہے اور یہ حکم عوام وخواص سب کیلئے عام ہے کیونکہ احادیث نبویہ میں مطلقاً ان سے دُور رہنے اور ان کو اپنے سے دُور رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔چنانچہ ارشاد رسالت ﷺ ہے:

:ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم:یعنی بدمذہبوں سے دُور رہو،اور ان کو اپنے پاس سے دُور رکھو،کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں اور کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اورحدیث شریف میں ہے:ان مرضوافلاتعودوھم وان ماتوا فلاتشھدوھم وان لقیتموھم فلاتسلمواعلیھم ولاتجالسوھم ولاتشاربوھم ولاتواکلوھم ولاتناکحوھم ولاتصلواعلیھم ولاتصلوا معھم:

**ترجمہ:** یعنی اگر بدمذہب بیمار پڑیں تو اُن کی عیادت نہ کرو،اگر مر جائیں تو اُن کی جنازہ میں شریک نہ ہو،

اُن سے ملاقات ہوتو انہیں سلام نہ کرو، اُن کے پاس نہ بیٹھو، اُن کے ساتھ پانی نہ پیو، اُن کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، اُن کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو اور اُن کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

لہٰذا علماء پر لازم ہے کہ اُن سے میل جول فوراً ختم کریں اور ان کی محفل وغیرہ میں حاضر نہ ہو، اِلّا یہ کہ کوئی ضرورت شرعیہ پائی جائے، یعنی ایسی مجبوری آجائے کہ وہاں جائے بغیر کوئی چارہ نہ رہے، مثلاً: احقاق حق، ابطال باطل کی ضرورت پیش آجائے یا اس طرح کی کوئی اور صورت۔ اور بلا ضرورت شرعیہ جو تقصیر ہو چکی ہے، اس سے علانیہ مسلمانوں کے مجمع میں توبہ کریں، توبہ سے عار نہیں کرنا چاہئے کہ یہ سعادت بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کے توفیق سے ہی حاصل ہوتی ہے اور فضول باتوں اور بازار وغیرہ میں بیٹھ کر عام لوگوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرنے سے احتراز کریں کہ یہ بات عالم کی شایانِ شان نہیں۔

اگر یہ لوگ علانیہ توبہ کر لیتے ہیں تو ٹھیک ورنہ ان کی اقتدا میں نماز درست نہیں اور انہیں پیر بنانا بھی درست نہیں، کیونکہ پیر کیلئے چار شرطیں ہیں، اُن میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ فاسق معلن نہ ہو، یعنی علانیہ کسی کبیرہ کا مرتکب یا کسی صغیرہ پر مصر نہ ہو۔ (فتاوی مرکز تربیت افتاء ج2: ص414)

## تعزیہ داری کا حکم:

ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری کہ جس میں طرح طرح کے بیہودہ کھیل تماشے ہوتے ہیں اور مردوں وعورتوں کا میل جول اور باجے تاشے ہوتے ہیں، مایۂ بدعات اور ناجائز وحرام ہے۔ (فتاوی فیض الرسول: ج2: ص646)

## عشرہ محرم میں مصنوعی کربلا اور روضہ بنانے اور دیگر رسوم باطلہ کا حکم:

مصنوعی کربلا، امام باڑہ اور فرضی روضہ بنا کر اسے حضرت حسینؓ کا روضہ سمجھنا، پھر اس کے ساتھ حضرت حسینؓ کے روضہ مبارک کی طرح برتاؤ کرنا حرام وگناہ ہے۔ صاحب عقل بخوبی یہ جانتا ہے کہ فرضی روضہ ہرگز ہرگز حضرت حسینؓ کا روضہ نہیں، نہ ہی وہ کربلا، نہ ہی امام کی بارگاہ یا آرام گاہ ہے، پھر اس کے ساتھ اصل روضہ امام کا سا برتاؤ کرنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے؟

اسلام فرضی ومصنوعی چیز کو حقیقی اور سچی ماننے کی تعلیم نہیں دیتا، عوام کا یہ طریقہ غلط ہے اور اسے حضرت حسینؓ کا روضہ سمجھ کر وہاں فاتحہ پڑھنے والے اور اس طرح کے دوسرے اُمور انجام دینے والے گنہگار ہیں۔

بعض جگہوں پہ مروجہ تعزیہ داری کو بھی روضہ سے تعبیر کرتے ہیں، اگر یہاں روضہ سے مراد سائل کی یہی ہے تو

اس کا حکم بھی واضح ہے کہ مروجہ تعزیہ داری باتفاق علمائے اہل سنت ناجائز وگناہ ہے۔

سراج الہند حضرت مولانا شاہ عبدالعزیزؒ تحریر فرماتے ہیں: تعزیہ داری عشرۂ محرم و ساختنی ضرائح وصورت وغیرہ درست نیست: تعزیہ داری کہ ہمچوں مبتدعاں می کنند بدعت است و ہمچنیں ضرائح و صورت قبور و علم وغیرہ ایں ہم بدعت است وظاہر است کہ بدعت سیہ است: ایں چوبہا کہ ساختہ اوست قابل زیارت نیستند بلکہ قابل ازالہ اند، چنانچہ در حدیث آمدہ: من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان، رواہ مسلم:

**ترجمہ:** یعنی عشرہ محرم میں تعزیہ داری اور قبر کی صورت وغیرہ بنانا جائز نہیں۔ تعزیہ داری جیسا کہ بدمذہب کرتے ہیں بدعت ہے اور ایسے ہی تابوت، قبروں کی صورت اور علم وغیرہ یہ بھی بدعت ہے، اور ظاہر ہے کہ بدعت سیئہ ہے۔ یہ تعزیہ جو بنایا جاتا ہے زیارت کے قابل نہیں بلکہ اس قابل ہے کہ اسے نیست ونابود کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم میں جو شخص کوئی بات خلافِ شرع دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے ختم کردے اور اگر ہاتھ سے ختم کرنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو دل میں بُرا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (فتاوی مرکز تربیت افتاء ج 2: ص 373)

## مرتد اور بدمذہب کا نکاح پڑھانے والے کی امامت:

**سوال:** ہمارے علاقہ میں کچھ نام نہاد مولانا ایسے ہیں جو اپنے وطن سے بظاہر دین کا کام کرنے آئے ہیں لیکن حقیقت میں وہ صرف پیسہ کمانے آئے ہیں۔ جائز وناجائز اور حلال وحرام کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ بدمذہب ہو یا مرتد کوئی بھی انہیں نکاح پڑھانے کیلئے بلائے تو وہ بلاکھٹک نکاح پڑھا دیتے ہیں۔ کسی محلّہ میں اگر بدمذہب یا مرتد ہونے کے سبب نکاح پڑھانے سے کوئی امام انکار کردیتا ہے تو یہ لوگ جا کر نکاح پڑھا دیتے ہیں۔

اگر کوئی ان کے اس فعل پر اعتراض کرتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ اس کا بدمذہب ہونا ہم کو معلوم نہیں تھا، حالانکہ جب دوسرے محلّہ کے لوگ نکاح پڑھانے کے لئے بلانے آتے ہیں تو انہیں اس محلّہ کے امام ومولانا سے پوچھنا چاہئے کہ آپ نے نکاح کیوں پڑھایا، لیکن وہ کچھ نہیں پوچھتے۔ بدمذہب ہو یا مرتد وہ سب کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح پڑھا دیتے ہیں، ان کا نظریہ یہ ہے کہ پیسہ ملے چاہے جیسا ملے۔ تو ایسے لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** اگر واقعی وہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسا کہ سوال میں لکھا گیا ہے تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔

اس لئے کہ جب وہ حلال وحرام کی پرواہ نہیں کرتے اور مرتد کے ساتھ نکاح پڑھا کر زنا کا دروازہ کھولنے سے نہیں ڈرتے تو وہ بغیر وضو اور غسل کے نماز بھی پڑھا سکتے ہیں۔ایسے لوگ سخت فاسق ہیں اور فاسق کے پیچھے نماز نا جائز ہے۔
(فتاوی فیض الرسول:ج1:ص335)

## مرتد کو اسلامی طریقہ پر غسل وکفن دینے ،اس کے جنازے کی نماز پڑھنے پڑھانے ،اور مسلمانوں کے قبرستان دفن کرنے کا حکم:

**سوال**: ایک مسلمان اسلام سے پھر گیا،اس نے گھر میں ہندو دیوتا کی پوجا شروع کی۔عورتوں کی ساڑی پہننے لگا اور پیشانی پر بندی لگانے لگا۔لوگوں نے اسے اسلام کی دعوت دی تو قبول نہیں کیا۔جب اس کا انتقال ہوا تو مسلمانوں نے اس کے حال سے آگاہ ہونے کے باوجود اسلامی طریقہ پر اسے غسل دیا،نماز جنازہ پڑھی اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا۔اور امام نے کمیٹی کے دباؤ سے نماز جنازہ پڑھائی تو امام اور جو لوگ دفن وغیرہ میں شریک ہوئے سب پر کیا حکم ہے؟

**جواب**: جب شخص مذکور کافر و مرتد ہو کر ہندو دیوتا کی پوجا کرنے لگا اور دوبارہ اسلام لائے بغیر اسی حالت میں مر گیا تو اسلامی طریقہ پر اسے غسل وکفن دینا،اس کے جنازے کی نماز پڑھنا پڑھانا،اور مسلمانوں کے قبرستان میں اسے دفن کرنا سب نا جائز وحرام ہوا۔اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:و لا تصلّ علیٰ احد منہم مات ابدا وّلا تقم علیٰ قبرہ:

لہذا جو لوگ اس کے حال سے آگاہ ہونے کے باوجود اسے غسل وکفن دینے اس کی نماز جنازہ پڑھنے اور دفن کرنے میں شریک ہوئے سب پر توبہ وتجدید ایمان اور تجدید نکاح کا حکم ہے۔(فتاوی فقیہ ملت:ج1:ص18)

## غیر مسلموں کے اسکولوں میں مسلمان بچوں اور بچیوں کو داخل کرانے اور وہاں پر سرسوتی اور گنزپتی کی پوجا کرانے کا حکم:

**سوال**: جس علاقہ میں ہم لوگ رہتے ہیں یہاں کے اکثر مسلمان اپنے دینی مسائل سے ناواقف ہیں اور زیادہ تر ہندی تعلیم حاصل کرتے ہیں جس میں کافروں کی عید کے موقع پر مسلمان بچوں اور بچیوں سے ہندو ٹیچر سرسوتی اور گنزپتی کی پوجا کراتے ہیں۔اب ان بچوں اور بچیوں کیلئے شرعا کیا حکم ہے؟اس فعل سے وہ مسلمان رہیں گے یا ان پر کفر

کا فتوی دیا جائے گا؟ اور ان کے ماں باپ کیلئے کیا حکم ہے؟ اور ان کو بچوں کے متعلق کیا کرنا چاہئے؟

**جواب:** اگر یہ بچے اس عمر کے ہوں کہ دین ومذہب کو سمجھتے ہوں تو چاہے بچے ہوں یا بچیاں اُن پر کفر کا فتوی ہے، اور ان کے ماں باپ کا اپنے بچوں کی اس پوجا پر راضی ہونا بھی کفر ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: الرضا بالکفر کفر: یعنی کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے۔

لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے اسکولوں سے اپنے بچوں کو ہٹالیں، انہیں کلمہ پڑھائیں، توبہ کرائیں، اور ان کے دل میں اسلام کی عظمت بٹھائیں اور خود بچوں کے ماں باپ بھی توبہ تجدید ایمان ونکاح کریں، اور سب مسلمان مل کر اپنا اسکول قائم کریں جس میں دینیات کے ساتھ ہندی وغیرہ کی تعلیم کا بھی انتظام ہو، یا ایسے سکول میں اپنے بچوں کو پڑھائیں جہاں سرسوتی اور گنڑ پتی وغیرہ کی پوجا نہ کرائی جاتی ہو۔

بہرصورا ایسے اسکولوں سے بچوں اور بچیوں کو نکال لیں کہ ان میں مسلمان بچوں اور بچیوں کا پڑھنا ان کے دین وایمان کیلئے زہر ہلاہل ہے، اگر مسلمان ایسا نہ کریں تو اللہ تعالی جل شانہ کے عذاب کا انتظار کریں۔

(فتاوی فیض الرسول: ج1: ص279)

## غیر مسلموں سے سیتارام، جے رام جی وغیر سے سلام کرنے والے شخص سے مسلمانوں کا ربط ضبط رکھنا اور اس کے یہاں طعام میں شرکت کرنا:

**سوال:** ایک شخص غیر مسلموں سے سیتارام، جے رام جی وغیر سے سلام کرتا ہے، ایسے شخص سے مسلمانوں کا ربط ضبط رکھنا اور اس کے یہاں میلاد وطعام میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** مذکور طریقہ پر غیر مسلموں سے سلام کرنے کے سبب وہ شخص مبتلائے کفر ہے۔ اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ مشرک کی جے نہ پکارے گا مگر مشرک۔ اور معبوانِ باطلہ کی جے بولنا اس سے بھی سخت تر ہے۔

لہذا تا وقتیکہ شخص مذکور علانیہ توبہ واستغفار نہ کرلے اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح نہ کرے مسلمانوں کا اس سے ربط ضبط رکھنا اور اس کے یہاں میلاد وطعام میں شرکت کرنا جائز نہیں: قال اللّٰہ تعالیٰ: ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار: (فتاوی فیض الرسول: ج1: ص290)

## کفار کے میلوں میں شریک ہوکر اِن کے میلے اور مذہبی جلوس کی شان وشوکت بڑھانا:

**سوال:** ایک سنی عالم دین منبر پر بیٹھ کر سیاسی گروہ بندی کے حق میں تقریریں کرتے ہیں، اسلام دشمن جماعتوں سے دوستی وتعلق رکھتے ہیں، ان کے مذہبی جلوسوں میں صرف شرکت ہی نہیں کرتے بلکہ پورے شہر میں گشت کرتے ہوئے جلوس کی رہبری میں پیش پیش رہتے ہیں، اوراس حالت میں نمازیں بھی چھوڑ دیتے ہیں تو ایسے عالم کے پیچھے نماز پڑھنا، ان کا ساتھ دینا اور مالی امداد اور تعاون کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** یہ باتیں جو عالِم مذکور کے بارے میں درج ہیں۔ اگر واقعی یہ ساری باتیں اس کے اندر پائی جاتی ہیں تو فاسق معلن ہے بلکہ اس پر حکم کفر ہے۔

حضرت صدر الشریعہ تحریر فرماتے ہیں کہ: کفار کے میلوں میں شریک ہوکر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان وشوکت بڑھانا کفر ہے۔

لہذا تاوقتیکہ وہ علانیہ توبہ وتجدید ایمان نہ کرے اس کے پیچھے نماز پڑھنا، اس کا ساتھ دینا اور مالی تعاون کرنا جائز نہیں: قال اللّٰہ تعالیٰ: واِمّا ینسینّک الشّیطٰن فلاتقعدبعدالذّکری مع القوم الظّٰلمین: وقال اللّٰہ تعالیٰ: ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار: (فتاوی فقیہ ملّت: ج 1: ص 110)

## غیر مسلموں کو قرآن مجید بانٹنا:

**سوال:** غیر مسلموں کو قرآن مجید بانٹنا کیسا ہے؟

**جواب:** غیر مسلموں کو قرآن مجید بانٹنا منع ہے کہ انہیں دینے میں کتاب اللہ کی بے ادبی و بے حرمتی یقینی ہے کیونکہ ان کی پاکی، ناپاکی کے برابر ہے، وہ ہزار بار بھی وضو وغسل سے پاک نہیں ہوسکتے: وقال اللّٰہ تعالیٰ: لایمسّہ الّاالمطھّرون: قرآن نہ چھوئیں مگر پاکی ہی کی حالت میں۔

اور حضرت صدر الشریعہ تحریر فرماتے ہیں کہ: ان کے ہاتھ میں قرآن مجید نہ دیا جائے۔

(فتاوی فقیہ ملّت: ج 2: ص 327)

## کافر کی ارتھی کے ساتھ اور تیرہویں میں جانے کا حکم:

**سوال:** کسی سنی مسلمان کا کافر کی ارتھی کے ساتھ یہ سوچ کر جانا کہ یہ ہمارا دوست تھا یا ہمارا محلہ دار تھا کیسا ہے؟اور کافروں کے مذہب کے مطابق مرنے والے کے 13 دن کے بعد تیرہویں ہوتی ہے جس میں پاٹھو (وظیفہ) پڑھا جاتا ہے۔ہنود کا کہنا ہے کہ مرنے والے کی آتما (روح) کو شانتی پہنچتی ہے اور باقاعدہ دعوتیں کی جاتی ہیں۔اس میں مسلمان کی شرکت کرنا اور اس تیرہویں کا کھانا کھانا کیسا ہے؟ جن لوگوں نے شرکت کی، کھانا کھایا، اُن اشخاص کے لئے قانون شریعت میں کیا حکم ہے؟

**جواب:** سنی مسلمانوں کو کافر کی ارتھی کے ساتھ اور تیرہویں میں جانا ہرگز جائز نہیں ۔حدیث شریف میں ہے:من کثر سواد قوم فھو منھم: یعنی جو کسی قوم کی جماعت بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے کہ: دلی اُنس کافر سے حرام ہے اور ظاہری میل جول جس میں نہ کافر کی تعظیم ہو، نہ مسلمان کی ذلت، نہ کوئی طریقہ ناجائز برتا جائے کسی جائز کام کے سبب ہندو سے کر لینے میں حرج نہیں ۔بلاضرورت اس سے بھی بچے کہ آپس میں راہ و رسم بڑھا کر اکثر ناجائز باتوں تک پہنچا کرتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ: کفار سے اُمور دنیوی مثلاً تجارت وغیرہا میں موافقت کی جاسکتی ہے جہاں تک مخالفت شرع نہ ہو،مگر اُن کے مذہبی اُمور میں موافقت کرنا ضرور لعنت الٰہی اُترنے کی باعث ہے ۔اور کافروں کی کوئی نیاز، کوئی عمل قبول نہیں، نہ ہرگز اس پر ثواب ممکن جیسے پہنچایا جائے۔

لہذا جو شخص غیر مسلم کی ارتھی کے ساتھ گیا گنہگار ہوا،توبہ کرے اور تیرہویں بھی کافروں کی مذہبی تقریب ہے جن لوگوں نے اس میں شرکت کی اور کھانا کھایا وہ بھی گنہگار ہوئے ،توبہ کریں۔(فتاوی مرکز تربیت افتاء:ج2:ص396)

## غیر مسلم کو تعویذ دینا:

**سوال:** غیر مسلم کو تعویذ لکھ کر دینا کیسا ہے؟

**جواب:** غیر مسلم کو آیات قرآنیہ و اسمائے الٰہیہ و کلمات طیبہ لکھ کر بطور تعویذ دینا جائز نہیں کہ وہ اس کا ادب ملحوظ نہ رکھیں گے، ہاں اگر اس کے اعداد لکھ کر دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ: غیر مسلم کو آیات قرآنی لکھ کر ہرگز نہ دی جائیں کہ اساءت ادب کا مظنہ ہے بلکہ مطلقاً اسمائے الٰہیہ و نقوش مطہرہ نہ دیں کہ ان کی بھی تعظیم واجب ہے بلکہ دیں تو ان کے اعداد لکھ دیں۔

(فتاوی مرکز تربیت افتاء:ج2:ص 439)

## کافر کو قربانی کا گوشت دینا:

**سوال:** قربانی کا گوشت کافر کو دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** قربانی کا گوشت کافر کو دینا شرعاً جائز نہیں اور کسی نے دے دیا تو گنہگار ہے، توبہ کرے۔

(فتاوی فیض الرسول:ج2:ص 457)

## مرے ہوئے کافر کیلئے دعائے مغفرت کرنا:

**سوال:** علی رضا نومسلم ہے، اس کے گھر والے ابھی تک غیر مسلم ہیں، علی رضا کے ماں باپ کی موت حالتِ کفر میں ہوئی تھی۔ علی رضا ایک نمازی آدمی ہے اور پانچوں وقت پابندی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے، زید نے علی رضا کو بتایا کہ تم نماز میں دعائے ماثورہ مت پڑھا کرو، تمہاری نماز بغیر دعائے ماثورہ کے ہو جائے گی اس لئے کہ تمہارے والدین کافر ہیں اور کافروں کیلئے دعائے مغفرت درست نہیں اور دعائے ماثورہ میں والدین کیلئے مغفرت کی دعا ہے۔

آپ جناب تشریح فرمائیں کہ کیا واقعی علی رضا نومسلم کے لئے قعدہ اخیرہ میں دعائے ماثورہ نہیں پڑھنی ہے؟ بغیر دعائے ماثورہ کے نماز ہو جائے گی؟

**جواب:** یہ تو صحیح ہے کہ نماز بغیر دعائے ماثورہ کے بھی ہو جائے گی مگر مطلقاً اس سے ممانعت بجا نہیں، حدیث پاک میں بہت سے ماثورہ دعائیں وارد ہیں جن میں کچھ وہ بھی ہیں جن میں کافر ماں باپ کیلئے دعائے مغفرت نہیں پائی جاتی وہ پڑھیں، اور وہ دعائے ماثورہ جن میں والدین کیلئے مغفرت کی دعا ہے کافر ماں باپ کیلئے نہ پڑھے کہ اسے فقہاء کرام نے کفر تک لکھا ہے۔

لہذا جس شخص کے والدین کافر ہوں وہ شخص یہ دعا نہ پڑھے، نہ نماز کے اندر، نہ بیرونِ نماز، کہ مرے ہوئے کافر کیلئے مغفرت کی دعا کفر ہے۔

ہاں ان کی زندگی میں ہدایت کی دعا مانگ سکتا ہے، لیکن بعد وفات تو مطلقاً کسی کافر کیلئے کسی قسم کی دعا مانگنی جائز نہیں، نہ ہدایت کی کہ اب یہ بیکار ہے، نہ بخشش کی کہ یہ کفر ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

:مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ:(توبہ:آیت:113)

**ترجمہ**: لائق نہیں نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش چاہیں مشرکوں کی اگر چہ وہ ہوں قرابت والے جبکہ کھل چکا اُن پر کہ وہ ہیں دوزخ والے۔

فتاوی رضویہ میں ہے:فی المحیطة نقلاعن القرافی واقرہ الدعاء بالمغفرة للکافر کفر لطلبه تکذیب اللّٰه تعالیٰ فی ما اخبرہ:(فتاوی مرکزتربیت افتاء:ج1:ص140)

# امام پر کفر عائد ہو تو اس کی اقتدا کیسی ہے:

**سوال**: کسی شخص نے فتوی دیا،قرآن وحدیث کے لحاظ سے اُس پر کفر عائد ہوا یا علانیہ توبہ عائد ہوا۔اور اُس فتوی کو سائل حاصل کرنے کے بعد آٹھ دن اپنے گھر رکھے،آٹھ دن کے بعد مستحق توبہ کو اطلاع دے، مستحق توبہ بھی سمجھتا ہو اور اس کے پیچھے نماز بھی پڑھتا رہا ہو۔اِس دوران کی نماز درست ہے کہ نہیں؟ اگر اسی عرصہ میں مستحق توبہ انتقال کر جاتا تو اس کا گناہ مستحق توبہ پر عائد ہوتا یا کہ فتوی دبائے رکھنے والے پر؟

**جواب**: اگر امام پر شریعت مطہرہ کے لحاظ سے کفر عائد ہو تو اس کی اقتداء میں نمازیں درست نہیں ہیں، مقتدیوں پر فرض ہے کہ کفر بکنے کے بعد جتنی نمازیں اس کی اقتداء میں پڑھی گئی ہیں سب کا اعادہ کریں کہ اس کی اقتداء میں نماز باطل محض ہے۔

فتاوی امجدیہ میں ہے کہ:اگر بینہ عادلہ سے امام مذکور سے ایسے کلمات ثابت ہوں تو اس پر عدم جواز امامت کا حکم کیا جا سکتا ہے،ورنہ نہیں۔

اور اگر کسی فسق کی وجہ سے اس پر علانیہ توبہ عائد ہو تب بھی جتنی نمازیں حالت فسق میں اس کے پیچھے پڑھی ہیں انہیں پھر سے پڑھیں۔

:غنیة شرح منیه: میں ہے:لوقدموافاسقاً یأثمون بناء علی کراهة تقدیمه کراهة تحریم لعدم اعتنائه بامور دینه وتساهله فی الایتان بلوازمه فلایبعدمنه الاخلال ببعض شروط الصلوة وفعل ماینافیها بل هوالغالب بالنظر الی فسقه ولذالم تجز الصلاة خلفه اصلاً عندمالکؒ وروایة عن احمدؒ:

خدانخواستہ اگر مستحق توبہ کی موت ہو جاتی تو گناہ فتوی رکھنے والے پر عائد ہوتا۔لہذا اس پر واجب تھا کہ فوراً وہ فتوی مستحق توبہ کو دے دیتا تا کہ وہ توبہ کر کے بَری ہو جاتا: بعدہ:اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی قباحت لازم نہ آتی۔

(فتاوی مرکزتربیت افتاء:ج1:ص209)

## کافر کو مسجد میں لانا:

**سوال:** ہمارے یہاں ایک مسجد تعمیر کی گئی ہے، مسجد کے افتتاح پر علمائے کرام شام میں تشریف لانے والے تھے لیکن اس سے پہلے ایک شخص صبح ہی اپنے نام نمود کیلئے غیر قوم لیڈر کو مسجد کے اندر لے آیا، جماعت کے ذمہ داران بھی موجود تھے، مجھے خبر ملی تو میں نے حاجی بوڑھی صاحب کو فون کیا کہ حاجی صاحب! آپ ایک غیر قوم کو مسجد میں لائے تھے، اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو حاجی صاحب نے کہا شریعت کا مسئلہ ہے علماء سے رابطہ کرو تو میں نے علماء سے رابطہ کیا کہ مسجد میں کافر کو بٹھانا کیسا ہے؟ اس پر جماعت کے ذمہ داران نے مجھے جماعت سے الگ کر دیا، یہاں تک کہ اگر جماعت کا کوئی بھائی ہمارے لوگوں سے بات کرے تو کمیٹی والے پانچ سو روپیہ فائن لگاتے ہیں۔

مفتی صاحب سے عرض ہے کہ شریعت کے متعلق سوال پوچھنے پر کمیٹی والے مجھے جماعت سے الگ کئے ہیں اور جو مجھ سے بات کرے وہ جماعت میں جرمانہ دے۔ ایسا کرنا کیا شریعت میں جائز ہے؟ اور ایسا کرنے والوں کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور کمیٹی کے ذمہ داران کے بارے میں شریعت کا کیا حکم نافذ ہے؟

**جواب:** مسجد میں کافر کو لانا جائز نہیں کہ وہ مسجد کے آداب سے واقف نہیں اور حدیث نبوی ﷺ میں اس سے ممانعت فرمائی گئی ہے، اور نہ جاننے پر اہل علم سے شرعی مسئلہ پوچھنا حکم خداوندی ہے۔ باری تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے: فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون:

لہٰذا اس حکمِ خداوندی کے بجالانے والے کو جماعت سے الگ کر دینا بھی حرام ہے۔ پھر ایسے شخص سے بات کرنے والے پر کمیٹی والوں کا پانچ سو روپیہ فائن لگانا بھی ناجائز ہے۔ کہ ایک تو مسئلہ پوچھنا جرم نہیں، دوسرے مالی جرمانہ لینا شرعاً ناجائز ہے۔ لہٰذا ان تمام افراد پر لازم ہے کہ توبہ واستغفار کریں اور شرعی مسئلہ پوچھنے والے سے معافی مانگیں۔ (فتاوی مرکز تربیت افتاء ج1: ص265)

## کفر بکنے والے اور کفر کی حمایت کرنے والے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

**سوال:** منافقت کے عمل کرنے والے اور کفریہ کلمات بولنے والے اور کفر کی حمایت کرنے والے اور فتوی کے رسم پر عمل نہیں کرنے والے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب**: ایسا شخص جو کفر بکتا اور کفر کی حمایت کرتا ہو، اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام و گناہ ہے، جبکہ اسی حال پر بغیر توبہ کئے مرگیا ہو۔

الاشباہ والنظائر: باب الردۃ: میں ہے: اذا مات علی ردتہ لم یدفن فی مقابر المسلمین ولا اہل ملۃ وانما یلقی فی حفرۃ کالکلب، والمرتد اقبح کفرا من الکافر الاصلی: (فتاوی مرکز تربیت افتاء ج 1: ص 327)

## غیر مسلم کے دفن میں شریک ہونا:

**سوال**: بکر ایک غیر مسلم کے دفن میں شریک ہوا چونکہ اس کے باپ سے بکر کے تعلقات تھے اور یہ غیر مسلم بھی دُکھ درد میں شریک ہوتا ہے۔ اب خالد نے بکر سے کہا کہ تم پر تجدید ایمان و تجدید نکاح ضروری ہے، کیونکہ تم ایک ہندو کے دفن میں شریک ہوئے ہو۔ بہر حال جو بھی شریعت کا حکم ہے آگاہ فرمائیں؟

**جواب**: غیر مسلموں کے دفن میں شریک ہونا حرام و ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں: ولا تقم علیٰ قبرہ، انّہم کفروا باللّٰہ ورسولہ وماتوا وھم فٰسقون:

تفسیرات احمدیہ میں اسی آیت کریمہ کے تحت ہے: وقولہ تعالیٰ: ولا تقم علیٰ قبرہ، عطف ....لا تصل...ای لا تقف علیٰ قبرہ للدفن والزیارۃ:

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے تحت ہے: ای ولا تقف عند قبرہ للدفن او للزیارۃ والدعاء وکان النبی ﷺ اذا دفن المیت وقف علی قبرہ ودعالہ:

لہٰذا بکر ایک ناجائز و حرام کام کرنے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوا، اس پر لازم ہے کہ علانیہ مجمع مسلمین میں توبہ و استغفار کرے اور آئندہ کیلئے یہ عہد کرے کہ وہ غیر مسلموں کے دفن وغیرہ میں شریک نہ ہوگا۔ لیکن یہ کفر نہیں، اس وجہ سے بکر پر تجدید ایمان و تجدید نکاح ضروری نہیں، اور خالد پر لازم ہے کہ اپنے قول سے رجوع و توبہ کرے۔

(فتاوی مرکز تربیت افتاء ج 1: ص 339)

## کافروں کے یہاں جا کر اُن کے کھانوں پر فاتحہ دینے اور اُن کے یہاں کھانے پینے کا حکم:

**سوال**: یہاں کے کفار بزرگوں کے نام کی فاتحہ کرتے، کھانا پکا کر مسجد یا درگاہ کے پاس آ کر فاتحہ کے لئے

مسلمانوں کو لے جاتے ہیں اور فاتحہ پڑھنے کے بعد سب کو کھانا کھلاتے ہیں۔ تو اس طرح کافروں کے گھر جا کر اُن کے پکائے کھانا پر فاتحہ کرنا اور اُن کے یہاں کھانا کھانا کیسا ہے؟

**جواب:** کافر کی کوئی نیاز اور کوئی بھی عمل قبول نہیں، نہ ہرگز اس پر ثواب ممکن جسے پہنچایا جائے۔قال اللّٰہ تعالیٰ:وقدمناالیٰ ماعملوا من عمل فجعلنٰه هباء مّنثورا:

اس کے کھانے پر فاتحہ دینا اس کے ثواب پہنچنے کا اعتقاد کرنا ہے اور یہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ جو شخص ایسا کرے اس پر توبہ فرض ہے بلکہ تجدید اسلام و نکاح بھی چاہئے۔(فتاوی مرکز تربیت افتاء ج1:ص 387)

## کافر و کافرہ سے نکاح کرنے کا حکم:

**سوال:** زید نے ایک ہندو عورت سے نکاح کرنے کا اقرار کیا اور دونوں میاں بیوی کے جیسا رہے اور اولاد بھی ہوئی لیکن وہ ہندو عورت (زید کی بیوی) اپنے مذہب کے مطابق پوجا پاٹ کرتی ہی رہی، اور جو اولاد جوان ہوگئی تو زید نے اپنی لڑکی کا نکاح کسی ہندو لڑکے کے ساتھ ہندو مذہب کے رسم و رواج کے مطابق کیا، جبکہ زید نے اپنی لڑکی کی پرورش مسلم تہذیب و تمدن کے ساتھ کیا اور نام بھی مسلمانوں کا رکھا اور دینی تعلیم بھی سکھایا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

1.....اپنی بیوی کو پوجا پاٹ سے منع نہ کرنے یا نہ روکنے کی بنا پر زید پر کیا وعیدیں عائد ہوگی؟

2.....زید کا اپنی لڑکی ہندہ کی شادی ہندو لڑکے کے ساتھ ان کے مذہب کے مطابق بذات خود کرنا کیسا ہے؟

3.....زید اُس ہندو عورت کو اپنی بیوی ہی کہتا ہے اور پوجا پاٹ سے نہیں روکتا تو کیا اب بھی دونوں میاں بیوی ہی کہلائیں گے؟

4.....زید پر شریعت کا کیا حکم نافذ ہوگا؟

**جواب:** کسی بھی کافرہ مشرک عورت سے مومن کا نکاح ہرگز جائز و درست نہیں۔ یہ نکاح محض باطل و کالعدم ہے اور اس سے وطی، زنا اور اولاد، اولاد زنا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:ولا تنكحوا المشركت حتّٰى يؤمن: یعنی مشرک عورت سے نکاح نہ کرو جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائے۔

اسی آیت کے تحت تفسیر کبیر: جلد2: صفحہ 410 میں ہے:ولاتنكحوا المشركت يدل على انه لايجوز نكاح الكافرا صلاً:

اور تفسیرات احمدیہ: صفحہ 79 میں ہے:هٰذه الآية تدل على عدم جوازنكاح المؤمنين مع المشركت:

لہذا زید نے اپنی لڑکی کا نکاح غیر مسلم کے ساتھ کر کے رخصتی کر دیا یہ سخت حرام وگناہ کبیرہ ہے کہ غیر مسلم کے ساتھ مسلم لڑکی کا نکاح باطل وکالعدم ہے تو یہاں بھی وطی زنا اور اولاد اولادِ زنا ہوگی اور زید دیوث۔

زید پر فرض ہے کہ فوراً اس مشرکہ عورت کو جدا کردے اور اپنی لڑکی کو غیر مسلم سے جدا کرلے، ساتھ ہی علانیہ توبہ بھی کرے۔ اگر ایسا کرے تو ٹھیک، ورنہ سارے مسلمان اس کا سخت سماجی بائیکاٹ کریں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے

واماینسینک الشیطٰن فلاتقعدبعدالذکرٰی مع القوم الظّٰلمین:

(فتاوی مرکز تربیت افتاء:ج1:ص569)

# مسلم نے کافرہ سے ہندو رسم کے مطابق نکاح کیا، پھر وہ مسلمان ہوگئی تو دوبارہ نکاح کی ضرورت:

**سوال:** زید نے ایک کافرہ سے ناجائز تعلقات رکھے اور زنا سے اس کی اولاد بھی ہوئی اور وہ بتاتا ہے کہ میں نے اس سے (ہندو رسم کے مطابق) نکاح کرلیا ہے، ایجاب وقبول ہو چکا ہے، اب اس کافرہ بیوی نے اسلام قبول کرلیا ہے، تو اب اس کا نکاح پڑھانا از روئے شرع کیسا ہے؟

جبکہ بکر کا کہنا ہے کہ دوبارہ نکاح پڑھانے کی ضرورت نہیں کہ ایجاب وقبول تو پہلے ہی ہو چکا ہے اور نکاح تو ایجاب وقبول کا نام ہے۔ مگر عمرو کہتا ہے کہ دوبارہ نکاح پڑھانے کی ضرورت ہے کہ نکاح کیلئے دو مسلمان گواہ ضروری ہیں جو کہ کفر کے نکاح میں نہیں تھے، نیز عورت کافرہ تھی تو سابقہ نکاح ہوا ہی کیسے وغیرہ۔ تو اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اب انہیں دوبارہ نکاح پڑھانا ضروری ہے یا نہیں؟

**جواب:** صورت مذکورہ میں کافرہ لڑکی کا نکاح زید سے ہوا ہی نہیں، کیونکہ لڑکی کافرہ تھی اور مسلمان کا نکاح کافرہ سے ہرگز جائز نہیں ہے۔ لہذا یہ نکاح باطل او رکالعدم ہے، شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ قال اللّٰہ تعالیٰ:

و لاتنکحوالمشرکٰت حتّٰی یؤمن:

لہذا اب جبکہ لڑکی مسلمان ہوچکی ہے تو زید دو عاقل بالغ یا ایک مسلمان مرد او ر دو مسلمان عورتوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کے ساتھ نکاح کرلے۔

ہدایہ میں ہے: المنکاح ینعقدبالایجاب والقبول: اور اسی میں دوسری جگہ ہے: لاینعقد نکاح المسلمین الابحضورحرین عاقلین بالغین مسلمین رجلین اورجل وامرتین:

اور بکر کا یہ کہنا کہ: دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں جبکہ ایجاب وقبول پہلے ہی ہو چکا ہے اور نکاح ایجاب وقبول کا نام ہے: محض غلط ہے۔کیونکہ نکاح کے لئے محض ایجاب وقبول اُس وقت کافی ہیں جبکہ لڑکا لڑکی دونوں مسلمان ہوں، اور یہاں لڑکی ہندو ہے۔

بکر غلط مسئلہ بتانے کی وجہ سے گنہگار، مستحق عذاب نار ہوا کہ بغیر علم مسئلہ بتانا حرام ہے۔حدیث شریف میں ہے: من افتی بغیر علم لعنته ملٰئکة السمٰوٰت والارض: بکر توبہ واستغفار کرے اور بے علم مسئلہ بتانے سے باز رہے۔

یہاں پر ایک امر یہ تحقیق طلب ہے کہ زید نے ہندو لڑکی کے ساتھ ہندو رسم کے مطابق نکاح اگر اُس رسم کو اچھا سمجھ کر کیا ہے تو وہ خود اسلام سے خارج ہو گیا۔فقہاء کرام فرماتے ہیں: یکفر بتحسین امر الکفار اتفاقا کذا فی البحر والھندیة وغیرھما:

اس تقدیر پر زید پر فرض ہے کہ ہندو رسم نکاح وغیرہ سے بےزاری ظاہر کرے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، پھر لڑکی کے ساتھ نکاح کرے۔(فتاوی مرکز تربیت افتاء: ج1: ص576)

# جن اسکولوں میں کفریہ وگمراہ کن اقوال پڑھائے جاتے ہوں، اُن میں اپنے بچوں کو پڑھانے کا حکم:

**سوال**: آج کل ہندی انگریزی کے کورس میں اکثر کفریات وگمراہ کن اقوال پڑھائے جاتے ہیں۔لہذا یہ پڑھانے، پڑھوانے، پڑھنے والے اور راضی رہنے والے گمراہ وکافر ہوئے یا نہیں؟ اگر ہاں تو مسلمان اب کیا کریں اور اپنا مقدس دین وایمان بچانے کے لئے کہاں اور کیسے پڑھوائے، پڑھے، پڑھائے؟

**جواب**: اگر واقعی ہندی انگریزی اسکول میں گمراہ کن اور کفریہ اقوال پڑھائے جاتے ہیں تو پڑھنے پڑھانے اور ان اقوال سے راضی رہنے والے گمراہ اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔خواہ انہیں ان اقوال کے کفریہ ہونے کا علم ہو یا نہ ہو۔

مسلمانوں پر لازم وضروری ہے کہ ایسے اسکول میں اپنے بچوں کو نہ بھیجیں بلکہ کسی ایسے اسکول کا انتخاب کریں جس میں گمراہ کن اور کفریہ کلمات سے امن رہے۔(فتاوی مرکز تربیت افتاء: ج2: ص84)

# غیر مسلم میت کے ساتھ اس کے مرگھٹ تک جانا:

**سوال**: زید غیر مسلم میت کے ساتھ اس کے مرگھٹ تک جاتا ہے، اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: زید کا غیر مسلم میت کے ساتھ اس کے مرگھٹ تک جانا ناجائز و گناہ ہے۔ فتاوی امجدیہ میں ہے کہ جبکہ ہندو موجود ہوتو مسلمان کی شرکت کی کوئی حاجت نہیں بلکہ اس کی شرکت سے لوگوں کی کثرت ہوگی اور اس سے جنازۂ کافر کی شان نمایاں ہوگی جس کی ہرگز اجازت نہیں۔

اور اگر زید پر کافی دباؤ ہو جس سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہوتو میت سے دُور دُور چلے جس سے یہ نہ معلوم ہو کہ کافر میت کے ساتھ ہے۔ (فتاوی مرکز تربیت افتاء: ج2: ص340)

# غیر مسلم کی شیرینی پر فاتحہ دینا:

**سوال**: زید نے ہندو کی شیرینی پر فاتحہ پڑھا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہندو کی شرینی پر فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟ اور زید پر کون سا حکمِ شرع عائد ہوتا ہے؟

**جواب**: غیر مسلم کی شیرینی پر فاتحہ دینا اور اس کے ثواب پہنچنے کا اعتقاد کرنا جائز نہیں کہ اس کی کوئی نیاز اور کوئی عمل قبول نہیں۔ زید اس کام سے توبہ کرے اور آئندہ ہرگز ایسا نہ کرے۔ (فتاوی مرکز تربیت افتاء: ج2: ص340)

# کافروں کے مذہبی امور میں میل جول اور شرکت کرنا:

**سوال**: زید ایک کاروبار والا آدمی ہے، اس لئے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ کافروں سے بھی اس کی اچھی خاصی جان پہچان ہے، اس لئے ہولی کے موقع پر کچھ کافروں نے زید کے اوپر رنگ پھینکنا چاہا تو زید نے منع کر دیا کہ ہمارے اوپر رنگ مت پھینکئے۔ لیکن کافروں کے بہت اصرار کرنے پر زید نے اس کو بُرا جانتے ہوئے کہا کہ: لو میرے ہاتھ پر تھوڑا سا رنگ لگا دو۔ تو زید کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

**جواب**: کافروں سے جان پہچان اور اُن سے میل جول صرف دنیوی معاملات میں کی جاسکتی لیکن مذہبی اُمور میں ان سے میل جول ہرگز نہیں کہ ہمارا دین الگ ہے اُن کا دین الگ ہے۔ قرآن کریم میں ہے: لکم دینکم ولی دین:

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ: کفار سے اُمور دنیوی مثلاً تجارت وغیرہا میں موافقت کی جاسکتی ہے جہاں تک مخالفت شرع نہ ہو، مگر اُن کے مذہبی اُمور میں موافقت کرنا ضرور لعنت الٰہی اُترنے کی باعث ہے۔

اور زید کا غیر مسلموں کے اس فعل کو بُرا جانتے ہوئے بھی یہ کہنا کہ: لو میرے ہاتھ پر تھوڑا سا رنگ لگا دو: ناجائز ہے۔ اعلیٰ حضرت خاص اسی مسئلے کے تعلق سے تحریر فرماتے ہیں کہ: جنہوں نے ان افعال ملعونہ کو ملعون وشنیع ہی جانا اور انہیں بُرا جان کر اپنی شیطانی مصلحت کے خیال سے شرکت کی ان کے قلب کا حال اللہ تعالیٰ جل شانہ جانتا ہے۔ مرتکب کبائر ہوئے اور سزاوار لعنت جبار ہوئے، مگر عند اللہ کافر نہ ہوئے۔ (فتاوی مرکز تربیت افتاء: ج 2: ص 380)

## کافر میت کے پاس جانا:

**سوال:** زید کا مکان کافروں کے محلّہ میں ہے اس لئے میت وغیرہ ہونے پر کافر اس کے یہاں آتے ہیں تو زید بھی ان کے یہاں میت ہونے پر جاتا ہے لیکن زید کا کہنا ہے کہ میں ان کے غم میں شریک ہونے نہیں جاتا ہوں بلکہ مجبوراً دکھاوے کے لئے چلا جاتا ہوں۔ تو کیا زید کا یہ فعل شرعاً درست ہے؟

**جواب:** اس کے تعلق سے حضور صدر الشریعہ تحریر فرماتے ہیں کہ: جبکہ ہندو موجود ہو تو مسلمان کی شرکت کی کوئی حاجت نہیں بلکہ اس کی شرکت سے لوگوں کی کثرت ہوگی اور اس سے جنازہ کافر کی شان نمایاں ہوگی جس کی ہرگز اجازت نہیں۔ (فتاوی مرکز تربیت افتاء: ج 2: ص 380)

## غیر مسلم کو دینی جلسہ میں مدعو کرنا:

**سوال:** کسی غیر مسلم رہنما کو سنی دینی جلسہ میں مدعو کرنا، اس کی تعظیم کیلئے کھڑے ہونا اور ایسا کرنے والوں کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟

**جواب:** فقہ حنفی کی معتمد کتاب: تبیین الحقائق: جلد 1: صفحہ 134 پر ہے: قد وجب علیھم اھانته شرعاً: یعنی از روئے شرع مسلمانوں پر فاسق معلن کی اہانت واجب ہے (فتاوی فقیہ ملت: ج 1: ص 50)

## بد عقیدہ لوگوں سے دُور رہنا چاہئے:

**سوال:** کوئی شخص ظاہر میں سنیوں جیسا عمل کرے مگر اندرونی طور پر بد عقیدہ ہو تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** جو شخص اندرونی طور پر بدعقیدہ ہو تو مسلمان اُس سے دُور رہیں اور اسے اپنے قریب نہ آنے دیں، حدیث شریف میں ہے:ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم: یعنی بدمذہب سے دُور رہو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔(فتاوی فقیہ ملّت:ج1:ص34)

## بدمذہب اور شریعت کے احکام کو نہ ماننے والوں کے ساتھ تعلقات:

**سوال:** جو شریعت مطہرہ کے کسی بھی حکم کو نہ مانے تو عامۃ المسلمین اس سے میل ملاپ رکھیں،اس کے نکاح و جنازہ میں شریک ہوں یا نہیں؟

**جواب:** شریعت مطہرہ کے کسی بھی حکم کو نہ ماننے والا اسلام سے خارج ہے۔فتاوی عالمگیری میں ہے:لو قال بامن شریعت واین ھیلھا سود ندارد اوقال پیش نرود اوقال مرادبوس ہست شریعت چکنم فھذا کلہ کفر:

اوراعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ: جو شخص مسائل شرعیہ کے مقابلے میں یہ کہے کہ وہ مسائل شرعیہ کو نہیں مانتا،وہ اسلام سے خارج ہوگیا۔ایسے شخص سے میل ملاپ رکھنا اور اس کے نکاح و جنازہ میں شریک ہونا ہرگز جائز نہیں سخت حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے:ان مرضوا فلاتعودوھم وان ماتوا فلاتشھدوھم وان لقیتموھم فلاتسلموا علیھم ولاتجالسوھم ولاتشاربوھم ولاتؤاکلوھم ولاتناکحوھم ولاتصلوا علیھم ولاتصلوا معھم:

**ترجمہ:** یعنی بدمذہب اگر بیمار پڑیں تو اُن کی عیادت نہ کرو،اگر وہ مرجائیں تو اُن کے جنازہ میں شریک نہ ہو،اُن سے ملاقات ہو تو سلام نہ کرو،اُن کے پاس نہ بیٹھو،اُن کے ساتھ پانی نہ پیو،اُن کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ،اور اُن کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو،اُن کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور اُن کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

لہٰذا تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایسے شخص سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں اور اُن سے دُور رہیں اور انہیں اپنے سے دُور رکھیں ورنہ سخت گنہگار و مستحق عذاب نار ہوں گے۔(فتاوی فقیہ ملّت:ج1:ص34)

## بدمذہب کی تقریب میں شرکت کرنا:

مسلمان کسی بھی بدمذہب کی کسی تقریب میں شریک نہ ہوں اور نہ ہی ان کو اپنے یہاں کسی تقریب میں شریک

کریں، ورنہ وہ بھی گنہگار رہوں گے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ و رسول اکرم ﷺ سے دُور ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد مبارک ہیں: واما ینسینّک الشّیطٰن فلاتقعد بعد الذّکرٰی مع القوم الظّٰلمین:

(فتاوی مرکز تربیت افتاء: ج2: ص135)

# شیخ الاسلام، مفتی اعظم

# شاہ محمد مظہر اللہ کا فتوی

## اگر غلطی سے شیعہ کے ساتھ نکاح ہو گیا:

**سوال**: میرا نکاح ایک شخص زید کے ساتھ ہوا، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسلکاً شیعہ ہے جبکہ میں سنی ہوں۔ ایسی حالت میں نکاح درست ہوا یا نہیں؟ اگر نہیں تو انفساخِ نکاح کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

**جواب**: شیعوں میں بہت سے ایسے اُمور پائے جاتے ہیں جو موجبِ کفر ہیں، اگر چہ اُن میں بعض اُمور ایسے بھی ہیں جن کے کفر ہونے میں علماء کا اختلاف ہے لیکن دو امر تو ایسے شدید ہیں کہ جو باجماع کفر ہے۔ ایک قرآن کریم کو ناقص بتلانا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ بعض صحابہ کرامؓ نے ان کلمات یا آیات کو قرآن کریم سے نکالا ہے جن میں اہل بیت اطہارؓ کی فضیلت کا ذکر تھا۔ دوسرے ائمہ اطہار کو انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دینا۔ چنانچہ ان کے مجتہدین کے اس باب میں فتاوے موجود ہیں۔

پس اگر سائلہ کے خاوند میں اِن دونوں اُمور میں سے کوئی امر ثابت ہے تب تو یہ نکاح سرے سے ہوا ہی نہیں، کیونکہ ایسی حالت میں وہ مرتد ہے اور مرتد سے کسی کا نکاح صحیح نہیں۔ اور اگر یہ اُمور ثابت نہ ہوں تو پھر ایکٹ انفساخ نکاح نمبر 1939ء کے تحت کسی مسلم حاکم سے اس نکاح کو فسخ کرایا جا سکتا ہے۔ بعد انفساخِ نکاح عدت پوری کر کے دوسرے شخص سے کر سکتی ہے۔ (فتاوی مظہریہ: ج 1: ص 173)

## غالی شیعہ کے ساتھ نکاح کرنے اور اس میں شریک ہونے کا حکم:

**سوال**: ایک غالی شیعہ عورت نے اپنی خواہش اور اپنے والدین کے ایماء پر یہ طے کیا ہے کہ وہ ایک سکھ مرد

سے اس طور پر نکاح کرے کہ پہلے سکھ مذہب کے عقائد کے مطابق گرنتھی نکاح پڑھائے اور اس کے بعد مجتہد پڑھائے۔ کیا یہ فعل ارتداد کی حد تک نہیں پہنچتا؟ جو لوگ اس نکاح میں شریک ہوں اُن کیلئے شریعت میں کیا حکم ہے؟

**جواب**: غالی شیعہ خود اپنے ہی بعض عقائد کی وجہ سے کافر ہیں کجا کہ ایسے شدید قطعی حرام فعل میں ان کے ساتھ شرکت!

اگر اس کو بہتر جان کر شرکت کی تو بیشک مسلمان کافر ہو جائے گا اور اس کے تمام اعمال غارت ہو جائیں گے ورنہ سخت گنہگار ہونے میں تو شک ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ مسلمانوں کو اس فعل شنیع سے محفوظ رکھے۔

(فتاوی مظہریہ:ج 1:ص173)

## غیر مسلم سائل کو مال دینا:

**سوال**: زید اہل ہنود میں سے، وہ سائل بن کر مسلمانوں کے پاس آتا ہے اور وہ دولت مند بھی ہے۔ کیا اس کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: دولت مند حربی کو بلا کسی عوض کے مال دینا نہ چاہئے۔ (فتاوی مظہریہ:ج 1:ص320)

# حضرت مولانا بدرالدین احمد صدیقی کا فتوی

## سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخوں سے بائیکاٹ کرنے اور اُن سے تمام تعلقات منقطع رکھنے کا حکم:

**سوال:** زید کہتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ صحابی ہے اور بکر کہتا ہے کہ صحابی نہیں۔ان کو کیا کہا جائے؟ تا کہ ایمان وعقیدہ خراب نہ ہو جائے۔

**جواب:** سیدنا حضرت امیر معاویہؓ حضور اکرم ﷺ کے جلیل الشان صحابی اور منشی ہیں۔حدیث شریف کے مشہور کتاب: مشکوۃ شریف: ہے جس کے آخر میں محدث شیخ ولی الدین رازی عبداللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حدیث بیان کرنے والے چند صحابہ کرامؓ کی ایک مختصر فہرست شامل کی ہے،اسی فہرست میں: حرف المیم: فصل کا پہلا حرف :میم: ہے۔اس عنون کے نیچے حضرت محدث ولی الدینؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ خاندان قریش،قبیلہ بنی امیہ میں سے ہے،آپؓ اور آپؓ کے والد ماجد حضرت ابوسفیانؓ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوکر حضور اکرم ﷺ کی غلامی میں داخل ہوئے،آپؓ بارگاہِ رسالت ﷺ کے منشی تھے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور حضرت ابوسعیدؓ نے آپؓ سے حضور اکرم ﷺ کی حدیثیں سنی ہیں۔

اس حوالہ سے دن دوپہر کی طرح خوب واضح ہوگیا کہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ حضور اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اور حضور اکرم ﷺ کے دربار کے منشی بھی ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت ابوسعیدؓ نے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو صحابی رسول مان کر ان سے

حضورِ اکرم ﷺ کی حدیث سنی اور قبول کی۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ قرآن مجید میں صحابہ کرامؓ کے متعلق اعلان فرماتا ہے:وکلاً وعد اللّٰہ الحسنیٰ: یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرامؓ سے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ اپنے صحابیوں کے حقوق بیان کرنے کے سلسلے میں ارشاد فرماتے ہیں:اذا رایتم الّذین یسبّون اصحابی فقولوا لعنۃ اللّٰہ علیٰ شرّکم: (اے مسلمانو!) جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابیوں کو بُرا کہتے ہیں تو اُن سے برملا کہہ دو تمہاری بدگوئی پر خدا تعالیٰ کی پھٹکار پڑے۔

یہ حقوق تو عام صحابیوںؓ کے ہیں۔اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ تو ایک جلیل القدر فقیہ صحابی ہیں ان کے حقوق تو اور زیادہ ہیں۔اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے جلالت شان کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ 41 ہجری میں شہزادۂ رسول ﷺ،حضرت حسنؓ نے ان کو سارے جہاں کے مسلمانوں کا خلیفہ اور حاکم اعلیٰ بنایا اور خود ان کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور شہزادۂ اصغر حضرت حسینؓ نے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کا خلیفہ ہونا ان کی زندگی بھر تسلیم فرمایا۔

اب اس کے بعد جو شخص سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی شان میں گستاخی کرے یا آپؓ کی خلافت کو حق نہ مانے وہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کا کھلا دشمن اور باغی قرار پائے گا۔ہندوستان اور پاکستان کے تمام سنی مسلمانوں کی مستند کتاب:بہارِ شریعت:میں ہے کہ:

تمام صحابہ کرامؓ اہل خیر وصلاح ہیں اور عادل ہیں۔ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ کیا جائے۔کسی صحابیؓ کے ساتھ سوئے عقیدت (بُرا گمان) اگرچہ چاروں خلفاء (سیدنا صدیق اکبرؓ،سیدنا فاروق اعظمؓ،سیدنا عثمان غنیؓ، سیدنا علی المرتضیٰؓ) کو مانے اور اپنے کو سنی کہے مثلاً:سیدنا حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے والد ماجد حضرت ابوسفیانؓ اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ہندہؓ اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن عاصؓ،حضرت مغیرہ بن شعبہؓ،حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی،تبرا ہے اور اس کا قائل رافضی ہے۔

حاصل گفتگو یہ ہے کہ زید کی بات حق ہے اور بکر کی بات جھوٹی اور باطل ہے،پھر چونکہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے صحابی ہونے سے انکار کرنا یا ان کے حق میں توہین اور گستاخی ہے اور بکر سے یہ گستاخی ہوئی ہے۔

لہذا بکر کو یہ فتویٰ دکھا کر اُس کو توبہ کرایا جائے اور اگر (معاذ اللّٰہ) بکر کے سر پر گمراہی اور رافضیت کا بھوت سوار ہو گیا ہو اور سمجھانے پر وہ نہ مانے تو جامع مسجد میں اعلان کر دیا جائے کہ بکر سنی نہیں رہ گیا وہ شہزادۂ رسول ﷺ، حضرت حسینؓ کا دشمن ہو گیا ہے۔اعلان کے بعد مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ بکر کا بائیکاٹ کر دیں اور اس سے تمام تعلقات

اُس وقت تک منقطع رکھیں جب تک وہ توبہ کر کے سنّی مسلمان نہ ہو جائے۔

مسلمانوں کو سخت ہدایت کی جاتی ہے کہ اگر وہ اپنے دین وایمان کا بھلا چاہیں تو شمع نیازی مرتد اور راشد الخیری رافضی گمراہ کی کتابیں ہرگز ہرگز نہ پڑھیں ورنہ شیطان مردود ان کے ایمان اور عقیدہ کو برباد کر کے جہنم میں دھکیل دے گا۔(فتاوی بدر العلماء:ص114)

# روافض،قادیانی مرتدین اور دوسرے کھلے کفارومشرکین کے ساتھ میل جول،اُٹھنا بیٹھنا،اور اُن کو دوست بنانا:

**سوال:** کھلے کفارومشرکین اور کلمہ گومنافقین ومرتدین جوشرعاً ظالم ہیں،مسلمانوں کا اُن کے ساتھ میل جول،اُٹھنا بیٹھنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** قال اللّٰه تعالیٰ:وامّاینسینّک الشّیطٰن فلاتقعدبعدالذّکری مع القوم الظّٰلمین: اوراگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آنے پر ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔

**سوال:** اہل کتاب یہود ونصاری اور دیگر مشرکین ومرتدین کفار کو دوست بنانا مسلمانوں کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** قال اللّٰه تعالیٰ:یٰۤاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُواالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْادِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًامِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُواالْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَاَوْلِیَآءَ،وَاتَّقُوااللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ:

**ترجمہ:** اے ایمان والو!مت بناؤ ان لوگوں کو جو ٹھہراتے ہیں دین کو ہنسی اور کھیل وہ لوگ جو کتاب دیئے گئے تم سے پہلے اور نہ کافروں کو اپنا دوست،اور ڈرو اللہ تعالی سے اگر ہو تم ایمان والے۔

**سوال:** جو مسلمان عقائد اسلامیہ کو حق مانے،کسی عقیدہ دینیہ کا انکار نہ کرے،نماز،روزہ،زکوۃ پر قائم رہے،مدرسہ اور مسجد کی تعمیر پر روپیہ خرچ کرے،اندھوں کی خبر گیری کرے اور بہت سے دوسرے نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے،لیکن بایں ہمہ کسی یہودی،نصرانی سے محبت بھی کرے تو ایسا نیک صالح انسان اللہ تعالی جل شانہ کے نزدیک مسلمان ہے یا نہیں؟اور کیا مسلمانوں کو یہ جائز ہے کہ وہ اہل کتاب یہودیوں اور نصرانیوں سے دوستی ومحبت کریں؟

**جواب:**:قال اللّٰه تعالیٰ:یاایّها الّذین اٰمنوالاتتّخذوالیهودوالنّصرٰی اولیآء،بعضهم اولیآ بعض،ومن یّتولّهم مّنکم فانّه منهم،انّ اللّٰه لایهدی القوم الظّٰلمین:

**ترجمہ**: اے ایمان والو!تم یہودیوں اور نصرانیوں کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور (اے مسلمانو!) تم میں جو شخص یہودیوں اور نصرانیوں سے محبت کرے گا تو (پھر) وہ (مسلمان نہیں) انہیں میں سے یہودی اور نصرانی ہے، بے شک اللہ تعالیٰ (ایسے) بے انصاف لوگوں کو راہ نہیں دیتا۔

**انتباہ**:

جو کافر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت ہونے کا دعویٰ کرے وہ قرآن مجید کی اصطلاح میں: یہودی: اور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت ہونے کا دعویٰ کرے وہ: نصرانی: ہے۔یہود و نصاری، مجوس و ہنود وغیرہ مشرکین، یہ سب کھلے کفار اور دین اسلام کے علی الاعلان منکر ہیں۔اور رہے مرتدین و منافقین مثلاً رافضی، قادیانی، نیچری وغیرہ تو یہ لوگ یہود و نصاری وغیرہ کھلے کفار سے بہت زیادہ بدتر ہیں، اس لئے کھلے کافروں سے صرف موالات یعنی محبت و دوستی کا برتاؤ حرام ہے، دنیوی معاملات ممنوع نہیں، یعنی ان سے خرید و فروخت، ان کے یہاں نوکری کرنا، ان کو اپنے یہاں نوکر رکھنا جائز ہے، لیکن مرتدین و منافقین سے دنیوی معاملات بھی ممنوع ہیں۔

تو جب قرآن کریم نے صاف صاف فتوی دیا کہ یہود و نصاری سے قلبی محبت رکھنا کفر ہے تو قرآن کریم کا بدلالۃ النص: یہ بھی فتوی ہے کہ مرتدین و منافقین جو یہود و نصاری سے بدرجہا بدتر ہیں ان سے دلی محبت کرنا شدید کفر وارتداد ہے۔اب قرآن کریم کے اس اجمالی فتوی کی تفصیل ملاحظہ ہو:

1.....جو سنی مسلمان، رافضیوں سے محبت کرے وہ سنی نہیں رہ گیا: منہم: ہو کر رافضی ہو گیا۔

2.....جو سنی مسلمان، قادیانیوں سے محبت کرے وہ سنی نہیں رہ گیا: منہم: ہو کر قادیانی ہو گیا۔

(فتاوی بدر العلماء: ص 224)

## کفری عقیدہ رکھنے والوں سے میل جول اور دوستی رکھنا:

**سوال**: قرآن مجید کے محاورہ اور بولی میں کفری عقیدہ رکھنے والے لوگ ظالم ہیں یا نہیں؟

**جواب**: قال اللّٰہ تبارک تعالیٰ: والکٰفرون ھم الظّٰلمون: یعنی کفری عقیدہ رکھنے والے لوگ خود ہی ظالم ہیں۔

**سوال**: کفری عقیدہ رکھنے والے جو شرعاً ظالم ہیں کیا مسلمان اُن سے میل جول، دوستی اور محبت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب**:قال اللّٰہ تعالیٰ:ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار: یعنی کفری عقیدہ والے ظالموں کی طرف مت جھکو، ورنہ تمہیں جہنم کی آگ بھون ڈالے گی۔(فتاوی بدر العلماء ص 224)

## کافروں سے دوستی رکھنا:

**سوال**: اللہ تعالیٰ جل شانہ جو: ربّ العالمین: اور: ارحم الرّاحمین: ہے، وہ کافروں کا دوست ہے یا دشمن؟ یا نہ دوست نہ دشمن؟

**جواب**: :قال اللّٰہ تعالیٰ: فانّ اللّٰہ عدوّ للکٰفرین: یعنی بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کا (ہرگز دوست نہیں، بلکہ ) دشمن ہے۔اور جب اللہ تعالیٰ جل شانہ کافروں کا دشمن ہے تو دشمنانِ خدا تعالیٰ سے قلبی محبت رکھنا ضرور کفر ہے۔(فتاوی بدر العلماء ص 227)

# علامہ مفتی محمد رکن الدین

# نظامی انواری کا فتوی

## مفتی اوّل دارالافتاء جامعہ نظامیہ حیدر آباد، دکن

### رافضی سے سنی عورت کا نکاح:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہندہ شیبہ سنی المذہب اپنی رضا مندی وخوشی سے زید رافضی سے نکاح کرنا چاہتی ہے۔ کیا از روئے شریعت ہندہ کے ولی کو اس نکاح سے ہندہ کو باز رکھنے کا حق حاصل ہے یا نہیں؟ بدون رضامندی ولی کے ہندہ اگر نکاح کرلے تو ایسی حالت میں ولی کا اس پر کوئی حق مہر واجب ہے یا نہیں؟

**جواب**: جو رافضی کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی امامت کے منکر ہیں یا سیدنا فاروق اعظمؓ کی خلافت کا انکار کرتے ہیں اور فرقہ زیدیہ جو عجم سے ایک ایسے نبی کے آنے کا انتظار رکھتے ہیں جو ہمارے نبی کریم ﷺ کے دین کو منسوخ کرے گا۔ اسی طرح وہ رافضی جو دنیا میں اموات کے رجوع ہونے اور تناسخ کے قائل ہیں۔ اور وہ رافضی جو ائمہ میں روح الٰہی کے منتقل ہونے کے قائل ہیں۔ اور وہ رافضی جو امام باطنی کے نکلنے کے قائل ہیں اور اس کے نکلنے تک تمام اوامر ونواہی کو بے کار جانتے ہیں، اسی طرح وہ رافضی جو سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور سیدنا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے سے انکار کرتے ہیں اور اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حضور اکرم ﷺ کے طرف وحی لانے میں غلطی ہوئی اصل وحی حضرت علیؓ پر آنے والی تھی۔

یہ تمام رافضی حنفیوں کے پاس کافر اور مذہب اسلام سے خارج ہیں، ان کے احکام ہمارے پاس مرتدوں کے احکام ہیں۔

فتاوی عالمگیریہ: جلد 2: صفحہ 292: میں ہے: من انکر امامة ابی بکر الصدیقؓ فھو کافر علی قول بعضھم وقال ھو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انه کافر کذلک من انکر خلافة عمرؓ فی اصح الاقوال، ویجب اکفار الزیدیة کلھم فی قولھم بانتظار نبی من العجم ینسخ دین نبینا محمدﷺ کذا فی الوجیز الکردری: کذا فی الظھیریة: ویجب اکفار الروافض فی قولھم برجعة الاموات الی الدنیا وتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الی الائمة وبقولھم فی خروج امام باطن وبتعطیلھم الامر والنھی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولھم ان جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی الی محمدﷺ دون علیؓ بن ابی طالب، وھؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامھم احکام المرتدین: کذا فی الظھیریة:

ردالمحتار: جلد 3: صفحہ 320: میں ہے: نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوھیة فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن:

اور جو رافضی کہ صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتے ہیں اور ان سے بغض رکھتے ہیں ان کے گمراہ و بدکار ہونے پر تمام اماموں کا اتفاق ہے، بلکہ بعض فقہاء نے ان کو بھی کافر لکھا ہے۔ اور جو حضرت علیؓ کے شیخینؓ پر فضیلت کے قائل ہیں وہ بدعتی ہے۔

ردالمحتار مصری: کے: جلد 3: صفحہ 302: میں ہے: فی الاختیار اتفق الائمة علی تضلیل اھل البدع اجمع وتخطعتھم وسبّ احد من الصحابة وبعضه لایکون کافر لکن یضلل:

فتاوی عالمگیریہ: جلد 2: صفحہ 292: میں ہے: الرافضی اذا کان یسبّ الشیخینؓ ویلعنھما والعیاذ باللّٰه فھو کافر وان کان یفضل علیاؓ علیٰ ابی بکرؓ لا یکون کافرا الا انه مبتدع: جو رافضی شیخین کریمین (سیدنا صدیق اکبرؓ و سیدنا فاروق اعظمؓ) کو گالیاں دے یا ان دونوں پر لعن طعن کرے اللہ تعالیٰ کی پناہ تو وہ کافر ہے۔ اور جو حضرت علیؓ کو سیدنا صدیق اکبرؓ پر فضیلت دے وہ بدعتی (گمراہ) ہے کافر نہیں۔

## قارئین کرام!

روایاتِ سابقہ سے جبکہ رافضیوں کا کافر و بدکار و گمراہ ہونا ثابت ہے تو از روئے شریعت رافضی سے سنی عورت کا نکاح نا جائز ہے۔ کیونکہ نکاح میں شرعاً زوج و زوجہ کے مابین کفو کا لحاظ کیا گیا ہے اور ہمسری مرد کی عورت کے ساتھ اسلام و دینداری و تقوی میں بھی رکھی گئی ہے۔ یعنی کافر یا غیر متقی و بدکار مرد ہرگز مؤمنہ عاصمہ و صالحہ کا ہمسر نہیں ہوسکتا۔

فتاوی عالمگیریہ: جلد 1: صفحہ 310: میں ہے: (و منها الديانة) اى تعتبر الكفاءة فى الديانة و هذا قول ابى حنيفةؒ و ابى يوسفؒ و هو الصحيح كذا فى الهداية فلا يكون الفاسق كفو للصالحة كذا فى المجمع سواء كان معلنا الفسق اولم يكن كذا فى المحيط:

:در مختار مطبوعه برحاشيه ردالمحتار: جلد 2: صفحہ 346: میں ہے: (و) اما العجم فتعتبر (حرية و اسلاما) وابوان فيهما كالآباء (و) تعتبر فى العرب والعجم (ديانة) اى تقوى فليس فاسق كفوء الصالحة او فاسقة بنت صالح معلنا كان او على الظاهر:

شرعاً: كفاءة: ولی کا حق ہے، یعنی اگر لڑکی ثیبہ ہو یا باکرہ جبکہ غیر کفوء سے نکاح کرنا چاہے اور ولی ناراض ہو تو اس کا نکاح ہی منعقد نہیں ہوتا، اور اگر ولی کو نکاح کے بعد معلوم ہوا اور وہ فسخ کرانا چاہے تو قبل حاملہ ہونے کے یا بچے والی ہونے کے قاضی کے پاس پیش کر کے فسخ کرا سکتا ہے۔ مگر یہ حق ولی کو اُس وقت دیا گیا ہے جبکہ وہ عصبہ ہو یعنی ولی باپ ہو یا حقیقی بھائی یا چچازاد بھائی یا دادا وغیرہ، اور جو ولی ک: ذوی الارحام: سے ہیں یا ماں اور قاضی اگر ولی ہے تو ایسے اولیاء کو لڑکی کے خود بخود غیر کفوء سے نکاح کر لینے کی صورت میں اعتراض و فسخ کا حق نہیں ہے۔

:در مختار مطبوع برحاشيه ردمحتار: جلد 2: صفحہ 344: میں ہے: (و) الكفاءة (هى حق الولى لا حقها) فلو نكحت رجلا ولم تعلم حاله فاذا هو عبد لا خيار لها بل للاولياء:

اور صفحہ: 343: میں ہے: (قوله الكفاءة معتبرة) قالوا معناه معتبرة فى اللزوم على الاولياء حتى عند عدمها جاز للولى الفسخ: اه: فتح: وهذا بناء على ظاهر الرواية من ان العقد صحيح وللولى الاعتراض اما على رواية الحسن المختارة للفتوى من انه لا يصح فالمعنى معتبرة فى الصحة:

:فتاوى عالمگيريه: جلد 1: صفحہ 310: میں ہے: ثم المرأة زوجت نفسها من غير كفوء صح النكاح فى الظاهر الرواية عن ابى حنيفةؒ و هو قول ابى يوسفؒ آخرا و قول محمدؒ ايضا حتى ان قبل التفريق يثبت فيه حكم الطلاق والظهار والايلاء والتوارث و غير

ذلک ولکن للاولیاء حق الاعتراض،وروی الحسن عن ابی حنیفۃؒ ان النکاح لاینعقد وبه اخذ کثیر من مشائخناؒ کذافی المحیط والمختار فی زمانناللفتوی روایۃ الحسن:وقال الشیخ الامام شمس الائمۃ السرخسیؒ روایۃ الحسن اقرب الی الاحتیاط کذافی فتاوی قاضیخان فی فصل شرائط النکاح:وفی البزازیۃ ذکربرهان الائمۃ ان الفتوی فی جواز النکاح بکراکانت اوثیبا علی قول الامام الاعظمؒ:وهذااذاکان لهاولی فان لم یکن صح النکاح اتفاقا کذافی النهر الفائق،ولایکون التفریق بذلک الاعندالقاضی:

:درمختار: میں اسی جلد کے صفحہ نمبر 322 میں ہے:ویفتی فی غیرالکفوء وعدم جوازه وهوالمختارللفتوی لفسادالزمان:

اور:درمختار: میں ہے:قوله بعدم جوازه اصلاهذه روایۃ الحسن عن ابی حنیفۃؒ وهذااذاکان لهاولی ولم یرض به قبل العقد فلایفیدالرضابعده بحر،واماذالم یکن لها ولی فهو صحیح نافذمطلقا اتفاقا کمایأتی لان وجه عدم الصحۃ علی هذه الروایۃ دفع الضررعن الاولیآء اماهی فقدرضیت باسقاط حقها،فتح:وقول البحرلم یرض به لیشمل مااذالم یعلم اصلا فلایلزم التصریح بعدم الرضا بل السکوت منه لایکون رضا کما ذکرنا فلا بدحینئذ بصحۃ العقدمن رضاه صریحا وعلیه فلوسکت قبله ثم رضی بعده لایفید:

اورصفحہ نمبر 321 میں ہے:(وله)ای للولی اذاکان عصبۃ(الاعتراض)فی غیرالکفوء یفسخه القاضی وبتجددالاعتراض یتجددالنکاح(مالم)یسکت حتی(تلدمنه)لئلا یضیع الولد وینبغی الحاق الحبل الظاهربه:

پس صورتِ مسئولہ میں ہندہ سیہ کا نکاح رافضی سے شرعاً صحیح و جائز نہیں ہے،اورولی کوقبل نکاح روکنے کاحق حاصل ہے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے بھی:فتاوی عزیزیه مجتبائی: کے صفحہ 12 میں عدم جوازنکاح (نکاح کا ناجائزہونا) تحریرفرمایاہےاوراس نکاح سے مذہب میں فتورآنے کااندیشہ ظاہرکیا ہے۔

(تلخیص فتاوی نظامیه:ص52)

# :مفتیٰ بہ: قول کے مطابق فرقہ شیعہ کافرو مرتد ہے، ان کے ساتھ نکاح نہیں ہوتا:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شیعہ عورت جس کا عقیدہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حضور اکرم ﷺ کی طرف وحی لانے میں غلطی ہوئی، فی الحقیقت وحی حضرت علیؓ پر بھیجی گئی تھی۔ اور وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت لگاتی ہے، اور سیدنا صدیق اکبرؓ کی امامت وخلافت کی منکر ہے۔ کیا ایسی عورت سے سنی مرد کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

**جواب:** اہل سنت والجماعت کے پاس ایسے عقیدے والی عورت کا حکم کافرہ ومرتدہ کا ہے، اس لئے سنی مرد کا نکاح اس عورت کے ساتھ درست نہیں، بلکہ ناجائز وحرام ہے، اور بدمذہبیت حدِ کفر کو پہنچنے کی صورت میں تو نکاح باطل محض ہے، یعنی سرے سے منعقد ہی نہ ہوگا۔

فتاوی عالمگیریہ :جلد2:صفحہ292: میں ہے:من انکر امامة ابی بکر الصدیقؓ فھو کافر علی قول بعضھم وقال ھو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انه کافر کذلک من انکر خلافة عمرؓ فی اصح الاقوال:

:ویجب اکفار الزیدیة کلھم فی قولھم بانتظار بنی من العجم ینسخ دین نبینا محمدﷺ کذافی الوجیزالکردری:کذافی الظھیریة:ویجب اکفار الروافض فی قولھم برجعة الاموات الی الدنیا وتناسخ الارواح وبانتقال روح الالہ الی الائمة وبقولھم فی خروج امام باطن وبتعطیلھم الامروالنھی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولھم ان جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی الی محمدﷺ دون علیؓ بن ابی طالب،وھؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامھم احکام المرتدین:کذافی الظھیریة:

**ترجمہ:** جو سیدنا صدیق اکبرؓ کی امامت کا انکار کرے پس وہ کافر ہے، ایک قول کے مطابق وہ بدعتی گمراہ ہے کافر نہیں، صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے۔ اور اسی طرح جو سیدنا فاروق اعظمؓ کی خلافت کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے اصح قول کے مطابق جیسا کہ ظہیریہ میں ہے۔

ہاں اس شخص کی تکفیر میں کوئی شک نہیں کہ جو حضرت عائشہ صدیقہؓ پر (معاذاللہ) زنا کی تہمت لگائے یا سیدنا

صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا انکار کرے یا حضرت علیؓ کے متعلق اُلوہیت (یعنی خدا ہونے) کا اعتقاد رکھے یا حضرت جبرئیل کے وحی لانے میں غلطی کرنے کا اعتقاد رکھے یا اس جیسے صریح کفر کا اعتقاد رکھے جو قرآن مجید کے مخالف ہو (تو ایسے شخص کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں)۔

ردالمحتار: جلد 3:صفحہ 320: میں ہے:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ اوانکر صحبة الصدیقؓ اواعتقد الالوهیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن:

اور جو رافضی کہ صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتے ہیں اور ان سے بغض رکھتے ہیں ان کے گمراہ و بدکار ہونے پر تمام اماموں کا اتفاق ہے، بلکہ بعض فقہاء نے ان کو بھی کافر لکھا ہے۔اور جو حضرت علیؓ کے شیخینؓ پر فضیلت کے قائل ہیں وہ بدعتی ہے۔

فتاوی عزیزیہ کے صفحہ نمبر:12: میں ہے:نکاح کردن درمیان مردسنی وزن شیعه مبنی بر تکفیرو عدم تکفیر این فرقه است،درمذهب حنفی موافق روایات مفتیٰ به حکم فرقه شیعه حکم مرتداست،چنانچه درفتاوی عالمگیریه مرقوم است:پس نکاح کردن اززن که دریں فرقه باشد درست نیست،درمذهب شافعی دواقوال است بریک قول کافراند ودرقول آخرفاسق.چنانچه درصواعق محرقه مسطوراست،لیکن قطع نظر ازآن انعقاد مناکحت بایں فرقه موجب مفاسدهائے بسیاری گردد و مثل بدمذهب شدن اهل خانه وعدم موافقت صحبت و غیرذلک،پس احتراز ازآں واجب است:

(تلخیص فتاوی نظامیه:ص 65)

## شیعہ سے راہ ورسم رکھنے،اُن کی مجالس میں جانے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لوگ حضرت علیؓ کے افضلیت کے قائل ہیں مثلاً شیعی وغیرہ۔کیا اِن کے ساتھ راہ ورسم رکھنا،اُن کی مجالس میں جانا درست ہے یا نہیں؟

**جواب:** ایسے اشخاص اہل سنت کے پاس بدعتی ہیں۔ان سے راہ ورسم رکھنے ان کی مجالس میں شریک ہونے

سے احتراز کرنا چاہئے۔

فتاوی عالمگیری :جلد2:صفحہ 292میں ہے:وان کان یفضل علیاً علیٰ ابی بکر لایکون کافراالاانه مبتدع:اگرکوئی شخص حضرت علیؓ کوسیدنا صدیق اکبرؓ پرفضیلت دے تو وہ بدعتی (گمراہ) ہے کافرنہیں۔

ردالمحتار:جلد3:صفحہ302 میں ہے:وان کان یفضل علیاً علیهما فهو مبتدع: جو حضرت علیؓ کوحضرات شیخین (سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ) پرفضیلت دے وہ بدعتی (گمراہ) ہے۔

شرح مقاصد :جلد2:صفحہ302 میں ہے:والمبتدع هومن خالف فی العقیدة طریقة اهل الحق وهوالفاسق:بدعتی وہ ہے جوعقیدہ میں اہل حق کے طریقہ کی مخالفت کرےاوروہ فاسق کی طرح ہے۔

شرح:میں ہے:وحکم المبتدع البغض والعداوة والاعراض عنه والاهانة والطعن واللعن وکراهیة الصلوة خلفه:

اور بدعت (بدعقیدہ) کیلئےیہ حکم ہے کہ اس کے ساتھ بغض وعداوت رکھی جائےاور (ہروقت) اس سے کنارہ کشی کی جائے، (ہمیشہ) اس کی توہین ہواوراس پرلعن طعن کیا جائےاوراس کے پیچھے نمازادا کرنا مکروہ (تحریمی) ہے۔

(تلخیص فتاوی نظامیه:ص110)

## صحابہ کرامؓ سے عداوت رکھنےاور بغض رکھنے والوں سے دشمنی رکھنااوراُن سے اظہارناراضگی کرناواجب ہے،اور اُن سے راہ ورسم رکھنے،ان کی مجالس میں شریک ہونے،ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے احترازکریں:

**سوال**: 1.....جوشخص سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ کوبالترتیب پہلاودوسراخلیفہ تسلیم نہ کرےوہ گمراہ ہے یاسنی مسلمان؟

2.....جوشخص بالترتیب سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ پرکسی دوسرےصحابی کوافضل قراردے،اس کے لئے کیاحکم ہے؟

3.....تاریخ میں مذکورہ مشاجرات کی وجہ سے کسی بھی صحابیؓ،خواہ سیدنا حضرت امیرمعاویہؓ کیوں نہ ہوں ان کو

بُرا بھلا کہنا اور سب وشتم کرنا، اہل سنت کے نزدیک کیا حکم رکھتا ہے؟

**جواب: 1**...تمام اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کو تمام اُمت پر فضیلت وتقدم حاصل ہونے کی وجہ سے حضور اکرمﷺ کے بعد خلافت پہلے سیدنا صدیق اکبرؓ کیلئے ہے، پھر سیدنا فاروق اعظمؓ کیلئے، پھر سیدنا عثمان غنیؓ کیلئے، پھر حضرت علیؓ کیلئے، اور یہی خلفائے راشدین اور ائمہ مہدیین ہیں۔ جیسا کہ: عقیدۃ الطحاویہ: میں ہے:

:ونثبت الخلافة بعدرسول اللهﷺ اولاً لابی بكرالصديقؓ ،تفضيلاً له وتقديماً على جميع الامةثمّ لعمربن خطابؓ ثمّ لعثمان بن عفانؓ ثمّ لعلی بن طالبؓ ،وهم الخلفاء الراشدون والائمة المهديون:

سیدنا صدیق اکبرؓ کی امامت اور خلافت کا انکار کرنے والا اور اسی طرح سیدنا فاروق اعظمؓ کی خلافت کا انکار کرنے والا یا امامت وخلافت کو تسلیم نہ کرنے والا کافر ہے۔

فتاوی عالگیری: جلد 2: صفحہ 264 میں ہے: من انكرابی بكرالصديق فهو كافر وعلى قول بعضهم هومبتدع وليس بكافر والصحيح انه كافر وكذلک من انكرخلافة عمرؓ فی اصح الاقوال: كذافی الظهيرية:

2...تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد مخلوق میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبرؓ پھر سیدنا فاروق اعظمؓ پھر سیدنا عثمان غنیؓ پھر سیدنا علی المرتضیٰؓ ہیں، یہی افضلیت کے معیار کو اہل سنت والجماعت کی علامتوں میں شمار کیا گیا ہے کہ شیخین کریمین سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ کی فضیلت اور ختنین کریمین سیدنا عثمان غنیؓ وسیدنا علی المرتضیٰؓ سے محبت کرنا ہے۔ ان حضرات کے نبی کریمﷺ کا خلیفہ ہونا بھی اسی ترتیب پر ہے۔

اس پر حضور اکرمﷺ کے وصال مبارک کے بعد صحابہ کرامؓ جمع ہو کر بعد مباحثہ ومشاورت سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کو تسلیم کئے اور حضرت علیؓ نے بھی علانیہ طور پر توقف کے بعد سیدنا صدیق اکبرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اگر خلافت ان کا حق نہ ہوتا تو صحابہ کرامؓ اتفاق نہیں کرتے اور ضرور حضرت علیؓ اختلاف کرتے، اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں یہ کیسے تصور کیا جاسکتا کہ وہ باطل پر اتفاق کئے ہوں اور نص کو چھوڑ دیئے ہوں۔ پھر سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنی وفات سے قبل حضرت عثمان غنیؓ کو بلا کر سیدنا فاروق اعظمؓ کیلئے خلافت کی وصیت لکھوائے اس پر مہر ثبت فرمائے اور اس کو لوگوں کے سامنے پیش کئے اور ان کو بیعت کرنے کو کہا سب نے بیعت کی اور حضرت علیؓ کے پاس سے یہ تحریر گزری تو آپؓ نے

بھی بیعت کی۔

شرح عقائد نسفیہ: میں ہے:(وافضل البشر بعد نبینا )والاحسن ان یقال: بعد الانبیاء....(ابوبکرالصدیقؓ ثم عمرؓ ثم عثمان ذوالنورینؓ ثم علی المرتضیٰؓ وخلافتھم علی ھذاالترتیب ایضا )یعنی ان الخلافۃ بعدرسول اللہﷺ لابی بکرؓ ثم عمرؓ ثم لعثمانؓ ثم لعلیؓ وذلک لان الصحابۃ قداجتمعوا یوم توفی رسول اللہﷺ فی سقیفۃ بنی ساعدۃ واستقررأیھم بعد المشاورۃ والمنازعۃ علی خلافۃ ابی بکرؓ فاجمعوا علی ذلک وبایعہ علیؓ علی رؤس الاشھاد بعد توقف کان منہ ولولم تکن الخلافۃ حقالہ لمّا اتفق علیہ الصحابۃؓ .....وکیف یتصور فی حق اصحاب رسول اللہﷺ الاتفاق علی الباطل وترک العمل بالنص الوارد،ثم ان ابابکرؓ لایئس من حیاتہ دعاعثمانؓ واملی علیہ کتاب عھدہ لعمرؓ فلما کتب ختم الصحیفۃ واخرجھاالی الناس وامرھم ان یبایعوالمن فی الصحیفۃ فبایعواحتی مرت بعلیؓ فقال بایعنالمن فیھا،وان کان عمرؓ وبالجملۃ وقع الاتفاق علی خلافتہ:(شرح العقائد النسفیہ:ص148):

ایسے اشخاص جو سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ پر کسی اور صحابی یا حضرت علیؓ کو فضیلت دیتے ہیں اہل سنت کے پاس بدعتی ہیں ان سے راہ ورسم رکھنے اوران کی مجالس میں شریک ہونے اوران کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے احترازکریں۔

فتاوی عالمگیری: جلد2:صفحہ264 میں ہے:وان کان یفضل علیاؓ علیٰ ابی بکرؓ لایکون کافراالاانہ مبتدع:اگرکوئی شخص حضرت علیؓ کوسیدنا صدیق اکبرؓ پرفضیلت دےتو وہ بدعتی (گمراہ) ہے کافرنہیں۔

ردالمحتار: جلد3:صفحہ302 میں ہے:وان کان یفضل علیاؓ علیھما فھو مبتدع: جو حضرت علیؓ کوحضرات شیخین(سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ)پرفضیلت دے وہ بدعتی (گمراہ) ہے۔

شرح مقاصد: جلد2:صفحہ302 میں ہے:والمبتدع ھومن خالف فی العقیدۃ طریقۃ اھل الحق وھو الفاسق:بدعتی وہ ہے جوعقیدہ میں اہل حق کے طریقہ کی مخالفت کرےاوروہ فاسق کی طرح ہے۔

شرح: میں ہے:وحکم المبتدع البغض والعداوۃ والاعراض عنہ والاھانۃ والطعن واللعن وکراھیۃ الصلوۃ خلفہ:

اور بدعتی (بدعقیدہ) کیلئے یہ حکم ہے کہ اس کے ساتھ بغض وعداوت رکھی جائے اور (ہر وقت) اس سے کنارہ کشی کی جائے، (ہمیشہ) اس کی توہین ہو اور اس پر لعن طعن کیا جائے (اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کیا جائے کیونکہ) اس کے پیچھے نماز ادا کرنا مکروہ (تحریمی) ہے۔

**3**.....صحابہ کرامؓ کے درمیان جو مشاجرات ہوئے ہیں اُن کے بارے میں تمام مسلمانوں کو سکوت اختیار کرنا، اپنی زبانوں پر پابندی رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ تمام صحابہ کرامؓ باتفاق اہل سنت اصحاب عدالت ہیں چاہے وہ آزمائش میں مبتلا ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں، جیسے ابتلاءِ حضرت عثمانؓ اور حضرت امیر معاویہؓ اور واقعۂ جمل، یہ تمام اُمور حسن ظن کے موجب ہے اور اُن کو اجتہاد پر محمول کیا جائے گا، کیونکہ اُن امور کی بنیاد اجتہاد پر ہے اور ہر دو مجتہد ہیں اور اجتہاد کا حکم یہ ہے کہ جو صواب کو پائے اس کو دوہرا اجر اور جو خطا کرے گا اس کو ایک اجر ملے گا اور باتفاق اہل سنت والجماعت سیدنا حضرت علیؓ خلفیہ برحق ہیں اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ سے خطا اجتہادی ہوئی۔

ابن انباری کہتے ہیں کہ: صحابہ کرامؓ کے عدالت سے مراد، اُن کیلئے عصمت ثابت کرنا نہیں ہے بلکہ مراد، اُن کی روایت کو دینی احکام کیلئے بغیر تردد عدالت کے اسباب میں بحث کئے بغیر قبول کرنا ہے۔

اب تک ان کی عدالت کو مجروح کرنے والی کوئی چیز نہ ہوئی اور کسی قسم کی توجہ نہ کی جائے گی اُن اخبار کی طرف جو سیرت نگاروں نے ذکر کی ہیں، کیونکہ وہ صحیح نہیں، اگر وہ صحیح بھی ہوں تو اُن کی صحیح تاویل کرنی ہوگی۔

اسی بابت حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا قول ہے کہ: وہ ایسے خون ہے جن سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہماری تلواروں کو محفوظ رکھا، پس ہم اس میں اپنی زبانیں نہ رنگیں گے۔ اور کیسے جائز ہوگا کہ اُن حاملانِ دین پر طعنہ زنی کی جائے؟ ہم کو حضور اکرم ﷺ کی کوئی روایت نہیں پہنچتی مگر انہی صحابہ کرامؓ کے توسط سے۔ پس جو کوئی صحابہ کرامؓ کو طعنہ دے وہ نفس دین پر طعنہ کرتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ اس قسم کے باب کو بالکلیہ بند کیا جائے، بالخصوص حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ اور ان جیسے حضرات کے بارے میں۔ (الیواقیت والجواھر: ص 444)

تمام اُمت مسلمہ پر واجب ہے کہ وہ تمام صحابہ کرامؓ سے محبت کریں اور ان میں سے کسی ایک کی محبت میں افراط وتفریط نہ کریں اور کسی سے بیزارگی کا اظہار نہ کریں اور ان لوگوں سے بغض رکھیں جو صحابہ کرامؓ سے بغض رکھتے ہیں اور خیر کے ساتھ ان کا تذکرہ نہیں کرتے۔ اور صحابہ کرامؓ کا ذکر خیر ہی کے ساتھ کریں، ان سے محبت دین، ایمان اور احسان ہے اور ان سے نفرت کفر، نفاق اور طغیان ہے۔ اور جو کوئی حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ اور ان کی اولاد کے متعلق ہر قسم کی بدگوئی سے بچتے ہوئے اچھی بات کہے وہ منافقت سے بَری ہوگا۔

:العقیدۃ الطحاویہ: میں ہے:ونحبّ اصحاب رسول اللّٰہ ولانفرّط فی حبّ احد مّنهم،ولانتبرّأ من احد منهم،ونُبغض من یبغضهم،وبغیرالخیر یذکرهم،ولانذکرهم الا بخیر،وحبّهم دین، وایمان واحسان،وبغضهم کفر،ونفاق وطغیان،ومن احسن القول فی اصحاب رسول اللّٰہﷺ وازواجه الطاهراتؓ من کل دنس وذریاته المقدسین من کل رجس فقدبرء من النفاق:

نیز قاضی عیاضؒ اپنی کتاب:الشفاء: میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور اکرمﷺ کی تعظیم وتوقیر اور آپ کے ساتھ اچھائی کرنے کی قبیل ہی سے ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ کی تعظیم کی جائے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے اور ان کا حق جان کر اُن کی اقتداء کی جائے اور ان کی اچھی تعریف کی جائے اور ان کیلئے استغفار کیا جائے اور ان کے درمیان جو اختلافات ہوئے ہیں ان سے رُوکا جائے۔

جو ان سے دشمنی رکھے ان سے عداوت کی جائے،جاہل مؤرخین وگمراہ فرقوں کے اخبار اور روایتوں سے جو صحابہ کرامؓ کی شان مجروح کرتی ہیں اعراض کیا جائے اور جو فتنے رونما ہوئے ان کی بہترین تاویلات کی جائیں اور ان کے لئے صحیح تر مصادر تلاش کئے جائیں جس کے وہ اہل ہیں،ان میں سے کسی کا تذکرہ بُرائی سے نہ کیا جائے اور نہ کسی کی کسر شان کی جائے بلکہ ان کی خوبیاں،فضائل،حسن سیرت بیان کی جائے جس کے شواہد قرآن اور احادیث میں ہیں اور اس کے ماوراء سکوت اختیار کیا جائے۔نبی کریمﷺ کا فرمان ہے کہ:جب میرے اصحاب کا ذکر کیا جائے تو زبان کو قابو میں رکھو۔

:قال اللّٰہ تعالیٰ:محمّدرّسول اللّٰہ والّذین معه اشدّآء علی الکفّار رحمآء بینهم، الیٰ آخر السورۃ:وقال اللّٰہ تعالیٰ:والسّبقون الاوّلون من المهجرین والانصار:وقال اللّٰہ تعالیٰ:لقدرضی اللّٰہ عن المؤمنین اذیبایعونک تحت الشّجرۃ:وقال اللّٰہ تعالیٰ:رجال صدقواماعاهداللّٰہ علیه:(تلخیص فتاوی نظامیه:ص133)

# صحابہ کرامؓ سے بغض رکھنے اور بُرائی سے ان کا ذکر کرنے والوں سے بغض رکھنا چاہئے، اور ایسے پیر سے بیعت کرنا درست نہیں جو حضرت امیر معاویہؓ سے بغض رکھتا ہو:

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کا صحابیُ رسول ﷺ ہونا تمام ائمہ مجتہدین، ائمہ حدیث، فقہائے اہل سنت کے پاس متحقق ہے اور صحابہ کرامؓ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ صحابہ کرامؓ سے محبت رکھیں، ان میں سے کسی کی محبت میں افراط نہ کریں اور کسی سے نفرت نہ کریں اور لعن طعن نہ کریں۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ جو صحابہ کرامؓ سے بغض رکھتے ہیں اور بُرائی سے ان کا ذکر کرتے ہیں اُن افراد سے بغض رکھیں۔صحابہ کرامؓ کا ذکر خیر، اُن سے محبت دین، ایمان، احسان ہے، ان سے بغض کفر، نفاق طغیان ہے۔

العقیدۃ الطحاویہ: میں ہے: ونحبّ اصحاب رسول اللّٰہ ولانفرّط فی حبّ احد مّنھم، ولانتبرّأ من احد منھم، ونُبغض من یبغضھم، وبغیرالخیر یذکرھم، ولانذکرھم الابعفو، وحبّھم دین، وایمان واحسان، وبغضھم کفر، ونفاق وطغیان، ومن احسن القول فی اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ وازواجہ الطاھراتؓ من کل دنس وذریاتہ المقدسین من کل رجس فقدبرء من النفاق:

پس جو بھی شخص صحابیُ رسول ﷺ حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق فاسد اعتقاد رکھتے ہوئے بدگوئی کرے وہ کفر ونفاق وطغیان سے خالی نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی پیر ایسا اعتقاد رکھتا ہو تو اس سے بیعت ختم کر لینی چاہئے۔

(تلخیص فتاوی نظامیہ: ص142)

# استاذ العلماء مفتی محمد فضل کریم رضوی حامدی کا فتوی

## (خلیفہ حجۃ الاسلام حامد رضا خان)

### رافضی کی امامت:

**سوال**: رافضی کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

**جواب**: رافضی کے پیچھے تو نماز قطعاً ہوگی ہی نہیں۔(فتاوی شرعیہ: ج2: ص474)

### شیعہ اور سنی اماموں کا ایک ہی مسجد میں الگ الگ جمعہ پڑھانا:

**سوال**: ایک گاؤں میں تین طبقہ کے لوگ ہیں۔شیعہ سنی صحیح العقیدہ، دیوبندی و وہابی، اور ایک ہی جامع مسجد ہے اور عید گاہ بھی اس صورت میں۔

کیا کچھ وقفہ کر کے ہر ایک طبقہ پنج وقتہ نماز و جمعہ اور عیدین علیحدہ اپنی جماعت اس میں قائم کر سکتا ہے یا نہیں؟ ایک جگہ سے فتویٰ آیا ہے کہ دو جمعہ ایک مسجد میں قائم نہیں ہو سکتا جس کی بنا پر سنی حضرات کو تشویش ہے۔

**جواب**: جمعہ کی امامت کا مسئلہ پنج گانہ نمازوں کی امامت سے جداگانہ ہے۔جمعہ کی امامت کیلئے سلطانِ اسلام کا ماذون ہونا ضروری ہے، جہاں سلطانِ اسلام یا اس کا نائب نہ ہو وہاں عام مسلمان کو اقامت جمعہ و تقرری امام کا حق حاصل ہے۔

:تنویر الابصار: اور: در مختار: میں ہے کہ: جمعہ صحیح ہونے کے لئے سات شرطیں ہیں، اُن میں سلطانِ

اسلام یا اس کے نائب کا جمعہ قائم کرنا۔فقہاء کرام نے فرمایا کہ سلطان اسلام جمعہ قائم کریں گے، پھر ان کے نائب، پھر قاضی، پھر جس کو قاضی القضاۃ نے اپنا نائب مقرر کیا ہو، جو نذکور ہوئے ان کی موجودگی میں عام لوگوں کا امام مقرر کیا ہوا معتبر ہے۔ہاں اگر ان میں سے کوئی موجود نہ ہو تو ضرورتاً عام لوگوں کا معتبر کردہ معتبر ہوگا۔

فتاوی ھندیہ: میں ہے کہ: سلطان اسلام یا اس کا نائب نہ ہو تو عوام الناس جس کو امام جمعہ کیلئے مقرر کردیں جائز ہے۔

اگر مقررہ امام نے جمعہ پڑھا دیا تو دوسری جماعت جمعہ کی جائز نہیں، ہاں اگر مقررہ امام نے جمعہ نہیں پڑھایا بلکہ کسی غیر ماذون نے پڑھایا تو اب وہ امام جمعہ پڑھا سکتا ہے جس کو عامۃ المسلمین نے جمعہ کیلئے مقرر کیا ہے۔

سوال میں جن فرق باطلہ ضالہ کا ذکر کیا گیا ہے اس کی جماعت نہ جماعت ہے، نہ اس کی نماز نماز۔پھر بھی بہتر یہ ہے کہ سنی صحیح العقیدہ اپنی نماز جمعہ پہلے پڑھ لیا کریں تا کہ تشویش باقی نہ رہے۔(فتاوی شرعیہ:ج 1:ص 250)

## تعزیہ کے بنانے اور اس کے دیگر رسوم کی ادائیگی میں وقف شدہ زمین کی آمدنی خرچ کرنا:

**سوال**: زید کا دادا بستی کا سردار تھا، زید کے دادا کو راجہ یعنی زمیندار نے پندرہ کٹھہ یعنی تعزیہ داری کیلئے وقف کردیا۔زمینداری جب ختم ہوگئی تو زید کے والد کے نام سے زمین لکھی گئی۔والد کے انتقال کے بعد زید نے زمین اپنے اور اپنے تین بھائیوں کے نام لکھوا دیا اور اب چاروں بھائیوں نے زمین تقسیم کرلیا ہے اور زمین کی پیداوار سب کھا جاتے ہیں اور محرم یعنی تعزیہ داری وغیرہ نہیں بناتے ہیں۔اُس بستی والوں نے کہا کہ زمین راجہ کی طرف سے محرم کیلئے وقف ہے، آپ لوگ کیوں پیداوار کھا جاتے ہیں اور تعزیہ وغیرہ نہیں بناتے ہیں۔زید جواب دیتا ہے کہ میری زمین ہے، میرے نام سے ہے، چاہے بناؤں یا نہ بناؤں۔اُس بستی والوں نے زید کو مع چاروں بھائی کے بائیکاٹ کردیا ہے۔

زید کو جب بائیکاٹ کردیا تو زید نے اسی محرم کے وقف والی زمین پر ایک مسجد بنالی ہے اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔ لہذا یہ درست ہے یا نہیں؟

**جواب**: وقف میں واقف کے منشا کے خلاف کرنا جائز نہیں اور نہ وقف کی جائیداد کسی کی ملک ہوسکتی ہے۔ اگر کوئی شخص موقوفہ زمین کو اپنے نام لکھوا کر اس کی پیداوار اپنے تصرف میں لائے گا تو شرعاً وہ گنہگار ہوگا۔کسی مقصد کے پیش نظر وقف کی گئی اس کی پیداوار اور آمدنی اسی مصرف میں خرچ کی جائے گی۔

اگرنا جائز کام کیلئے کسی نے وقف کیا تو اسے جائز کام میں صرف کیا جائے گا یا فقراء ومساکین پر تقسیم کردیا جائے گا۔ اسے اپنی ملکیت سمجھ کر تصرف میں لانا ہرگز جائز نہ ہوگا۔

لہٰذا تعزیہ کے بنانے اوراس کے دیگر رسوم کی ادائیگی میں اس زمین کی آمدنی خرچ نہ کی جائے کہ گناہ کا سبب ہے۔ البتہ مسلم فقراء ومساکین اور اسلامی مکاتب پر اس کی آمدنی صرف ہو، تاکہ نادار وفقیر طلبہ کو اسلامی فائدہ پہنچے۔

وقفِ مذکورہ چونکہ شرعاً صحیح نہیں تھا تو زمینداری ختم ہو جانے کے بعد وہ زمین اللہ تعالیٰ جل شانہ اوراس کے رسول ﷺ کی ملکیت میں آ گئی، جس کا استعمال زید نے صحیح طور پر کیا۔ مسلمانوں کا اس سے قطع تعلق صحیح نہیں ہے۔

(فتاوی شرعیہ: ج2: ص513)

# امام باڑہ میں جانے کیلئے مسجد کا دروازہ استعمال کرنا:

**سوال:** زمانہ قدیم سے ایک امام باڑہ مسجد سے متصل ہے جو نقشہ میں دیکھ رہے ہیں، یہاں بموقع محرم الحرام بزم مرثیہ خوانی ہوتی ہے احاطہ بندی کے بعد اب وہ حدود مسجد میں ہے، ہم تمام لوگ اس میں شرکت کیلئے مسجد کے صدر دروازہ ہی سے آتے جاتے ہیں، جس سے پھلواری مسجد کو نقصان پہنچتا ہے مگر پھر بھی کرتے ہیں، امام باڑہ کا رُخ بدل سکتے ہیں، چونکہ اس کی پشت وغیرہ پر غیر مزروعہ زمین ہے جو عام گزرگاہ بھی ہے۔ اس طرح اگر رُخ بدل دیا جائے تو پھلواری مسجد کی حفاظت ہو جائے اور لوگوں کا مسجد کے صدر دروازہ سے آنا جانا بھی بند ہو جائے۔ شریعت مطہرہ کی روشنی میں ایسے روکنے میں خوفِ فتنہ بھی پیدا ہوسکتا ہے۔ لہٰذا صحیح احکامِ شریعت سے مطلع فرمایا جائے۔

**جواب:** بہتر یہ ہے کہ امام باڑہ میں آمد و رفت کیلئے دوسرا دروازہ بنایا جائے تاکہ مسجد کا دروازہ عوام الناس کے امام باڑہ کی طرف آنے جانے سے محفوظ رہ سکے اور مسجد کی تنظیف وتطہیر وآداب برقرار رہے۔

(فتاوی شرعیہ: ج1: ص197)

# محرم میں تعزیہ وعلم بنانے کا حکم:

**سوال:** محرم میں تعزیہ وعلم بنانا، مرغا اور کھچڑا امام باڑہ پر چڑھانا درست ہے یا نہیں؟

**جواب:** مرغا اور کھچڑا امام باڑہ پر چڑھانا جہالت وسفاہت ہے۔ شبیہ او رتعزیہ کے ساتھ شیعوں رافضیوں جیسا رسم ورواج برتنا اور غیر شرعی قیود کی پابندی کرنا ناجائز وحرام ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ منکرات شرعیہ سے اجتناب کریں۔ (فتاوی شرعیہ: ج3: ص539)

## محرم کے رسوم کا شرعی حکم:

**سوال:** محرم میں تعزیہ بنانا اور جملہ مراسم کرنا جیسے کھیل تماشہ کرنا، ڈھول تاشہ بجانا محرم میں کالا و سبز کپڑا پہننا اور کسی کے نام کا بدھی کفن پہننا اور بھیک مانگنا، غم منانا، تیل مہندی وغیرہ نہ لگانا، اس ماہ میں کوئی خوشی کا کام نہ کرنا، محرم کی مجلسوں میں جانا، نوحہ سننا، ماتم کرنا وغیرہ کیسا ہے؟

**جواب:** دورِ حاضرہ میں تعزیہ داری کی جو رسم ادا کی جاتی ہے وہ شرعاً ممنوع و ناجائز ہے، نوحہ و ماتم رافضیوں کا طریقہ ہے۔ اور وہ سارے رسوم جو غیر مہذب لوگ کرتے ہیں، شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی۔

(فتاوی شرعیہ: ج2: ص612)

## مروجہ تعزیہ داری اور اس میں چندہ دینا:

مروجہ تعزیہ داری میں باجہ گاجہ، رقص و سرور، نوحہ و ماتم کرنا جو رافضیوں کا شعار ہے وہ سب ناجائز ہیں۔ نامشروع کاموں کیلئے چندہ دینا بھی جائز نہیں: قال اللّٰہ تعالیٰ: تعاونوا علی البرّ والتّقوی و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔ (فتاوی شرعیہ: ج2: ص533)

## تعزیہ داری کا حکم:

**سوال:** محرم میں تعزیہ بنانا اور اسے گشت لگانا درست ہے یا نہیں؟ اور ریک یعنی جنگاہا لگانا درست ہے یا نہیں؟ جس میں لوگ گھونگرا اور گھنٹی کا استعمال کرتے ہیں، کیسا ہے؟

**جواب:** گھونگرا اور گھنٹی کا استعمال مردوں کو حرام ہے، اور تعزیہ بھی حرام ہے۔

(فتاوی شرعیہ: ج3: ص273)

## مشرکانہ افعال بکنے والے کے ساتھ تعلقات رکھنا:

**سوال:** ایک مسلمان خاندان اپنی بیوی کے کہنے پر مشرکانہ طریقہ پر پوجا کرے کرائے اور روک ٹوک کرنے پر لڑائی کیلئے آمادہ ہو، اور یہ کہے کہ ہم نے.....ہم کو اسلام سے کوئی فائدہ نہیں جس سے ہم کو فائدہ ہوگا، اور غیر مسلموں و غیر محرموں میں بے پردگی کے ساتھ اپنی عورت کو کھلائے، نچائے تو ملی دینی تو ہین کرے اس کیلئے شرعی فیصلہ کیا ہوگا جو کھلے عام بت پرستی کرے اور کلمات کفریہ و مشرکانہ بکے؟

**جــــواب**: شخص مذکوراپنی بیوی یااورکسی کے کہنے پرمشرکانہ عمل کرنے اورایسے الفاظ کہنے سے جس سے مذہب اسلام سے بیزاری کااظہارہو،وہ اسلام سے خارج ہوگیااوراس کی بیوی نکاح سے باہرہوگئی۔اس کوتجدیدایمان وتجدیدنکاح کرناضروری ہے۔اگروہ اعلانیہ توبہ نہ کرےاورپھردوبارہ ایمان قبول نہ کرےتومسلمانوں کوچاہئے کہ اس سےکلام وسلام،شادی بیاہ ترک کردیں۔مشرک کےمتعلق قرآن کریم میں ارشادفرمایا:انّ اللّٰہ لایغفران یّشرك بہ: اللہ تعالیٰ اس کونہیں بخشتا کہ اس کاشریک ٹھہرایاجائے۔

ایسےنانجاروبدکارکیلئےمسلمانوں کوحکم دیاگیا:وامّاینسینّک الشّیطٰن فلاتقعد بعدالذّکرٰی مع القوم الظّٰلمین:اورجوکہیں شیطان تجھے بھلادےتویادآئے ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

(فتاوی شرعیہ:ج1:ص117)

## کافرومشرک مُردہ کاکھاناکھانےوالےکی امامت:

**ســــوال**: ایک حافظ صاحب جوامامت کرتے ہیں وہ سنی مسلمان میتوں کےکھانے سے پرہیزوگریزکرتے ہیں اورکہتے ہیں کہ اس کھانے سے دل مردہ ہوجاتا ہے،لیکن افسوس صدافسوس کہ وہی حافظ ایک ایسے غیرمسلم،ہندو مشرک،بت پرست کے میت کےکھانے میں شریک ہوتے ہیں،جس کے یہاں تاڑی کاکاروبارہوتا ہےاوریہ اس کا محبوب پیشہ ہے۔بتائیں کہ ایسے حافظ صاحب کاکیاحکم ہے؟اوراس کے پیچھے نمازپڑھنا کیسا ہے؟

**جــواب**: حافظ مذکورکامسلمانوں کےایصالِ ثواب کےکھانوں سےانکاراورکافرومشرک مُردہ کاکھاناکھانا،بالخصوص جبکہ اس کے یہاں تاڑی کاکاروبارہوتا ہے،سخت قابل مذمت ہے۔

حافظ مذکورجب تک اپنےاس فعل قبیح اورقول شنیع سے تائب نہ ہو،اس کے پیچھے نمازجائزنہیں،اس لئے کہ اس نےعملاً مُردہ کافرکےکھانے کومسلم کےکھانے پرترجیح دی۔(فتاوی شرعیہ:ج1:ص232)

## غیرمسلم امیدوارکوووٹ دینےوالی کی امامت:

**ســــوال**: زیدحافظ قرآن اورمسجدکاپیش امام ہے،وہ اکثرمسلمانوں کونصیحت کرتا ہے کہ اپنارہبرواقتداءکسی غیرمسلم کوہرگزمنتخب نہ کیاجائے۔لیکن ابھی حالیہ گزشتہ الیکشن میں ایک مسلمان کے مقابلہ میں ایک غیرمسلم اُمیدوارتھا۔زیدنےخوداورمع اہل وعیال اپناووٹ غیرمسلم کوضروری سمجھ کردیااورزیدکی موجودگی میں اس غیرمسلم امیدوارکیلئے آٹھ سو غلط ووٹ چھاپے گئے۔غیرمسلم مذکورنے اس سےقبل قبرستان کے جھگڑے کے سبب چندمسلمانوں کوتعصباً جیل میں

ڈلوائی تھی،اس سے مسلمانوں کوفائدہ کی اُمید نظر نہیں آرہی ہے۔نیز زید نے گاؤں کے صاحب ثروت مسلمان کی سرخروئی حاصل کرنے کیلئے غیر مسلم کوووٹ دیا۔صورت مذکورہ بالا میں امامت کا مستحق ہے یانہیں؟نیز زید کیلئے شرعی حکم کیا ہے؟

**جواب**:قال اللّٰہ تعالیٰ:تعاونوا علی البرّ والتّقوی و لاتعاونوا علی الاثم والعدوان: یعنی نیکی وبھلائی،تقوی وپرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداداوراعانت کرواورظلم وسرکشی میں امداد نہ کرو۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:یاایّھا الّذین اٰمنوا لاتتّخذوا بطانۃ مّن دونکم لایألونکم خبالا۔الخ: اے ایمان والو!غیروں کواپنارازدار نہ بناؤ،وہ تمہاری بُرائی میں،وہ تمہاری ایذارسانی میں کمی نہ کریں گے،ان کی عداوت ظاہر ہوچکی ہےاورتمہاری طرف سے جواُس غیر کے دل میں عداوت پوشیدہ ہےوہ بہت بڑی ہے۔

علاوہ ازیں قرآن کریم میں ایمان والوں کی یہ شان بیان فرمائی کہ وہ کافروں پرسخت اورآپس میں یعنی مسلمانوں پررحم دل ہیں۔حافظ موصوف نےاس کے برعکس خلاف ورزی کی۔

علاوہ ازیں جب وہ دوسروں کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ غیر مسلم کی مدد نہ کی جائے اور خوداس جرم کے مرتکب ہوئے سخت مذموم ہے۔جس سےان کے اندر منافقت کی صفت پائی گئی۔

لہذا جب تک وہ اعلانیہ توبہ نہ کریں ان کی اقتداء نہ کی جائے،حافظ موصوف کا یہ فعل فسق ہےاورفاسق کی اقتداءنماز میں مکروہ تحریمی ہوگی۔(فتاوی شرعیہ:ج1:ص282)

## غیر مسلم کے مرگھٹ تک جانا:

**سوال**:ایک غیر مسلم مسلمانوں کے کاموں میں آگے آگے رہتا ہے،خاص کرمحلّہ کے کسی مسلمان کاانتقال ہوجائےتووہ قبرستان تک پہنچ کرمٹی دیا کرتا ہے۔اس کے محلّہ میں پچاس قدم کی دُوری پرایک حافظ صاحب کامکان ہے۔اسی غیر مسلم کی ماں مرگئی،حافظ صاحب کومرگھٹ پر چلنے کوکہا۔حافظ صاحب مرگھٹ تک چلے گئے،کچھ اوربھی مسلمان گئےمگروہ سب راستے ہی سےواپس چلے آئے۔

کچھ مسلمانوں کا کہنا ہے کہ ایسے حافظ کے پیچھے تراویح یا کوئی دوسری نماز نہیں پڑھنا چاہئے۔اس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے؟

**جواب**:یہ رسم وراہ جوسوالنامہ میں درج ہے،کافرومشرک کےساتھ مسلمانوں کوروانہیں۔حضوراکرم ﷺ

نے ارشاد فرمایا:انا لانستعین: ہم کسی مشرک سے مدد طلب نہیں کرتے۔

کافروں کے ساتھ محبت ومؤدت ہلاکتِ ایمان کا سبب ہے۔اگر محبت نہ بھی ہوتو اس کے جنازہ کے ساتھ مرگھٹ تک جانا مسلمانوں کو بدگمان کرتا ہے جس سے حافظ صاحب مذکور کوتو بہ کرنا چاہئے۔

(فتاوی شرعیہ:ج3:ص708)

## بدمذہب کا ذبیحہ:

ہر وہ بدمذہب جس کے عقیدے کفر تک پہنچ چکے ہوں اُن کا ذبیحہ عندالشرع حرام وناپاک ہے۔صحتِ ذبیحہ کے شرائط میں سے ذابح کا مسلمان یا کتابی ہونا بھی شرط ہے۔(فتاوی شرعیہ:ج2:ص617)

# محقق عصر، تاج الفقہاء، مفتی

# محمد اختر حسین قادری کا فتوی

## استاذ فقہ و معقولات و صدر شعبۂ افتاء

## دار العلوم علیمیه

### رافضی باجماعِ مسلمین مرتد ہے، اُن سے نکاح جائز نہیں:

**سوال:** زید جو سنی العقیدہ کہلاتا ہے، زید کی بہن زینب جو قبل از شادی صحیح العقیدہ سنیہ تھی مگر ایسے گاؤں میں بیاہ کر گئی جس میں رافضیوں کی کثرت ہے، تو رفتہ رفتہ زینب اور اس کے گھر کے لوگ رافضیت کے رنگ میں رنگ کر اپنی نفیسہ کی شادی بھی رافضی کے یہاں کر دی ہے۔ لہٰذا زید کے متعلق حکمِ شرع واضح بالدلائل فرمائیں۔

اہل سنت و جماعت زید کے ساتھ تعلق رکھیں یا نہیں اور رکھیں تو کیسا ہے؟ نہیں رکھتے تو دیگر حضرات جو زید کی ہمنوائی میں اس کے ساتھی بنیں۔ ان کے متعلق شرع اسلام کا کیا ارشاد ہے؟ شادی بیاہ یا دیگر تقریبات میں روابط کیسے ہوں؟ رافضیوں کے یہاں رشتہ قائم کرنا کیسا ہے؟ اور رافضیوں سے رشتہ برقرار رکھنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ سنیوں کا ہونا چاہئے؟ یا دیگر بدمذہبوں کے متعلق حکم شرع کیسا ہے؟

**جواب:** آج کل رافضی عموماً تبرائی اور قاذف ہوتے ہیں جو باجماعِ مسلمین مرتد ہیں۔ ان کا نکاح دنیا میں کسی سے نہیں ہوسکتا ہے۔

زید کی بہن زینب نے اپنی لڑکی کی شادی جو رافضی سے کیا ہے وہ نکاح نہ ہوا۔ایسی صورت میں زید دیوث، فاسق ،فاجر، مستحق نارو غضب جبار ہے۔

اسی طرح اگر زید زینب سے رشتہ ناطہ رکھتا ہوتو فوراً اسے ختم کرے،تو بہ واستغفار کرے اور زینب سے اپنا تعلق یکسر منقطع کردے۔

اور جولوگ زید کی ہمنوائی کرتے ہیں،وہ حرام کاری پر مدد کررہے ہیں جوسخت ناجائز وحرام ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان:

ان پر لازم ہے کہ زید کی ہمنوائی سے باز آئیں اور صدق دل سے توبہ واستغفار کریں،ورنہ عذاب الٰہی کا انتظار کریں۔(فتاوی علیمیه:ج2:ص117)

# آج کل کے رافضی مرتدین کے حکم میں ہیں:

**سوال:** رافضیوں کی کتنی قسمیں ہیں؟

**جواب:** رافضی کی تین قسمیں ہیں:

**اوّل غالی**..... کہ منکر ضروریات دین ہوں۔مثلاً قرآن کریم کو ناقص بتائیں یا حضرت علیؓ کو یا دیگر ائمہ کرام ؓ کو انبیاء سابقین علیہم السلام خواہ کسی ایک ہی نبی سے افضل جانیں:وغیر ذلک من الکفریات:یہ لوگ یقیناً،قطعاً،اجماعاً کافر مطلق ہیں اور ان کے احکام مثل مرتد ہیں۔آج کل کے تمام رافضی تبرائی اسی قسم کے ہیں۔

**دوم تبرائی**..... کہ عقائد کفریہ اجماعیہ سے تو بچتے ہوں مگر صحابہ کرامؓ پر طعن وتشنیع اور سب وشتم کرتے ہوں۔اِن میں جولوگ سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ کی خلافت کے منکر ہوں اور ان پر سب وشتم کرتے ہوں،فقہائے کرام کے نزدیک وہ بھی کافر ومرتد ہیں۔مگر مسلک محقق کے مطابق یہ بدعتی،ناری،جہنمی کہتے ہیں۔

**سوم تفضیلی**..... کہ تمام صحابہ کرامؓ کو خیر سے یاد کرتے ہوں۔خلفائے اربعہؓ کی امامت کو برحق مانتے ہوں،مگر حضرت علیؓ کو حضرات شیخینؓ سے افضل مانتے ہوں،یہ بدمذہب ہیں۔

(فتاوی علیمیه:ج2:ص249)

# سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی گستاخی کرنے والا جہنمی کتا ہے، اس سے بائیکاٹ کرنا چاہئے:

**سوال**: ایک شخص صحابیٔ رسول ﷺ، کاتب وحی، سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی شان میں گستاخی کرتا ہے اور ان کی شان میں لعن طعن کرتا ہے اور ان کو جہنمی کہتا ہے (معاذ اللہ) ۔ نیز امام اعظمؒ کے یزید کے متعلق سکوت اختیار کرنے پر کہتا ہے کہ: میں ایسے مذہب اور ایسے فتوی پر لعنت کرتا ہوں۔

زید سے مذکورہ مسئلہ کا شرعی حکم معلوم کیا گیا تو اس نے کہا: جو شخص سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی شان میں گستاخی کرتا ہے، فقہی نظر سے وہ گمراہ ہے، صحابیؓ کی شان میں گستاخی سخت ممنوع ہے، نیز امام اعظمؒ کی شان میں گستاخی کرنا بھی سخت ممنوع ہے، البتہ یزید پر فقہائے کرام نے لعنت فرمائی ہے۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ جو شخص سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو جہنمی کہتا ہے (معاذ اللہ) اور ان پر لعن طعن کرتا ہے اور امام اعظمؒ او رمذہب اہل سنت اور ان کے فتوی پر لعنت کرتا ہے، ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

نیز زید کا جواب کہ ایسا شخص گمراہ ہے، کیا یہ جواب درست ہے؟ کیا کسی صحابیؓ رسول ﷺ کو جہنمی کہنے والا شخص اسلام سے خارج ہو گا یا نہیں؟ ان پر لعنت کرنا اور مذہب پر لعنت کرنا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟ اور زید اور مصدق کیلئے کیا حکم ہے؟

**جواب**: اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ صحابی رسول ﷺ ہے۔ اور کسی صحابیؓ کی شان میں گستاخی کرنے اور ان کو بُرا کہنے والا گمراہ و بددین اور اللہ تعالیٰ جل شانہ و رسول کریم ﷺ کو ایذا دینے والا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

:من اذاهم فقداذانی و من اذانی فقداذاالله، و من اذاالله یوشک ان یأخذه: یعنی جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی، تو اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی، اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی، تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے گرفتار کرے۔

اور :ردالمحتار: میں :اختیار: کے حوالہ سے ہے :اتفق الائمة علی تضلیل اهل البدع اجمع و تخطئتهم، و سب احد من الصحابة و بغضه لایکون کفرالکن یضلل: یعنی ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام بدعتی فرقے گمراہ ہیں، اور کسی صحابیؓ کو بُرا کہنا اور ان سے بغض رکھنا کفر تو نہیں ہے، مگر گمراہی ہے۔ اور

ان میں سے کسی کو جہنمی کہنا، سخت گمراہی بلکہ بحکم فقہاء کفر ہے، کیونکہ ان کو جہنمی کہنے کا مطلب یہ ہوا کہ ان کو وہ مسلمان نہیں مانتا ہے، اور جو کوئی کسی مسلمان کو کافر کہے، وہ خود ہی کافر ہے۔

حدیث شریف میں ہے: من قال لاخیه یاکافر فقد باء بها احدهما: یعنی جس نے کسی مسلمان کو کافر کہا، تو وہ دونوں میں سے کسی ایک پر ضرور لوٹا، اور حکم شرع کی توہین بھی کفر ہے۔

فتاوی عالمگیری: میں ہے: رجل عرض علیه خصمه فتوی الائمة فردها وقال: چه بارنامه فتوی آورده: قیل یکفر لانه رد حکم الشرع: لہذا جو شخص سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو جہنمی کہتا ہے، وہ خود جہنمی، بلکہ جہنمی کتا ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجیؒ فرماتے ہیں: من یکون یطعن فی معاویةؓ فذٰلک کلب من کلاب الھاویة: یعنی جو شخص سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔ اور حضرت امام اعظمؒ اور آپؒ کے فتوی پر جو لعنت بھیجتا ہے وہ خود مستحق لعنت اور بحکم فقہاء کافر و بے دین ہے۔ مجمع الانھر: میں ہے: الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر:

جس شخص نے مذکورہ باتیں کہی ہیں، اس پر فرض ہے کہ فوراً توبہ اور تجدید ایمان کر کے پھر سے مسلمان ہو اور اگر بیوی والا ہو تو تجدید نکاح کرے، جب تک توبہ اور تجدید نکاح نہ کرلے، مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں: قال اللّٰه تعالیٰ: واِمّا ینسینّک الشّیطن فلاتقعد بعدالذّکری مع القوم الظّٰلمین:

اور زید کا ایسے شخص کو فقہی نظر سے گمراہ کہنا غلط ہے۔ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو جہنمی کہنے والا اور حضرت امام اعظمؒ اور آپؒ کے مذہب و فتوی پر لعنت کرنے والا فقہی اعتبار سے نہ صرف گمراہ بلکہ کافر ہے۔ لہذا زید اور اس کے بیان کردہ حکم کے مصدق توبہ کریں اور بغیر علم کے فتوی دینے کی جرأت نہ کریں۔ حدیث شریف میں ہے: من افتی بغیر علم لعنته ملائکة السماء والارض: (فتاوی علیمیه: ج2: ص351)

## صحابہ کرامؓ اور علماء کی شان میں گستاخی کرنے والے پیر سے بیعت کرنے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے، اس کو اپنا پیشوا ماننے اور اس کی تائید و حمایت کرنے والوں کا حکم:

**سوال:** بکرایک پڑوسی ملک میں بے علم پیر، جوعلمائے دین کی توہین کرتا ہےاور سادات کرام کی بھی سخت توہین کرتا ہےاور خود کوسید بتاتااور پیر کہلاتا ہے،مگر عامیانہ زبان بلکہ بازاری نہایت فحش زبان بولتا ہے،وائس آپ پراس کی آواز سنی جاسکتی ہے،کلپ کے ذریعہ جاری کئے گئے بیان میں بدمعاشوں کی زبان بولی گئی ہے،مثلاً:تم کس منہ سے کہتے ہوں کہ علی علیہ السلام مت کہو،حسن اور حسین علیہ السلام مت کہو،تم لوگ تو کفر کررہے ہو،خارج ازاسلام ہو بلکہ واجب القتل ہو۔یہ میں نے زبانی فتوی دیا ہےاور لکھ کر بھی دے دوں گا۔اور حضرت علیؓ پر حملے معاویہؓ نے کرائے اور عمارؓ کوقتل معاویہؓ نے کرایا۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:اے عمار!تم لوگوں کواللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہوں گے،مگر افسوس تم کوایک جہنمی گروہ قتل کرے گا،جوعلی کانہیں وہ کسی کانہیں۔

ایسا شخص جس کے مذکورہ بالا اقوال ہیں،کیاتوہین علماء کامرتکب ہوایانہیں؟جبکہ اس کا علمائے دین کی توہین کا باعث مسائل حقہ بیان کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ایسی صورت میں یہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہوایانہیں؟اس کی بیوی نکاح سے نکل گئی یانہیں؟

بکر کے مذکورہ بالااقوال پر مطلع ہونے کےبعد،اور خوداپنے کانوں سے علمائے دین کے لئے سب وشتم اور فحش گوئی اور لعنت وملامت سننے کےبعدایسے شخص کی تائیدوحمایت کرنااوراس کی غایت درجہ تعظیم وتوقیر کرنا،خوداوراپنی اولاد اوراہل خاندان کواس کاغلام بتانا،اس کی ہرممکن معاونت اورحمایت کرنے والے کیلئے کیاحکم ہے؟ایسے پیر سے مرید ہونا،یااس کی امامت میں نمازادا کرنا،اس کوولی جاننااوراپنا پیشوامانناکیسا ہے؟

**جواب:** علمائے دین اور سادات کرام کی توہین سخت حرام بلکہ بحکم حدیث کھلا ہوانفاق اور بحکم فقہاءکفر ہے۔اورعامی زبان استعمال کرنا،یعنی گالی گلوچ اور فحش گوئی کرناسخت ممنوع ہے۔حدیث پاک ہے:سباب المسؤمن فسوق:یعنی مسلمان کوگالی گلوچ کرنافسق ہے۔

سیدناحضرت علیؓاورحضرات حسنین کریمینؓ کیلئےلفظ:علیه السلام :بولناجائزنہیں ہے،یہ رافضیوں کی علامت ہے۔

لہذاجوشخص حضرت علیؓ کیلئےکلمہ:علیه السلام : نہ کہنےوالوں کوکافراورخارج ازاسلام کہتا ہے،وہ خودکفر کررہاہےاور سیدناحضرت امیرمعاویہؓ پرتبراکرناحرام وگناہ ہے،ان پرتبراکرنے والاجہنمی کتوں میں سےایک کتا ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجیؒ فرماتے ہیں:من يكون يطعن في معاويةؓ فذلك كلب من كلاب الهاوية:یعنی جوشخص سیدناحضرت امیر معاویہؓ پرطعن کرےوہ جہنم کےکتوں میں سےایک کتا ہے۔

**حاصل کلام**..... یہ ہے کہ جس پیر نے مذکورہ بالا باتیں کہی ہیں، وہ متعدد وجوہ سے حرام اور کفر کا مرتکب ہے اور بحکم فقہاء کافر ہے، اس پر لازم ہے کہ توبہ واستغفار کرے اور تجدید ایمان ونکاح اور تجدید بیعت کرے، اگر وہ ایسا کرلے تو اس کی تعظیم کرنا، اس سے مرید ہونا، اس کی اقتدا میں نماز ادا کرنا درست ہے، ورنہ مکمل بائیکاٹ کرنا واجب ہے: قال اللّٰہ تعالیٰ: واما ینسینک الشیطن فلاتقعد بعدالذکری مع القوم الظّٰلمین:

اور جو شخص اس کی تائید وحمایت کرے، اس کا حکم بھی اسی طرح ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: انکم اذا مثلھم:

لہٰذا اس کی تائید وحمایت کرنے والے پر بھی لازم ہے کہ توبہ واستغفار کرے اور تجدید ایمان ونکاح اور تجدید بیعت کرے۔ (فتاوی علیمیہ: ج2: ص353)

## کافر ومرتد کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

**سوال:** اگر کوئی شخص مذہب سنی پر عقیدہ رکھتا ہو لیکن آگے چل کر وہ کافر ہوگیا تو اس کو قبرستان میں رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** اگر کوئی مسلمان معاذاللہ کافر ومرتد ہوجائے تو اسے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ اسے مردار کی طرح کسی گڈھے میں دبا دیا جائے گا۔ فتاوی رضویہ میں: درمختار: سے ہے: اما المرتد فیلقیٰ فی حفرۃ کالکلب:

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ: مرتد وہ کہ معاذاللہ بعد اسلام کافر ہوا یا با وصف دعویٰ اسلام عقائد کفر رکھے تو اصلاً نہ غسل، نہ کفن، نہ دفن، نہ مسلمان کے ہاتھ سے کسی کافر کو دیا جائے اگرچہ وہ اسی مذہب کا ہو اگرچہ اس کا باپ یا بیٹا ہو بلکہ اس کا علاج وہی مردار کتے کی طرح دبا دینا ہے۔ (فتاوی علیمیہ: ج1: ص315)

## غیر مسلم کو مندر کیلئے زمین وقف کرنے اور ایسے شخص کے ساتھ تعلقات رکھنے اور اس کا جنازہ پڑھنے وغیرہ کا حکم:

**سوال:** زید شہر سنگھپور کے مالداروں اور مالگذاروں میں سے ایک مالدار شخص تھا، جس کے مراسم کفار سے انتہا کو پہنچے ہوئے تھے جیسا کہ شہر کے باشندوں کا قول ہے کہ مالگذار زید نے کفار کو برائے ساختن مندر زمین کا پلاٹ وقف یا ہبہ یا تحفہ دیا تھا، پھر کچھ عرصہ کے بعد زید کا انتقال ہوا، جب ورثا ور شرکا میت جنازہ لے کر چلے تو بنام: رام رحمٰن:

موسوم کفار کی ٹولی آئی جو جنازہ کے آگے آگے ڈھولک، جھانجھ، ہارمونیم بجاتے اور ساتھ ہی ساتھ اپنا دوہا شعر (رگھوپتی راجہ رام، ایشور اللہ ایک ہی نام) سب کو گاتے ہوئے چل رہے تھے، اور ان کے بعد مسلمان کلمہ تشہد بلند آواز سے پڑھ رہے تھے، لیکن جب امام مسجد کو علم ہوا تو انہوں نے صدر مسجد اور ایک حافظ صاحب کو بھیجا کہ اس کو رُوکو یہ کیا ہو رہا ہے۔

کوشش کے بعد کچھ وقفہ کیلئے بند کر دیا، کچھ دُور چلنے کے بعد پھر وہی راگ شروع کر دیا، جسے دیکھ کر امام مسجد واپس اپنے کمرے میں آگئے اور کافی تعداد میں مسلمان بھی واپس ہو گئے اور کچھ مولوی وائمہ و مسلمان نے نماز پڑھی، دفن وایصال ثواب میں شریک رہے اور بروز تیجہ دعائے مغفرت بھی کیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

1..... ایسے میت کی نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟ ناجائز یا جائز یا حرام یا کفر؟

2..... شرکاء جنازہ اور دعائے مغفرت کرنے والے مولویوں کیلئے حکم شرع کیا ہے؟ توبہ تجدید ایمان؟ یا کچھ نہیں؟

3..... ان ورثہ میت کیلئے اور عام مسلمانوں کیلئے حکم شرع کیا ہے؟ جو قدرت کے باوجود کفریہ کلمات کو سنتے رہے اور ساتھ شریک رہے۔

**جواب: 1**..... اگر یہ صحیح ہے کہ زید نے مندر بنانے کیلئے زمین تحفہ میں دی تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا اس سے بت پرستی پر اس کی رضامندی ظاہر ہوئی اور یہ کفر ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: ان من ساعد علی ذلک فهوراض بالکفر والرضا بالکفر کفر:

اس کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے بلکہ مذہب اصح پر کفر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولا تصل علیٰ احد مّنهم مّات ابداوّلا تقم علیٰ قبره: اور: ردالمحتار: میں ہے: فالدعاء به کفر لعدم جوازه عقلا وشرعا ولتکذیبه النصوص القطعیة:

2..... جانتے ہوئے اس کی نماز جنازہ پڑھنے والے توبہ و استغفار اور تجدید ایمان و نکاح کر دیں۔

3..... لاالٰه الّاالله محمّدرّسول الله: مسلمان کتنا ذلیل و بے غیرت اور بے حیا ہو گیا ہے کہ کفریات کو اپنی مجلس میں بھی کرتے دیکھ کر انحراف نہیں کرتا ہے۔

جو لوگ ان کفری حرکات اور اقوال وافعال سے راضی رہے وہ سب توبہ و تجدید ایمان و نکاح کریں، اور جو لوگ باوجود قدرت روکنے کے بجائے خاموش رہے وہ بھی علانیہ توبہ و استغفار کریں اور صدق دل سے بارگاہِ خداوندی میں تائب ہوں۔ (فتاوی علیمیه: ج:2: ص 263)

## کافر کی نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھنے والوں کا حکم:

**سـوال**: کافر کی نماز جنازہ میں شریک ہونا کیسا ہے؟ نیز اگر کوئی شخص شریک ہوا تو اُس کے بارے میں ازروئے شریعت کیا حکم ہے؟

**جواب**: کافر کی نماز جنازہ پڑھنی ناجائز وحرام بلکہ کفر ہے۔ارشادباری تعالیٰ ہے:و لاتصلّ علیٰ احد مّنھم مّات ابداوّ لاتقم علیٰ قبرہ:اور کبھی نہ پڑھئے نماز جنازہ ان میں سے کسی پر جو مر جائے اور نہ کھڑے ہوں اس کی قبر پر۔

اس آیت کی تفسیر میں: ملااحمد جیون: فرماتے ہیں:ھی الایۃ التی استدل بھا علی ان الصلوۃ علی الکافر لایجوز:یعنی اسی آیت کے ذریعہ استدلال کیا گیا کہ کافر کی نماز جنازہ جائز نہیں۔

اور کسی کافر کی نماز جنازہ میں شریک ہونے والا اگر اس کے کفریات کو جانتا تھا اور پھر اسے مسلمان سمجھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھی تو توبہ واستغفار وتجدید ایمان اور اگر بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی فرض ہے۔

(فتاوی علیمیہ:ج2:ص271)

## دین اسلام کا کسی دین باطل وکفر سے اتحاد کو صحیح سمجھنے،اور ادیان باطلہ کی تعظیم واحترام کرنے،اور ایسی تنظیم کی رکنیت قبول کرنے کا حکم جس کے دستور کی دفعات میں ادیان باطلہ سے اتحاد،ادیان باطلہ کا احترام اور ادیان باطلہ کو تسلیم وقبول کر لینے کو تنظیم کے مقاصد ونصب العین کے طور پر پیش کیا گیا ہو:

**سوال**: 1.....دین اسلام کا دوسرے ادیان باطلہ سے کیا کسی معنی میں اتحاد ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں تو جو کوئی اس اتحاد کو کم از کم صحیح سمجھتا ہے،اس کیلئے حکم شرعی کیا ہے؟ اور اگر اتحاد ہو سکتا ہے تو شرعی دلیل سے اس کو مدلل فرما دیا جائے۔

2.....کیا کسی مسلمان کیلئے ادیان باطلہ کے احترام کی کوئی گنجائش ہے؟ اگر گنجائش ہے تو اس کو بھی شرعی دلیل کی

روشنی میں واضح فرما دیا جائے۔

3.....کیا کسی مسلمان کیلئے جائز ہے کہ کسی ایسی تنظیم کی رکنیت قبول کرے، جس کے دستور کی دفعات میں ادیان باطلہ سے اتحاد، ادیان باطلہ کا احترام۔ اور ادیان باطلہ کو تسلیم و قبول کر لینے کو تنظیم کے مقاصد و نصب العین کے طور پر پیش کیا گیا ہو؟ اگر جائز نہیں بلکہ حرام ہے تو جس مسلمان نے ایسی تنظیم کی رکنیت اختیار کر لی ہے، اس کیلئے حکم شرعی کیا ہے؟ اور اگر جائز ہے تو اس کو بھی شرعی دلائل کی روشنی میں پیش کیا جائے۔

**جواب: 1**.....دین اسلام کا کسی دین باطل و کفر سے اتحاد کا مطلب ایمان و کفر اور حق و باطل کا ایک ہو جانا ہے، جو بحکم قرآن و حدیث کفر ہے، اور ایسے اتحاد کو صحیح سمجھنا، کفر کو صحیح سمجھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: ومن یتولّھم منکم فانہ منھم: تم میں جو ان سے دوستی کرے گا وہ بیشک انہیں میں سے ہے۔ قرآن کریم کی عظیم شہادتیں کہ ان سے وداد و اتحاد کفر ہے اور یہ کہ اس کے مرتکب نہ ہوں گے مگر کافر۔

آیت مذکورہ کے تحت عمدۃ المفسرین: ابوبکر رازی جصاصؒ : تحریر فرماتے ہیں: ان کان الخطاب للمسلمین فھواخبار بانہ کافر مثلھم بموالاتہ ایاھم:

لہٰذا دین اسلام کا ادیان باطلہ سے اتحاد کو صحیح سمجھنے والے پر لازم ہے کہ ایسے کفریہ عقیدہ سے توبہ کرے، تجدید ایمان اور تجدید نکاح و بیعت کرے۔

2.....ادیان باطلہ کی تعظیم و احترام کفر ہے۔ فقیہ بے نظیر: علامہ علاء الدین حصکفی : تحریر فرماتے ہیں: الاعطاء باسم النیروز والمھرجان لایجوزای الھدایا باسم ھذین الیومین حرام وان قصد تعظیمہ کمایعظمہ المشرکون یکفر قال ابوحفص الکبیر لوان رجلا عبداللّٰہ خمسین سنۃ ثم اھدی لمشرک یوم النیروز ببیضۃ یرید تعظیم الیوم فقد کفر وحبط عملہ:

اور: غمز عیون البصائر: میں ہے: اتفق مشائخنا ان من رای امر الکفار حسناً فقد کفر:

اور: الاشباہ والنظائر: میں مرقوم ہے: تبجیل الکافر کفر فلوسلم علی الذمی تبجیلاً کفر: علامہ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں: من اھدی یوم النیروز وارادبہ تعظیم النیروز کفر:

ان تمام اقوال وارشادات سے صاف ظاہر ہے کہ کسی مسلمان کیلئے ادیان باطلہ کے احترام و تعظیم کی کوئی گنجائش نہیں، بلکہ ان کی تعظیم کفر ہے، جو شخص ادیان باطلہ کے احترام و تعظیم کو صحیح سمجھے، اس پر توبہ واستغفار و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔

3.....جانتے ہوئے ایسی تنظیم کی رکنیت ناجائز وحرام بلکہ کفر ہے،اور رکنیت قبول کرنے والا مستحق نار وغضب جبار ہے،ایسے شخص پر لازم ہے کہ رکنیت مسترد کرے،توبہ واستغفار اور تجدید ایمان ونکاح کرے۔اگر وہ ایسا کرلے تو ٹھیک ہے،ورنہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا مکمل بائیکاٹ کریں:قال اللّٰہ تعالیٰ:واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظٰلمین.(فتاوی علیمیہ:ج2:ص284)

# کفار کے مذہبی تہواروں اور جلوسوں میں شرکت کرنے اور اُن کو دیکھنے اور ان کے دیوی دیوتاؤں کی تعظیم واحترام اور استقبال ومبارک بادی دینے کا حکم:

**سوال:** مہاراشٹر میں ہندو لوگ گنپتی کا تہوار مناتے ہیں،اس موقع پر مسلمان حضرات بھائی چارگی کے نام پر ہیز و پوسٹر کے ذریعہ مبارک باد دیتے ہیں،ان کا سواگت کرتے ہیں،اور جو لوگ ان کے جلوس کے موقع پر روڈ پر کھڑے ہو کر اپنا قیمتی وقت صرف کرتے ہیں جبکہ ان کے جلوس میں مرد وعورت سب بے حیا ہو کر ایک ساتھ ناچتے گاتے اور رنگ بھی اُڑاتے ہیں جبکہ رنگ لوگوں کے اوپر بھی پڑتا ہے۔

ایک محلّہ میں ہندو مسلمان دونوں ہیں،اس موقع پر مسلمان نوجوان خود ان کے جلوس میں شامل ہو کر ڈھول بجا کر ان کا ساتھ دیتے ہیں،اور بھائی چارگی کا شور مچاتے اور مسلمان بچے ہندوؤں سے روپے لے کر ان کی مورتی کو ندی میں ڈوباتے ہیں اور مورتی پر وہ لوگ جو کھوپڑا(ناریل) چڑھاتے ہیں وہ لے جا کر کھاتے ہیں،اور جن لوگوں کی دوکان روڈ پر ہے وہ لوگ بیٹھ کر یہ شیطانی کھیل دیکھتے ہیں اور بولتے ہیں کہ ہماری دوکان ہے ہم چھوڑ کر کہاں جائیں۔ ان تمام لوگوں پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** کفار کے مذہبی تہواروں میں شریک ہونا،ان کے مذہبی جلوس کا استقبال کرنا اور ان کے مذہبی تہواروں اور جلوسوں کو مبارک باد دینا سب حرام حرام اشد حرام بلکہ بحکم فقہائے کرام کفر ہے۔

علامہ علاء الدین حصکفی : تحریر فرماتے ہیں:الاعطاء باسم النیروز والمھرجان لایجوز ای الھدایا باسم ھذین الیومین حرام وان قصد تعظیمہ کما یعظمہ المشرکون یکفر قال ابوحفص الکبیر لوان رجلا عبداللّٰہ خمسین سنۃ ثم اھدی لمشرك یوم النیروز

بیضۃ یریدتعظیم الیوم فقدکفر وحبط عملہ:

اور:غمز عیون البصائر: میں ہے:اتفق مشائخنا ان من رای امر الکفار حسناً فقد کفر:اور:الاشباہ والنظائر :میں مرقوم ہے:تبجیل الکافرکفرفلوسلم علی الذمی تبجیلاً کفر:

علامہ ملاعلی قاریؒ فرماتے ہیں:من اھدی یوم النیروزوارادبہ تعظیم النیروز کفر:

ان سب عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ کافروں کے تہواروں،جلوسوں کا احترام واعزازاوراُن کا استقبال کرنا سب کفر ہے۔

اعلیٰ حضرت تحریرفرماتے ہیں کہ:ان کے دیوتاؤں اورپیشواؤں اورمذہبی جذبات کااعزازتو درکنار جوان کے کسی فعل کی تحسین ہی کرے باتفاقِ ائمہ کافر ہے۔

صدرالشریعہ تحریرفرماتے ہیں کہ:کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہوکراُن کے میلےاورجلوس مذہبی کی شان وشوکت بڑھانا کفر ہے۔

ان تمام اقوال وارشادات سے مثل آفتاب روشن ہے کہ کفار کے مذہبی تہواروں،جلوس اوران کے دیوی دیوتاؤں کی تعظیم واحترام اوراستقبال ومبارک بادی یوں ہی ان میں شرکت کفر ہے۔

لہذا جومسلمان گنپتی یاان کے کسی مذہبی تہواروں میں شریک ہوتے ہیں ان کےجلوس کی آمد پرمبارک باد دیتے ہیں ان کا استقبال کرتے ہیں ان سب پرواجب ہے کہ فوراًتو بہ واستغفار کریں تجدیدایمان ونکاح کریں۔

اعلیٰ حضرت تحریرفرماتے ہیں کہ:جومرتکب کفرفقہی ہوجیسے دسہرے کی شرکت یا کافروں کی جے بولنااس پر تجدید اسلام لازم ہے،اوراپنی عورت سے تجدیدنکاح کرے۔

رہے وہ لوگ جوایسےجلوس کا تماشہ دیکھتے ہیں خواہ اپنی دوکان میں بیٹھ کریا کسی اورجگہ سے،یوں ہی جولوگ بتوں پر چڑھائے گئے ناریل کھاتے ہیں،ان سے پیسہ لےکرمورتیوں کوندی میں ڈبوتے ہیں،تو ان میں سے بعض حرام اوربعض ناجائزکام کرنے والے ہیں۔سب پرایسےاُمور سے اجتناب ضروری اورتو بہ واستغفارلازم ہے۔

(فتاوی علیمیہ:ج2:ص299)

# کافروں سے دوستی اور تعلقات رکھنے اور اُن کے مُردوں کو جلانے کے لئے جانے کا حکم:

**سوال:** اگر کوئی شخص غیر مسلموں سے تعلقات رکھتا ہو، اُن کے مُردوں کو جلانے اور اُن کے کھانے میں شرکت کرتا ہو، تعلقات کے بنا پر اپنے مفاد کی خاطر غیر مسلموں کے تہوار کے موقع پر مورتیاں رکھواتا ہو، درگاہ پوجا وغیرہ دیکھنے جاتا ہو، درگاہ پوجا وغیرہ کے سارے اخراجات کو اپنے ذمہ بھی لیتا ہو، مورتیوں کے اوپر خود بھی پھول وغیرہ ڈالتا ہو، مندروں میں جا کر ٹیکا بھی لگواتا ہو اور صوم وصلوٰۃ کا پابند بھی ہو۔ ایسے کو مسلمان تصور کیا جائے یا نہیں؟

**جواب:** سوال میں جتنی باتیں مذکور ہیں ان میں بعض حرام حرام اشد حرام ہیں۔ کافروں سے دوستی تعلقات اور اُن کے مُردے جلانے میں شرکت وغیرہ بہت اخبث نہایت اشنع ہے۔

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ: اگر دوستی و موالات با ہر کافر کہ باشد حرام اشد کبیرہ اعظم است واگر بربنائے میل دینی باشد خود کفر: قال اللّٰہ تعالیٰ: ومن یتولّھم مّنکم فانّہ منھم:

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: من جامع المشرك وسكن معه فانه مثله: جو شرک سے یکجا ہو اور اس کے ساتھ رہے وہ اسی کے مانند ہے۔

اور بعض باتیں مثلاً مورتیاں رکھوانا، ان پر پھول وغیرہ چڑھانا یا ٹیکا لگوانا یہ سب بدترین کفر ہے۔ مفتی اعظم ہند تحریر فرماتے ہیں کہ: دسہرہ منانے والے، ایسا کرنے والے از سر نو کلمہ اسلام پڑھیں، ان پر تجدید ایمان تجدید نکاح لازم ہے۔ یہ لوگ اگر باز نہ آئیں، تجدید نکاح نہ کریں تو ان سے تا توبہ مقاطعہ کیا جائے، سلام کلام، میل جول، نشست برخاست یک لخت موقوف کیا جائے۔

جس مسلمان نے مذکورہ کام کیا وہ اسلام سے خارج ہو گیا، اس پر توبہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح لازم ہے۔ اگر وہ ایسا کر لے تو ٹھیک ورنہ سب مسلمان اس کا بائیکاٹ کر دیں، اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو وہ بھی مجرم اور گنہگار ہوں گے۔

(فتاوی علیمیہ: ج2: ص307)

## غیر مسلموں کے مذہبی جلوس میں شرکت کرنا:

**سوال:** زید اپنے آپ کو سنی صحیح العقیدہ بتاتا ہے جبکہ وہ ہندوؤں کے گنپتی تہوار کے موقع پر ہونے والے جلوس کا ہار وغیرہ پہنا کر استقبال کرتا ہے۔ایسے صورت میں زید کے بارے شریعت کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** ہندوؤں کے مذہبی جلوس کا استقبال کرنا کفر ہے۔زید پر تجدید ایمان وتجدید نکاح اور توبہ واستغفار لازم ہے۔اگر وہ ایسا نہ کرے تو مسلمان اس کا مکمل بائیکاٹ کردیں۔قال اللّٰہ تعالیٰ:واما ینسینک الشیطن فلاتقعدبعدالذکری مع القوم الظّٰلمین:(فتاوی علیمیہ:ج2:ص312)

## غیر مسلموں کے مذہبی تہوار میں چندہ دینا:

**سوال:** زید سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہے لیکن وہ کافروں کے تہوار مثلاً لکشمی پوجا وغیرہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے یعنی چندہ کرواتا ہے اور خود دیتا بھی ہے اور کافروں کے بنائے ہوئے ہیز میں اس کی تصویر اس کے نام کے ساتھ ہوتی ہے۔اس پر اس کو کوئی اعتراض بھی نہیں۔لہذا زید اور اس کے ہمنوا پر شریعت کا کیا حکم نافذ ہوگا؟

**جواب:** مسلمان کا ہندوؤں کے مذہبی تہوار میں شرکت کرنا حرام ہے اور اگر اچھا سمجھ کر شرکت کریں تو کھلا ہوا کفر ہے۔

:غمز عیون البصائر: میں ہے:اتفق مشائخنا ان من رای امر الکفار حسناً فقد کفر:

اور فتاوی رضویہ میں ہے کہ:ہولی دیوالی یہ سب رسومِ کفار ہیں،مسلمانوں کو اِن میں شرکت حرام اور بطور پسند کریں تو صریح کفر ہے۔

لہذا اس پر اور اس کے ہمنواؤں پر لازم ہے کہ فوراً توبہ واستغفار کریں تجدید ایمان وتجدید نکاح کر کے اپنی عاقبت کو برباد ہونے سے بچائیں۔(فتاوی علیمیہ:ج2:ص313)

## کافروں کی مجلسوں اور مذہبی میلوں میں شرکت کرنے،ان کی تعظیم کرنے اور اُن کو مبارکباد دینے کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ایسے شخص کے بارے میں جو مندرجہ ذیل چیزوں پر عمل کرتا ہو:

1.....جو شخص شہرت،ناموری کیلئے جین دھرم کے آچاریوں وسادھوؤں کے ساتھ تصویر کھنچواتا ہو اور ان کے

شہر آنے پر ان کا استقبال، تعظیم خوش آمدید کرنے کیلئے جاتا ہو۔

2.....آچاریہ کے یوم پیدائش کے موقع پر ہونے والی مجلسوں تقریروں تحریروں میں شامل ہوتا ہو۔

3.....ان کے پیدائش پر شائع ہونے والا کلینڈر جس پر دیوی دیتا کے تصویر ہوں اپنے ہاتھوں افتتاح کرتا ہو۔

4.....جو کفار کی مجلسوں میں عورت اور مردوں کا بغیر پردے کے ایک ساتھ بیٹھتا ہو اور ایک ساتھ بیٹھنے میں عار محسوس نہیں کرتا ہو۔

5.....ان کی مذہبی تحریک میں باربار شامل ہوتا ہو،ان کے مذہبی رہنماؤں،ان کے تہواروں اور ان کے مذہبی مقاموں،میلوں پر مبارکباد دینے جاتا ہو،ان کے آچاریوں کے اقوال کو اقوال زریں کہہ کر تعریف کرتا ہو۔

**جواب** : کافروں کی تعظیم وتوقیر،یوں ہی تصویر کشی سخت ناجائز وحرام ہے۔ان کے یوم پیدائش پر ہونے والی مجلسوں میں شرکت ان کے دیوی، دیوتاؤں کی تصویر پر مشتمل کلینڈر کا افتتاح،مرد وعورت کے ساتھ بیٹھنا،سب حرام حرام اور اشد حرام ہے۔اور مذہبی میلوں میں شرکت اور مبارکبادی دینا کفر ہے۔

غمز عیون البصائر : میں ہے:اتفق مشائخنا ان من رای امر الکفار حسناً فقد کفر:
یعنی ہمارے مشائخ کا اس پر اتفاق ہے کہ جس نے کافروں کے کسی کام کو اچھا سمجھا وہ کافر ہوگیا۔

در مختار: میں ہے:الاعطاء باسم النیروز والمھرجان لایجوزای الھدایا باسم ھذین الیومین حرام وان قصد تعظیمه کمایعظمه المشرکون یکفر:

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ:ان کے دیوتاؤں اور پیشواؤں اور مذہبی جذبات کا اعزاز تو درکنار جو ان کے کسی فعل کی تحسین ہی کرے باتفاقِ ائمہ کافر ہے۔

سوال میں مذکور بعض افعال حرام اور بعض کفر ہیں۔جو شخص ان حرکات شنیعہ کا مرتکب ہے اس پر توبہ واستغفار اور تجدید ایمان ونکاح لازم ہے۔اگر توبہ کر کے ازسر نو کلمہ طیبہ پڑھ کر تجدید نکاح نہ کرے تو مسلمان اس کا مکمل بائیکاٹ کردیں ورنہ وہ بھی مجرم وگنہگار ہوں گے:قال اللّٰه تعالیٰ:واما ینسینّک الشیطٰن فلاتقعد بعد الذکری مع القوم الظّٰلمین:(فتاوی علیمیه:ج:2:ص323)

# غیر مسلموں کے تعزیت کیلئے جانے اور اُن کے تہواروں میں شرکت کرنے اور مندروں کے سامنے سر جھکانے یا ہاتھ جوڑنے کا حکم:

**سوال:** 1.....ہندوؤں کے مرنے پرتعزیت کیلئےان کے گھر دوکان جانایا اسی نیت سے راستہ وغیرہ میں ملنا اورملاقات کرنا جائز ہے یانہیں اگر جائز ہےتو اس کی کیاصورت ہےاوراگر جائزنہیں ہےتو جانے والوں کیلئے کیاحکم ہے؟

2.....ہندوؤں کے تیوہاروں کے موقع پر دیا جلانایا کسی بھی طریقے سے شرکت کرنایامندروں کے پاس گزرتے وقت سر جھکانایاہاتھ جوڑنا کیسا ہے؟

**جــــــواب:** 1.....تعزیت کامطلب میت کے پسماندگان سے ہمدردی کااظہارکرنا ہےاوراسلام نے مشرکین سےشدت اورسختی سےپیش آنےاوران کی طرف سے دل میں عداوت ونفرت رکھنے کاحکم دیا ہے:قال اللّٰہ تعالیٰ:واغلظ علیھم:وقال اللّٰہ تعالیٰ:ولیجدوافیکم غلظۃ:

لہٰذا اُن کےمرنے پرتعزیت کے لئے ان کے پسماندگان کے پاس جانا اورتعزیت کرنا جائزنہیں ہے، جولوگ جائیں وہ توبہ واستغفار کریں،البتہ اگرکسی حکمت ومصلحت اورغرض صحیح کی بناپرصرف ظاہراً چند کلمات ہمدردی کہیں تو اجازت ہوگی۔

اعلیٰ حضرت تحریرفرماتے ہیں کہ:موالات صوریہ( ظاہری محبت وہمدردی) کوبھی شریعت مطہرہ میں حقیقیہ کے حکم میں رکھا ہے۔ارشادباری تعالیٰ ہے:یاایھاالذین اٰمنوالاتتّخذواعدوّی وعدوّکم اولیآء تلقون الیھم بالمودّۃ وقدکفروا بما جآءکم مّن الحق:

یہ موالات قطعاً حقیقیہ نہ تھی کہ نزول کریمہ دربارہ سیدنا حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ ہے۔تفسیر علامہ ابوالسعود میں ہے:فیہ زجرشدید للمؤمنین عن اظھار صورۃ الموالات لھم وان لم تکن موالاۃ فی الحقیقۃ: مگرصوریہ ضروریہ خصوصاًبا کراہ:قال اللّٰہ تعالیٰ:اِلّاان تتّقوامنھم تقتہ:

2.....ہندوؤں کےتہواروں میں شرکت کرنا،اُن موقعوں پردیاجلانا سخت حرام بلکہ بحکم فقہائے کرام کفر ہے۔

:مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر: میں ہے:یکفربخروجہ الی نیروز المجوس والموافقۃ معھم فیمایفعلون فی ذلک الیوم:

اورمندروں کے پاس سر جھکانااورہاتھ جوڑنااشدواخبث کفر ہےکہ مندروں کے سامنے سر جھکانایاہاتھ جوڑنا مشرکین کی عبادت معبودانِ باطلہ کاطریقہ ہے۔اگرکسی مسلمان نے ایسا کیاتوفوراًاسلام سے خارج اورکافرومرتد ہوگیا

:الاشباہ والنظائر:میں ہے:عبادۃ الصنم کفرولااعتباربمافی قلبہ:

جولوگ ہندوؤں کےتہواروں میں شرکت کریں وہ تجدیداسلا ونکاح کریں اورجومندروں کے سامنے سر

جھکائیں یا ہاتھ جوڑیں وہ ایسے کافر ہو گئے کہ ان کی بیویاں نکاح سے باہر ہو گئیں، پھر اگر وہ اسلام قبول کرلیں جب بھی عورتوں کو اختیار ہوگا کہ بعد عدت جس سے چاہیں نکاح کریں۔

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ: جو مرتکب کفر فقہی ہے جیسے دسہرے کی شرکت اس پر تجدید اسلام لازم ہے اور اپنی عورت سے تجدید نکاح کرے اور جو قطعاً کافر ہوگیا جیسے معبودانِ کفار پر پھول چڑھانے والا کافر و مرتد ہوگیا۔ اس کی عورت نکاح سے نکل گئی۔ اگر تائب ہوا اور اسلام لائے جب بھی عورت کو اختیار ہے بعد عدت جس سے چاہے نکاح کرلے اور بے توبہ مرجائے تو اسے مسلمانوں کی طرح غسل و کفن و جنازہ سب حرام۔

(فتاوی علیمیہ: ج1: ص356)

## بدمذہب کا نکاح پڑھانے والے کی امامت:

**سوال**: زید ایک عالم دین ہے جن سے ایک شخص عمر نے کہا کہ فلاں جگہ ایک نکاح کرنا ہے جو کہ طرفین اہل سنت ہیں۔ حضرت کے وہاں جانے پر محسوس ہوا کہ لوگ بدمذہب ہیں تو انہوں نے خطبہ نکاح اور ایجاب وقبول سے منع کردیا، لیکن مولانا موصوف اس محفلِ نکاح میں شریک رہے اور بعد نکاح رجسٹر نکاح فارم پُر کیا اور نکاح پڑھانے کا نذرانہ آدھا قبول کیا اور آدھا قاضی نکاح بدمذہب نے لیا۔ دریافت طلب امر یہ کہ:

ایسے عالم دین پر کوئی حد نافذ ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر کوئی حد نافذ ہوتی ہے تو وہ کون کون سی ہے؟ کیا ایسے عالم کی اقتدا میں نماز ہوگی یا نہیں؟ اگر نماز نہیں ہوتی ہے تو کیا نماز کو واپس کرنی ہوگی یا نہیں؟

**جواب**: جس مولوی نے بدمذہب کے نکاح میں شرکت کی اور نکاح کا رجسٹر پُر کیا اور نکاح کا نذرانہ لیا وہ سخت مجرم و گنہگار اور فاسق و فاجر ہے، اس کی اقتدا کرنا ناجائز ہے اور اس کی اقتدا میں پڑھی گئی نماز کا دہرانا واجب ہے۔

ردالمحتار: میں ہے: الفاسق کالمبتدع تکرہ امامته بکل حال مشی فی شرح المنیة علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم: اور درمختار: میں ہے: کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها:

اس پر لازم ہے کہ اس نکاح کے غلط ہونے کا اعلان کرے، نذرانہ واپس کرے اور توبہ واستغفار کرے، اگر وہ یہ سب کرلے تو ٹھیک ورنہ اس کا بائیکاٹ کردیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعدالذکری مع القوم الظّٰلمین: (فتاوی علیمیہ: ج2: ص34)

# حضرت حافظ الحدیث والقرآن، مفتی اعظم پاکستان، حضرت پیر سید محمد جلال الدین مشہدی کا فتویٰ

## (حضرتِ اعلیٰ درگاہِ مقدسہ جلالیہ بھکھی شریف)

### شان اُلوہیت ورسالت میں گستاخی کرنے اور گستاخِ صحابہؓ کا شرعی حکم اور اس کی امامت:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ:

1.....شان اُلوہیت وشان رسالت میں تنقیص کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ نیز تنقیص کا مفہوم کیا ہے؟

2.....خلفائے ثلاثہؓ کی حقانیت کا انکار اور انہیں غاصب کہنے والے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

3.....ازواج مطہراتؓ بالخصوص محبوبہ محبوب خدا کو سب وشتم کرنے والے اور انہیں موردِ الزام ٹھہرانے والوں کا شرعی حکم کیا ہے؟

4.....اگر کوئی خطیب یا امام مسجد کہے کہ فقہ جعفریہ کے کسی فوت شدہ کی نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں

جبکہ وہ امام خود اُن کی نماز جنازہ پڑھانے کا انکار کرتا ہو۔

5.....مذکورہ عقائد رکھنے والے لوگوں اوران عقائد والوں کو پیشوااور راہنماوخطیب رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: اللہ تعالیٰ جل شانہ ہرعیب سے پاک ہے،تمام تعریفیں اسی کیلئے خاص ہیں، کوئی معبود برحق نہیں مگر وہی اللہ تعالیٰ جل شانہ سب سے بڑا ہے۔

ان کلمات میں سے کسی کے خلاف اس کی توحیدو کبریائی یا کسی خوبی کی نفی یا کسی عیب کی نسبت اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف کرنا تنقیص شان اُلوہیت ہے۔اورمخلوق کے لئے سب سے بلندمرتبہ رسالت ہےاور نبی کریم ﷺ تمام رسولوں علیہم السلام کے سردار ہیں، آپ کوسیدالانبیاءوالرسل نہ ماننا یا کسی عیب کی نسبت آپ کی طرف کرنا خواہ ذات میں یا نسب میں یا صفات وخصائل میں یا استہزاءواستخفاف کرناوغیرہ سے تنقیص شان رسالت ہوتی ہے اوراس کے مرتکب کا حکم کفروارتداد ہےاورسزا قتل ہے،اگرچہ توبہ کرے۔

قرآن مجید میں ہے:ذٰلک بانھم شاقوا اللّٰہ ورسولہ،ومن یّشاق اللّٰہ فان اللّٰہ شدید العقاب: یہ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سےاوراس کے رسول سے جدار ہےاورجواللہ تعالیٰ سے جدار ہےتو بے شک اللہ تعالیٰ کاعذاب سخت ہے۔

یہ حکم قتل ان پراس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی صریح مخالفت کی۔

نیزارشاد ہے:ولئن سالتھم لیقولنّ انّما کنّانخوض ونلعب قل اباللّٰہ واٰیتہ ورسولہ کنتم تستھزءون،لاتعتذرواقدکفرتم بعد ایمانکم: اوراے محبوب!اگرتم ان سے پوچھوتو کہیں گےکہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔تم فرماؤ کیااللہ تعالیٰ اوراس کی آیتوں اوراس کے رسول سے ہنستے ہو،بہانے نہ بناؤتم مسلمان ہوکرکافر ہوچکے۔

علامہ قاضی عیاض مالکیؒ لکھتے ہیں کہ: بے شک ہروہ آدمی جس نے نبی کریم ﷺ کوگالی دی یا آپ کی طرف کسی عیب کی نسبت کی یا آپ کی ذات مقدسہ یا آپ کےنسب مبارک یا آپ کے خصائل میں سے کسی خصلت کی جانب نقص کی نسبت کی یا آپ پرطعن کیایا جس نے بطریق گالی،اہانت تحقیر شان یا آپ کی طرف عیب کومنسوب کرنے کیلئے آپ کو کسی چیز سے تشبیہ دی تو وہ حضورا کرم ﷺ کوگالی دینے والا ہےاوراس کاحکم گالی دینے والے کے حکم کی طرح ہے،اسےقتل کیاجائے گا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور ہم اس حکم میں قطعاً کوئی استثنا نہیں کرتے ، نہ ہم اس بات میں شک کرتے ہیں کہ چاہےتوہین صراحتاً ہو یا کنایۃً۔پھرآگے ارشادفرماتے ہیں کہ:یہ تمام صحابہ کرامؓ سے لےکرآج تک کے

علماء اور آئمہ فتوی کے اجماع سے ہے۔

شیخین کریمینؓ کو غاصب کہنے والا اور سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر، دونوں کا حکم کفر وارتداد ہے، اگر توبہ کر لے تو قتل نہ کریں گے اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے والے کا بھی یہی حکم ہے۔

شفاء شریف میں ہے کہ سیدنا فاروق اعظمؓ نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو خط لکھا کہ: لوگوں میں سے کسی ایک کو گالی دینے والے مسلمان کو قتل کرنا جائز نہیں مگر اس کو قتل کرنا جائز ہے جس نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی، پس جس نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی تو اس کا خون بہانا حلال ہو گیا۔

بحرالرائق میں ہے کہ: نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہراتؓ میں سے حضرت عائشہ صدیقہؓ پہ تہمت لگانے سے، سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کے انکار سے، سیدنا صدیق اکبرؓ کی امامت کے انکار سے اصح قول کے مطابق مرتد ہو جاتا ہے جیسا کہ اصح قول کے مطابق خلافتِ سیدنا فاروق اعظمؓ کے انکار سے۔

شفا شریف میں ہے کہ: جو اس کے کافر ہونے اور عذاب میں مبتلا ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ چہ جائیکہ امام وخطیب بنایا جائے۔(فتاوی بھکھی شریف: ج 1: ص 101)

## شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنے اور اُن کو مسلمانوں کی جنازہ میں شریک ہونے کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: ایک گاؤں میں آدھی آبادی سنیوں کی ہے اور آدھی آبادی شیعوں کی، جب کوئی آدمی مر جائے تو اس پر سنی علیحدہ نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور شیعہ علیحدہ نماز جنازہ پڑھتے ہیں، میت چاہے سنیوں کی ہو یا شیعوں کی۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

**جواب:** جو رافضی ائمہ کرام واہل بیتؓ کو انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل مانتے ہوں، سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کے منکر ہوں، ایسے لوگوں کی نماز جنازہ اہل سنت کے لوگوں کیلئے ہرگز جائز نہیں، خواہ امام شیعہ ہو یا سنی، اور نہ ہی انہیں کسی سنی کے جنازے میں شریک ہونا چاہئے، اور نہ انہیں علیحدہ سنی مسلمان کا جنازہ پڑھنے کی اجازت دینی چاہئے۔ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

:و لاتصلّ علیٰ احدمّنھم مّات ابداوّ لاتقم علیٰ قبرہ: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لاتصلوا معهم ولا تصلوا عليهم: نہ ان کے ساتھ جنازہ میں شریک ہو اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ پڑھو۔

نیز شیعہ کی معتبر کتاب: تحفہ سنیہ: کے صفحہ نمبر 354 میں ہے کہ: جب کسی اللہ کے دشمن کی نماز جنازہ پڑھے تو کہہ: اے اللہ! ہم اس کے بارے میں جانتے ہیں کہ یہ تیرا اور تیرے رسول کا دشمن ہے۔ اے اللہ! اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس کے پیٹ میں آگ بھڑکا دے اور اس کو جلدی جہنم رسید کر، بے شک یہ تیرے دشمنوں کا دوست اور تیرے دوستوں کا دشمن تھا اور تیرے نبی کی اہل بیت سے بغض رکھتا تھا، اے اللہ! اس کی قبر کو تنگ کر دے۔

لہذا ایسے آدمی کی نماز جنازہ نہ پڑھو اور نہ اس کو اپنے مُردوں کیلئے ایسی بد دعا کرنے دو۔

(فتاوی بھکھی شریف: ج1: ص223)

# شیعہ رافضی کے لئے دعائے مغفرت کرنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: شیعہ رافضی کیلئے دعائے مغفرت جائز ہے یا نہیں؟ اور کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** ہمارے علاقہ کے اکثر رافضی تبرائی اپنے کفریہ عقائد کی وجہ سے کافر و مرتد اور واجب القتل ہیں، اور اللہ رب العزت کفار کیلئے دعائے مغفرت کرنے سے نبی کریم ﷺ اور تمام صحابہ کرامؓ کو منع فرماتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

: مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ: (توبہ: آیت: 113)

**ترجمہ:** لائق نہیں نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش چاہیں مشرکوں کی اگر چہ ہوں قرابت والے جبکہ کھل چکا اُن پر کہ وہ ہیں دوزخ والے۔

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ: روافض زمانہ میں کسی ایسے کا ملنا جسے ایک ضعیف طور پر مسلمان کہہ سکیں کبریت احمر کے ملنے سے بھی کچھ زیادہ ہی دشوار ہے۔

لہذا ان کیلئے دعائے مغفرت کرنا حرام قطعی ہے اور اس دعائے مغفرت کو حلال جاننا کفر ہے اور جو اس حرام کام کا ارتکاب کرے وہ سخت گنہگار ہے۔ (فتاوی بھکھی شریف: ج1: ص228)

## شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:ایک امام سنی بریلوی نے مسئلہ جاننے کے باوجود شیعہ مذہب کے آدمی کا جنازہ پڑھایا۔قرآن وسنت کی روشنی میں اس کے بارے میں مسئلہ بیان فرمائیں۔

**جواب:** پڑھنےاور پڑھانے والے سب سنی گنہگار ہوئے،ان کیلئے اعلانیہ توبہ کرنا لازم ہےاور امام جب تک توبہ نہ کرے اس کی امامت مکروہ ہے۔قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ولاتصلّ علیٰ احدمّنھم مّات ابداوّ لاتقم علیٰ قبرہ: اوران میں سے کسی کی میت پرکبھی نماز نہ پڑھنااور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔

حرام قطعی کاایک بار ارتکاب فسق ہےاور فاسق کی امامت مکروہ ہے۔

(فتاوی بھکھی شریف:ج1:ص236)

## شیعہ کا جنازہ پڑھنے اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کرنے کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:ایک شیعہ فوت ہوا،کیااہل سنت وجماعت سے تعلق رکھنے والے اس کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا کہ نہیں؟یا پہلے شیعہ پڑھ لیں اور بعد میں اہل سنت پڑھ لیں؟اس کے بارے میں قرآن وسنت کی روشنی میں مسئلہ بیان فرمائیں؟

**جواب:** رافضی تبرائی اپنے کفریہ عقائد کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور غیر مسلم کا جنازہ پڑھنااور اس کیلئے بخشش کی دعا کرناحرام وناجائز ہے۔قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ولاتصلّ علیٰ احدمّنھم مّات ابداوّ لاتقم علیٰ قبرہ: اوران میں سے کسی کی میت پرکبھی نماز نہ پڑھنااور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔

لہذا نہ جنازہ پڑھنا جائز اور نہ ہی فاتحہ۔(فتاوی بھکھی شریف:ج1:ص238)

## شیعہ کا جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والوں کا حکم:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:ایک شیعہ عورت جس کی اولاد بھی شیعہ ہے،فوت ہوگئی ہے،شیعہ لوگوں نے اس کا علیحدہ جنازہ پڑھااور اس کے بعد سنی امام نے اپنے مقتدیوں کے ساتھ علیحدہ جنازہ

پڑھا۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ اہل سنت کےامام اور جنازہ کا شرعاً کیا حکم ہے؟

**جواب:** ہمارے علاقے کے رافضی تبرائی عموماً ایسے عقائد رکھتے ہیں کہ جن میں سے ایک بات کا اعتقاد رکھنا بھی انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔اگر مرنے والی کے عقائد اسی قسم کے تھے تو اس کے نماز جنازہ پڑھنے والے اہل سنت سخت قسم کے مجرم اور کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے،ان پر اعلانیہ توبہ کرنا لازم ہے۔

فتاوی ھندیہ :میں ہے:واحکامھم احکام المرتدین:اوران (بدعقیدہ لوگوں) کے احکام مرتدین کے احکام کی طرح ہیں۔

آج کل عام روافض اسی قسم کے ہیں،ان کے عالم جاہل،چھوٹے بڑے،تقریراً وتحریراً علی الاعلان ان کفریات کا اعتراف کرتے ہیں اوران کے معتقد کومؤمن کامل جانتے اوراپنا پیشوا ومجتہد مانتے ہیں۔

شفا شریف میں ہے:ولھذا نکفرمن لم یکفر من دان بغیرملة المسلمین من الملل اوتوقف فیھم او شک اوصحح مذھبھم وان ظھرمع ذٰلک الاسلام:

**ترجمہ:** ہمارے نزدیک جو کسی غیر مسلم کو کافر نہ مانے یا انہیں کافر کہنے میں توقف کرے یا ان کے کفر میں شک کرے یاان کے مذہب کو صحیح کہے،وہ کافر ہے،اگرچہ اسلام کا مدعی ہو۔قرآن کریم میں ہے:

مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ:(توبہ:آیت:113)

**ترجمہ:** لائق نہیں نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش چاہیں مشرکوں کی اگر چہ وہ ہوں قرابت والے جبکہ کھل چکا اُن پر کہ وہ ہیں دوزخ والے۔(فتاوی بھکھی شریف:ج1:ص245)

## شیعہ کو قربانی کے جانور میں شریک کرنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:قربانی کے جانور میں اہل سنت وجماعت (بریلوی) کے ساتھ شیعہ کی شرکت کیسی ہے؟قربانی میں ان کی شرکت سے دوسروں کی قربانی جائز ہوگی یا نہیں؟

**جواب:** قربانی میں شریک افراد کیلئے ضروری ہے کہ ہر ایک کی نیت قربانی کی ہو،ورنہ کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی۔اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:

لن ینال اللہ لحومھا ولادماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم:اللہ تعالیٰ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں،نہ ان کے خون،ہاں!تمہاری پرہیز گاری اس تک پہنچتی ہے۔

ہدایہ میں ہے کہ: اگر قربانی کرنے والے کے ساتھ باقی چھ میں کوئی نصرانی ہو یا کوئی ایسا آدمی ہو جو گوشت کا ارادہ رکھتا ہے تو ان میں سے کسی ایک کی طرف سے بھی قربانی نہیں ہوگی۔

چونکہ شیعہ کی کوئی عبادت ہی معتبر نہیں، اس لئے انہیں قربانی میں شامل کرنا جائز نہیں۔

(فتاوی بھکھی شریف: ج 1: ص 282)

## رافضی کا ذبیحہ کھانا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: رافضی کا ذبیحہ کھانا حلال ہے یا نہیں؟

**جواب:** رافضیوں کے کئی گروہ ہیں۔ جن رافضیوں کا عقیدہ اُن کو حدِ ارتداد تک پہنچا دیتا ہے، اُن کے ذبیحہ کی حرمت میں شک نہیں کرنا چاہئے۔ اور وہ رافضی جن کا عقیدہ حدِ کفر تک نہیں پہنچتا اُن کا ذبیحہ حلال ہے۔

(فتاوی بھکھی شریف: ج 1: ص 72)

## شیعہ کا جنازہ پڑھنے والوں کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: اہل سنت مسلک بریلوی عقیدے کے آدمی کو اہل تشیع مرد یا عورت کا جنازہ پڑھنا یا پڑھانا جائز ہے کہ نہیں؟ اگر نا جائز ہے تو کس قدر؟ جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے کے نکاح اور ایمان میں کوئی نقصان آیا کہ نہیں؟ جنہوں نے لاعلمی میں پڑھا ان کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** ہمارے علاقے کے رافضی تبرائی عموماً ایسے عقائد رکھتے ہیں کہ جن میں سے ایک بات کا اعتقاد رکھنا بھی انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ اگر مرنے والے کے عقائد اسی قسم کے تھے تو اس کے نماز جنازہ پڑھنے والے اہل سنت سخت قسم کے مجرم اور کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے، ان پر اعلانیہ توبہ کرنا لازم ہے۔

فتاوی ھندیہ: میں ہے: واحکامھم احکام المرتدین: اور ان (بدعقیدہ لوگوں) کے احکام مرتدین کے احکام کی طرح ہیں۔

آج کل عام روافض اسی قسم کے ہیں، ان کے عالم جاہل، چھوٹے بڑے، تقریراً و تحریراً علی الاعلان ان کفریات کا اعتراف کرتے ہیں اور ان کے معتقد کو مؤمن کامل جانتے اور اپنا پیشوا و مجتہد مانتے ہیں۔

شفا شریف میں ہے: ولھذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او توقف فیھم او شک او صحح مذھبھم وان ظھر مع ذلک الاسلام:

**ترجمہ**: ہمارے نزدیک جو کسی غیر مسلم کو کافر نہ مانے یا انہیں کافر کہنے میں توقف کرے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو صحیح کہے، وہ کافر ہے، اگر چہ اسلام کا مدعی ہو۔ قرآن کریم میں ہے:

مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓااَنْ يَّسْتَغْفِرُوْالِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ:(توبہ:آیت:113)

**ترجمہ**: لائق نہیں نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش چاہیں مشرکوں کی اگر چہ وہ ہوں قرابت والے جبکہ کھل چکا اُن پر کہ وہ ہیں دوزخ والے۔(فتاوی بھکھی شریف:ج 1:ص 247)

## شیعہ لڑکی سے نکاح کرنا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: ایک شخص مذہبًا اہل سنت وجماعت ہے اور عورت شیعہ مذہب سے تعلق رکھتی ہے، ان کا آپس میں نکاح شرعاً جائز ہے یا ناجائز ہے؟

**جواب**: ہمارے علاقے کے شیعہ عمومًا رافضی ہیں، جن کے بہت سے عقائد کفریہ ہیں، اس لئے ان کے متعلق: فتاوی عالمگیری: میں ہے: وھولاء القوم خارجون عن ملة الاسلام، واحکامھم احکام المرتدین: اور یہ تمام قوم والے ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین کے احکام کے مثل ہیں۔

اور مرتدین کا حکم یہ ہے کہ وہ نہ اپنے مذہب کے مرد وعورت سے ازدواجی تعلق قائم کر سکتے ہیں اور نہ ہی کسی اور مذہب کے مرد و عورت سے۔

ہدایہ میں ہے: ولا یجوز ان یتزوج المرتد مسلمة ولاکافرة ولا مرتدة لانه مستحق القتل والامهال ضرورة التامل والنکاح یشغله عنه فلایشرع فی حقه (وکذاالمرتدة لایتزوجها مسلم ولاکافر).

**ترجمہ**: یہ جائز نہیں کہ مرتد کسی مسلمان عورت سے نکاح کرے اور نہ ہی کسی کافرہ عورت اور مرتد عورت سے۔ اس لئے کہ وہ تو قتل کا مستحق ہے اور تامل کی ضرورت کے پیش نظر مہلت دی جاتی ہے اور نکاح اس تامل سے ہٹا دیتا ہے۔ پس اس (مرتد) کے حق میں یہ (نکاح) مشروع نہیں ہے (اور اسی طرح مرتدہ سے نہ تو کوئی مسلمان مرد نکاح کرے اور نہ ہی کوئی کافر مرد)۔

فتاوی عالمگیری: میں ہے: ولا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا کافرة اصلیة وکذالک لایجوز نکاح المرتدة مع احد:

**ترجمہ**: اور مرتد کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مرتدہ عورت سے نکاح کرے، نہ کسی مسلمان عورت سے، اور نہ ہی کسی کافرہ عورت سے بالکل بھی، اور اسی طرح مرتدہ عورت کا کسی سے نکاح جائز نہیں۔

لہذا یہ نکاح جائز نہیں ہے۔(فتاوی بھکھی شریف:ج1:ص341)

## شیعہ لڑکے سے بچپن میں لڑکی کا نکاح کردیا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ :ایک چھوٹی سی بچی جس کی عمر چھ سال تھی، اس کا نکاح ایک شیعہ کے ساتھ پڑھایا گیا، اب وہ بچی اس شیعہ کے ساتھ نکاح نہیں رکھنا چاہتی۔کیا اس کا نکاح ہوا ہے یا نہیں؟ اگر ہوا ہے تو کیا مسئلہ ہے؟ اور نکاح پڑھانے والا بھی شیعہ مولوی ہے۔

**جواب**: اگر نکاح پڑھاتے وقت ولی کو معلوم تھا کہ جس سے نکاح پڑھا رہا ہے وہ شیعہ ہے اور جان بوجھ کر اسے رشتہ دیا اور نکاح پڑھایا تو اب فتوی کی آڑ میں اسے مطلب برآری نہ کرنا چاہئے۔اور مسئلہ یہ ہے کہ اکثر رافضی تبرائی کفریہ عقائد رکھتے ہیں، اگر لڑکے کے عقائد ایسے تھے تو اس سے نکاح باطل محض ہے۔

(فتاوی بھکھی شریف:ج1:ص382)

## شیعہ لڑکی اور سنی لڑکے کا نکاح سنی عالم پڑھائے:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ :لڑکا سنی ہو اور لڑکی شیعہ ہو، ان کا نکاح شیعہ مولوی پڑھائے اور ان کی اولاد ہو، ان کے کانوں میں شیعہ کی اذان دی جائے اور وہ فوت ہو جائے تو اس کا جنازہ سنی مولوی پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ اس کی بھی وضاحت کریں کہ شیعہ لڑکی اور سنی لڑکے کا نکاح سنی مولوی پڑھا سکتا ہے کہ نہیں؟

**جواب**: ہمارے ملک کے موجودہ روافض کے بعض عقائد کفریہ ہیں مثلاً: اہل بیت ائمہ کو نبیوں سے افضل ماننا، یہ اعتقاد رکھنا کہ موجودہ قرآن کریم میں صحابہ کرامؓ نے بہت سی تبدیلی کی ہے، سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت اور ان کے ایمان کا انکار کرنا وغیرہ وغیرہ۔

اگر کوئی لڑکی ایسے کفریہ عقائد رکھتی ہو تو اس کا نکاح جہاں کے کسی بھی انسان سے نہیں ہو سکتا، نکاح پڑھانے والا خواہ کوئی بھی ہو اور ایسی صورت میں اولاد ولد الزنا ہو گی۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بدعقیدہ لوگوں کی علامات بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا

:ھم شرار الخلق و الخلیقۃ: وہ مخلوق میں سے بُرے ترین ہیں۔

:فتاوی ھندیہ: میں ہے:واحکامھم احکام المرتدین:اوران (بدعقیدہ لوگوں) کے احکام مرتدین کے احکام کی طرح ہے۔(فتاوی بھکھی شریف:ج1:ص386)

# محمد خلیل خان القادری البرکاتی النوری کا فتوی

## شیعہ لڑکے سے شادی کرنا:

**سوال:** حضوروالا مسئلہ یہ ہے کہ ایک سنی لڑکی جو کہ خواہش رکھتی ہے ایک شیعہ لڑکے سے شادی کی۔ حالانکہ لڑکا زبانی اقرار کرتا ہے کہ میں سنی ہوں لیکن لڑکی کسی عالم کی رائے کی خواہش مند ہے اور چاہتی ہے کہ تمام باتیں پتہ چلیں جس کے بعد یہ نکاح جائز صورت میں انجام پائے۔ آپ کی رائے سے اس لڑکی کی مشکل آسان ہوگی۔

**جواب:** آج کل عام رافضی (جنہیں عام طور پر شیعہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے) ضروریات دین کے منکر اور باجماعِ اُمت کفار مرتدین ہیں، یعنی اسلامی برادری سے خارج ہیں۔ علاوہ اور کفریات کے دو کفر تو ان کے عالم و جاہل، مرد و عورت سب کو شامل ہیں، وہ یہ ہے کہ:

1.... حضرت علیؓ کو انبیاء سابقین علیہم السلام سے افضل ماننا۔ اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے وہ کافر ہے۔

2.... اور قرآن کریم سے (معاذاللہ) صحابہ کرامؓ وغیرہم اہل سنت کا چند پارے یا سورتیں یا آیتیں گھٹانا، کچھ الفاظ تغیر تبدل کر دینا۔ اور جو قرآن عظیم کے ایک حرف، ایک نقطے کی نسبت ایسا گمان کرے وہ کافر ہے: قال اللہ تعالیٰ: انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون:

لہذا جزم کیا جاتا ہے کہ آج کل رافضیوں میں کوئی مسلمان ملنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کووں میں سفید رنگ والا۔ ایسوں کے ساتھ مناکحت تو قطعی حرام و زنائے خالص ہے۔ جو اپنی بہن، بیٹی ان کو دے دیوث ہے۔ اس عقیدہ

باطل کے ذریعے سے جو نام اس بہن، بیٹی کو ملنے والے ہیں ان میں ہلکے نام یہ ہیں، زانیہ، فاجرہ، فاحشہ۔تو جو اسے پسند کرتا ہو اس کبیرۂ فاحشہ پر اقدام کرے، ورنہ اللہ رب العزت کے غضب سے ڈرے۔

اور اگر بالفرض کوئی رافضی ایسا ملے جسے مسلمان کہہ سکیں تو سیدنا فاروق اعظمؓ پر تبرا بکنے سے ان میں سے کون محفوظ ملے گا؟ اور یہ تبرا بھی کفر ہے، تو فقہائے کرام کے طور پر تبرائی کے ساتھ مناکحت میں وہی احکام ہوں گے۔اور بفرضِ غلط اس سے بھی محفوظ ملے تو آخر گمراہ، بددین ہونے میں تو شبہ نہیں، اور ایسوں کو بیٹی دینا شرعاً گناہ وممنوع ہے اور لڑکی بالغ ہو تو اس پر ایسے نکاح سے دور بھاگنا لازم وفرض ہے۔

ہاں! اگر وہ لڑکا واقعی شرعی طور پر شیعیت سے علی الاعلان توبہ کر کے اسلام قبول کرے اور دل مطمئن ہو تو اب وہ احکام نہ ہوں گے، اس سے مناکحت بلاشبہ جائز ہوگی۔لیکن فرض ہے کہ اس جانب سے پوری پوری طرح اطمینانِ قلب حاصل کرلیا جائے، ورنہ ایسوں سے بعد حصول مقصد آنکھیں پھرانا رات دن کا مشاہدہ ہے۔

(فتاوی خلیلیہ:ج1:ص81)

## جس نے اپنی لڑکی شیعوں میں دی، اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

**سوال**: کیا کہتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے متعلق کہ:ایک شخص جو خطیب اور سنی بریلوی ہے، اس نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک شیعہ سے کیا ہے جو رافضی ہے اور صحابہ کرامؓ کو بُرا کہتے سنا گیا ہے۔ایسے خطیب کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نا جائز؟

**جواب**: رافضی تبرائی اپنے عقائدِ مخصوصہ کی بناء پر کافر ومرتد خارج از اسلام ہیں۔انہیں اپنی بیٹی دینا سخت قہر، قاتل زہر ہے، کیونکہ عورتیں مغلوب ومحکوم ہوتی ہیں، پھر انہیں شوہر کی محبت بھی ماں باپ سے تمام دنیا سے زیادہ ہوتی ہے (کمافی الحدیث )، پھر وہ نرم دل سب سے زائد ہیں اور ناقصات العقل بھی ہیں، تو اپنی لڑکی اس کے نکاح میں دینا اسے اسلام سے خارج ہونے میں مدد کرنا ہے جو خود گناہِ عظیم بلکہ کفر ہے۔

ایسا شخص ہرگز امامت کے قابل نہیں، بلکہ شریعت کی نظر میں وہ دیوث ہے کہ اپنی بیٹی کو حرام کاری کیلئے پیش کرتا ہے۔مسلمان اس سے تنکا توڑ علیحدہ ہو جائیں اور تاوقتیکہ وہ اپنی اس حرام کاری سے باز نہ آئے اور اپنی بیٹی کو اپنے گھر لا کر اعلانیہ توبہ نہ کرے اس سے دُور ونفور رہیں۔امامت تو درکنار اسے اپنے پاس بیٹھنے بھی نہ دیں۔قال اللہ تعالیٰ: فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظّٰلمین:(فتاوی خلیلیہ:ج1:ص100)

## سنی اور شیعہ کے درمیان نکاح کرنا اور ایسوں لوگوں سے تعلقات رکھنا:

**سوال:** علمائے دین فتویٰ صادر فرمائیں کہ: شریعت محمدی کی رو سے کسی مسلمان سنی لڑکی کا شیعہ مرد سے نکاح کیسا ہے؟

**جواب:** آج کل عام رافضی (جنہیں عام طور پر شیعہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے) ضروریات دین کے منکر اور باجماعِ اُمت کفار مرتدین ہیں، یعنی اسلامی برادری سے خارج ہیں۔علاوہ اور کفریات کے دو کفر تو ان کے عالم وجاہل، مرد وعورت سب کو شامل ہیں:

**1**۔۔۔حضرت علیؓ کو انبیاء سابقین علیہم السلام سے افضل ماننا۔اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے وہ کافر ہے۔

**2**۔۔۔اور قرآن کریم سے (معاذاللّٰہ) صحابہ کرامؓ وغیرہم اہل سنت کا چند پارے یا سورتیں یا آیتیں گھٹانا، کچھ الفاظ تغیر تبدل کر دینا۔اور جو قرآن عظیم کے ایک حرف، ایک نقطے کی نسبت ایسا گمان کرے وہ کافر ہے: قال اللّٰہ تعالیٰ: انّا نحن نزّلنا الذّکر و انّا لہ لحفظون:

لہذا جزم کیا جاتا ہے کہ آج کل رافضیوں میں کوئی مسلمان ملنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کووں میں سفید رنگ والا۔ایسوں کے ساتھ مناکحت تو قطعی حرام وزنائے خالص ہے۔جو اپنی بہن، بیٹی ان کو دے دیوث ہے۔اس عقیدہ باطل کے ذریعے سے جو نام اس بہن، بیٹی کو ملنے والے ہیں ان میں ہلکے نام یہ ہیں، زانیہ، فاجرہ، فاحشہ تو جو اسے پسند کرتا ہو اس کبیرۂ فاحشہ پر اقدام کرے، ورنہ اللہ رب العزت کے غضب سے ڈرے، اور عذاب الٰہی کو ہلکا نہ جانے۔

اور جو پکا بے غیرت، بے حمیت بن کر اس پر اُتر ہی آئے، مرد ہو خواہ عورت، مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسوں کے ساتھ یک لخت ترکِ تعلق کرلیں، ان کے ساتھ کھانا پینا، تو درکنار، اٹھنے بیٹھنے بلکہ سلام دعا سے بھی احتراز کریں: قال اللّٰہ تعالیٰ: ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان:

حدیث شریف میں ہے کہ: جو کسی ظالم کے ساتھ مدد دینے کو چلے اور وہ جانتا ہو کہ یہ ظلم ہے وہ اسلام سے نکل گیا۔جب اس کا ساتھ دینے والے کا یہ حکم ہے تو خود اس کے گناہ کا کیا ٹھکانہ (والعیاذ باللّٰہ)۔

(فتاویٰ خلیلیہ: ج 1: ص 116)

## شیعیت سے توبہ کے بعد کیا نکاح قائم رہے گا جبکہ فریق آخر بدستور شیعہ ہو؟

**سوال**: میں پہلے شیعہ مذہب سے تعلق رکھتی تھی اور میرا نکاح بھی شیعہ مرد سے ہوا، پھر بعد میں مجھے شیعہ مذہب کے متعلق تفصیلات معلوم ہوئیں تو میں نے توبہ کی اور اب میں سنی ہوگئی ہوں مگر میرا شوہر اب بھی شیعہ ہے۔ میں کیا کروں؟

**جواب**: ہمارے علمائے کرام اہل سنت کے نزدیک آج کل روافض تبرائی جو عقائد رکھتے ہیں ان میں کم کوئی ایسا نکلے گا جو قرآن مجید میں کچھ گھٹ جانا، نہ مانتا ہو، اور حضرت علیؓ اور باقی ائمہ کرام کو حضرات انبیاء سابقین علیہم السلام سے افضل نہ جانتا ہو، اور یہ دونوں عقیدے کفر ہیں۔ اور ایسے عقیدے والے کو اس کے عقیدے پر مطلع ہو کر جو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے۔ اور ایسے رافضیوں کا حکم بالکل مثل حکم مرتدین ہے۔

پس دختر رافضیان جو ایسے عقائد رکھتی ہو، اس سے سنی یا غیر سنی کا نکاح نہیں ہوسکتا، کیونکہ مرتدہ اصلاً محلِ نکاح نہیں: کمانص علیه فی الردالمحتار وعامة الاسفار:

اس بناء پر آپ کا پہلا نکاح منعقد نہ ہوا۔ اب جبکہ آپ نے روافض کا مذہب ترک کر کے مذہب اہل سنت اختیار کر لیا ہے تو آپ کو اختیار ہے جس سنی مرد سے چاہیں نکاح کر لیں۔ (فتاوی خلیلیہ: ج1: ص132)

## اگر کسی شیعہ نے دھوکہ دے کر اپنے آپ کو سنی ظاہر کر کے سنی عورت سے نکاح کر لیا تو اس نکاح کا حکم:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: جمشید حسین نے حلفاً بیان دیا کہ میں اہل سنت والجماعت مذہب رکھتا ہوں، اور بلقیس خانم سے نکاح کیا، سنی قاضی نے نکاح پڑھایا، مگر محرم کے ایام میں بلقیس کو مجلس میں لے گیا اور ماتم کرنے کو کہا۔ بلقیس نے منع کر دیا اور کہا کہ تم سنی ہو پھر ماتم کیوں کرتے ہو؟ اور کراتے ہو؟ اس پر جمشید نے کہا کہ میں اصلی شیعہ سید ہوں اور تم کو اپنے مذہب میں لاؤں گا۔ جب ماتم وغیرہ پر زور دیا تو بلقیس اپنے والدین کے ہاں آگئی اور سب حال بتایا۔

اب فقہ کی رو سے مسئلہ کیا ہے؟ کہ شیعہ لڑکا سنی بن کر کسی اہل سنت والجماعت مذہب رکھنے والی لڑکی سے نکاح

کرے تو صحیح ہوگا یا نہیں؟ بغیر طلاق کے نکاح فسخ ہوگیا یا طلاق لینا ضروری ہے؟

**جواب:** آج کل عام روافض تبرائی ہیں اور عقائد کفریہ رکھتے ہیں۔ ان میں کم کوئی ایسا نکلے گا جو قرآن کریم میں سے گھٹا جانا نہ مانتا ہو اور حضرت علیؓ وباقی ائمہ کرام کو حضرات انبیاء سابقین علیہم السلام سے افضل نہ جانتا ہو، اور یہ دونوں عقیدے کفر خالص ہیں۔ منکرین شیخینؓ اور انہیں بُرا کہنے والے فقہائے کرام کے نزدیک کافر و مرتد ہیں۔ تو آج کل رافضیوں میں سے کسی ایسے شخص کا ملنا، جسے ضعیف طور پر بھی مسلمان کہہ سکیں ایسا ہی دشوار ہے جیسے سفید رنگ کا کوا۔ اور ایسے رافضیوں کا حکم بالکل حکم مرتدین کے برابر ہے۔ اور مرتدین کا نکاح کسی مسلمان عورت سے نہیں ہوسکتا۔

(فتاوی خلیلیہ:ج1:ص136)

## آج کل کے رافضیوں پر مرتدین کے احکام لاگو ہوتے ہیں:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس شخص کے بارے میں کہ جو حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ وحضرت سیدنا عثمان غنیؓ کی توہین اور گستاخی کرتا ہے۔ جیسا کہ آج کل فرقہ شیعہ خلفائے ثلاثہؓ کی توہین اور گستاخی کو عین ایمان سمجھتے ہیں۔ کیا ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج یا مسلمان ہی رہتا ہے؟

**جواب:** آج کل روافض تبرائی: خذلهم الله تعالیٰ: عقائد کفریہ رکھتے ہیں۔ ان میں کم کوئی ایسا ملے گا جو قرآن مجید میں سے کچھ گھٹ جانا نہ مانتا ہو اور حضرت علیؓ اور باقی ائمہ کرام کو حضرات انبیاء سابقین علیہم السلام سے افضل نہ جانتا ہو، اور یہ دونوں عقیدے کفر خالص ہیں۔ اور ایسے عقیدے والے کو اس کے عقیدے پر مطلع ہو کر جو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے: من شک فی کفرہ و عذابه فقد کفر:

تو آج کل تبرائی رافضیوں میں کسی ایسے شخص کا ملنا جسے ضعیف طور پر بھی مسلمان کہہ سکیں شاید ایسا ہی دشوار ہوگا جیسے حبشیوں میں چمکتی رنگت کا آدمی یا سفید رنگ کا کوا۔ ایسے رافضیوں کا حکم مثل حکم مرتدین ہے۔

(فتاوی خلیلیہ:ج1:ص143)

## آغاخانیوں سے تعلقات رکھنا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: ایک فرقہ جو اپنے آپ کو اسماعیلی کہتا ہے، پرنس کریم آغاخان کے پیروکار ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں، حالانکہ اسلامی شعائر، ان کے اندر مفقود ہیں، توحید ورسالت ﷺ کی بجائے صرف آغاخان کو مانتے ہیں اور اپنے بت خانوں میں کریم آغاخان کے فوٹو لگائے ہوئے ہیں۔

استفسار کرنے پر اپنی زبان سے وہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے یہاں روزہ، حج، زکوۃ، نماز وغیرہ کوئی بھی ارکان اسلام میں سے ہمارے دین میں شامل نہیں اور نہ ہی ہم اسے ادا کرنے کے پابند ہیں، پوری قوم اسماعیلیہ کا یہ عمل ہے، اور نہ ہی اسماعیلی فرقہ کے کسی فرد کو آج تک اسلام کا کوئی رکن ادا کرتے ہوئے دیکھا گیا۔

ان میں سے ایک عورت نے: قاعدہ یسرالقرآن: جس میں سے ایک چوتھائی حصہ قرآن مجید بھی پھاڑ ڈالا اور اپنی ملازمہ کو حکم دیا کہ ان کی الماری سے اوراق کے ٹکڑوں کو باہر پھینکو۔ ملازمہ نے جب وہ کاغذات اٹھائے تو قرآن مجید کے کاغذات تھے جن کو باہر پھینکنے کا کہا گیا تھا۔ قرآن مجید کو از راہِ گستاخی یا حقارت پھاڑ ڈالنے کا کیا حکم ہے؟ اس جرم کو معاف کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

**جواب**: روافض کے اخبث ترین غالی فرقہ نصیریہ کی ایک ناپاک ترین شاخ کو اِس زمانہ میں آغاخانی فرقہ کہا جاتا ہے۔ یہ فرقہ اپنے عقائد ملعونہ کی بناء پر ایسا کافر و مرتد ہے کہ جو انہیں جانتے ہوئے کافر و مرتد نہ کہے وہ خود کافر و مرتد ہے۔

ایسوں سے کفر و ارتداد کے علاوہ اُمید رکھنا فضول و بے ہودہ ہے۔ ان سے سلام و کلام تو درکنار لین دین کے معاملات اور ملازمت بھی حرام و ناجائز ہے۔ آپ یہاں ایسے لوگوں کا یہی علاج کرسکتے ہیں کہ ان سے تنکا توڑ دیا جائے۔ یہی قرآنی حکم ہے: فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظّٰلمین: اور یہی احادیث نبویہ کا ارشاد: ایاکم وایاھم لایضلونکم و لایفتنونکم: (فتاوی خلیلیہ: ج1: ص144)

## کسی شیعہ اور مرتد کو مسجد میں جلسے کی اجازت دینا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے متعلق کہ: ہم اہل سنت والجماعت کی جامع مسجد امریکن کوارٹر میں بعض شیعہ لوگ ولادتِ امام مہدی کے سلسلہ میں جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا ہم کارکنان مسجد اس جلسہ کی مسجد میں اجازت از روئے شرع مطہر دے سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب**: شیعہ تین قسم کے ہیں۔

**اوّل غالی**..... کہ منکر ضروریات دین ہوں، مثلاً: قرآن مجید کو ناقص بتائیں یا بیان عثمانی بتائیں یا حضرت علیؓ خواہ دیگر ائمہ کرام کو انبیاء سابقین علیہم السلام خواہ کسی ایک نبی سے افضل جانیں یا حضور اکرم ﷺ پر تبلیغ دین متین میں تقیہ کی نسبت رکھیں: الیٰ غیر ذلک من الکفریات: یہ لوگ یقیناً، قطعاً، اجماعاً کافر مطلق ہیں اور ان کے

احکام مثل مرتد ہیں ۔: فتاوی ظھیریه وفتاوی هندیه : میں ہے:احکامھم احکام المرتدین :آج کل کے اکثر بلکہ تمام روافض تبرائی اسی قسم کے ہیں۔

**دوم تبرائی**..... کہ عقائد کفریہ اجمالیہ سے اجتناب اور صرف سبِّ صحابہ کرامؓ کا ارتکاب کرتے ہیں اور ان میں سے منکران خلافت شیخینؓ اور انہیں بُرا بھلا کہنے والے ،فقہائے کرام کے نزدیک کافر و مرتد ہیں ،مگر مسلک محققین قول متکلمین ہے کہ یہ بدعتی ، ناری، جہنمی کے القاب اور بلاشبہ لعنتِ الٰہی کے مورد ہیں ۔

**سوم تفضیلی**..... کہ تمام صحابہ کرامؓ کو خیر سے یاد کرتے ہیں ،خلفائے اربعہؓ کی امامت کو حق جانتے ہیں مگر صرف حضرت علیؓ کو حضرات شیخینؓ سے افضل مانتے ہیں ،انہیں اگر چہ کفر سے کچھ علاقہ نہیں مگر بد مذہب ، بد دین ،بدعتی ضرور ہیں ۔

اور مرتدین و کفار تو مرتدین و کفار ہے ۔بدمذہبوں کے ساتھ کوئی علاقہ دوستی وصورت پیدا کرنا حرام اور سخت گناہ ہے اور ان سے دُور بھاگنا لازم وضروری ہے نہ کہ اپنے ارادہ واختیار سے انہیں اپنی مساجد میں آنے دینا ،نہ صرف آنے دینا بلکہ انہیں اپنے کفریات وضلالات کی تبلیغ کیلئے میدان وسیع کر دینا نہ صرف اپنے بلکہ عوام اہل سنت والجماعت کے دین وایمان کو بگاڑنا وخراب کرنا ہے ۔اور کچھ نہ ہو تو مسلمانوں کو ایذا پہنچانا ضرور ہے اور مسلمانوں کو ایذا دینا حرام وسخت حرام ہے ۔

علمائے کرام تصریح فرماتے ہیں کہ جس کو گندہ ذہنی کا عارضہ ہو یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی دوا بدبودار لگائی ہو تو جب تک بو منقطع نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے ، بلکہ خود حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص اس بدبودار درخت (کچا لہسن پیاز ) کو کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ کو اس سے ایذا ہوتی ہے ۔اسی طرح جو شخص لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہو وہ مسجد سے روکا جائے گا۔

اور شک نہیں کہ بدمذہبوں اور بددینوں سے یقیناً مسلمانوں کو ایذا ہوتی ہے ،نہیں نہیں ، بلکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور حضور اکرم ﷺ اور ان کے محبوبوں کو ایذا دیتے ہیں ۔لہذا ان کو مسجد میں آنے اور پھر یہاں اپنے عقائد باطلہ کی تبلیغ کی اجازت ہرگز ہرگز نہیں دی جا سکتی ۔جبکہ سوال ظاہر کرتا ہے کہ اس جلسہ کی بنیاد ہی ایسے مسئلہ پر ہے جس میں حضرات اہل سنت کو ان شیعوں سے اختلاف ہے ۔اراکین مسجد اگر ایسے جلسہ کو کرنے کی اجازت مسجد میں دیں گے تو خود ہی مستحق ومورد عتاب الٰہی ہوں گے ۔(فتاوی خلیلیه ج1:ص155)

## آج کل کے رافضی مرتدین کے حکم میں ہیں:

**سوال:** کیافرماتے ہیں علمائے دین اس شخص کے بارے میں کہ جو حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ وحضرت سیدنا عثمان غنیؓ کی توہین اور گستاخی کرتا ہے۔جیسا کہ آج کل فرقہ شیعہ خلفائے ثلاثہؓ کی توہین اور گستاخی کوعین ایمان سمجھتے ہیں۔کیاایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج یا مسلمان ہی رہتا ہے؟

**جواب:** آج کل روافض تبرائی خذلھم اللہ تعالیٰ عقائد کفریہ رکھتے ہیں۔ان میں کم کوئی ایسا ملے گا جوقرآن مجید میں سے کچھ گھٹ جانا نہ مانتا ہواور حضرت علیؓ اور باقی ائمہ کرام کو حضرات انبیاء سابقین علیہم السلام سے افضل نہ جانتا ہو،اور یہ دونوں عقیدے کفر خالص ہیں۔

تو آج کل تبرائی رافضیوں میں کسی ایسے شخص کا ملنا جسے ضعیف طور پر بھی مسلمان کہہ سکیں شاید ایسا ہی دشوار ہوگا جیسے حبشیوں میں چمکتی رنگت کا آدمی یا سفید رنگ کا کوا۔ایسے رافضیوں کا حکم مثل حکم مرتدین ہے۔

(فتاوی خلیلیہ:ج1:ص163)

## سنی کا نکاح شیعہ سے حرام ہے،اور سنی عورت رافضی کے نکاح میں دینا اسے اس کے ایمان وعقیدہ سے محروم رکھنا ہے:

**سوال:** جناب عالی گذارش ہے کہ:میرا بھائی ولی محمد ولد فتح محمد قوم بھٹی کزی میں قیام پذیر ہے،اس کا مسلک سنی ہے لیکن وہ اپنی بیٹی مسمات ممتاز کی شادی ایک ایسے خاندان میں کرنا چاہتا ہے جوکہ مسلک شیعہ سے ہے۔اس کیلئے فتوی صادر فرمائیں کہ آیاان کا نکاح جائز ہے یانہیں؟ تاکہ میں اپنے بھائی کواس کے بارے میں مطلع کروں۔

**جواب:** آج کل عام شیعہ رافضی تبرائی عقائد کفریہ رکھتے ہیں،ان میں کم ایسے نکلیںگا جوقرآن کریم میں کچھ گھٹ جانا نہ مانتا ہو،اور حضرت علیؓ بلکہ باقی ائمہ کرام کو پہلے انبیاء ومرسلین علیہم السلام پر فضیلت نہ دیتا ہو،اور یہ دونوں عقیدے کفر ہیں۔اور ایسے عقیدے والے کواس کے عقیدہ پر مطلع ہوکر جوکافر نہ جانے وہ خود کافر ہے۔

اور اگر بالفرض مان لیا جائے کہ وہ ان عقائد میں عام رافضیوں کے ساتھ نہیں تو کم ازکم گمراہ،بددین،بدمذہب اور بدعقیدہ ضرور ہے۔اور ایسے کواپنی بیٹی دینا سخت قہر،قاتل زہر ہے۔کیونکہ عورتیں مغلوب ومحکوم ہوتی ہیں اور انہیں شوہر کی محبت ماں باپ سے بھی زیادہ تمام جہاں سے بڑھ کر ہوتی ہے اور نرم دل بھی ہوتی ہے۔تو آج نہیں کل بدمذہب

ہو جائیں۔تو اسے رافضی کے نکاح میں دینا اسے اس کے ایمان وعقیدہ سے محروم رکھنا ہے اور یہ خود اپنی جگہ جرمِ شرعی اور حرام ہے۔

خاندان والوں پر لازم ہے کہ ہرگز ہرگز اس نکاح کو نہ ہونے دیں۔اور نہ ہرگز ہرگز کوئی اس نکاح کو قبول کرے،ورنہ جس کے علم میں ہوگا وہ گنہگار ہوگا،اگر چہ شرکت کرے گا یا خاموش رہے گا۔

(فتاوی خلیلیہ:ج 1:ص 166)

## آغا خانی مرد کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح کرنا:

**سوال**: جناب عالی کی خدمت میں گذارش یہ ہے کہ ہم قوم شیخ اہل سنت والجماعت حنفی ہیں، ہمارے بہنوئی جن کو کہ منا کہتے ہیں، اپنی لڑکی کی شادی امین ولد قاسم جو کہ خوجہ قوم سے تعلق رکھتے ہیں آغا خانی ہے،اس سے اپنی لڑکی کی شادی کرنا چاہتے ہیں۔اس سلسلے میں ہمیں آپ سے تعاون اور شرعی فتوی کی ضرورت ہے کہ آیا اہل سنت والجماعت خوجہ قوم میں نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

**جواب**: رافضیوں میں سب سے بدتر فرقہ نصیریہ کی ایک بدترین شاخ کو اس زمانہ میں آغا خانی فرقہ کہا جاتا ہے۔یہ فرقہ اپنے عقائد ملعونہ کی وجہ سے ایسا کافر و مرتد اور خارج از اسلام ہے کہ ان کے عقائد پر مطلع ہوتے ہوئے جو انہیں مسلمان جانے وہ خود کافر و مرتد ہے۔اور جب آغا خانی خوجے،کافر و مرتدین ہیں تو ان کے ساتھ بیاہ شادی کو اپنانا کفر کو اپنانا ہے۔خصوصاً اپنی لڑکی ان کے عقد نکاح میں دینا بدکاری وزنا کاری کیلئے پیش کرنے کے برابر ہے اور جائز سمجھ کر دینا بدترین وبال بلکہ کفر در کفر ہے۔جو مسلمان ایسے ہیں دوسرے مسلمان ہرگز ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔قرآن کریم کا ارشاد ہے:فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظّٰلمین۔(فتاوی خلیلیہ:ج 1:ص 191)

## شیعوں سے نکاح کرنا حرام ہے:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:ایک شخص زید نے اپنی بہن ساجدہ کا نکاح عمرو سے کیا تھا،اُس وقت عمرو سنی مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔کافی عرصے بعد ساجدہ کے ماموں عمر الدین نے عمرو کو ورغلا کر اسے ساجدہ جو اِس کی بھانجی تھی طلاق دلوائی اور عمر الدین نے اپنی بیٹی صائمہ کا رشتہ عمرو سے کیا۔اور اس وقت عمرو پکا شیعہ ہو چکا تھا اور عمر الدین نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ عمرو شیعہ ہے اپنی بھانجی کو طلاق دلوا کر اپنی بیٹی کا رشتہ عمرو سے کر دیا۔

اب صورت حال یہ ہے کہ عمر الدین حج پر جانا چاہتا ہے اور لوگوں نے اس سے کہا کہ سب عزیز رشتہ داروں کو

راضی کرنے اوران سے معافی مانگنے کے بعد حج پر جانا چاہئے۔

اب عمرالدین ساجدہ کے بھائیوں اوررشتہ داروں کے پاس معافی مانگنے کے لئے آتا ہے۔اب عمرالدین کو شریعت محمدی ﷺ کے مطابق معاف کرنا چاہئے یانہیں؟ حالانکہ اس نے دوعظیم گناہ کئے ہیں:

1.....اپنی بھانجی کوطلاق دلاکراپنی بیٹی کارشتہ کیا۔

2.....جان بوجھ کرشیعہ کواپنی بیٹی دی۔

3.....ان حالات میں عمرالدین کوساجدہ کے بھائی اوررشتہ دارمعاف کریں یانہیں؟

**جـــواب**: عمرالدین دوگناہ کامرتکب ہوا۔ہرگناہ اپنی جگہ عظیم گناہ ہے۔میاں بیوی کے مابین تفریق اور عورت کومرد سے ورغلانا یامردکوعورت سے ورغلانا،حدیث شریف میں ایسےشخص پرلعنت آئی ہےاورقرآن کریم نے اسے شیطانی فعل بتایا ہے۔توعمرالدین کولازم ہے کہ اس کے فعل سے جس مسلمان مرد،خواہ عورت کواذیت پہنچی اس سے صاف الفاظ میں معافی مانگے۔اوران پرلازم ہے کہ معافی مانگنے پرمعاف کردیں۔مگردوسرا گناہ بڑا اکڑوا گھونٹ ہے۔

آج کل کے رافضیوں میں کسی ایسےشخص کاملناجسے ضعیف طورپرمسلمان کہہ سکیں شایدایساہی دشوار ہوگاجیسے سفیدرنگ کاکوا۔اورایسے رافضیوں کاحکم بالکل مثل حکم مرتدین ہے۔یعنی ان سے شادی بیاہ کامعاملہ کرناحرام حرام حرام ہے۔اوراپنی بیٹی ان کے نکاح میں دیناتوسخت قہر،قاتل زہر ہے،کیونکہ عورتیں مغلوب ومحکوم ہیں،اورناقصات العقل والدین بھی۔تواس جرم وگناہ سے معافی کی صرف یہی ایک صورت ہے کہ عمرالدین،اپنی بیٹی کانکاح فسخ کرائے اور باقاعدہ عدّت میں اسے بٹھائے۔پھرکسی سنی کے نکاح میں لائے۔اگروہ ایساکرلےتو مسلمان اسے معاف کردیں،اور اس سےتوبہ علی الاعلان کرائیں۔(فتاوی خلیلیہ:ج2:ص32)

# شیعہ وسنی کا نکاح نہیں ہوسکتا:

**ســـوال**: عرض یہ ہے کہ ہمیں مندرجہ ذیل مسائل درپیش ہیں۔مہربانی کرکےقرآن وسنت کی روشنی میں تفصیل سےلکھیں:

1.....ایک لڑکاشیعہ اورایک لڑکی سنی جودونوں نابالغ تھےلیکن ان کی رضامندی اوروالدین کی رضامندی سے دونوں کانکاح ہوگیا ہے۔لیکن ابھی تک رخصتی نہیں ہوئی۔اب جبکہ لڑکااورلڑکی دونوں بالغ ہوچکے ہیں۔اب لڑکی کے والدین لڑکی دینے کوتیارنہیں۔جبکہ لڑکی اس پرراضی ہے۔تواب کیاکرناچاہئے؟

واضح رہے کہ لڑکا جو شیعہ ہے صحابہ کرامؓ کے بارے میں گستاخی بھی اس سے کبھی نہیں سنی ہے۔تو آپ بتائیں کہ کیا پہلی دفعہ جو نکاح پڑھایا گیا ہے یعنی شیعہ لڑکا اور سنی لڑکی کا نکاح ہو گیا یا نہیں؟ اگر ہو گیا ہے تو اب کیا کرنا چاہئے؟ جبکہ لڑکی کے والدین لڑکی دینے کو رضامند نہ ہوں؟

2.... بالغ لڑکا شیعہ اور بالغہ لڑکی سنی کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ لڑکے کے والد شیعہ اور والدہ سنی ہو،اور لڑکا صحابہ کرامؓ کے بارے میں گستاخی کے کلمات بھی نہ کہتا ہو؟

**جواب:** عوام،شیعہ کہتے ہی اُن لوگوں کو ہے جو تبرائی روافض ہیں،ان سے نکاح حرام قطعی اور باطل محض اور قربت خالص زنا ہے،خواہ لڑ کا لڑکی نابالغ و نابالغہ ہوں یا بالغ و بالغہ۔

آج کل کے رافضیوں میں کسی ایسے شخص کا ملنا جسے ضعیف طور پر بھی مسلمان کہہ سکیں شاید ایسا ہی دشوار ہوگا جیسے سفید رنگ کا کوا۔اور ایسے رافضیوں کا حکم بالکل مثل حکم مرتدین ہے،یعنی ان سے شادی بیاہ کا معاملہ کرنا حرام حرام حرام ہے۔

اب اپنی بیٹی ان کے نکاح میں دینا سخت قہر،قاتل زہر ہے،کیونکہ عورتیں محکوم و مغلوب ہوتی ہیں اور ناقصات العقل والدین بھی،تو اس جرم و گناہ سے معافی کی صرف یہی ایک صورت ہے کہ اس لڑکی کا نکاح فسخ کرایا جائے،اور اگر رخصتی نہ ہوئی ہوں اور دونوں کبھی تنہائی میں بھی ساتھ نہ بیٹھے ہوں تو عدت بھی نہیں ہے،تو اب کسی سنی کے نکاح میں لایا جائے۔(فتاوی خلیلیہ:ج2:ص32)

## رافضی مرتد ہیں اِن سے نکاح نہیں ہوسکتا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:کوئی سنی لڑکی بالغ ایک شیعہ مرد سے عقد نکاح پر مصر ہے اور اس کے علاوہ کسی اور سے عقد نکاح پر راضی نہ ہو تو لڑکی کے وارثوں پر شریعت محمدی کی رو سے کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

**جواب:** آج کل کے اکثر بلکہ تمام رافضی تبرائی،ضروریات دین کے منکر ہیں،مثلاً:قرآن مجید کو ناقص بتاتے یا اسے بیان عثمانی کہتے ہیں یا حضرت علیؓ کو انبیائے سابقین علیہم السلام،خواہ کسی ایک نبی سے افضل جانتے ہیں یا حضور اکرم ﷺ پر تبلیغ دین متین میں تقیہ کی تہمت رکھتے ہیں:الی غیر ذٰلک من الکفریات:

ایسے لوگ جمہور اہل اسلام کے نزدیک یقیناً قطعاً کافر،مرتد،خارج از اسلام اور اسلام سے قطعی بے تعلق ہے

علاقہ ہیں، اگر چہ کلمہ پڑھیں، اوران کے احکام وہی ہیں جو مرتدین کے ہیں: فتاوی ھندیہ، فتاوی ظہیریہ: وغیرہ میں ہے: واحکامھم احکام المرتدین:

اورمرتد خواہ مرد ہو یا عورت، اس کا نکاح تمام عالم اسلام میں کسی مرد وعورت یا کافر مرتد یا اصلی کافر، کسی سے نہیں ہوسکتا، یہاں تک کہ ان کے ہم مذہب سے بھی۔

:فتاوی خانیہ وفتاوی ھندیہ: وغیرہ میں ہے: واللفظ للاخرۃ لایجوز للمرتدان یتزوج مرتدۃ ولامسلمۃ ولاکافرۃ اصلیۃ وکذلک لایجوزنکاح مرتدۃ مع احد:

اس عبارت کا حاصل وہی ہے کہ مرتد کا نکاح نہ کسی مسلمان سے ہوسکتا ہے، نہ کافر سے، نہ مرتد سے، نہ اس کے ہم مذہب سے۔ اور جب حقیقتاً نکاح نہیں ہوسکتا تو نام نکاح اس نا جائز کو جائز، اور حرام کو حلال نہیں کرسکتا، جس سے نکاح ہوگا زنائے محض ہوگا اور اولا د ولد الزنا ہوگا۔

پھر محل غور ہے کہ جب سیدہ بنت سنی جبکہ وہ صالحہ عابدہ ہو اس کا نکاح، ولی کی صریح اجازت کے بغیر، کسی فاسق معلن سے نہیں ہوسکتا، کیونکہ: لیس فاسق کفوالصالحۃ: فاسق فی العمل، پارسا عورت کا کفو نہیں تو جو بھی شخص فاسق فی العقیدہ ہے وہ کیسے اس سیدہ بنت سنی کا کفو ہوسکتا ہے؟

تو اگر نکاح کر بھی لیا تو شرعاً ہرگز معتبر نہ ہوگا۔ اور عورت زنا و بدکاری میں مبتلا ہو کر زانیہ، فاحشہ اور قحبہ کاسبہ، رنڈی جیسے القاب کی مستحق ہوگی۔ پھر چونکہ یہ امر، اولیائے زن کیلئے بھی باعث ننگ و عار ہے اس لئے انہیں اختیار ہے کہ جس طرح بن پڑے، اپنی عزت وآبرو اور خاندان کو رسوائی وفضیحت سے بچانے کے لئے جائز اقدام کریں، اسے گھر میں محبوس کرلیں، گھر کو اس کیلئے قید خانہ بنا دیں اور ضرورت سمجھیں تو حاکم وقت سے اس میں مدد لیں۔

(فتاوی خلیلیہ: ج2: ص34)

## کون سے شیعہ سے نکاح، زنا نہ ہوگا، اور اس کے اولاد کا حکم:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: سنی العقیدہ لڑکی کا عقد (نکاح) شیعہ العقیدہ مرد کے ساتھ ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر اس قسم کے اشخاص سے نکاح ہوا ہو تو اس کے نتیجہ میں جو اولاد ہوئی تو اُن کے متعلق کیا مسئلہ ہے؟ آیا وہ جائز اولاد ہے یا ناجائز؟

**جواب:** جو ان میں کوئی کفریہ عقیدہ رکھتا ہے جیسے آج کل کے عام رافضی، اس کے ساتھ تو کسی کا نکاح ہو ہی نہیں سکتا، یہاں تک کہ خود اس کے ہم مذہب کا بھی۔ جو ان کفریہ عقائد سے بچا ہوا ہو (حالانکہ آج کل شیعوں میں ایسا ملنا

جوتبرائی رافضی نہ ہو،اورا سے ضعیف طور پر بھی مسلمان کہہ سکیں شاید ایسا ہی دشوار ہوگا جیسے حبشیوں میں چمپئی رنگ کا آدمی یا سفید رنگ کا کوا)اس کے ساتھ نکاح اگر چہ بایں معنی درست، کہ کرلیں تو درست ہو جائے گا،زنا نہ ہوگا مگر بدمذہبوں کے ساتھ ایسا بڑا علاقہ پیدا کرنے سے دُور بھاگنا لازم ہے۔

زوجیت وہ عظیم رشتہ ہے کہ خواہی نہ خواہی باہم انس ومحبت والفت پیدا کرتا ہے،توانہیں اپنی بیٹی دینا اور بھی سخت قہر،قاتل زہر ہے،کیونکہ عورتیں مغلوب ومحکوم ہوتی ہیں،پھر وہ نرم دل بھی زائد ہے،اور عقل ودین میں ناقص بھی۔ بہر حال پہلی صورت میں کہ وہ شیعہ مرد،غالی رافضی اور تبرائی ہوتو اولاد محض ولدالزنا ہوگی اور دوسری صورت میں کہ وہ کفریہ عقائد نہیں رکھتا تو اولاد کا نسب ثابت مانا جائے گا۔(فتاوی خلیلیہ:ج2:ص35)

## بوہری لوگوں کے مال سے مسجد کی تعمیر:

**سوال:** مسجد کی تعمیر میں بوہری لوگوں کا پیسہ لگ سکتا ہے یا نہیں؟

**جواب:** اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:وان المسٰجد للّٰہ،وقال اللّٰہ تعالیٰ:انّما یعمر مسٰجداللّٰہ من اٰمن باللّٰہ،الخ:

مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے۔لہٰذا مسجد کو مسلمانوں کے حلال وپاک مال سے تعمیر کیا جائے۔غیر مسلم اگر کچھ رقم تعمیر مسجد میں دے تو اس سے مسجد کے بیت الخلاء وغسل خانہ وغیرہ معمولی چیزیں جس پر عبادت نہ کی جاتی ہو بنانا جائز ہے۔(فتاوی خلیلیہ:ج2:ص566)

## رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا:

رافضی ہوئے اور انہیں کی طرح دوسرے گمراہ بدمذہب ہوئے،ان میں جن کے عقیدے کفر تک پہنچے اُن کے پیچھے نماز باطل محض ہے،ہوگی ہی نہیں،فرض سر پر رہے گا،اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا شدید عظیم گناہ الگ ہے۔

امام محقق علی الاطلاق:فتح القدیر شرح ھدایہ : میں ہمارے ائمہ مذہب سے نقل کرتے ہیں:لایجوز الصلوۃ خلف اھل الاھواء:اب خواہ نماز پنجگانہ ہو خواہ جمعہ وعیدین یا جنازہ یا تراویح،کوئی نماز ان کے پیچھے نہیں ہوسکتی۔اور ایسوں کو امام بنانا حرام اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع،ان سے میل جول آگ۔

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ:بدمذہب تمام مخلوق سے بد،تمام جہاں سے بدتر ہیں۔دوسری حدیث شریف میں ہے:اصحاب البدع اھل النار :بدمذہب لوگ جہنمیوں کے کتے

ہیں تو کیا کوئی نظیف الطبع مسلمان ایسوں کو اپنا امام بنانا گوارہ کرسکتا ہے؟ پھر نماز اہم العبادات ہے، فاسق معلن کی اقتداء میں اس کا ادا کرنا سخت ممنوع وحرام ہے، بدمذہب، بددین تو درکنار۔غرض صحیح العقیدہ مسلمان کی نماز کسی بدعقیدہ کی اقتداء میں درست نہیں۔(فتاوی خلیلیہ:ج1:ص172)

## شیعہ کی امامت:

امام بدمذہب، بدعقیدہ ہو کہ اس کی بدمذہبی حدِ کفر تک پہنچی ہو جیسے آج کل کے عام رافضی، تو ایسے کے پیچھے نماز محض باطل ہے جیسے کسی ہندو پادری کے پیچھے۔(فتاوی خلیلیہ:ج1:ص296)

## رافضی اور قادیانی کو زکوۃ دینا:

بدمذہب کو زکوۃ دینا جائز نہیں ہے۔:در مختار: میں ہے:و لا یجوز صرفھا لاھل البدع: یہ حکم موجودہ زمانہ کے تمام نئے فرقوں کیلئے ہے، قادیانی رافضی وغیرہ۔کیونکہ اہل سنت والجماعت کے بہ خلاف عقائد پر اصرار رکھتے ہیں اور توہین خدا تعالی و رسول ﷺ و تنقیص شان رسالت کرتے ہیں اور قرآن کریم کو عیب لگاتے ہیں، یقیناً زکوۃ کا مصرف نہیں۔اور بالخصوص رافضی اور قادیانی ان میں پیش پیش ہیں اور بالاتفاق علمائے کرام یہ لوگ اپنے مخصوص عقائد کی بناء پر کافر ومرتد ہیں تو انہیں زکوۃ دینا حرام، سخت حرام وسخت حرام ہے، اور دی تو زکوۃ ادا نہ ہوگی، کیونکہ مرتد ہر اعتبار سے غیر مسلم کے حکم میں ہے اور غیر مسلم کو زکوۃ دینا ہرگز ہرگز جائز نہیں اگرچہ وہ ذمی ہو۔

(فتاوی خلیلیہ:ج1:ص478)

## اسلام قبول کرنے کے بعد غیر مسلموں سے تعلق رکھنا:

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ: ایک عورت جو مسلمان ہوگئی ہے، دوبارہ غیر مسلموں سے ملتی ہے۔اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

**جواب**: جو عورت اپنی مرضی سے بلا اکراہ وجبر، اسلام قبول کرچکی، مسلمان ہوچکی، اور بحکم شرع مطہرہ کسی مسلمان مرد سے نکاح میں آچکی ہو، وہ مسلمانوں کی حفاظت میں ہے۔مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس کی حفاظت کریں اور اسے ہرگز ہرگز اس کے غیر مسلم عزیزوں سے نہ ملنے دیں جبکہ یہ اسلام قبول کرچکی تو غیر مسلموں سے اس کا کیا تعلق؟ کیا واسطہ؟ یہ اب بھی ان سے ملے گی تو وہ ضرور اسے بہکائیں گے، اسلام سے ہٹائیں گے۔

اور بالفرض اگر وہ اسلام سے پھر گئی اور اپنے سابقہ رشتہ داروں سے مل گئی تو اس نے جہنم کمایا اور اپنی سب نیکیوں کو خاک میں ملایا۔ جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے: و من یرتدد منکم عن دینہ ،الخ:

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ عورت اگر مرتد ہو جائے ، دین اسلام سے نکل کر مثلاً: یہودی یا نصرانی بن جائے تو حاکم اسلام پر لازم ہے کہ وہ اسے قید میں ڈال دے، یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے۔ اگر ارتداد سے توبہ نہ کرے، اسلام میں واپس بھی نہ آئے تو اسے اپنے شوہر سے مہر وغیرہ وصول کرنے کا کوئی حق نہیں، کیونکہ اس نے اپنے تمام حقوق خود ہی خاک میں ملا دیئے، ہاتھ سے گنوا دیئے۔

مسلمانوں پر فرض ہے کہ جس طرح بھی بن سکے اسلام کی طرف واپس لائیں کہ اب یہ پوری قوم کی آن کا سوال ہے۔(فتاوی خلیلیہ:ج 1:ص 107)

## اگر کوئی کافر مسلمان ہو جائے تو مسلمانوں پر اس کی حفاظت لازم ہے:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: ایک عورت نومسلم نے اپنی خوشی سے اسلام قبول کیا، جس کی تصدیق کورٹ نے کر دی۔ اس کے بعد عورت مذکورہ نے شادی بھی کر لی، اب اس کے سابقہ مذہب کے چند وڈیروں نے اسے دوبارہ مسلم شوہر سے چھین کر ہندوؤں کے حوالے کر دیا ہے، عورت بدستور اسلام پر قائم ہے۔

ایسی صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کو وہیں رہنے دیا جائے؟ تو اس صورت میں اسلام سے پھر جانے کا خطرہ موجود ہے، یا اسے وہاں سے واپس لایا جائے تو اس کی کیا صورت ہوگی؟

**جواب:** جو عورت مسلمان ہو چکی اور اسلامی برادری کا ایک فرد بن چکی، اس کی حفاظت، ہر مسلمان صاحب ایمان پر فرض ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اسے اس کے کافر رشتہ داروں سے ملنے نہ دیں، اسے ہرگز ایسی جگہ نہ جانے دیں جہاں اس کے بہکنے کا اندیشہ ہو، ایسے مقام پر کھڑے ہونے سے روک دیں جہاں شیطان اور اس کی ذریت اسے بہکا سکے۔ جو مسلمان، نام کا صاحب ایمان ہو، اس میں آڑے آئے، اس سے قطع تعلق رکھیں، اس سے سلام کلام موقوف کر دیں۔

علمائے کرام فرماتے ہیں: الرضاء بالکفر کفر: کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے۔ تو جن وڈیروں نے اس مسلمان عورت کو کافروں کے قبضے میں دے دیا، وہ خود بھی انہیں کافروں میں شامل ہو گئے۔ اگر ان کے نکاح ہو چکے ہیں تو ان کے نکاح ٹوٹ گئے، اور حج کر چکے ہوں تو دوبارہ حج کرنا بھی ان پر لازم ہو گیا، از سر نو کلمہ پڑھیں، تجدید ایمان کریں

اور مسلمان بنیں، ان کے وہ ہی احکام ہیں جو مرتدین کے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے: من کثر سواد قوم فھو منھم : جو کسی قوم کی گنتی بڑھائے وہ اسی قوم سے ہے۔ ظاہر ہے کہ ان وڈیروں نے ایک مسلمان بی بی، انہیں واپس کر کے، ان کی تعداد میں اضافہ کیا تو یہ خود بھی ان میں ہو گئے، غرض مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس عورت کو واپس لائیں اور حکومت وقت سے مدد لیں۔

(فتاوی خلیلیہ: ج 2: ص 34)

## غیر مسلم سے مسجد کی مرمت کے لئے امداد لینا:

**سوال:** ایک مسجد مسلمان کی زمین میں مسلمانوں کی بنائی ہوئی ہے۔ اس مسجد کی مرمت ایک ہندو نے کرائی ہے۔ اس مسجد یا اس میں نماز کے متعلق کیا حکم ہے؟

**جواب:** مسجد کی تعمیر و مرمت میں غیر مسلم سے امداد نہ لی جائے۔ بہر حال جبکہ غیر مسلم کا روپیہ اس میں لگ چکا ہے تو وہ مسجد، مسجد ہی ہے۔ (فتاوی خلیلیہ: ج 2: ص 542)

## مسجد کی مرمت میں غیر مسلم مستری سے مدد لینا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ: مسجد کی تعمیر میں ہندو مستری سے مدد لینا یعنی اس سے مسجد تعمیر کرانا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** مسجد خدا تعالی جل شانہ کا گھر ہے، اور اس کا احترام ہر حال میں ہر مسلمان پر لازم و ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ ہندو کا غسل جنابت بھی نہیں اُترتا تو وہ مسجد میں آئے گا اسی حالت جنابت میں، جبکہ خود کافر کا مسجد میں آنا جانا بھی ممنوع ہے، اسے اس سے رُوکا جائے گا۔

پھر اس فعل سے کافر، اپنی برتری کا بھی اظہار کرے گا اور یہ گویا ایک قسم کا احسان ہوگا سارے مسلمانوں پر۔ لہذا جہاں تک ممکن و مقدرت میں ہو، ہرگز ہرگز مسجد کی تعمیر میں کافر مستری کو نہ لگایا جائے۔

(فتاوی خلیلیہ: ج 2: ص 554)

## کافر کو مسجد میں مزدوری پر لگانا:

**سوال:** کافر کو تعمیر مسجد میں مزدوری پر لگانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** کوشش کیجئے کہ تعمیر مسجد کیلئے فراہم کیا ہوا پیسہ، مسلمانوں ہی کے پاس جائے اور اس سے کافر کو کوئی فائدہ نہ پہنچے، اور اگر کافر کو مزدوری پر لگا ہی لیا ہے تو اسے مسجد کے اندر نہ جانے دیں اور جتنی جلدی ہو سکے اسے اس کام سے الگ کر دیں، اگر چہ اس سے جو کام لیا گیا اسے ناجائز نہیں کہا جائے گا۔(فتاوی خلیلیہ:ج3:ص121)

## غیر مسلم سے مسجد یا گنبد بنانا:

**سوال:** آج کل مسلسل ہندو مستری مسجد اور گنبد بناتے ہیں، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

**جواب:** ہندو مستریوں اور مزدوروں کو مسجد میں نہ جانے دیں، اور ظاہر ہے کہ تعمیر کریں گے تو ضرور مسجد میں گھسیں گے۔ لہذا مسلمان مستری اور مزدور کام پر لگائیں۔(فتاوی خلیلیہ:ج1:ص397)

## کافروں سے دوستی اور محبت رکھنا:

موالاۃ یعنی دوستی و بھائی چارہ ہر کافر و مشرک سے حرام ہے اگر چہ وہ ذی مطیع الاسلام ہو، اگر چہ باپ یا بیٹا یا بھائی یا قریب ہے: قال اللّٰہ تعالیٰ: لاتجدقوما یؤمنون باللّٰہ والیوم الآخر: تُو نہ پائے گا اُن لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اور قیامت پر، کہ دوستی کریں اللہ تعالیٰ و رسول کے مخالفوں سے، اگر چہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں حتی کہ موالات صوریہ، بصرف ظاہری طور پر ان سے محبت اور دوستوں کا برتاؤ بھی، حتی کہ انہیں محبت بھری نگاہوں سے دیکھنا بھی شریعت مطہرہ نے، اس حقیقی موالات کے حکم میں رکھا اور مسلمانوں کو اس سے رُوکا، اور وجہ اس کی یہی بیان فرمائی: قد کفروا بما جآء کم من الحق: وہ اس حق سے کفر کر رہے ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے۔

قرآن پاک کا فیصلہ ہے: ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار: ظالموں کی طرف مت جھکو کہ تمہیں وہ بڑی آگ پہنچے گی۔ اور فرمایا: فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظّٰلمین:

تفسیر احمدیہ میں ہے، فرمایا: دخل فیہ الکافر والمبتدع والقعود معہ کلھم ممتنع: اس حکم میں کافر و مشرک اور مبتدع بھی شامل ہیں اور ان کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا سب ممنوع ہے۔

(فتاوی خلیلیہ:ج1:ص104)

# بدمذہبوں کے ساتھ تعلقات رکھنا:

قال اللّٰہ تعالیٰ:وامّاینسینّک الشیطٰن فلاتقعدبعدالذکریٰ مع القوم الظّٰلمین:
اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ، کہ بدمذہب سے زیادہ ظالم کون ہے؟

وقال اللّٰہ تعالیٰ:ولاتلقوابایدیکم الی التّھلکۃ:اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑھو،اور بدمذہبی ہلاکتِ حقیقی ہے۔

اسی لئے احادیث کریمہ میں بدمذہب سے دُور بھاگنے کا حکم دیا گیا:ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم: گمراہوں سے دُور بھاگو،انہیں اپنے سے دُور رکھو،کہیں وہ تمہیں بہکانہ دیں،کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔

ایک اورحدیث شریف میں ہے:ایاك وقرین السوءفانک بہ تعرف: بُرے ہم نشینوں سے دُور بھاگ کہ تُو انہیں کے ساتھ شمار ہوگا۔

علمائے کرام تصریح فرماتے ہیں کہ:بدمذہب کیلئے حکم شرعی یہ ہے کہ اس سے بغض وعداوت رکھیں،رُوگردانی کریں،اس کی تذلیل وتحقیر بجالائیں،اس سے لعن طعن سے پیش آئیں۔(فتاوی خلیلیہ:ج1:ص156)

# مجدد دین وملت، حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی صاحب کا فتوی

## اہل تشیع کے ساتھ کھانا پینا اور اسلامی برتاؤ کا حکم:

**سوال**: شیعہ مذہب کے لوگ جو اصحاب ثلاثہؓ وحضرت عائشہ صدیقہؓ وائمہ اربعہؒ وغیرہ کو بُرا کہتے ہیں بلکہ اصحاب ثلاثہؓ کے حق میں تو اِس حد تک بیان کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ وہ کافر تھے، صرف حضرت علیؓ اور چند اشخاص ان کے تابع مسلمان تھے، باقی ظالم ملعون اور مردود تھے۔ کیا ایسے اہل تشیع کے ہمراہ کھانا پینا وغیرہ برتاؤ اہل سنت والجماعت کے مسلمانوں کو جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: جہلاء وعلماء اہل تشیع نے دربارہ صحابہ کرامؓ وخلفاء ثلاثہ عظامؓ جو کچھ زبان درازی ودہن کشائی کی ہے اور انصاف کی آنکھوں کو بغض وحسد کی میل سے کور کرکے جو کچھ ناشائستہ گفتگو وقلم فرسائی کے کاربند ہوئے ہیں اس کے ترکی بہ ترکی جواب میں زبان وقلم کو آلودہ کرنا اوّل تو تضیع اوقات، دوم اس کے مختصر بیان کیلئے بھی ایک دفتر طولانی چاہیے، جس کا یہ فتوی محل نہیں۔

واضح ہو کہ جو فرقہ شیعہ کہ منکر ضروریات دین ہو مثلاً حضرت علیؓ کو خدا کہتا ہو یا نبوت حضرت علیؓ وشراکت نبوت آنجنابؓ کا قائل ہو یا ان کو افضل من الرسل تصور کرتا ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان مبارک میں قذف کرتا ہو یا سب وشتم وقتل شیخینؓ یعنی خلیفۂ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ وخلیفۂ ثانی سیدنا فاروق اعظمؓ کو حلال جانتا ہو وہ فرقہ شیعہ بلاشک وشبہ کافر ومرتد ہے۔

اور جو گروہ حسداً وعداوتاً بخیال جاہلانہ صحابہ کرامؓ خصوصاً خلیفۂ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ وخلیفہ ثانی سیدنا فاروق

اعظمؓ کی شان مبارک میں گستاخی کرتا ہے یعنی طعن وطنز، سب وشتم روا رکھتا ہے لیکن اس کو حلال نہیں جانتا ہے وہ گروہ اہل تشیع ہمارے محققین فقہاء کرام ومدققین علماء عظام کے نزدیک کافر تو نہیں ہے لیکن: افسق الفسقہ وافجر الفجرہ: ہے۔ چنانچہ مولانا عبدالشکور سالمی نے تمہید میں تحریر فرمایا ہے:

:کلام الروافض مختلفة فبعضه یکون کفراوبعضه لافلوقال ان علیاً کان الٰهاً نزل من السمآء کفر،وقال بعضهم بانه شریک لمحمدﷺ فی النبوۃ،وقال بعضهم النبوۃ کانت لعلیؓ وجبریل علیه السلام اخطأ ومنهم من قال ان علیاً کان افضل من الرسول فهٰذاکلمة الکفر:واماالذی یکون بدعة ولایکون کفرافهوقولهم ان علیاً کان افضل من الشیخینؓ،ومنهم من قال انه یجب اللعن علی من خالف علیاً کعائشةؓ ومعاویةؓ وهذاکله مایشبهه بدعة ولیس بکفر:

**ترجمہ:** روافض کا کلام مختلف ہے، اس کا بعض کفر ہے اور بعض نہیں۔ پس اگر کہا کہ حضرت علیؓ معبود تھے اور آسمان سے نازل ہوئے تو وہ کافر ہوگا اور شیعوں میں سے کچھ نے کہا کہ حضرت علیؓ حضور اکرمﷺ کے ساتھ نبوت میں شریک ہیں اور ان میں سے بعض نے کہا کہ نبوت حضرت علیؓ کے لئے تھی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے خطا ہوئی (اور حضرت محمدﷺ کے پاس چلے گئے) اور بعض نے کہا کہ حضرت علیؓ حضور اکرمﷺ سے افضل ہیں تو یہ بات کفر ہے۔ لیکن ان کے وہ اقوال جو بدعت ہیں کفر نہیں بنتے وہ یہ ہیں کہ حضرت علیؓ حضرات شیخینؓ سے افضل بتائے اور ان میں سے کچھ کہتے ہیں کہ جس نے حضرت علیؓ کی مخالفت کی جیسے حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ تو ان پر لعنت بھیجنا واجب ہے، یہ تمام وہ اقوال ہیں جو بدعت کے مشابہ ہوتے ہیں کفر نہیں)۔

اور ملا علی قاریؒ نے شرح فقہ اکبر میں تحریر فرمایا ہے کہ: اگر بالفرض اس نے شیخینؓ کو گالی دی ہے تو ایمان سے خارج نہیں ہوگا، ہاں اگر گالی دینے یا قتل کرنے کو حلال سمجھتا ہے تو وہ لامحالہ کافر ہے پس فسق اور نافرمانی ایمان کو زائل نہیں کرتے۔

**الحاصل.....** صحابہ کرامؓ وائمہ عظام کا سب وشتم کنندہ فاسق وفاجر ہے تاوقتیکہ وہ گروہ اپنے اس گناہ کبیرہ سے توبہ نہ کرے اور اپنے فعل شنیع سے باز نہ آئے، اس کے ساتھ اسلامی برتاؤ اور شادی وغمی میں شرکت اور باہمی اکل وشرب شرعاً منع وناجائز ہے۔ اور کیونکہ یہ گروہ فاسق وفاجر نہ ہوا اور اسلامی برتاؤ اس کے ساتھ متروک نہ ہوں اس گروہ نے اُن مقدس حضرات کی شان مبارک میں گستاخیاں کی ہیں جن کی شان مبارک میں آیت کریمہ نازل ہوئی:

:الّذین امنوا و ھاجروا وجاھدوفی سبیل اللّٰہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ عنداللّٰہ واولئک ھم الفآئزون،یبشّرھم ربّھم برحمۃ مّنہ ورضوان وّجنّٰت لّھم فیھا نعیم مّقیم،خٰلدین فیھاابدا:

**ترجمہ**: جوایمان لائےاورہجرت کی اورجہادکیااللہ تعالٰی کےراستہ میں اپنے جان ومال سے،بہت بڑا درجہ ہے(ان کا)اللہ تعالٰی کےنزدیک اوریہی ہیں جوکامیاب ہونے والے ہیں۔خوشخبری دیتا ہےان کوان کارب اپنی رحمت اورخوشنودی کی اوران کیلئےایسے باغات ہیں جن میں دائمی نعمت ہوگی اوروہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

علاوہ ازیں سینکڑوں آیات قرآنی صحابہ کرامؓ کی رفعت شانی وکمال ایمانی پردلالت کرتی ہیں۔جس میں کسی طرح کی چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔مگرافسوس صدافسوس کہ گروہ شیعہ نے ان حضراتؓ کی مغفرت عظیمہ کولعنت فاحشہ سےاورایمان کامل کوکفرشدید سےاورثواب عظیم کو:عذاب الیم:سے بدل دیا:سبحٰنک ھٰذابھتان عظیم:

پس کیاجوگروہ انبیاءکرام علیہم السلام کی کسرشان میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھےاورائمہ کرام کوخائن اورتارک واجب بنائے۔اصحاب مقبولین کوالعیاذباللہ مرتداورمبغوض من اللہ وجہنمی قراردے،اہل بیت عترتؓ طاہرہ کی دوستی کے پردہ میں ان حضراتؓ کی اہانت وتذلیل کےایسےمضامین تراشےکہ مخالفین اسلام کوبھی بجزخجالت وشرمندگی میں ڈال دیں۔اس گروہ کےفسق وفجورمیں بھی کوئی شک وشبہ ہے؟ہرگزنہیں،ہرگزنہیں۔ان کی صحبت سےہرمسلمان کواللہ تعالٰی جل شانہ بچائےاورایسےعقائد باطلہ سےمحفوظ رکھے۔(فتاوی مہریہ:ص 241)

## شیعوں کے ساتھ میل جول اوراتحاد کرنا:

جس شیعہ یافرقہ میں یہ(شیعوں والے)اوصاف ہوں وہ دائرہ اسلام سےخارج ہے۔ایسےشخص یاگمراہ فرقہ سےحسب اقتضائےحدیث:الحبّ للّٰہ والبغض للّٰہ: خلط ملط ہونااورراہ ورسم رکھنامنع ہے۔

شیخینؓ(سیدناصدیق اکبرؓاورسیدنافاروق اعظمؓ)کوبُراکہنےوالاجمہورمسلمین کےنزدیک کافرہے۔ایسے اشخاص سےبرتاؤکرنااوراتحادرکھنابالکل ممنوع ہے۔

شیعہ اورخوارج کبھی اہل سنت والجماعت سےاتفاق کرنےکےحق میں نہیں بلکہ ان کواپنےعقیدہ کےمطابق دائرہ اسلام سےخارج سمجھتےہیں اورصرف خودپرلفظ:مؤمن:کےاطلاق کودرست تصورکرتےہیں۔

آج کل بعض خودغرض،شیعہ سنی کےاتحادواتفاق کاعلم اُٹھائےہوئےہیں،کانفرنس اورجلسےکرتےہیں،اور

ہمارے اکثر سنی اُن مجالس میں شرکت کو حضرت حسین ؓ کی وجہ سے باعث برکت و رحمت سمجھتے ہیں۔اُن پر واضح ہو کہ شیعہ اور خارجی ہرگز سنیوں کے بھائی نہیں بن سکتے،اور سنیوں کے خلاف ان کے دلوں میں زہر بھرا ہوا ہے،اسے وہ کبھی نکال نہیں سکتے۔

اب ذرا اتحاد پسند اور علم برداران اخوت،سنی حضرات اپنے کلیجے تھام کے بیٹھیں کہ ان کی باری ہے۔کیونکہ وہ شیعہ سنی بھائی بھائی کی رٹ لگاتے نہیں تھکتے اور اپنی محافل میں شیعہ کو اظہار اخوت کیلئے اہتماماً دعوت دیتے ہیں۔خدا کرے کہ سنیوں کے حق میں شیعہ کا انداز فکر مثبت ہو جائے،ہمیں اس سے یقیناً بڑی خوشی ہوگی،مگر اب تو:

ہو چلی ختم انتظار میں عمر ............... کوئی آتا نظر نہیں آتا

(فتویٰ امام اہلسنت مع تائید علماء اہلسنت:ص 27)

# کفار کے ساتھ محبت و دوستی اور اُن کے شادی غمی میں شرکت کرنا:

**سوال:** اگر کوئی شخص اہل اسلام میں سے ہمراہ تابوت اہل ہنود کے شامل ہو کر بمنزلہ اُس کے چتہ تک جاوے اور جلنے تک وہاں نمائش میں رہے،یعنی اُن مسلمانان متذکرہ بالا کے حق میں شرعاً کیا حکم ہے؟

**جواب:** کفار کی شادی غمی میں شریک ہونا اور اُن سے موانست و محبت کرنا خصوصاً اُن کے تابوت کے ساتھ جانا جو غایت درجہ کے اتحاد اور باہمی ارتباط پر دلالت کرتا ہے بالکل شرعاً ممنوع ہے۔

کفار،اللہ تعالیٰ جل شانہ اور حضور اکرم ﷺ اور اللہ تعالیٰ جل شانہ اور حضور اکرم ﷺ کے تابعداروں اور فرمانبرداروں کے جانی و مالی دشمن ہیں،موقع پر مسلمانوں کا ساتھ دینے والے نہیں،پس جو قوم کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور حضور اکرم ﷺ کی دشمن ہو اُس کے ساتھ دوستی کرنا اُس کی شادی غمی میں شریک ہونا گناہ کبیرہ ہے۔

کفار کے ساتھ دوستی و محبت کرنے سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن شریف میں سخت منع فرمایا ہے،اور نہایت ہی وعید ظاہر فرمائی ہے۔چنانچہ آیت کریمہ:

:لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ:

**ترجمہ:** مومن اہل ایمان کو چھوڑ کر کفار کو اپنا دوست نہ بنائیں،جو شخص ایسا کام کرے گا تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہ رہا،مگر یہ کہ تم اپنا بچاؤ کرنا چاہو اور تمہیں اللہ تعالیٰ اپنی ذات (یعنی اپنے غضب) سے ڈراتا ہے،اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے(پوری پوری اتحاد کفار سے منع کر رہی ہے)۔

اور صاحب تفسیر خازن اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ایمان والوں کو روک دیا ہے اس سے کہ وہ کافروں کے ساتھ اپنی قرابت (رشتہ داری) کیا باہمی محبت یا معاشرت کی وجہ سے ان سے دوستی رکھیں یا ان پر مہربانی کریں، اور خالص اللہ تعالیٰ جل شانہ کیلئے محبت اور اللہ تعالیٰ جل شانہ ہی کیلئے دشمنی رکھنا بہت بڑا باب اور اصول ایمان میں سے اصل ہے۔

اور جو لوگ باایں مخالفت کفار کے ساتھ دوستی ومحبت رکھنے والے ہیں اُن کے حق میں اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: ومن یفعل ذٰلک فلیس من اللّٰہ فی شیء: اور جو یہ کام کرے گا اس کا کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دین سے اس کا کوئی واسطہ نہ رہا۔ اور کہا گیا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی دوستی میں سے اسے کچھ بھی نہ ملا اور یہی امر معقول ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی دوستی اس کے دشمنوں سے عداوت ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دوستی ومحبت اور کفار سے بھی محبت ودوستی دو ضد ہیں جو جمع نہیں ہو سکتیں۔

ہاں اگر مسلمان کفار کے ملک میں ہوں اور کفار کا اُن پر ہر طرح غلبہ وتسلط ہو اور یہ خیال یقینی ہو کہ اگر ہم ان کے ساتھ ظاہری دوستی واتحاد نہ کریں گے تو ہماری جان ومال کے دشمن ہو جائیں گے۔ تو ایسی حالت میں اگر اُن کے ساتھ بظاہر راہ ورسم رکھی جائے اور دل میں محبت مسلمانوں کی ہو تو مجبوری کی حالت میں ظاہری راہ ورسم کفار کے ساتھ رکھنے میں چنداں مضائقہ نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے قول: اَلاَّ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً: سے مفہوم ہوتا ہے۔ مگر اولیٰ ایسے حالات میں بھی کفار سے اجتناب واحتراز کرنا ہے اور مقتضائے ایمان اسی کو چاہتا ہے۔ باقی ان کا نکاحِ سابق بدستور قائم ہے۔ یہ شرکت کفر وارتداد نہیں ہے کہ نکاح جاتا رہے، ہاں گناہ کبیرہ بے شک ہے۔ اس سے توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ ایسے شنیع فعل سے اجتناب کرنا چاہئے۔ (فتاوی مہریہ: ص238)

## کفار کے ساتھ دلی محبت ودوستی اور اُن کی رسومات میں شرکت کا حکم:

**سوال:** جو لوگ کفار کے ساتھ دوستی ومحبت رکھتے ہیں اور شادی وغمی میں دوستانہ شریک ہوتے ہیں حتیٰ کہ ان کے مُردوں کے تابوت کے ساتھ جاتے ہیں، اور مُردہ جلنے تک اہل ہنود کے ہمراہ رہتے ہیں۔ اگر یہ لوگ اہل ہنود کی غمی میں شریک نہ ہوں تو اہل ہنود ان کو کوئی تکلیف نہیں دے سکتے ہیں مگر خواہ مخواہ ان کے ساتھ شریک رہتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے حق میں شرعی حکم کیا ہے؟ آیا ایسی شرکت سے عنداللہ ماخوذ ہوں گے یا نہیں؟ بلکہ بسا اوقات ان کی شرکت باقی مسلمانوں کے حق میں باعث مضرت ہوتی ہے کہ اہل ہنود غریب مسلمانوں کو زبردستی اپنی خلافِ شرع تقریبات میں

شریک کرتے ہیں اوران لوگوں کی شرکت کو بطور سند پیش کرتے ہیں۔ پس آیا یہ گناہ بھی ان لوگوں کے سر پر ہوگا یا نہیں؟ اور غریب مسلمان ایسی شرکت کی وجہ سے خدا تعالیٰ جل شانہ کے نزدیک معذور رہوں گے یا نہیں؟

**جواب:** کفار کے ساتھ دلی دوستی ومحبت شرعاً حرام ہے۔ یہ منافقوں کی حالت وخصلت ہے کہ ظاہراً اہل اسلام سے ملنا اور اپنے ایمان و اسلام کا دعوی کرنا اور باطناً کفار کے ساتھ تعلقِ دلی ومحبت قلبی رکھنا۔ ایسے لوگوں کی خداوند کریم جل جلالہ نے نہایت ہی مذمت فرمائی اور ان کے خلاف نار کا وعدہ فرمایا ہے۔ یعنی ایسے لوگ ہمیشہ مبغوض الٰہی ودائمی جہنمی ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے حق میں آیت کریمہ نازل ہوئی:

:تری کثیرا مّنهم یتولّون الّذین کفروالبئس ماقدمت لهم انفسهم ان سخط اللّٰه علیهم وفی العذاب هم خٰلدون:

**ترجمہ:** آپ دیکھیں گے ان میں سے بہت لوگوں کو جو کفار سے دوستی رکھتے ہیں، بہت بُرا ہے وہ جو ان کے نفسوں نے ان کیلئے آگے بھیجا، یہ کہ اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوا اور عذاب میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

پس ایسے لوگ جنہوں نے کفار کے ساتھ دلی دوستی رکھی ہے، جس کی وجہ سے غریب مسلمانوں کو تکلیف واذیت ہوتی رہی ہے، اگر بلاتوبہ واستغفار مر گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے عذاب میں سخت مبتلا ہوں گے، جس پر :وفـــــی العذاب هم خٰلدون: دلالت کررہا ہے۔

باقی غریب مسلمان اگر بخوف جان ومال اہل ہنود کی غمی وشادی میں مجبوری کی حالت میں شریک ہوتے رہے ہیں تو وہ عنداللہ معذور رہیں۔ ان کا گناہ بھی انہی لوگوں کی گردن پر ہوگا جن کی وجہ سے ان غریبوں کو خلاف شرع تقریبات میں شریک ہونا پڑا ہے۔(فتاوی مهریه:ص240)

# تاج المحدثین، حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین رام پوری کا فتوی

## روافض کی اذان میں صحابہ کرامؓ پر تبرا ہے، اس کو بند کرنا ضروری ہے:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ گروہ روافض اذان میں اور خارج اذان حضرت علیؓ کی شان میں :خلیفته بلافصل: کہتے ہیں (نعوذباللّٰه عن قولهم)۔

اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ کلمہ تبرا ہے یا نہیں؟ اور اس کا سننا اُن کو مثل تبرے سننے کے ہے یا نہیں؟ اور اگر اہل سنت اس کلمہ کو سنے اور اپنے مقصد بھر اُس کے روکنے میں کوشش نہ کرے تو وہ گنہگار ہو گا یا نہیں؟ اور جو اس کے روکنے میں کوشش بلیغ ومدد کرے اُس کے لئے ثواب عظیم ہو گا یا نہیں؟

**جواب:** بلاشبہ لفظ مذکور تبرا ہے اور مشعر ہے نفی استحقاق خلافت خلفائے ثلاثہؓ کو، اور اس کا سننا اہل سنت والجماعت کو مثل سننے تبرا ہی کے ہے اور اگر سننے والے اہل سنت والجماعت اس کلمہ سے روافض کو نہ روکیں تو گنہگار ہوں گے اور در صورت روکنے کے ماجور۔(فتاوی ارشادیہ: حصہ اوّل:ص 132)

## بتوں کے نام چڑھانے والی چیزیں کھانا:

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو کچھ کہ از قسم طعام پختہ وخام ومیوہ وغیرہ بتوں کی یا مندر کے نام ہنود مقرر کرتے ہیں یعنی مندر میں چڑھاتے ہیں یا بتوں کو بھوگ لگاتے ہیں۔ مسلمان کو اُن کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** جو کچھ طعام وغیرہ ہنود مندر میں چڑھاتے ہیں وہ بلا تامل بہ نیت تقرب بتوں کے چڑھاتے ہیں اور جس چیز میں نیت تقرب غیر اللہ تعالیٰ کی جائے وہ حرام ہے۔(فتاوی ارشادیہ: حصہ اوّل:ص 154)

# مولوی محمد عرفان رضاخانی کا فتوی

## تعزیہ کو جائز سمجھنے والے کی امامت اور دیگر رسوماتِ محرم کا حکم:

تعزیہ بنانا اور اس پر ہار پھول چڑھانا وغیرہ وغیرہ یہ سب اُمور ناجائز وحرام ہیں، شرعی، اخلاقی وتمدنی اعتبار سے سب سے زیادہ فضول اور مضر مروجہ رسمی تعزیہ سازی ہے۔ جس کے باعث مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ کاغذ بانس کی شکل میں تبدیل ہو کر زیر زمین دفن ہو جاتا ہے۔ تعزیہ مروجہ بنانا تضیع مال و روافض کا طریقہ ہے، اور اس کا جائز جاننا سخت گناہ ہے، ایسے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

اسی طرح مسلمانوں کا بہت سارا روپیہ ڈھول تاشے، آرائش وزیبائش کی نظر ہو جاتا ہے، اور بہت سارا روپیہ مرثیہ خوانوں کی جیبوں میں پہنچتا ہے۔

بعض سنیوں میں بھی روافض کی طرح محرم میں سوگ منایا جاتا ہے، دس دن چارپائیوں پر نہیں سوتے، ننگے سر ننگے پاؤں رہتے ہیں، سیاہ ماتمی لباس یا سبز رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں یا کم سے کم سبز ٹوپی ہی اُوڑھ لیتے ہیں، گلے میں قلادہ ڈالتے ہیں، بچے سبز رنگ کے کپڑے پہنا کر فقیر بنائے جاتے ہیں، عورتیں چوڑیاں توڑ ڈالتی ہیں، سرمہ نہیں لگاتے، دس محرم کو جب تک کہ تعزیہ دفن کر کے مصنوعی کربلا سے واپس نہیں آتے، کھانا نہیں پکتا۔ ان سب اُمور کو اسلام سے کچھ واسطہ نہیں، سوگ حرام ہے۔ (بحوالہ: فتاوی رحیمیہ: ج: 2: ص 224)

# مولوی حکیم محمد حشمت علی

# حنفی قادری بریلوی کا فتوی

## تعزیہ داری میں چندہ دینے اور شرکت کرنے کا حکم:

تعزیہ داری جس طرح رائج ہے متعدد معاصی ومنکرات کا مجموعہ اور گناہ وناجائز وبدعت شنیعہ وباعث عذاب الٰہی، طریقۂ روافض ہے، اسے جائز نہ کہے گا مگر بے علم، اوراحکامِ شریعت سے ناواقف۔ حضوراقدس ﷺ فرماتے ہیں: کلّ بدعة ضلالة وکلّ ضلالة فی النّار: دوسری حدیث میں ہے: شرّ الامور محدثاتها وکلّ محدثة بدعه وکلّ بدعة ضلالة:

پس تعزیہ کا بنانے والا، اس میں دامے درمے قدمے مدد کرنے والا، اس پر شیرینی چڑھانے والا، فاتحہ دینے والا سب گنہگار، مستحقِ عذاب نار ہے، کہ یہ سب باتیں بدعت: واعانت علی المعصیت: ہیں اور وہ حرام سخت عذاب کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان:

مسلمانوں کو چاہئے کہ اس بدعت شنیعہ سے بموجب حدیث: ایاکم ومحدثات الامور: سے بچیں اور دُور رہیں اور کسی طرح اس میں شرکت نہ کریں۔ (بحوالہ: فتاوی رحیمیہ: ج2: ص224)

# محمد ریاض رضوی، صدر عالمی تنظیم اہل سنت پاکستان کا فتوی

## شیعوں سے تعلقات رکھنا اور ان کی مجالس میں شرکت کرنا:

اہل سنت احباب کو شیعہ اثنا عشری کے تعلقات اور صحبت سے دُور رہ کر اپنی غیرتِ ایمانی کی حفاظت کرنی چاہئے۔(فتویٰ امام اہلسنت مع تائید علماء اہلسنت:ص 66)

# مولوی ابوالعلی امجد علی عظمی سنی حنفی قادری رضوی کا فتوی

## تعزیہ کی منّت ماننا:

علم اورتعزیہ بنانے، پیک بننے اورمحرم میں بچوں کوفقیر بنانے اوربدھی پہنانے اورمرثیہ کی مجلس کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلانے وغیرہ خرافات جوروافض اورتعزیہ دارلوگ کرتے ہیں، ان کی منت کرنا سخت جہالت ہے۔

(بحوالہ فتاوی رحیمیہ:ج2:ص224)

ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم:

وتب علینا انّک انت التّوّاب الرّحیم:

(ختم شد:جلد..... ششم)

(صفحات.....357)